



فوائد السنية

- من في شهر رمضان
- أمر في شهر رمضان
- من في شهر رمضان
- من في شهر رمضان
- من في شهر رمضان
- من في شهر رمضان
- من في شهر رمضان



فهرست مضامین

مضمون	مضامین	نمبر شمار
۵	سورة الاحزاب	-۱
۱۰۶	سورة سبا	-۲
۱۳۶	سورة فاطر	-۳
۱۶۵	سورة یس	-۴
۱۹۵	سورة الضحی	-۵
۲۲۳	سورة ص	-۶
۲۵۵	سورة زمر	-۷
۲۸۴	سورة مؤمن	-۸
۳۲۴	سورة حید السجده	-۹
۳۵۹	سورة شوری	-۱۰
۳۹۴	سورة زخرف	-۱۱
۴۳۱	سورة الدخان	-۱۲
۴۴۴	سورة الجاثیه	-۱۳
۴۶۴	سورة الاحقاف	-۱۴
۴۹۹	سورة محمد	-۱۵
۵۲۳	سورة فتح	-۱۶
۵۴۵	سورة حجرات	-۱۷
۶۰۵	سورة ق	-۱۸
۶۲۳	سورة الذریت	-۱۹
۶۴۳	سورة الطور	-۲۰

فہرست الفہرست

ردیف	موضوع	صفحہ
۱	تاریخ و حوالہ	۱
۲	تاریخ و حوالہ	۲
۳	تاریخ و حوالہ	۳
۴	تاریخ و حوالہ	۴
۵	تاریخ و حوالہ	۵

●

شماره	موضوع	شماره	موضوع
٥١	جك	٣٢	بجدة
٥٢	حور	٣٢	بجطان
٣١	حجاب	٣٥	بجكد
	خ	٣٦	بجداث
	خاتم	٣٦	بجلا
٣٣	خاتم	٣٨	بجیاد
٣٢	خبط	٣٢	بجیبی
٣٦	خامدون	٣٢	الجوار
٣٩	خوله	٣٣	جعل
٣٣	فاسقف	٥١	بجاریات
٥١	خراصون		ح
٥١	خطب		حناجر
٥٢	خوض	٣٣	حداد
	د	٣٣	حمید
	تدعو	٣٢	محاریب
٣٥	تدعون	٣٢	حوت
٣٧	الدها	٣٨	محراب
٣٠	فادعوة	٣٨	حمیر
٣٢	دحورا	٣٢	حلیظ
٣٢	داعرون	٣٣	حکیم
٣٢	مدحضین	٣٣	شعبون
٣٥	للهمر	٣٨	محلہ
٣٧	لاادری	٣٨	الحیثیة
٥٢	یذعون	٥٠	یحید

سورة	نمبر	عاشية	نمبر	سورة	نمبر	عاشية	نمبر
ز			٩	٢٠	ليدحضوا		
يزقون	٣١	٣٤			ذ		
ازواج	١٣	٢٣	١	٥١	ذاريات		
زخرف	٢٩	٢٣	٥٥	٥١	ذنوب		
زهوا	٢٢	٢٣	٢٨	٢٠	ذوالعرش		
الزقوم	٣٤	٢٣			س		
تزيّنوا	٢٩	٢٨			مرجفون		
س			١٠٢	٢٣	راسيات		
سلى	٣٤	٣٣	٢٠	٢٣	ريجز		
ساهر	٢٣	٣٤	١٠	٢٥	ركعا		
تسوروا	٢٢	٢٨	٥٤	٢٨	راشدون		
سوق	٢٩	٢٨	١٢	٢٩	مريب		
استوى	١٥	٢٣	٢٢	٥٠	راغ		
سندس	٢١	٢٨	٤٠	٢١	بركنه		
سخر	٢١	٢٣	٢٥	٥١	رقي		
سؤل	١١	٢٥	٢٢	٥١	ريب المنون		
سكينه	٣٢	٢٤	١	٥٢	مركوم		
سجدوا	٤	٢٨	٢٣	٥٢	رفيع الدرجات		
سيماهو	٥٤	٢٨	٢٨	٢٠	الروح		
سوق	٥٩	٢٨	٢٨	٢٠	موتاب		
المسجور	٢١	٢٨	٥٣	٢٠	رواسي		
سيئات	١	٥٢	١٢	٢١	ربت		
	١٨	٢٠	٢٧	٢١			

شُرُوحِ نَبَر	عَاشِدِ نَبَر		شُرُوحِ نَبَر	عَاشِدِ نَبَر	
٢٨	٥١	فَصَلَّتْ	٢٨	٢٠	سلطان
٩	٥٣	إِصْلُوحُهَا	٥٣	٢٠	مَسْرُوف
٣٦	٥٢	مَصِيطَر	٥٢	٢٠	أَسْيَاب
٢٥	٥٢	يَصْعَقُونَ	٨٩	٢٠	يَسْجُونَ
٢٦	٢١	صَاعِقَه	٨٩	٢٠	يَسْجَرُونَ
٣٠	٢١	مَرْصَرَا	١٩	٢١	أَسْتَوْنِي
		ض			ش
٢٤	٢٤	أَضْغَانُهُمْ	٢٥	٢٢	أَشْجَه
٢٢	٢٤	أَضْغَانُكُمْ	٣	٢٨	شَقَاق
		ط	٢٢	٢٨	لَا تَشْطُطْ
			٢٢	٢٩	مَتَشَاكِينِ
٢٦	٢٨	تَطَوُّعُهُ	١٤	٢٢	شَرَعَ
١	٥٢	طَوْد	٢٠	٢٢	شَوْرِي
٥	٢٠	طُول	٢٢	٢٥	شَرِيعَة
		ظ	٥٦	٢٨	أَشْدَاء
			٢١	٢٨	شَطَاء
٥٥	٢٠	أَظَنَّهُ			ص
		ع			صِيَامِي
٢١	٢٢	الْأَعْرَابِ	٢٢	٢٨	صَافِنَات
٨	٢٢	مُعَاجِزِينَ	٢	٢٢	صَفْعًا
٢٤	٢٢	عَرَم	٢٨	٢٢	صَبَّوْا
١٩	٢٥	عَذَب	١	٢٤	صَدَّوْا
١٤	٢٤	عَيْن	٢٨	٥١	صَرَّة
١٣	٥٢				

سورة	نمبر	سورة	نمبر	سورة	نمبر
عزّة	٣٨	٣	٣٨	ف	
مُحْجَب	٣٨	٤	٣٨	فَتْح	
عَشِي	٣٨	٣٩	٣٨	فَاطِر	٣٧
الْأَعْلَام	٣٩	٥٥	٣٩	فِرَات	٣٥
عِزْم	٣٩	٩٩	٣٩	فَوَاق	٣٥
يَعِش	٣٩	٥١	٣٩	يَفْرَق	٣٨
طَابِدِينَ	٣٩	٤٤	٣٩	تَفِضُونَ	٣٧
فَاعْتَلُوا	٣٩	٣٨	٣٩	ق	
يَسْتَعْتَبُونَ	٣٩	٣٩	٣٩	قُدُور	٣٧
مَعُكُوفًا	٣٩	٣٩	٣٩	قَطْمِير	٣٥
الْمَعْرَةِ	٣٩	٣٩	٣٩	مَقْمُحُونَ	٣٧
الْعَنِيد	٥٠	٣٩	٥٠	قَطْعًا	٣٨
عَتِيد	٥٠	٤٤	٥٠	مَقْرِين	٣٧
عَقِيم	٥١	٣٩	٥١	لَقِضْ	٣٧
عَلَى	٣٩	٩٩	٣٩	ق	٥٠
ع				ك	
تُفْرِيتُكَ	٣٣	١٠٧	٣٣	كَافَّة	٣٧
خُرُور	٣٥	١١	٣٥	كَاسٍ	٣٤
غُرَابِيْبٌ مُوَد	٣٥	٣٩	٣٥	يَكُوْر	٣٩
غُول	٣٤	١٥	٣٤	يَكْفُر	٣٩
غَسَاق	٣٨	٥٥	٣٨	يَكْفُر	٣٨
يَغْضُونَ	٣٩	٩	٣٩	كُفَّار	٥٠
غُمْرَة	٥١	٨	٥١		

سورۃ نمبر	حاشیہ نمبر	سورۃ نمبر	حاشیہ نمبر
		۵۲	۳۷
		۴۱	۷
۱	۳۳		
۲۶	۳۳		
۲۲	۳۲		
۴۹	۳۲		
۲۷	۳۵		
۲۵	۳۶		
۶۰	۳۶		
۱۶	۳۷		
۲۰	۳۹		
۶۱	۴۲		
۳۳	۵۰		
۳۶	۴۱		
۵۷	۴۱		
۶۱	۳۳		
۱۰۹	۳۳		
۵	۳۷		
۲۵	۳۹		
۷۶	۴۲		
۶۴	۴۶		
۳۱	۵۷		
۱	۵۱		

مکیدون
الکته

ل

لغوب

ملیم

لطیف

ملیم

التناهم

یلقاها

یلحدون

م

مرقّم

تمائیل

مولخو

مارد

ملاّاعلی

المهل

مثل

امتصن

مجید

مربح

مورا

منون

ن

نبی

نخب

مناتہ

تناوش

نصب

ینسلون

ننکسہ

ینزفون

اندادا

ینقصرون

نقبوا

انذرکھ

ینزعنک

و

وقرن

وجیہا

واصب

یتونی

وی

اوزعفی

اولی

وقرا

سورة	آية	سورة	آية
٣١	٣١	٣١	٥١
٣١	٣١	٤	٣١
		٣٣	٣١
٣٢	٣٢		
٣٩	٣٠	٣٩	٣٩
١٥	٣٥	٣٩	٣٨

التحقيقات النخوية

سورة	آية	سورة	آية
٢	٣١	١٠٢	٣٣
٣	٣١	٣٨	٣٣
٢٢	٣١	١	٣٣
٣٢	٣١	١٣	٣٥
٣٩	٣٩	٣	٣٨
		٤٠	٣٨
٥	٣٤	٣٢	٣٢
٣٣	٣٤	٣٩	٣٢
٥	٣٩	٣٨	٣٥
١٤	٥٠		
٢٣	٥٠	٣١	٣٥
		٦	٣٠
٣٠	٥٠	١٥	٣٠

اللہ جل مجدہ عزّ شانہ

سورۃ النور	آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ النور	آیت نمبر	ترجمہ
۴۷	۴۰	اُس کے سوا کوئی معبود نہیں دُہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے	۴۲	۴۰	توحید
۴۵	۴۰	۴۲	۴۱	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۴	۴۱	۴۲	۴۲	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۴	۴۲	تخارا معبود ایک ہے	۴۲	۴۳	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۴	۴۱	۴۲	۴۴	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۵	۴۲	وہ آسمانوں نور زمین کا رب ہے	۴۲	۴۵	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۵	۴۳	وہ مشرق کا رب ہے	۴۲	۴۶	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۰	۴۴	وہ میرا رب ہے	۴۲	۴۷	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۴۷	۴۵	آسمانوں اور زمین میں بڑا اسی کے بے ہے۔	۴۲	۴۸	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۹	۴۶	اللہ ہی کا سلام ہے	۴۲	۴۹	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۶	۴۷	وہی تمہارا رب ہے	۴۲	۵۰	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۸۲	۴۸	آسمانوں میں نور زمین میں دُہی خدا ہے	۴۲	۵۱	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۴	۴۹	خلوص کے ساتھ اسی کی عبادت کرو	۴۲	۵۲	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۴۵	۵۰	وہی زندہ ہے	۴۲	۵۳	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۱	۵۱	بُت کسی ذرہ کے مالک نہیں	۴۲	۵۴	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۱	۵۲	زمین و آسمان میں اُن کی کائناتیں	۴۲	۵۵	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۷	۵۳	حاطین عرش اور دوسرے فرشتے	۴۲	۵۶	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
۱۷	۵۴	اُس کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں	۴۲	۵۷	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
		حکم کا اختیار اللہ کے لیے جو علیٰ کبر	۴۲	۵۸	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔
		ہے۔	۴۲	۵۹	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔

سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
احزاب	۳۶	چاندنی منزلوں کے نام	احزاب	۳۴	دلایل توحید
۲۰	۳۶	مذکورہ چاندی کے آگے کل سکتا ہے	۲۴	۳۴	کفار سے جو چھوڑا زق کون ہے کہیں گے
۲۰	۳۶	اور نہ رات دن سے	۲	۳۵	جو نعمت کسی کو دینا چاہے کوئی مانگ نہیں
۱۱	۳۶	سب تیرے ہیں			سکتا اور جسے رکھنا چاہے کوئی دے
۱۱	۳۶	مغنیہ فوج بھی اُس کی قدرت کی			نہیں سکتا
۱۱	۳۶	نشانی ہے	۹	۳۵	جو میں ہوں، بارش اور مژدہ میں
۱۱	۳۶	مکملہ اور دریا تھا جسے لہے جوئے			کا زندہ ہونا
۱۱	۳۶	جہانوں کو اٹھائے ہوئے ہی یہ جس	۱۷	۳۵	بیشے پانی اور کھاری پانی کے ذخائر
۱۱	۳۶	ہلری رحمت ہے	۱۱	۳۵	تسیر شمس و قمر، ماری بادشاہی ہند کی ہے
۱۱	۳۶	جاوڑ بنائے سواری کے لیے انھیں سفر	۲۷	۳۵	بارش کا برستا، مختلف رنگوں کے پھل
۱۱	۳۶	کی، اُن کے گوشت کو غوراک بنایا اور			بہادوں کے مختلف رنگ کو فی سید
۱۱	۳۶	دیگر فوائد			کوئی سُرخ، کوئی سیاہ
۱۱	۳۶	اُس نے سبز رحمت میں آگ لکھ دی	۲۸	۳۵	انسانوں، جانوروں اور جانوروں کے
۱۱	۳۶	آسمان دنیا کو ستاروں سے آراستہ کیا			مختلف رنگ اور روپ
۱۱	۳۶	ہم نے آسمان وزین کو باطل پسید	۳۴، ۳۳	۳۶	مردہ زمین کو زندہ کرنا، اجناس اور چیزیں
۱۱	۳۶	نہیں کیا	۳۵		کا پیدا ہونا، چیزوں کا جاری ہونا تاکہ تم
۱۱	۳۶	آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا			کہ وہ آسمان سے ٹہرتے، پھرتے، پھینکتے
۱۱	۳۶	گردش میں دھماکہ، تسخیر شمس و قمر			وغیرہ بند
۱۱	۳۶	تھیں ایک من سے پیدا کیا	۳۶	۳۶	وہ پریش سے پاک ہے جس نے میرے
۱۱	۳۶	تمہاری خدمت کے لیے تھوڑے کم کے	۳۶	۳۶	لگنے والی چیز پر جو بڑا جوڑ بنایا
۱۱	۳۶	جاوڑ پیدا کیے	۳۶	۳۶	تائیدِ حق کا، اعتراض و جواب
۱۱	۳۶	حکمِ مادر کے تیس اندھیلوں میں تھیں	۳۸، ۳۷	۳۶	لات کا آنا، سورج کا چلنا، مریخ و عطارد کا
		پیدا کرنا	۳۹	۳۶	مقرر کردہ ہے
					چاند اور اُس کی مختلف منزلیں

سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۱۶	۴	ذالک تقدیر العزیز العزیز العزیز	۳۹	۳۹	یہ کہارستا پتھروں کا عاری ہونا، کھیتوں کا آگنا پھر کھانا، اہل قتل کے لیے اس میں نصیحت ہے۔
۳۴	۴	رات دن، سورج چاند اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔	۲۹	۲۷	سمانوں اور زمین کی تخلیق، اس میں گوناگوں جانور اس کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں۔
۳۹	۴۱	بحرزمین پر مینہ کا برس، کھیتوں کا پھلنا اس کی قدرت کے نشان ہیں	۳۹	۳۷	مصرعبار و مشکور کے لیے کشتیوں، ہڈوں سمندر کی ہڈوں میں نشانیاں ہیں
۵۳	۴۱	آفاق و انفس میں ہفت کی نشانیاں ہیں	۳۹	۳۷	اس کی قدرت کی نشانیاں، آسمان سے برزق کا نزول
۱۰۱	۴۳	اس نے زمین کو کھود دیا، اس میں راستے بنائے، وہ بارش برساتا ہے	۳۹	۳۷	رات کو سورج کے لیے بنیادوں کو کاٹ کے لیے روشن بنایا
۱۶		دھویات قدرت، زمین و آسمان کی تخلیق	۳۹	۳۷	اس نے زمین کو تھارے سے قرار اور آسمان کو چھت بنایا، زمین میں صوفت دی، پاکیزہ برزق دیا۔
۴۳	۴۵	تھاری پنی پیدا آتش، حیوانات پر دل	۳۹	۳۷	کھانے کے لیے اور سواری کے لیے جانور بنائے اور ان میں دیگر فوائد ہیں
۵		یل و نہار، بارش، ہوائیں سب اس کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں	۳۹	۳۷	کشتی پر تم سو رہو تھے جو اس کی قدرت کی دیگر نشانیاں
۱۶	۴۵	تغیر بحر	۳۹	۳۷	زمین کی تخلیق و دوں میں کی، اس میں پہاڑ بنائے، ہر قسم کی خورداک کا انتظام چاندون میں کیا۔
۱۳	۴۵	تھارے سے زمین و آسمان کی ہر چیز کو مسخر کر دیا	۳۹	۳۷	دھان سے سات آسمان و دوں میں بنائے ہر آسمان کو اس کے حسب حال دھوی خدائی
۳	۴۵	ہل کر کے لیے ان میں اس کی قدرت کی آیات ہیں۔	۳۹	۳۷	آسمان دنیا کو تسلط سے عزت کیا۔
۶	۵۰	آسمان کی طرف دیکھو کسے کیسا بنایا اور آراستہ کیا۔	۱۱	۳۷	
۷	۵۰	زمین کو کیسے بچھایا، پہاڑ کھڑے کیے ہر قسم کی چیزیں اگائیں	۱۱	۳۷	
۸	۵۰	ہر فرد و ذرہ بندے کے لیے اس میں بصیرت و روشنی نور و ہادی کا سامان ہے	۱۱	۳۷	
۱۱	۵۰	بارش کا نزول، باغات و جناس وغیرہ	۱۱	۳۷	

سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۴۴	۴۲	وہ تعالیٰ سے دلوں میں بٹے جانتا ہے	۳۸	۵۰	آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا فرمایا
		وہ عظیم نور عظیم ہے	۴۷	۵۱	آسمان کو بنایا اور اسے دو تین ٹکڑیوں میں
۵۳	۳۳	وہ تعالیٰ سے ظاہر و باطن ہر چیز کو جانتا ہے	۴۸	۵۱	زمین کا آلام وہ فرشتہ بھجایا
۷۶	۳۶	۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۴۹	۵۱	ہر چیز کے جوڑے بنائے تاکہ تم غور و
۶۲	۳۶	علم قیامت اللہ کے پاس ہے			فکر کرو
۸۵	۴۲	۔ ۔ ۔ ۔ ۔			
۳	۳۴	وہ عالم الغیب ہے			
۸	۵	زمین و آسمان کا کوئی ذرہ اس سے			
		بھی نہیں			
۴۸	۴۴	عظما مقبوب ہے			
۱	۳۵	ہر حرکت اس کے علم سے ملنے ہوتی ہے	۱	۳۳	
۴۶	۳۹	عالم الغیب و الشہادہ	۸	۴۹	
۱۸	۴۹	وہ عیب السموات والارض کو جاننے	۳۴	۳۳	اللہ لطیف خبیر ہے
		والا ہے	۲	۳۳	جو تم کہتے ہو اس کو جانتا ہے
۱۱	۳۴	اَلَا يَعْلَمُ عِلْمُ اللّٰهِ حَقِيقَتِ	۸	۳۵	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۲۶	۴۴	وہ قتل عظیم ہے	۱۱	۴۸	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۱	۳۴	وہ عظیم خبیر ہے	۲۴	۴۸	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۵۰	۳۴	وہ سچ فریب ہے	۵۰	۳۳	وہ ہر چیز کو جانتا ہے
۳	۳۵	وہ خیر بصیر ہے	۱۹	۴۹	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۴۴	۳۵	وہ عظیم قدر ہے	۵۵	۳۳	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۷۹	۳۶	وہ کل حق عظیم ہے	۲	۳۴	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۱۶	۴۲	۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۵۱	۳۳	وہ تعالیٰ سے دلوں میں ہے وہ جانتا ہے
۲۶	۴۸	۔ ۔ ۔ ۔ ۔			وہ عظیم اور عظیم ہے
۱۱	۴۲	وہ جمع بصیر ہے	۳۸	۳۵	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۲۰	۴۰	۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۷	۴۹	۔ ۔ ۔ ۔ ۔

صفات الہی

(الف) علم الہی

وہ عظیم عظیم ہے

۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اللہ لطیف خبیر ہے

جو تم کہتے ہو اس کو جانتا ہے

۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وہ ہر چیز کو جانتا ہے

۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وہ تعالیٰ سے دلوں میں ہے وہ جانتا ہے

وہ عظیم اور عظیم ہے

۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۱۶	۵۰	ہم اُس کی شدہ گ سے بھی زیادہ اُس کے نزدیک ہیں	۳۹	۵	رات کو دل پروردن کو رات پر پیدا ہے
۳۸	۵۰	ارض و سما کو چھ دن میں پیدا کیا پھر بھی تھکا نہیں	۳۹	۶	تم سب کو ایک نفس سے پیدا فرمایا
۴۳	۵۰	ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں	۳۹	۲۲	شفاعت کا مالک اللہ ہے
۶۱	۲۰	تھو ادب دہی ہے جو ہر شی کا حالق ہے	۳۹	۲۲	آسمان اور زمین اور خاک اُس کے قبضہ میں ہیں
۶۷	۲۰	انسان کو پختہ مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر علقہ سے تحقیق کے مختلف مرحلوں سے گزرا اور پھر پختہ ہوئی	۴۲	۱۱	وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا تعین جو زاہد سے الٰہ تعالیٰ ہو ہے
		زندگی کی مختلف منزلوں میں اُنس کا سفر حیات جاری رکھا	۴۲	۳۹	ہر چیز کا حالق اللہ ہے
		(۵) اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے	۴۲	۱۲	آسمانوں اور زمین کی جہیں تک جہیں ہیں
۲۷	۳۳	اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے	۴۲	۳۹	آسمانوں اور زمین میں سب کچھ اُسی کا ہے
۱	۳۳	۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۴۲	۱۲	جس کو چاہتا ہے قرع روزی دیتا ہے
۱	۳۵	۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۴۲	۳۹	جس کو چاہتا ہے تنگت زنی دیتا ہے
۳۹	۵۱	۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۴۲	۳۹	آسمانوں اور زمین کی ہر شے اُنس کے پہلے ہے
۲	۳۳	کسی پر جو رحمت کرنا چاہے کوئی روک نہیں سکتا جو روکنا چاہے کوئی شے نہیں سکتا	۴۲	۵۲	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۳۷	۳۳	اللہ کا حکم ہو کر رہتا ہے	۴۲	۸۵	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۳۸	۳۳	اللہ کا حکم مقرر تقدیر ہے	۴۲	۱۲	وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے
۲۱	۳۲	آپ کا رب ہر چیز کا نگہبان ہے	۴۲	۳۸	ہم نے زمین و آسمان کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا
۲۳	۳۳	وہ علیٰ کبیر ہے	۴۲	۳۹	ہم نے انھیں حق کے ساتھ پیدا کیا
			۴۲	۴	آسمانوں اور زمین کے شکر اللہ تعالیٰ کے ہیں
			۴۲	۴۸	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
			۴۲	۱۶	ہم نے انسان کو پیدا فرمایا

سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۱۹	۴۶	جس کو چاہتا ہے بزرگ دیتا ہے وہ قوی عزیز ہے	۳۹	۳۴	میرا بس جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے
۲۴	۴۶	وہ مہل کو مٹاتا ہے جس کو غلہ دیتا ہے	۵۲	۳۹	اگر چاہے تو تجھیں خاک کر دے اور کوئی
۳	۴۶	تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اُس کے بغیر تم راگوئی کار ساز نہیں	۱۶	۳۵	دوسری قوم سے آتے
۵۰	۴۶	وہ عظیم و قدیر ہے	۴۱	۳۵	آسمانوں و زمین کو سرکنے سے اُس نے روکا ہوا ہے
۳	۴۰	وہ شدید العقاب ہے	۴۲	۳۵	اُسے کوئی نیچا نہیں دکھ سکتا
۱۵	۴۰	وہ درجات بلند کرنے والا عرش کا مالک ہے	۱۶	۳۶	ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور اُن کے اعمال کو لکھتے ہیں
۱۶	۴۰	آج بادشاہی اللہ واحد تھا رکی ہے	۸۶	۳۶	کوئی حق کوئی
۸	۴۴	وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے	۸۵	۳۸	بے شک تو بہت بخشنے والا ہے
۳۳	۴۶	اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کو پیدا کر کے خاک نہیں کیا			(الوہاب)
۳۳	۴۶	وہ مردوں کو بچہ زندہ کرے گا	۵	۳۹	تفسیر طبرستان و قرآن ایک تفریق
"	"	بائیں میں ہے وہ خاک کیا اور اُس نے آرام کیا			تک پہل رہا ہے
۱۴	۴۸	جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے	۲۷	۳۹	موت اور عیندوں علقوں میں اللہ تعالیٰ
۵۸	۵۱	اللہ ذائق ہے قوت والا ہے	۶۷	۳۹	وہ جس کو قبض کریت ہے
۶۸	۴۰	وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے			جسے چاہتا ہے فراخ دہی دیتا ہے
		(وہ اللہ تعالیٰ کے ہدایت دیتا ہے)			جسے چاہتا ہے تنگ تقسیم رزق میں بڑی بخشش میں
۱۳	۴۶	اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے لیے چن لیتا ہے اور جو صدق دل سے جھگڑتا ہے	۶۷	۳۹	اللہ کی ہے پائیں قدرت، زمین اور آسمان اُس کی دائیں ٹٹھی میں ہے
		اُس کو ہدایت دیتا ہے	۹	۴۶	وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے
			۳۶		ہر چیز پر قادر ہے اس آیت کی تفسیر

سورۃ قمر آیت نمبر

سورۃ قمر آیت نمبر

۴۳ ۵۶ جس کو وہ شریک ٹھہرتے ہیں اللہ تعالیٰ
ان سے پاک ہے

(ط: متفرق)

۴ ۳۳ اللہ تعالیٰ جی کہتا ہے اور سیدھی رو کی
ہدایت دیتا ہے

۳ ۳۳۲ اللہ کو کمال کافی ہے

۴۸ ۳۳۳

۶۲ ۳۳۴ اللہ کی سنت میں توبہ کی تبدیلی نہیں پائے گا

۱۰ ۳۵ پاکیزہ دیکھئے اُس کی طرف ہندوئیت میں

اور اُن صاحب اُس کے دے کو جہنم

کرتے ہیں

۱۵ ۳۵ لوگ تہذیب ہیں اللہ غنی ہے

۴۳ ۳۵ اللہ کی سنت میں توبہ کی تبدیلی نہیں پائے گا

۶۸ ۳۶ جس کو ہم بھی عمر دیتے ہیں اس کی

قوتیں کمزور کر دیتے ہیں

۲۷ ۳۶ اگر سب بندوں کو اللہ تعالیٰ گناہ

روزی دیتا تو وہ غنی بن جاتے لیکن

وہ انداز سے بے رزق دیتا ہے

۳۸ ۳۷ اللہ غنی ہے اور تم فقرا رہو

۶۳ ۳۸ اللہ کی یہ سنت ہے کہ اگر کار خق غالب

آتا ہے اور باطل شکست کھاتا ہے

اس سنت میں بدوبدل نہیں ہو سکتا

۲۹ ۵۰ میرا فیصلہ میرے نزدیک بدلنا نہیں

۴۴ ۴۴ شہنشاہ حق کی تشریح

۵۳ ۴۶ ہم جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں

۹ ۴۹ اللہ تعالیٰ اوصاف کرنے والوں سے

محبت کرتا ہے

۴۴ ۴۹ (نہ) وہ کہے ہدایت نہیں دیتا اور

محبت نہیں کرتا

۴ ۴۹ اللہ تعالیٰ تجھے دینا شکرے کو ہدایت

نہیں دیتا

۲۳ ۴۹ جسے بدل کر دے اُسے کوئی ہدایت

نہیں دے سکتا

۸ ۴۴ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

۴۰ ۴۶ وہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا

۱۰ ۴۶ اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا

۳۴ ۴۰ ہر ظالم پر کمرش کے لئے پروہ قہر لگاتا ہے

۴۴ ۴۰

۴۴ ۴۰ وہ ہر عیب سے پاک ہے

۲۰ ۴۹ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا

۸۲ ۴۳ زمین آسمان اور عرش کا رب اُس کے

بیان کردہ خرافات سے پاک ہے

۴۶ ۴۱ اب کا رب بدوں پر ظلم نہیں کرتا

۱۵ ۵۰ کائنات کو پیدا کر کے ہم تعجب نہیں گئے

۲۹ ۵۰ ہم بدوں پر ظلم نہیں کرتے

۴۸ ۵۰ ہمیں تعجب کا وہ نہیں ہوتی

۵۷ ۵۱ میں ان سے رزق طلب نہیں کرتا

سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

شکوہ نمبر آیت نمبر		شکوہ نمبر آیت نمبر	
		(الف) نبوت و رسالت	
۵۱	۴۲	۳۲	۳۲
انبیاء پر نزول وحی اور خطاب الہی کے مختلف طریقے		نبوت کی بغوی اور اصطلاحی تعریف	
۲۹	۴۸	۳۳	۳۳
حضرت کی رسالت کا اعلان		رسولوں سے پیغمبر کی پختہ و ملامت	
۵۵	۵۱	۳۶	۳۶
پہلی نصیحت کیا کریں کیونکہ نصیحت کرنا مومن کے لیے صحیح مندرجہ		جو کام اللہ تعالیٰ نبی پر فرض کرے اس کو بجالانا ضروری ہوتا ہے	
۲۹	۵۲	۳۷	۳۷
پہلی نصیحت کیا کریں اللہ کے احسان سے نہ کاہن ہیں نہ عنوں		حضور کی کثرت ازواج پر بیہودہ فحشی کا اعتراض اور اس کا جواب	
۴۱	۴۱	۳۸	۳۸
نفاذ کا عند کو تحقیق حق کے لیے بھیجنا قرآن کریم میں کون سے کادنگ رہ جانا		نبی و رسول اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے	
۴۱	۴۱	۳۹	۳۹
(ب) رحمت و خلق عظیم		حق یا باطل کی قوت کا حاتمہ ہوگی	
۴۱	۴۱	۴۰	۴۰
اپنی رحمت کے ساتھ حضور کی جلد رحمت میں قرب سے کوئی اجر نہیں ملتا میرا اجر		جبرائیل میں ڈنکے والا بھیجا گیا ہے	
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
اللہ کے فضل سے		قسم ہے قرآن کی آپ رسولوں میں سے ہیں	
۸	۳۵	۴۲	۴۲
آپ مدکاروں کے لیے رزق و غلہ دے گا		آپ سیدھی راہ پر ہیں	
۸۴	۳۸	۴۳	۴۳
میں قرب سے کوئی اجر نہیں ملتا اور نہ میں		آپ کی بعثت کا مقصد	
تخلف کرنے والوں سے ہوں		اللہ کے رسول ہی آخر کار فتنہ یاب ہوتے ہیں	
۱۵	۴۲	۴۴	۴۴
آپ بھی دین حق کی طرف دعوت ہی بھیجئے		مسلمانانہ طرح ہمارے پیغمبر جیسے	
۱۵	۴۲	۴۵	۴۵
عظیم آیت۔ اسی میں دس احکام ہیں		عظیم اسلام کو گمراہی کے دیں کو قائم کریں	
۴۰	۴۳	۴۶	۴۶
کیا آپ ہر دلوں اور اندھوں کو روک دیکھا		آپ کا فرض تبلیغ حق ہے آپ ہی کے ذمہ دار ہیں۔	
چاہتے ہیں			
۴۱	۴۳		
ہم ان تکلیف کو جلد یاد دہانہ فرمادیں گے			

سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۳۰	۳۳	حضور اقدس کے شوق اور غمِ حسین ہیں	۳۳	آیت نمبر ۱۲	مکہ میں شدید قحط، اوسفیان کا مدینہ میں
۳۱	۳۳	تحدیدِ ختمِ نبوت کے عقل اور نقل و نقل،	۳۴	کا حاشیہ	حاضر ہو کر التماس دے گا کہ حضور کی
۳۲	۳۳	تاویلات باطلہ کا رد مفصل بحث	۳۵	۱۹ مع ۵۵	دعا اور بارش
۳۳	۳۳	ہم نے آپ کو شام، عصر، ذریعہ، اہلِ انبیاء	۳۶	۲۰	والتستغفرون للنبی واللمؤمنین
۳۴	۳۳	اور سراجِ منیر بنا کر بھیجا ہے	۳۷	۲۰	اپنی اُمت کی حضرت کے لیے دعا
۳۵	۳۳	ان اسرارِ شریعیہ کی تشریح	۳۸	۲۰	مانگئے اور جس طرح تمام تسبیح و تحمید کیے
۳۶	۳۳	حضور کی کثرتِ روح کی حکمت	۳۹	۲۰	گفتار کی اذیتِ رسانی پر صبر کی تلقین
۳۷	۳۳	مساوی سلوک کرنے کی پابندی نہیں پھر	۴۰	۲۰	پر غلط ذکر، اسی کی تاکید
۳۸	۳۳	بھی حضور سادی سلوک فرمایا کرتے	۴۱	۲۰	حضور کوئی اجر نہیں مانگتے
۳۹	۳۳	مزید نکاح کی ممانعت	۴۲	۲۰	صبر کی تلقین محض تائیس و چوبیس کے
۴۰	۳۳	حضور کی ازواجِ مطہرات سے نکاح	۴۳	۲۰	بے ہے
۴۱	۳۳	کی ممانعت	۴۴	۲۰	ج شانِ مصطفویٰ
۴۲	۳۳	اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی کریم	۴۵	۲۰	حضرت زید کی محبت بے پایاں اور
۴۳	۳۳	پر درود بھیجتے ہیں	۴۶	۲۰	اُس کی برکات
۴۴	۳۳	اے ایمان والو تم بھی درود و سلام	۴۷	۲۰	الہی اونی بالمؤمنین
۴۵	۳۳	بھیجا کرو	۴۸	۲۰	حضور کی ازواجِ مومنوں کی تم ہیں
۴۶	۳۳	درود شریف کے فضائل و برکات، صلی اللہ	۴۹	۲۰	انبیاء کے ذکر میں حضور کو مقدم کیا گیا کہ
۴۷	۳۳	سلام کا دعویٰ نور اصطلاحی معنی، درود	۵۰	۲۰	حضور اقدس اخلق ہیں
۴۸	۳۳	شریف پڑھنے کے خصوصی مقامات،	۵۱	۲۰	اہلِ ایمان کے لیے رسول کی ذات
۴۹	۳۳	مفصل بحث	۵۲	۲۰	بہترین نمونہ ہے
۵۰	۳۳	جو اللہ اور اُس کے رسول کو اُنت ہیجالتے	۵۳	۲۰	اُسوۂ حسنہ کی تشریح
۵۱	۳۳	ہیں اُن پر اللہ کی لعنت اور سوائے صلیب	۵۴	۲۰	حضرت زید کے بارے میں خود اِس پر اللہ
۵۲	۳۳	آیت مسیح بنی نوح انسان کے نبیوں میں	۵۵	۲۰	نے نعام فرمایا اور آپ نے اعلیٰ اہلِ دنیا
۵۳	۳۳	آپ کو حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر	۵۶	۲۰	اِس و قصہ کا تفصیلی تحریر
۵۴	۳۳	بھیجا کی	۵۷	۲۰	

11-2-12

سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۳۳	۳۳	جنگِ جمل کے تحصیلِ عادت	۳۹	۳۹	بند آواز سے رُودِ شریعت پہننے کا حکم
۳۳	۳۳	آفتلوانِ عقل والِ ریایتِ حقوٰی ہے	۳۹	۳۹	علماءِ صوفیہ کا دہب
۳۳	۳۳	اہم المؤمنین اور امیر المؤمنین کے قوس	۳۹	۳۹	ہجرات کے باہر سے آواز دینا مماندنی ہے
۳۳	۳۳	میں باہمی قدر و منزلت	۳۹	۳۹	و قدری تمہیں کی مدائن کا مہر زمیں
۳۳	۳۳	نمازِ مذکورہ کی ادائیگی اور اس کے رسول	۳۹	۳۹	ورڈِ مائش
۳۳	۳۳	کی اطاعت کا حکم	۳۹	۳۹	حضور کی آمد کا صبر سے انتظار کرو
۳۳	۳۳	اسے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے جس قدر			
۳۳	۳۳	کہنے کا ارادہ کرتا ہے			
۳۳	۳۳	کیا ازواجِ مطہرات اہل بیت میں داخل			
۳۳	۳۳	ہیں یا نہیں تفصیلی بحث شیعہ کا نقطہ نظر			
۳۳	۳۳	ان کے ذہن اور ان کا رد			
۳۳	۳۳	ازواجِ و نبات کے لیے ذرا کا حضور صلی علیہ وسلم	۳۹	۳۹	تھیں مال و اسباب چلتے تو انھیں
۳۳	۳۳	حضور کی چار صاحبزادیاں تھیں	۳۹	۳۹	رخصت کرو دیاتے اور اگر تھیں بند
۳۳	۳۳	الاموؤۃ فی القرۃ کی تشریح	۳۹	۳۹	اور اس کا رسول چاہیے تھیں ہر حکیم
۳۳	۳۳		۳۹	۳۹	یہ گا ازواجِ مطہرات نے اللہ اور
۳۳	۳۳		۳۹	۳۹	رسول کو پسند کیا
۳۳	۳۳		۳۹	۳۹	جو قوم میں سے تھی قطعی کرے گی اس کو
۳۳	۳۳		۳۹	۳۹	و گئی مزا ہے گی
۳۳	۳۳		۳۹	۳۹	جو قوم میں سے فرمان روا رہی اُسے
۳۳	۳۳		۳۹	۳۹	و گنا جہیے گا اور رزقِ کریم
۳۳	۳۳		۳۹	۳۹	سے ازواجِ انہی قوم عام حور قوس کی مانند
۳۳	۳۳		۳۹	۳۹	نہیں جو
۳۳	۳۳		۳۳	۳۳	مردہ کا حکم
۳۳	۳۳		۳۳	۳۳	اہم المؤمنین جہدِ قہر پر شیعہ کا اعتراض
۳۳	۳۳		۳۳	۳۳	اور اس کا رد

سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
		(ط) اسلام	۳۴	۳۴	الحمد لله الذي ارسلناك اماما
۷	۳۹	دین کو اللہ کے لیے خاص کر کے بنوئے	۱۴	۳۸	جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت
		اس کی عبادت کرو			کرسے گا اس کو جنت میں گی
۳	۳۹	جبر اور دین خاص فقط اللہ کے لیے ہے	۱۴	۳۸	اور جو منہ پھیرے گا اس کو مذہب الہیم
۲۲	۳۹	جس کا سینہ وہ اسلام کے لیے کھولے گا	۱	۳۹	اطاعت رسول کا حکم
		وہ اپنے نبی کی طرف سے نور پر ہے	۱۳	۳۹	اگر اللہ اور رسول کی اطاعت کر دے
۱۸	۳۵	شریعت کی پابندی کا حکم اور جہاد کی			تو تمہارے اعمال میں کمی نہیں کی جائے گی
		خواہشیت سے بقیہ کتاب کی تاکید			(ح) اظہارِ عہدِ تہیت
۲۸	۳۸	دین اسلام کو سب دینوں پر اللہ تعالیٰ	۱	۳۳	اللہ سے ڈرے
		عظیم و بنا چاہتا ہے	۳۳	۳۳	کفار و منافقین کی اطاعت کی مخالفت
۱۰	۳۹	مکارم اخلاق کی تعلیم مسلمان بھائی بھائی	۳۸	۳۳	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
		میں اگر گریں تو میں تمہیں درمیان میں کر دوں	۲	۳۳	تبشیرِ وحی کا حکم
۱۱	۳۹	ایک دوسرے کا سفر نہ اڑاؤ	۳	۳۳	لشکرِ توکل کا حکم
۱۱	۳۹	ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ	۳۸	۳۳	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۱۱	۳۹	تمہارے لعاب سے یاد نہ کرو	۳۰	۳۹	انکس عیلت و انکس عیلتون
۱۱	۳۹	بشیر الاموال ففوق بعدا لایمین	۶۶	۳۹	اللہ کی حمد و ثناء کرو اور شکر کرنا شروع
۱۲	۳۹	سورجن سے بچو			میں شامل ہو جاؤ
۲	۳۹	ایک دوسرے کی جائوسی مت کرو	۶	۴۰	قل انما ابشر بالمشروقات
۱۲	۳۹	حیثیت نہ کرو یہ تو مردہ بھائی کا گوشت	۴۲	۴۳	قرآن کو منہ پر سے پڑھے
		کھا نا ہے	۱۸	۴۵	شریعت کی پابندی کا حکم
		نسب اور رنگ و جہ و شرف نہیں	۹	۴۶	وہا ادری ما یعمل فی دلامکو
۱۲	۳۹	ایں اگر حکم خدا اللہ تعالیٰ کو جو تم میں	۱۹	۴۴	استغفر لذنبتک وذللمو عینین
		یاد آتی ہے اللہ کے نزدیک تمہارے	۴۸	۵۲	اپنے مذہب کے علم پر مصر کیجئے
		شعوبت قبائل پہچان کے لیے ہیں	۴۹	۵۲	اپنے نبی کی جگہ کے ساتھ پاکی بیان کیجئے

سورۃ شامہ

سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۴۸	۱۵	اللہ تعالیٰ جس پر پڑتا ہے وحی نازل فرماتا ہے	۴۸	۱۵	اللہ تعالیٰ جس پر پڑتا ہے وحی نازل فرماتا ہے
۴۸	۱۶	ہم اپنے رسولوں کی اور مومنین کی مدد کرتے ہیں	۴۸	۱۶	ہم اپنے رسولوں کی اور مومنین کی مدد کرتے ہیں
۴۸	۱۷	بعض انبیاء کا ذکر قرآن میں ہے	۴۸	۱۷	بعض انبیاء کا ذکر قرآن میں ہے
۴۸	۱۸	بعض کا نہیں	۴۸	۱۸	بعض کا نہیں
۴۸	۱۹	نبی اذین الہی سے مجزز ہیں کرتا ہے	۴۸	۱۹	نبی اذین الہی سے مجزز ہیں کرتا ہے
۴۸	۲۰	ادھم علیہ السلام	۴۸	۲۰	ادھم علیہ السلام
۴۸	۲۱	تحقیق آدمؑ کی خبر سے ہوتی بھٹت فیہ	۴۸	۲۱	تحقیق آدمؑ کی خبر سے ہوتی بھٹت فیہ
۴۸	۲۲	میں روحی کا شرف آدمؑ کو حاصل ہوا	۴۸	۲۲	میں روحی کا شرف آدمؑ کو حاصل ہوا
۴۸	۲۳	فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم	۴۸	۲۳	فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم
۴۸	۲۴	ابلیس کا انکار اور تکبر کا انکار کہ میں	۴۸	۲۴	ابلیس کا انکار اور تکبر کا انکار کہ میں
۴۸	۲۵	آدمؑ سے بہتر ہوں	۴۸	۲۵	آدمؑ سے بہتر ہوں
۴۸	۲۶	ابلیس کا زندہ جانا	۴۸	۲۶	ابلیس کا زندہ جانا
۴۸	۲۷	اُس کا جنت مانگنا اور جنت کا دینا	۴۸	۲۷	اُس کا جنت مانگنا اور جنت کا دینا
۴۸	۲۸	شیطان کا چیلنج کہ تیری عزت کی قسم میں	۴۸	۲۸	شیطان کا چیلنج کہ تیری عزت کی قسم میں
۴۸	۲۹	اطلا دہم کو مکر اور دھوکا دے گا	۴۸	۲۹	اطلا دہم کو مکر اور دھوکا دے گا

سورۃ نمبر	آیت نمبر	سورۃ نمبر	آیت نمبر
۱۱۳	۳۷	۱۱۱	۳۷
۱۱۴	۳۷	۱۱۲	۳۷
۱۱۵	۳۸	۱۱۵	۳۸
اسماعیل علیہ السلام		اسحاق علیہ السلام	
۱۱۶	۳۷	۱۱۶	۳۸
۱۱۷	۳۷	۱۱۷	۳۸
۱۱۸	۳۷	۱۱۸	۳۸
۱۱۹	۳۸	۱۱۹	۳۸
ایوب علیہ السلام		یونس علیہ السلام	
۱۲۰	۳۸	۱۲۰	۳۸
۱۲۱	۳۸	۱۲۱	۳۸
۱۲۲	۳۸	۱۲۲	۳۸
۱۲۳	۳۸	۱۲۳	۳۸
۱۲۴	۳۸	۱۲۴	۳۸
۱۲۵	۳۸	۱۲۵	۳۸
۱۲۶	۳۸	۱۲۶	۳۸
۱۲۷	۳۸	۱۲۷	۳۸
۱۲۸	۳۸	۱۲۸	۳۸
۱۲۹	۳۸	۱۲۹	۳۸
۱۳۰	۳۸	۱۳۰	۳۸
۱۳۱	۳۸	۱۳۱	۳۸
۱۳۲	۳۸	۱۳۲	۳۸
۱۳۳	۳۸	۱۳۳	۳۸
۱۳۴	۳۸	۱۳۴	۳۸
۱۳۵	۳۸	۱۳۵	۳۸
۱۳۶	۳۸	۱۳۶	۳۸
۱۳۷	۳۸	۱۳۷	۳۸
۱۳۸	۳۸	۱۳۸	۳۸
۱۳۹	۳۸	۱۳۹	۳۸
۱۴۰	۳۸	۱۴۰	۳۸
۱۴۱	۳۸	۱۴۱	۳۸
۱۴۲	۳۸	۱۴۲	۳۸
۱۴۳	۳۸	۱۴۳	۳۸
۱۴۴	۳۸	۱۴۴	۳۸
۱۴۵	۳۸	۱۴۵	۳۸
۱۴۶	۳۸	۱۴۶	۳۸
۱۴۷	۳۸	۱۴۷	۳۸
۱۴۸	۳۸	۱۴۸	۳۸
۱۴۹	۳۸	۱۴۹	۳۸
۱۵۰	۳۸	۱۵۰	۳۸

[illegible]

سورہ نمبر	آیت نمبر	مکمل آیت نمبر
۲۶، ۲۷، ۲۸	۴۴	۱۳۳
۲۶، ۲۷	۴۴	۱۳۴
۲۸، ۲۹	۴۴	۱۳۵
۲۹	۴۴	۱۳۶
۳۰، ۳۱	۴۴	۱۳۷
۳۲، ۳۳	۴۴	۱۳۸
۳۴، ۳۵	۴۴	۱۳۹
۳۶، ۳۷	۴۴	۱۴۰
۳۸، ۳۹	۴۴	۱۴۱
۴۰	۴۴	۱۴۲
۴۱، ۴۲	۴۴	۱۴۳
۴۳	۴۴	۱۴۴
۴۴	۴۴	۱۴۵
۴۵	۴۴	۱۴۶
۴۶	۴۴	۱۴۷
۴۷	۴۴	۱۴۸
۴۸	۴۴	۱۴۹
۴۹	۴۴	۱۵۰
۵۰	۴۴	۱۵۱
۵۱	۴۴	۱۵۲
۵۲	۴۴	۱۵۳
۵۳	۴۴	۱۵۴
۵۴	۴۴	۱۵۵
۵۵	۴۴	۱۵۶
۵۶	۴۴	۱۵۷
۵۷	۴۴	۱۵۸
۵۸	۴۴	۱۵۹
۵۹	۴۴	۱۶۰
۶۰	۴۴	۱۶۱
۶۱	۴۴	۱۶۲
۶۲	۴۴	۱۶۳
۶۳	۴۴	۱۶۴
۶۴	۴۴	۱۶۵
۶۵	۴۴	۱۶۶
۶۶	۴۴	۱۶۷
۶۷	۴۴	۱۶۸
۶۸	۴۴	۱۶۹
۶۹	۴۴	۱۷۰
۷۰	۴۴	۱۷۱
۷۱	۴۴	۱۷۲
۷۲	۴۴	۱۷۳
۷۳	۴۴	۱۷۴
۷۴	۴۴	۱۷۵
۷۵	۴۴	۱۷۶
۷۶	۴۴	۱۷۷
۷۷	۴۴	۱۷۸
۷۸	۴۴	۱۷۹
۷۹	۴۴	۱۸۰
۸۰	۴۴	۱۸۱
۸۱	۴۴	۱۸۲
۸۲	۴۴	۱۸۳
۸۳	۴۴	۱۸۴
۸۴	۴۴	۱۸۵
۸۵	۴۴	۱۸۶
۸۶	۴۴	۱۸۷
۸۷	۴۴	۱۸۸
۸۸	۴۴	۱۸۹
۸۹	۴۴	۱۹۰
۹۰	۴۴	۱۹۱
۹۱	۴۴	۱۹۲
۹۲	۴۴	۱۹۳
۹۳	۴۴	۱۹۴
۹۴	۴۴	۱۹۵
۹۵	۴۴	۱۹۶
۹۶	۴۴	۱۹۷
۹۷	۴۴	۱۹۸
۹۸	۴۴	۱۹۹
۹۹	۴۴	۲۰۰
۱۰۰	۴۴	۲۰۱
۱۰۱	۴۴	۲۰۲
۱۰۲	۴۴	۲۰۳
۱۰۳	۴۴	۲۰۴
۱۰۴	۴۴	۲۰۵
۱۰۵	۴۴	۲۰۶
۱۰۶	۴۴	۲۰۷
۱۰۷	۴۴	۲۰۸
۱۰۸	۴۴	۲۰۹
۱۰۹	۴۴	۲۱۰
۱۱۰	۴۴	۲۱۱
۱۱۱	۴۴	۲۱۲
۱۱۲	۴۴	۲۱۳
۱۱۳	۴۴	۲۱۴
۱۱۴	۴۴	۲۱۵
۱۱۵	۴۴	۲۱۶
۱۱۶	۴۴	۲۱۷
۱۱۷	۴۴	۲۱۸
۱۱۸	۴۴	۲۱۹
۱۱۹	۴۴	۲۲۰
۱۲۰	۴۴	۲۲۱
۱۲۱	۴۴	۲۲۲
۱۲۲	۴۴	۲۲۳
۱۲۳	۴۴	۲۲۴
۱۲۴	۴۴	۲۲۵
۱۲۵	۴۴	۲۲۶
۱۲۶	۴۴	۲۲۷
۱۲۷	۴۴	۲۲۸
۱۲۸	۴۴	۲۲۹
۱۲۹	۴۴	۲۳۰
۱۳۰	۴۴	۲۳۱
۱۳۱	۴۴	۲۳۲
۱۳۲	۴۴	۲۳۳
۱۳۳	۴۴	۲۳۴
۱۳۴	۴۴	۲۳۵
۱۳۵	۴۴	۲۳۶
۱۳۶	۴۴	۲۳۷
۱۳۷	۴۴	۲۳۸
۱۳۸	۴۴	۲۳۹
۱۳۹	۴۴	۲۴۰
۱۴۰	۴۴	۲۴۱
۱۴۱	۴۴	۲۴۲
۱۴۲	۴۴	۲۴۳
۱۴۳	۴۴	۲۴۴
۱۴۴	۴۴	۲۴۵
۱۴۵	۴۴	۲۴۶
۱۴۶	۴۴	۲۴۷
۱۴۷	۴۴	۲۴۸
۱۴۸	۴۴	۲۴۹
۱۴۹	۴۴	۲۵۰
۱۵۰	۴۴	۲۵۱
۱۵۱	۴۴	۲۵۲
۱۵۲	۴۴	۲۵۳
۱۵۳	۴۴	۲۵۴
۱۵۴	۴۴	۲۵۵
۱۵۵	۴۴	۲۵۶
۱۵۶	۴۴	۲۵۷
۱۵۷	۴۴	۲۵۸
۱۵۸	۴۴	۲۵۹
۱۵۹	۴۴	۲۶۰
۱۶۰	۴۴	۲۶۱
۱۶۱	۴۴	۲۶۲
۱۶۲	۴۴	۲۶۳
۱۶۳	۴۴	۲۶۴
۱۶۴	۴۴	۲۶۵
۱۶۵	۴۴	۲۶۶
۱۶۶	۴۴	۲۶۷
۱۶۷	۴۴	۲۶۸
۱۶۸	۴۴	۲۶۹
۱۶۹	۴۴	۲۷۰
۱۷۰	۴۴	۲۷۱
۱۷۱	۴۴	۲۷۲
۱۷۲	۴۴	۲۷۳
۱۷۳	۴۴	۲۷۴
۱۷۴	۴۴	۲۷۵
۱۷۵	۴۴	۲۷۶
۱۷۶	۴۴	۲۷۷
۱۷۷	۴۴	۲۷۸
۱۷۸	۴۴	۲۷۹
۱۷۹	۴۴	۲۸۰
۱۸۰	۴۴	۲۸۱
۱۸۱	۴۴	۲۸۲
۱۸۲	۴۴	۲۸۳
۱۸۳	۴۴	۲۸۴
۱۸۴	۴۴	۲۸۵
۱۸۵	۴۴	۲۸۶
۱۸۶	۴۴	۲۸۷
۱۸۷	۴۴	۲۸۸
۱۸۸	۴۴	۲۸۹
۱۸۹	۴۴	۲۹۰
۱۹۰	۴۴	۲۹۱
۱۹۱	۴۴	۲۹۲
۱۹۲	۴۴	۲۹۳
۱۹۳	۴۴	۲۹۴
۱۹۴	۴۴	۲۹۵
۱۹۵	۴۴	۲۹۶
۱۹۶	۴۴	۲۹۷
۱۹۷	۴۴	۲۹۸
۱۹۸	۴۴	۲۹۹
۱۹۹	۴۴	۳۰۰
۲۰۰	۴۴	۳۰۱
۲۰۱	۴۴	۳۰۲
۲۰۲	۴۴	۳۰۳
۲۰۳	۴۴	۳۰۴
۲۰۴	۴۴	۳۰۵
۲۰۵	۴۴	۳۰۶
۲۰۶	۴۴	۳۰۷
۲۰۷	۴۴	۳۰۸
۲۰۸	۴۴	۳۰۹
۲۰۹	۴۴	۳۱۰
۲۱۰	۴۴	۳۱۱
۲۱۱	۴۴	۳۱۲
۲۱۲	۴۴	۳۱۳
۲۱۳	۴۴	۳۱۴
۲۱۴	۴۴	۳۱۵
۲۱۵	۴۴	۳۱۶
۲۱۶	۴۴	۳۱۷
۲۱۷	۴۴	۳۱۸
۲۱۸	۴۴	۳۱۹
۲۱۹	۴۴	۳۲۰
۲۲۰	۴۴	۳۲۱
۲۲۱	۴۴	۳۲۲
۲۲۲	۴۴	۳۲۳
۲۲۳	۴۴	۳۲۴
۲۲۴	۴۴	۳۲۵
۲۲۵	۴۴	۳۲۶
۲۲۶	۴۴	۳۲۷
۲۲۷	۴۴	۳۲۸
۲۲۸	۴۴	۳۲۹
۲۲۹	۴۴	۳۳۰
۲۳۰	۴۴	۳۳۱
۲۳۱	۴۴	۳۳۲
۲۳۲	۴۴	۳۳۳
۲۳۳	۴۴	۳۳۴
۲۳۴	۴۴	۳۳۵
۲۳۵	۴۴	۳۳۶
۲۳۶	۴۴	۳۳۷
۲۳۷	۴۴	۳۳۸
۲۳۸	۴۴	۳۳۹
۲۳۹	۴۴	۳۴۰
۲۴۰	۴۴	۳۴۱
۲۴۱	۴۴	۳۴۲
۲۴۲	۴۴	۳۴۳
۲۴۳	۴۴	۳۴۴
۲۴۴	۴۴	۳۴۵
۲۴۵	۴۴	۳۴۶
۲۴۶	۴۴	۳۴۷
۲۴۷	۴۴	۳۴۸
۲۴۸	۴۴	۳۴۹
۲۴۹	۴۴	۳۵۰
۲۵۰	۴۴	۳۵۱
۲۵۱	۴۴	۳۵۲
۲۵۲	۴۴	۳۵۳
۲۵۳	۴۴	۳۵۴
۲۵۴	۴۴	۳۵۵
۲۵۵	۴۴	۳۵۶
۲۵۶	۴۴	۳۵۷
۲۵۷	۴۴	۳۵۸
۲۵۸	۴۴	۳۵۹
۲۵۹	۴۴	۳۶۰
۲۶۰	۴۴	۳۶۱
۲۶۱	۴۴	۳۶۲
۲۶۲	۴۴	۳۶۳
۲۶۳	۴۴	۳۶۴
۲۶۴	۴۴	۳۶۵
۲۶۵	۴۴	۳۶۶
۲۶۶	۴۴	۳۶۷
۲۶۷	۴۴	۳۶۸
۲۶۸	۴۴	۳۶۹
۲۶۹	۴۴	۳۷۰
۲۷۰	۴۴	۳۷۱
۲۷۱	۴۴	۳۷۲
۲۷۲	۴۴	۳۷۳
۲۷۳	۴۴	۳۷۴
۲۷۴	۴۴	۳۷۵
۲۷۵	۴۴	۳۷۶
۲۷۶	۴۴	۳۷۷
۲۷۷	۴۴	۳۷۸
۲۷۸	۴۴	۳۷۹
۲۷۹	۴۴	۳۸۰
۲۸۰	۴۴	۳۸۱
۲۸۱	۴۴	۳۸۲
۲۸۲	۴۴	۳۸۳
۲۸۳	۴۴	۳۸۴
۲۸۴	۴۴	۳۸۵
۲۸۵	۴۴	۳۸۶
۲۸۶	۴۴	۳۸۷
۲۸۷	۴۴	۳۸۸
۲۸۸	۴۴	۳۸۹
۲۸۹	۴۴	۳۹۰
۲۹۰	۴۴	۳۹۱
۲۹۱	۴۴	۳۹۲
۲۹۲	۴۴	۳۹۳
۲۹۳	۴۴	۳۹۴
۲۹۴	۴۴	۳۹۵
۲۹۵	۴۴	۳۹۶
۲۹۶	۴۴	۳۹۷
۲۹۷	۴۴	۳۹۸
۲۹۸	۴۴	۳۹۹
۲۹۹	۴۴	۴۰۰
۳۰۰	۴۴	۴۰۱
۳۰۱	۴۴	۴۰۲
۳۰۲	۴۴	۴۰۳
۳۰۳	۴۴	۴۰۴
۳۰۴	۴۴	۴۰۵
۳۰۵	۴۴	۴۰۶
۳۰۶	۴۴	۴۰۷
۳۰۷	۴۴	۴۰۸
۳۰۸	۴۴	۴۰۹
۳۰۹	۴۴	۴۱۰
۳۱۰	۴۴	۴۱۱
۳۱۱	۴۴	۴۱۲
۳۱۲	۴۴	۴۱۳
۳۱۳	۴۴	۴۱۴
۳۱۴	۴۴	۴۱۵
۳۱۵	۴۴	۴۱۶
۳۱۶	۴۴	۴۱۷
۳۱۷	۴۴	۴۱۸
۳۱۸	۴۴	۴۱۹
۳۱۹	۴۴	۴۲۰
۳۲۰	۴۴	۴۲۱
۳۲۱	۴۴	۴۲۲
۳۲۲	۴۴	۴۲۳
۳۲۳	۴۴	۴۲۴
۳۲۴	۴۴	۴۲۵
۳۲۵	۴۴	۴۲۶
۳۲۶	۴۴	۴۲۷
۳۲۷	۴۴	۴۲۸
۳۲۸	۴۴	۴۲۹
۳۲۹	۴۴	۴۳۰
۳۳۰	۴۴	۴۳۱
۳۳۱	۴۴	۴۳۲
۳۳۲	۴۴	۴۳۳
۳۳۳	۴۴	۴۳۴
۳۳۴	۴۴	۴۳۵
۳۳۵	۴۴	۴۳۶
۳۳۶	۴۴	۴۳۷
۳۳۷	۴۴	۴۳۸
۳۳۸	۴۴	۴۳۹
۳۳۹	۴۴	۴۴۰
۳۴۰	۴۴	۴۴۱
۳۴۱	۴۴	۴۴۲
۳۴۲	۴۴	۴۴۳
۳۴۳	۴۴	۴۴۴
۳۴۴	۴۴	۴۴۵
۳۴۵	۴۴	۴۴۶
۳۴۶	۴۴	۴۴۷
۳۴۷	۴۴	۴۴۸
۳۴۸	۴۴	۴۴۹
۳۴۹	۴۴	۴۵۰
۳۵۰	۴۴	۴۵۱
۳۵۱	۴۴	۴۵۲
۳۵۲	۴۴	۴۵۳
۳۵۳	۴۴	۴۵۴
۳۵۴	۴۴	۴۵۵
۳۵۵	۴۴	۴۵۶
۳۵۶	۴۴	۴۵۷
۳۵۷	۴۴	۴۵۸
۳۵۸	۴۴	۴۵۹
۳۵۹	۴۴	۴۶۰
۳۶۰	۴۴	۴۶۱
۳۶۱	۴۴	۴۶۲
۳۶۲	۴۴	۴۶۳
۳۶۳	۴۴	۴۶۴
۳۶۴	۴۴	۴۶۵
۳۶۵	۴۴	۴۶۶

سورۃ نمبر	آیت نمبر	سورۃ نمبر	آیت نمبر
۲۵۷	۲۶	۳۷	۲۰
۲۶۷	۵۱	۳۷	۲۵
۱۶۰	۳۱	۳۷	۳۰
یونس علیہ السلام		۳۷	۳۵
۱۳۹	۳۷	۳۷	۴۰
۱۳۰	۳۷	۳۷	۴۵
۱۳۲	۳۷	۳۷	۵۰
۱۳۵	۳۷	۳۷	۵۵
۱۳۸	۳۷	۳۷	۶۰
۱۳۸	۳۷	۳۷	۶۵
بعض دوسری قومیں		۳۷	۷۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۰۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۰۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۱۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۱۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۲۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۲۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۳۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۳۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۴۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۴۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۵۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۵۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۶۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۶۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۷۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۷۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۸۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۸۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۹۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۹۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۰۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۰۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۱۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۱۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۲۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۲۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۳۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۳۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۴۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۴۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۵۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۵۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۶۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۶۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۷۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۷۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۸۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۸۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۹۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۲۹۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۰۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۰۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۱۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۱۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۲۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۲۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۳۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۳۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۴۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۴۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۵۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۵۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۶۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۶۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۷۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۷۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۸۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۸۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۹۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۳۹۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۰۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۰۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۱۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۱۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۲۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۲۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۳۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۳۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۴۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۴۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۵۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۵۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۶۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۶۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۷۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۷۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۸۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۸۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۹۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۴۹۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۰۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۰۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۱۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۱۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۲۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۲۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۳۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۳۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۴۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۴۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۵۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۵۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۶۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۶۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۷۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۷۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۸۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۸۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۹۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۵۹۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۰۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۰۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۱۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۱۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۲۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۲۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۳۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۳۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۴۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۴۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۵۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۵۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۶۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۶۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۷۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۷۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۸۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۸۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۹۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۶۹۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۰۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۰۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۱۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۱۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۲۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۲۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۳۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۳۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۴۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۴۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۵۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۵۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۶۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۶۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۷۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۷۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۸۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۸۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۹۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۷۹۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۰۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۰۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۱۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۱۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۲۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۲۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۳۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۳۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۴۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۴۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۵۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۵۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۶۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۶۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۷۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۷۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۸۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۸۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۹۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۸۹۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۰۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۰۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۱۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۱۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۲۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۲۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۳۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۳۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۴۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۴۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۵۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۵۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۶۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۶۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۷۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۷۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۸۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۸۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۹۰
۱۶۰	۳۷	۳۷	۹۹۵
۱۶۰	۳۷	۳۷	۱۰۰۰

سورہ نمبر	آیت نمبر		سورہ نمبر	آیت نمبر	
۳۵	۱۰	عمل صالح انسان کو بلند کرتا ہے	۳۶	۲۰	ایک مرد دونوں کی آمد اس کا انہد لیا
۳۵	۱۱	تخلیق انسان	۳۶	۲۱	پیغمبروں کی اطاعت کی تعین
۳۵	۳۸	کوئی کسی کا جو نہیں اٹھائے گا	۳۶	۲۲، ۲۳	اپنے مومن ہونے کی وجہ
۳۵	۱۸	جو پاکیزگی اختیار کرتا ہے وہ اپنا بھلا		۲۵، ۲۶	
۳۵	۱۸	کرتا ہے		۲۷، ۲۸	
۳۵	۱۹	اندھا اور بہار، خلعت اور نور، سایہ اور		۳۶	اُس کی شہادت، ہر گاہ اسی میں اُس
		محبوب برادر نہیں			کی مقبولیت
۳۵	۲۰	زندہ اور مرنے پر ابر نہیں	۳۶	۲۹	اصحاب قریش کی راوی تفصیلی جہاز
۳۵	۲۸	اللہ سے علا، ہی دُرتے ہیں، مہم کی	۳۶	۳۰	قوم شیعہ، ایک بیع کا مشہور ہونا اور
۳۵	۲۸	حقیقت			حضور کی حدست میں شفاعت کے
		انسان کی تخلیق ایک بُوند پانی سے اور			یہ عریفہ کھنا
		پھر وہ سرکشی کرتا ہے۔ زمین، آسمان اور			انسان اور اُس کی عظمت کا
		باقیہ کو جھٹ پیر نہیں کیا گی۔			قرآنی تصور
۳۸	۲۸	کی جم نیوں اور بدکاریوں کو پیر کاروں	۳۸	۳۱	انسان کے سینہ میں صرف ایک بیڑا
		اور ناجوروں کو ایک جیسا بنا دیں گے۔			ہے (اس کی حکمت)
۳۸	۴۷	میں نے انسان کو درست کیا، اُس میں	۳۸	۴۲	آسمانوں، زمین اور پہاڑوں نے ملت
		اپنی روح پھونکی، اُسے خوشنویس سے مکر			کو نہ اٹھایا، انسان نے، اٹھایا
۳۸	۸۳، ۸۷	شیطان کا، حشرات، میں تیرے غصے	۳۸	۴۳	اس کی حکمت
		بندوں کو کمرہ نہیں کر سکتا			و ستکاری میں کوئی عیب نہیں، جو کام
۳۹	۴	اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے آشکری کو	۳۸	۴۴	کو بڑی ہنرمندی سے کرو۔
		پسند میں کرتا، و شکر کو پسند کرتا ہے۔			ہر شخص سے اُس کے اعمال کے بابت
		(مشیت اور رضا میں فرق)			میں باز پرس ہوگی
۳۹	۴	کوئی کسی کا جو نہیں اٹھائے گا	۳۹	۴۴	سب حکمران کو خود فکر کی دعوت۔
۳۹	۴۹	تخلیق کے وقت انسان فرما کر کرتا ہے			و دودھل کرنا کیلئے، ایکے کھڑے ہو کر سوئے
		اور رحمت کے وقت شکر کر کے لگتا ہے			کیا یہی کریم مجنون ہے

سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۴۹	۱۶	ہا ہی صلاحت کی فضیلت	۴۳	۳	اَوَامِر
۴۹	۱۷	سورہ میں سے کچھ بعض نعم گناہ ہیں	۴۳	۴۰	اللہ پر توکل کرو
۵۰	۵۰	اللہ کی طرف دوڑ کر جاؤ (فرار کا معنوم)	۴۳	۴۰	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور میری بات
		بنی اسرائیل			کہا کرو
۴۹	۳۳	قوم نے حضرت کلیم پر الزام لگایا۔ تم نے انہیں بدلہ کر دیا	۴۹	۱۰	اپنے رب سے ڈانٹے رہو
۴۹	۳۳	قوم کا آپ کے ساتھ مصعب مرد نہ بڑاؤ	۴۹	۲	دین کو اللہ کے لیے خاص کرتے ہوئے
		بحولہ بائبل	۴۹	۱۱، ۱۲، ۱۳	اس کی جنت کرو
۱۱۵، ۱۱۶	۲۷	انہیں غلامی سے نجات دی	۴۹	۱۲	تمہیں تم دیا گیا ہے کہ میں سب سے
۱۱۵، ۱۱۶	۲۷	بنی اسرائیل کی آزادی کا مطالبہ			پستے ایمان لاؤں
۲۲، ۲۳	۲۷	مصر سے ہجرت کا حکم	۴۹	۲۶	موت سے پہلے اپنے رب کا حکم مانو
۳۱، ۳۲	۲۷	ہم نے بنی اسرائیل کو حکیم فرعون سے	۴۹	۲۵	اہل ایمان کو کفار سے درگزر کرتے ہوئے
		نجات دی			کا حکم
۳۳	۲۷	بنی اسرائیل کو چٹن لیا	۴۹	۱۸، ۱۹	شریعت کی پابندی کا حکم، اللہ تعالیٰ
۱۹	۲۵	بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت			مرد کا دیوگا
		بخشی اور عاصیوں پر فضیلت دی	۴۹	۱۵، ۱۶	مال باپ کی خدمت اور حسن سلوک
۱۷	۲۵	ان کا یہی اختلاف دانستہ تھا اس کی	۴۹	۱۶	کافر اولاد کا اپنے والدین سے سلوک
		وجہ بھی بیان ہم	۴۹	۲۵	اولوالعزم رسولوں کی طرح صبر فرمائیے
		جبر و قدر	۴۹	۲۷	اللہ کی راہ میں شہید کرنے کا حکم
۸	۳۵	اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر لیتا ہے	۴۹	۹	مشکلاتوں کے دو گروہ ہیں میں کریں
		اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے	۴۹	۹	جو منجھ کر اورو
۱۰، ۱۱	۳۶	میں میں سے اکثر ایمان نہیں لائیں گے	۴۹	۹	جو زیادتی کرے اس کے ساتھ سب لڑو
۸	۳۶	اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک نسل بنا دیتا	۴۹	۱۰	صانع عدل والصفات سے کراؤ
					اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

آیت نمبر	سورۃ نمبر	آیت نمبر	سورۃ نمبر
۱۱	۴۹	۳۹	۳۹
۱۱	۴۹	۹	۳۹
۱	۴۹		
۱۳	۴۹		
۱۶	۵۰	۱۸	۳۹
۱۸۶۱۷	۵۰	۲۷	۳۹
۳۷	۵۰	۳۱	۳۹
۵۶	۵۱	۳۱	۳۹
۲۱	۵۲	۵۹۱۵۵	۳۹
۵۸	۴۰	۳۸	۴۷
۴۶	۴۱	۱۳، ۱۶	۴۵
۴۶	۴۱	۱۳	۴۵
۴۶	۴۱	۱۴	۴۵
۵۰	۴۱	۲۱	۴۵
۵۱	۴۱	۱۴	۴۷

کہتا ہے یہ میرے ظلم کی برکت ہے۔
شب بیدار ہر وقت ڈرنے والا اس
کی رحمت کا اُمیدوار اور جاہل کسی برابر
نہیں ہو سکتے۔

جو اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں وہی
ہدایت میں ہیں، دوسری دانشمندی
جس کا سینہ وہ اسلام کے یہ کھول
جسے تو وہ غور ہدایت پر ہے۔

جو ہدایت قبول کرتا ہے وہ اپنا جلا
کرتا ہے۔

جو گمراہ ہوتا ہے وہ پناہ نصیب کرتا ہے
انب فرشتہ ہے اچھے قول کی پیروی

کرد۔ دوسرے بچتا دیکھے
اگر اسے راحت پہنچے تو بچو لے نہیں سکا۔

تخلیف پہنچے تو مایوس ہو جاتا ہے
زمین و آسمان کی ہر چیز تم سے بیچے

مسخر کر دی
اہل ملک کے یہ اس میں نشانیاں ہیں

جو چھٹن کرتا ہے وہ اپنے بیچے
کرتا ہے جو بُرا کرتا ہے اپنے بیچے

کرتا ہے
بدکاروں اور نیکیوں کی زندگی اور

موت یکساں نہیں
کیا وہ ہدایت کا سارا اور اعمال بد پر غور

اور خواہشات کا غلام یکساں ہیں

ایک دوسرے کا قسومت اداؤ

غیب نہ لگاؤ دوسرے مام نہ دھرو

مشکلین جو کہ قاسق کھانا بہت بڑھے

ان انکو حکو عند اللہ اتفاقھو

ہم شریک سے ہی زیادہ قریب ہیں

قرب کی حقیقت

اس کے دائیں بائیں کا تب تیار

ہیچے ہیں

قلب جتا اور کان لگا کر شے لے کے

بیچے یہ تذکرہ ہے

ہنس جان کی تخلیق عبادت کے

بیچے ہے

ہر شخص اپنے اعمال کا اسیر ہوگا

اندھا اور بینا، مومن صریح اور خاسق

برابر نہیں ہیں

جو اچھا کام کرتا ہے اس میں اس کا

اپنا جلا ہے

جو بُرا کام کرتا ہے اس کا دباں

اس پر ہوگا۔

اسان بھلائی کی دُعا کرنے سے نہیں

تھکت اگر اسے تخلیف پہنچے تو مایوس

ہو جاتا ہے

جب خوشحال ہوتا ہے تو اس کا دوسرا

سرخ و مست میں انسان کی حالت

سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۴۸	۱۶	وہ کون لوگ تھے جو کفر و کذب کی قوم ان سے جہاد کی تفصیل	۳۳	۳۳	مسلمان کہنے کا حکم اور ان کا جواب دینا کفار کو ناکام واپس لوٹا دینا اہل ایمان کو جنگ کے بغیر فتح عطا فرمائی
۴۸	۱۷	معدوہوں پر جہاد فرض نہیں عن سورۃ خیبر	۳۳	۳۴	بنی قریظہ
۴۸	۱۸	اس کے محرکات خیبر کا علاقہ دو حصوں میں تقسیم تھا: دونوں حصوں میں بہت سے لشکر کھینچے تھے ان حصوں کو فتح کرنے کے تفصیلی حالات دو مقدمہ جدیدی نے عرب کو دو سخت کر کے جریرۃ عرب میں بیودیت کا فائدہ کر دیا تفصیلی جائزہ دیکھ کر حرکات کی شارحیں	۳۳	۳۵	اس بیودی قبیلے کا محاصرہ ان کا قلع فتح تفصیلی جائزہ جنگ مکہ دشمن کے مقابلہ کے لیے نکلے تو ان کی گردنیں اتر آدی اسیران جنگ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے (تفصیلی بحث) شہداء کے اعمال ضریح نہیں ہوں گے ان پر نعمات
۴۸	۱۹	۲۱	۳۳	۳۶	جہاد
۴۸	۲۰	۲۲	۳۳	۳۷	مگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا بہت مت ڈرو صلح کی پیشکش مت کرو تم ہی سر بلند ہو گے اللہ تمہارے ساتھ ہے جنگجو قوم سے جہاد کرنے کی دعوت
۴۸	۲۱	۲۳	۳۳	۳۸	
۴۸	۲۲	۲۴	۳۳	۳۹	
۴۸	۲۳	۲۵	۳۳	۴۰	
۴۸	۲۴	۲۶	۳۳	۴۱	
۴۸	۲۵	۲۷	۳۳	۴۲	
۴۸	۲۶	۲۸	۳۳	۴۳	
۴۸	۲۷	۲۹	۳۳	۴۴	
۴۸	۲۸	۳۰	۳۳	۴۵	
۴۸	۲۹	۳۱	۳۳	۴۶	
۴۸	۳۰	۳۲	۳۳	۴۷	
۴۸	۳۱	۳۳	۳۳	۴۸	
۴۸	۳۲	۳۴	۳۳	۴۹	
۴۸	۳۳	۳۵	۳۳	۵۰	
۴۸	۳۴	۳۶	۳۳	۵۱	
۴۸	۳۵	۳۷	۳۳	۵۲	
۴۸	۳۶	۳۸	۳۳	۵۳	
۴۸	۳۷	۳۹	۳۳	۵۴	
۴۸	۳۸	۴۰	۳۳	۵۵	
۴۸	۳۹	۴۱	۳۳	۵۶	
۴۸	۴۰	۴۲	۳۳	۵۷	
۴۸	۴۱	۴۳	۳۳	۵۸	
۴۸	۴۲	۴۴	۳۳	۵۹	
۴۸	۴۳	۴۵	۳۳	۶۰	
۴۸	۴۴	۴۶	۳۳	۶۱	
۴۸	۴۵	۴۷	۳۳	۶۲	
۴۸	۴۶	۴۸	۳۳	۶۳	
۴۸	۴۷	۴۹	۳۳	۶۴	
۴۸	۴۸	۵۰	۳۳	۶۵	
۴۸	۴۹	۵۱	۳۳	۶۶	
۴۸	۵۰	۵۲	۳۳	۶۷	
۴۸	۵۱	۵۳	۳۳	۶۸	
۴۸	۵۲	۵۴	۳۳	۶۹	
۴۸	۵۳	۵۵	۳۳	۷۰	
۴۸	۵۴	۵۶	۳۳	۷۱	
۴۸	۵۵	۵۷	۳۳	۷۲	
۴۸	۵۶	۵۸	۳۳	۷۳	
۴۸	۵۷	۵۹	۳۳	۷۴	
۴۸	۵۸	۶۰	۳۳	۷۵	
۴۸	۵۹	۶۱	۳۳	۷۶	
۴۸	۶۰	۶۲	۳۳	۷۷	
۴۸	۶۱	۶۳	۳۳	۷۸	
۴۸	۶۲	۶۴	۳۳	۷۹	
۴۸	۶۳	۶۵	۳۳	۸۰	
۴۸	۶۴	۶۶	۳۳	۸۱	
۴۸	۶۵	۶۷	۳۳	۸۲	
۴۸	۶۶	۶۸	۳۳	۸۳	
۴۸	۶۷	۶۹	۳۳	۸۴	
۴۸	۶۸	۷۰	۳۳	۸۵	
۴۸	۶۹	۷۱	۳۳	۸۶	
۴۸	۷۰	۷۲	۳۳	۸۷	
۴۸	۷۱	۷۳	۳۳	۸۸	
۴۸	۷۲	۷۴	۳۳	۸۹	
۴۸	۷۳	۷۵	۳۳	۹۰	
۴۸	۷۴	۷۶	۳۳	۹۱	
۴۸	۷۵	۷۷	۳۳	۹۲	
۴۸	۷۶	۷۸	۳۳	۹۳	
۴۸	۷۷	۸۰	۳۳	۹۴	
۴۸	۷۸	۸۱	۳۳	۹۵	
۴۸	۷۹	۸۲	۳۳	۹۶	
۴۸	۸۰	۸۳	۳۳	۹۷	
۴۸	۸۱	۸۴	۳۳	۹۸	
۴۸	۸۲	۸۵	۳۳	۹۹	
۴۸	۸۳	۸۶	۳۳	۱۰۰	

سورۃ نمبر آیت نمبر	سورۃ نمبر آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ نمبر آیت نمبر
۳۶	۳۶	جس کو اللہ مکرہ کر دے اُس کا کوئی گارڈ نہیں	۳۶
۳۷	۳۷	کفار کی ہمارے سازشی اگر اللہ نہ چاہتا تو ہم تمہوں کی عبادت نہ کرتے جو اپنی خواہش کو خدا بنالیتا ہے اور ہم کے وجود اللہ اُسے مکرہ کرتا ہے تو اُس کے کان اور دل پر مہر اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے اسے کوئی بدست نہیں دے سکتا بدست ہی قرآن سے مکرہ ہوتا ہے	۳۷
۳۸	۳۸	اللہ کا کفار کو عذاب دینا اُن کے لیے ایک مجبور بھی نہیں ہے انکار	۳۸
۳۹	۳۹	عصیم ابن مسعود کا اسلام اور کفار و یہود میں پھوٹ ڈالنے کا کام	۳۹
۴۰	۴۰	آخر میں نصرت ملی آمدی کی شہادت میں شہداء و شہداء کی شہادت	۴۰
۴۱	۴۱	کفار کے کیمپ میں کھینچے	۴۱
۴۲	۴۲	بدھوہی کے مہم میں اُن کا فرار	۴۲
۴۳	۴۳	کفار کی عبادت کے وقت اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ نے عذاب فرمایا اُس کو یاد کرو	۴۳
۴۴	۴۴	اُس وقت منافقین کا درجہ عمل دہشتہ	۴۴
۴۵	۴۵	اللہ اور رسول نے فتح کا جو وعدہ کیا تھا وہ پھنس دھوکا تھا	۴۵
۴۶	۴۶	منافقین نے میدان جنگ سے کھسکنا شروع کر دیا	۴۶
۴۷	۴۷	سفر و دشمن کی پہلے بڑی ڈنگیں مارتے تھے اب بھاگ رہے ہیں	۴۷
۴۸	۴۸	یہ فراتھیں موت سے نہیں بچا سکتا	۴۸
۴۹	۴۹	جہاں سے روکے دلوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے	۴۹
۵۰	۵۰	یہ خیل اور حریفیں	۵۰
۵۱	۵۱	جنگ کے وقت بزدل اور مہم کے وقت زبان دراز	۵۱
۵۲	۵۲	اہل ایمان کا جذبہ ایمان و قیام و قیام و قیام	۵۲
۵۳	۵۳	اور ان کی جزا	۵۳
۵۴	۵۴	شہداء کے حرمت کی زیادت انھیں	۵۴

جہاد

غزوہ خندق

تفصیل جاتہ

یہودی قبائل کی اہل مکہ کے ساتھ تحفہ

سازمانہ

اہل مکہ اور قبائل عرب کی عین پر غبار

خندق کھودنے کی تجویز

خندق کھودنے کے وقت رُوح پرور مناظر

پہچان کو تین ٹکڑے فرما دیا اور امیر ان

نوم اور زمین کی فتوحات کی خوشخبری

بشیرہ کتب کے واسطے

حضرت فاروق اعظم کے حبس میں ان

بشارتوں کی تکمیل

شیر خدا اور عمر و ابن جعد و دوسرے کامر

بنی قریظہ کی سازش میں شمولیت

آیت نمبر	سورہ نمبر	ترجمہ	آیت نمبر	سورہ نمبر	ترجمہ
		دُعائیں			
۳۸	۳۸	حضرت یحییٰ کی دعا: اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ رَبِّیْ	۳۵	۳۸	حضرت یحییٰ کی دعا: اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ رَبِّیْ
۳۸	۳۸	بڑی بیماری دعا	۳۵	۳۸	بڑی بیماری دعا
۳۸	۳۸	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الْعَظِیْمَةِ	۳۵	۳۸	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الْعَظِیْمَةِ
۳۸	۳۸	سوئے وقت بعد دعا مانگی جائے	۳۵	۳۸	سوئے وقت بعد دعا مانگی جائے
۳۸	۳۸	گھوٹے غیور پر سوار ہوتے وقت کی دعا	۳۵	۳۸	گھوٹے غیور پر سوار ہوتے وقت کی دعا
۳۸	۳۸	سفر پر روانہ ہوتے وقت کی دعا	۳۵	۳۸	سفر پر روانہ ہوتے وقت کی دعا
۳۸	۳۸	نیت اور نیت کی ان اشکو	۳۵	۳۸	نیت اور نیت کی ان اشکو
۳۸	۳۸	بڑی جامع دعا	۳۵	۳۸	بڑی جامع دعا
۳۸	۳۸	نماز تہجد کے بعد کی دعا	۳۵	۳۸	نماز تہجد کے بعد کی دعا
۳۸	۳۸	کسی مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا	۳۵	۳۸	کسی مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا
۳۸	۳۸	رات کو سوتے سوتے آنکھ کھل جائے تو	۳۵	۳۸	رات کو سوتے سوتے آنکھ کھل جائے تو
۳۸	۳۸	دعا مانگیں	۳۵	۳۸	دعا مانگیں
۳۸	۳۸	بچھ سے دعا مانگوں قیوں کروں گا	۳۵	۳۸	بچھ سے دعا مانگوں قیوں کروں گا
۳۸	۳۸	شرائط قبولیت دعا	۳۵	۳۸	شرائط قبولیت دعا
۳۸	۳۸	بوجہات سے تمیز کرتے ہیں وہ دن کا	۳۵	۳۸	بوجہات سے تمیز کرتے ہیں وہ دن کا
۳۸	۳۸	انید من میں گئے شر شیطان سے اللہ	۳۵	۳۸	انید من میں گئے شر شیطان سے اللہ
۳۸	۳۸	کی پناہ مانگ	۳۵	۳۸	کی پناہ مانگ
		سیاسیات			
۳۸	۳۸	شریعت نبوی کی پابندی کیوں ضروری	۳۵	۳۸	شریعت نبوی کی پابندی کیوں ضروری
۳۸	۳۸	ملاسن کو جنگ کے بغیر فتح	۳۵	۳۸	ملاسن کو جنگ کے بغیر فتح
۳۸	۳۸	خلیفہ کون ہوتا ہے	۳۵	۳۸	خلیفہ کون ہوتا ہے
۳۸	۳۸	حل قائم کرنے اور جوئے سے متنبہ رہنا	۳۵	۳۸	حل قائم کرنے اور جوئے سے متنبہ رہنا
۳۸	۳۸	علیف اور بادشاہ میں فرق حضرت عمر	۳۵	۳۸	علیف اور بادشاہ میں فرق حضرت عمر
۳۸	۳۸	کا پٹے ہائے میں استفسار سربراہ مملکت	۳۵	۳۸	کا پٹے ہائے میں استفسار سربراہ مملکت
۳۸	۳۸	کے یہ خلیفہ کا اعلیٰ کیوں پسند کیا	۳۵	۳۸	کے یہ خلیفہ کا اعلیٰ کیوں پسند کیا
۳۸	۳۸	ان کے کام شوق سے ملے تھے ہیں	۳۵	۳۸	ان کے کام شوق سے ملے تھے ہیں
۳۸	۳۸	دوا ہو شوقی بینہاں	۳۵	۳۸	دوا ہو شوقی بینہاں
۳۸	۳۸	غلامی دوسواکن عذاب ہے	۳۵	۳۸	غلامی دوسواکن عذاب ہے
۳۸	۳۸	خاتم فرعون سب کچھ مجبور کر جاگ ہوگی	۳۵	۳۸	خاتم فرعون سب کچھ مجبور کر جاگ ہوگی
۳۸	۳۸	خاتم کی بربادی پر کوئی ستم نہ کرنا ہوتا	۳۵	۳۸	خاتم کی بربادی پر کوئی ستم نہ کرنا ہوتا
۳۸	۳۸	عیان کامل نہ ہو تو میرا قدر لوگ ہند	۳۵	۳۸	عیان کامل نہ ہو تو میرا قدر لوگ ہند
۳۸	۳۸	برپا کرتے ہیں اور قطع رحیمی شروع کر	۳۵	۳۸	برپا کرتے ہیں اور قطع رحیمی شروع کر
۳۸	۳۸	دیتے ہیں	۳۵	۳۸	دیتے ہیں
۳۸	۳۸	شدید ضرورت کے بغیر خدا کو مطلع کی	۳۵	۳۸	شدید ضرورت کے بغیر خدا کو مطلع کی
۳۸	۳۸	پیش کش درست نہیں	۳۵	۳۸	پیش کش درست نہیں
۳۸	۳۸	اگر جہاد میں نکل کر کے توپنے اور پر ظلم	۳۵	۳۸	اگر جہاد میں نکل کر کے توپنے اور پر ظلم
۳۸	۳۸	کرو گئے	۳۵	۳۸	کرو گئے
۳۸	۳۸	اگر تپنے فراغت انعام نہیں دے گئے تو	۳۵	۳۸	اگر تپنے فراغت انعام نہیں دے گئے تو
۳۸	۳۸	اللہ تعالیٰ نہیں ہٹا کر کسی اور قوم کو	۳۵	۳۸	اللہ تعالیٰ نہیں ہٹا کر کسی اور قوم کو
۳۸	۳۸	تعدادی جنگ کھڑا کر دے گا	۳۵	۳۸	تعدادی جنگ کھڑا کر دے گا
۳۸	۳۸	صلح حدیبیہ کو یحییٰ بن حنین فرمایا گیا	۳۵	۳۸	صلح حدیبیہ کو یحییٰ بن حنین فرمایا گیا
۳۸	۳۸	اس کی وجہ حالات کا تفصیل جائزہ	۳۵	۳۸	اس کی وجہ حالات کا تفصیل جائزہ
۳۸	۳۸	فاسق کی خبر بغیر تحقیق کے مت ہوا ایسا	۳۵	۳۸	فاسق کی خبر بغیر تحقیق کے مت ہوا ایسا
۳۸	۳۸	نہ ہو کہ پھٹنا پڑے	۳۵	۳۸	نہ ہو کہ پھٹنا پڑے
۳۸	۳۸	دو مشلمان گروہ آپس میں لڑیں تو	۳۵	۳۸	دو مشلمان گروہ آپس میں لڑیں تو
۳۸	۳۸	ان میں صلح کرادو اور جو زیادتی کرے	۳۵	۳۸	ان میں صلح کرادو اور جو زیادتی کرے
۳۸	۳۸	اس کے ساتھ سب لڑو	۳۵	۳۸	اس کے ساتھ سب لڑو

آیت نمبر	سورہ نمبر	ترجمہ	آیت نمبر	سورہ نمبر	ترجمہ
		شُرک کا بطلان	۳۹	۹	سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں
			۴۰	۹	باقی گروہ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے
۲۷	۳۳	ان کے معبود ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں	۴۱	۹	حضور کا حکم، حضرت علی کا حمل ان
۱۳	۳۵	بت شکنی کے چھکے کے بھی مالک نہیں	۴۲	۹	کے دشمنوں اور مقتولوں کے ساتھ برتاؤ
۲۷	۳۳	اللہ کا کوئی شریک نہیں	۴۳	۹	کیا ظالم حکمران کے ساتھ جنگ جائز ہے
۱۳	۳۵	نزدہ پارہ سستے ہیں نہ جواب دے سکتے ہیں	۴۴	۹	باقی گروہ کے قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک
۱۴	۳۵	قیامت کے دن اپنے پوچھدوں کی پوچھا			کیا جائے
		کا انکار کریں گے	۴۵	۹	حضرت امام حسن کی مصالحت
۶	۳۶	مہبودان باطل اپنے پرستاروں کے	۴۶	۹	حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بغلیں
		دشمن ہوں گے			کے بارے میں پوچھا گیا کیا وہ شریک ہیں؟
۴۰	۳۵	تھوڑے مہبودوں نے کیا باریا بے ڈکھاؤ			کیا وہ منافق ہیں؟ آپ کا جواب
۴	۳۶	باطل مہبودوں نے کیا پیدا کیا ہے ڈکھاؤ	۴۷	۱۰	مسلمان بھائی بھائی ہیں ان میں صلح کرنا
۲۹	۳۹	ایک مشعل سے شرک کی قباحیت	۴۸	۲۶	فرعون کی سیاست جس نے حضرت موسیٰ پر
۳۸	۳۹	اگر پوچھا جائے زمین و آسمان کا خالق کون			جسٹہ دھندلایا اور پاکر نے کا اصرار کیا
		ہے تو کہیں گے اللہ	۴۹	۱۱۹، ۱۱۵	بنی اسرائیل کو فرعون کی فحاشی سے نجات
۹	۳۳	اگر ان سے پوچھا جائے کہ زمین و آسمان			دکھائے ان پر احسان کیا
		کا خالق کون ہے تو کہیں گے مسزیز	۵۰	۳۳	فرعون نے آپ پر سحر جوئے کا اصرار کیا
		علیم خدا	۵۱	۳۳	فرعون کا غرور و تکبر
۸۷	۳۳	اگر ان سے پوچھا جائے کہ انہیں کس نے	۵۲	۱۸، ۱۱۷	حضرت موسیٰ نے فرعون سے مطالبہ کیا
		پیدا کیا ہے تو کہیں گے اللہ نے			کہ وہ بنی اسرائیل کو آزاد کر دے
۳۸	۳۹	برگاہ تجلیت ڈور کر سکیں نزدہ انعام	۵۳	۲۸، ۲۵	فرعون کی سیاست کا انجام
		ملک سکیں			تباہی و بربادی
۴۰	۳۹	تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کروں گا پھر	۵۴	۲۹	ان کی تباہی پر کوئی آنکھ بھی نہ کھلے گی
		دیکھو عذاب کس پر آئے	۵۵	۲۵	فرعون نے بنی اسرائیل کی کثرت سے ڈر کر
۶۲	۳۹	اے باغیو کیا تم غیر خدا کی عبادت کا کچھ			ان کے بچوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔

سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۳۳	۴	یہ شریعت ایسے نبی کی ہے جو دینی باتوں میں ہے	۳۹	۴۳	انگلیتے ہو۔ ملا لاکھ مجھے تیرا گلیہ کر شرک سے
۳۸	۳۸	شریعت میں حید کا حکم	۳۹	۴۵	اس سے مل برابر ہو جاتے ہیں
۴۸	۴۸	جس چیز کا اصل ثابت ہو اس کی پابندی سے وہ ہرعت میں بن جاتی	۴۲	۶۱	اُن کے شرکوں کے من گھڑت دین کی اجازت اللہ سے نہیں دی
		عبادات			ظالموں کے لیے عذاب الیم ہے
۳۳	۴۱	کثرت ذکر کا حکم	۴۷	۶۲	ظالم اپنے کرتوتوں کے باعث رزاق ہوں گے
۳۳	۴۷	شیخ و شام اُس کی تسبیح کرو	۴۳	۴۵	گزشتہ رسولوں سے پوچھو کیا اللہ نے کوئی در خدا بناتے
۵۱	۱۷	حقیقی رت کو بہت کم سوتے ہیں	۴۳	۸۱	اگر زمین کا کوئی بیٹا ہو تو میں سب سے بڑے اُس کی عبادت کرنے والا ہوں
۵۱	۱۸	وہ جوئی کے دقت مستحضر کرتے ہیں	۴۳	۸۲	خدا سے بنو دلوں کو شامت کا نہیں
۵۰	۴۹	ظلم و شتم اور غروب شمس سے پہلے تسبیح و تحمید کا حکم	۴۷	۵	غیروں کو خدا بکھ کر کھانے والا بڑا اگر ہے
۵۰	۴۰	رت کے وقت تسبیح کا حکم	۴۷	۸	جب خطاب آیا تو بتوں نے ان کی یوں مدد کی
۳۶	۶۱	میری عبادت کو وہی صراطِ مستقیم ہے	۵۱	۵۱	اللہ کے ساتھ کسی غیر کو خدا نہ بناؤ
۴۰	۶۰	جو عبادت کرنے سے عاجز کرتے ہیں وہ ذلیل و خوار ہوں گے اور وہ دوزخ میں پھینک دیئے جاتیں گے	۴۰	۶۶	غیر خدا کی عبادت سے بکے منع کیا گیا ہے
۳۳	۳۳	اندر حج مسکرات کو غار اور زکوٰۃ داکرے کا حکم	۴۰	۶۶	مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اُس کی عبادت کرو
		نماز، زکوٰۃ و صدقات			شرعیات
۳۳	۳۳	اندر حج مسکرات کو نماز اور زکوٰۃ داکرے کا حکم			(الف) شریعت کی خصوصیات
۳۹	۳۹	اُس کی دلوں میں جو کچھ خرچ کر دے اُس	۳۳	۵	خدا سے غلطی سرزد ہو تو مؤمنانہ نہیں دانستہ پر موقوف ہے

سورہ نمبر	آیت نمبر	سورہ نمبر	آیت نمبر
		۳۴	۳۴
		۲۹	۲۵
۲۰	۳۴		
۲	۳۴		
۶	۳۵	۳۶	۳۶
۶	۳۵	۱۵	۵۱
۱۰	۳۶		
۸۵	۳۸	۱۸	۳۳
۶۶	۳۳	۵۴	۳۳
۶۰	۳۶	۵	۳۳
۶۶	۳۶	۶	۳۳
		۵۱	۳۴

شیطان

شیطان نے قوم سبا کو گمراہ کرنے کا وعدہ پورا کر دیا
 شیطان کو لوگوں پر قابو حاصل نہیں ہوتا۔ وہ محض انھیں بہلاتا ہے اور یہ پھسل جاتے ہیں
 شیطان تمہارا دشمن ہے اُسے دشمن ہی سمجھا کرو
 وہ ہے گمراہ کو جتنی باتنے کے لیے رہتا ہے
 شیطانوں کی شہاب ثاقب سے خبر لی جاتی ہے۔ وہ خدا علی کی باتیں نہیں سن سکتے۔
 شیطان کا سجدہ نہ کرنا
 دو رحمت سے راندہ جانا، اللہ سے نفرت طلب کرنا
 ٹہلت کا بل جانا
 اس کا پیچھے
 شیطان تمہارا دشمن ہے تمہیں راہ حق سے روک نہ دے۔
 ہم نے نسی آدم کو تاکید کی کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تمہارا ٹھکانا دشمن ہے
 اُس نے بڑی قوموں کو گمراہ کیا

کا معاوضہ تمہیں ملے گا
 جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں، نماز پورا پور پر مشیدہ ہونے دینے ہوئے رزق سے خیر کر کے ہیں اُن کی تجارت میں کمی نہیں۔
 کافروں کو اگر خیر کرنے کے واسطے میں کہا جائے تو کہتے ہیں جی تو خدا نہیں دیا ہم انھیں کیوں دیں
 اُن کے مانوس میں سانس اور غم کا سنی ہے۔

پردہ کے احکام

عورت کے عنوان کے نیچے کا حکم فرماتے

حلال و حرام

عورتوں کے لیے ریشم اور سونا حلال ہے

دیگر شرعی احکام

متبہی کے واسطے میں زمانہ جاہلیت کا رواج جس میں کھڑی اصطلاح ہر شخص کی نسبت اُس کے باپ کی طرف کر دے
 اولوالارحام بعض بعض سے تقدم ہیں۔
 مل باپ سے حشر سلوک

سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۴۷	۲	اُن کے گناہ مٹا دیئے گئے۔ اُن کے حالات سنو اور دینے گئے	۴۱	۲۵	ہذا کاروں پر ہم نے رُسے ساتھی مسلط کر دیئے۔ ظہریہ والہ
۴۸	۴	صلح حدیبیہ سے صحابہ کے دلوں کو تسکین اور قوت ایمان میں اضافہ	۴۲	۲۷	وہ انھیں سیدھے راستے سے روکتے ہیں اور اپنے آپ کو ہدایت یافتہ خیال کرتے ہیں
۴۸	۵	صحابہ پر مزید حیات تکفیر نیات	۴۷	۲۵	شیطان فریب دیتا ہے اور یہی زندگی کی آس ولا کر رکھ کر دیتا ہے جو رحمان کے ذکر سے آنکھیں بند کرتا ہے ہم شیطان کو رُس کا ساتھی مقرر کر دیتے ہیں
۴۸	۱۰	سبعت رضوان کا میں منظر	۴۷	۲۶	صحابہ کرام اور اُمتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
۴۸	۱۸	شہر کرم کا جذبہ سر فرشتی اور رضائے الہی کا تاج رضی اللہ عنہ	۴۷	۳۳	حضرت زید کے فراق میں اُن کے والد حادث کی بے تابی، پروردگار اشعلان کامل جانا، آپ کا باپ کو چھوڑ کر حضور کو اختیار کرنا
۴۸	۱۸	صحابہ کے نوین برقی ہونے پر اللہ تعالیٰ کی گواہی	۴۷	۳۳	غزوہ خندق کے وقت صحابہ کا جذبہ ایمان کو تسخیم اور بڑھ گیا
۴۸	۱۹	دیکر شام میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور اس کے ملاکوں پر سکینہ اتارا	۴۷	۳۳	ان جو انفرادی نے جان لے کر اپنی نذر پوری کر دی بعض منظر ہیں
۴۸	۲۶	اور انھیں متقی بنایا اور اللہ جل جلالہ کے التقویٰ و کاوالحق بلوا و اھلہا	۴۷	۳۳	صحابہ کرم کی جانفروشیوں کے منظر شہیدین کے ایمان کی دیں
۴۸	۲۶	صحابہ کرم کے خصائص عیدہ حضور کی ہر مہر	۴۷	۳۳	حضرت سواد بن قارب کا ایمان لانا اور تھبیدہ پیش کرنا
۴۸	۲۶	نقار پرست	۴۷	۳۳	
۴۸	۲۶	بیس میں رحیم و شفیق	۴۷	۳۳	
۴۸	۲۶	بکثرت رکوع و سجود کرنے والے	۴۷	۳۳	
۴۸	۲۶	فضل الہی کے متکاش	۴۷	۳۳	
۴۸	۲۶	چھوٹی پر نور عبادت	۴۷	۳۳	
۴۸	۲۶	تورات اور انجیل میں اُن کی مثالیں	۴۷	۳۳	

سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۲۳	۲۹	یہ جمعہ کلام اللہ نے نازل کیا ہے	۳۳	۲۳	بے پردگی کی سخت مخالفت اور بدیشہ
۲۴	۲۹	قرآن میں ہر قسم کی مشابہتیں ہیں	۳۴	۱۸	عورتوں کے لیے سونا اور زینم مطلق ہے
۲۸	۲۹	یہ عربی زبان میں ہے اس میں ذرا کمی نہیں	۳۶	۷۷	ماں کا ادب اور حسن سلوک
۳۱	۲۹	ہم نے آپ پر مشرکان کو حق کے ساتھ نازل کیا	۳۶	۱۵	دو دھڑانے کی مدت
۴	۲۶	یہ قرآن عربی میں ہم نے آپ پر نازل کیا ہے	۳۶	۱۵	حاصل کی مدت
۱۴	۲۶	قرآن کو اللہ نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے	۳۵	۳۱	یہ کتاب بذریعہ وحی آپ کو عطا فرمائی گئی ہے
۳۰	۲۳	ہم نے انہیں بھگدے کے لیے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے	۳۵	۲۵	یہ کتاب حق ہے
۴	۲۳	قرآن لوح محفوظ میں ثبت ہے۔ وہ ہمارے برویک اعلیٰ اور پروردگار حکمت ہے	۳۵	۲۵	پتے جن مندوں کو وہ چن لیتا ہے ان کو اپنی کتاب کا وارث بنا لیتا ہے
۱۰	۲۳	کھار کا امراض، مگر درطائف کے کسی رئیس پر کیوں نازل نہ ہو اور اس کا رد	۳۵	۳۶	بعض لوگ غلام ہیں بعض متوسط بعض شیعوں میں آگے بڑھنے والے۔ یہی فضل کی چیز ہے
۳۶	۲۳	کیا رب کی رحمت وہ ہاتھ دلتے ہیں قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے وجہ شرف ہے	۳۶	۵	یہ کتاب عزیز و دیم نے نازل کی ہے تاکہ قافلوں کو ذرا یاد دلائے
۳۳	۲۳	ہم نے قرآن کو مبارک دلت میں نازل فرمایا	۳۶	۶	قرآن زندوں کو ہدایت دیتا ہے
۳۳	۲۳	اس سے مراد کونسی رات ہے؟ شب کی رات کے ضحائی گنبد ہضرا عرض ہے افضل ہے	۳۸	۳۰	ہم نے آپ پر مبارک کتاب نازل کی ہے تاکہ لوگ اس میں تدبر کریں اور نصیحت پکڑیں۔
۲	۲۵	یہ کتاب عزیز و دیم نے نازل کی ہے	۳۸	۲۹	قرآن نصیحت ہے
۶۰	۲۴	یہ عزیز و دیم خدا نے نازل کی ہے	۳۸	۸۴	یہ سب جہانوں کے لیے نصیحت ہے
۲۰	۲۵	قرآن ہمارا ہدایت آور رحمت ہے	۳۹	۱	یہ عزیز و دیم خدا نے نازل کی ہے ہم نے اسے حق کے ساتھ نازل کیا ہے

نمبر	آیت	نمبر	آیت
۳۶	۱۶	۳۶	۸
۳۷	۴۳	۳۶	۱۶
۳۸	۵۰	۳۷	۳۴، ۳۵
۳۹	۵۱	۳۸	۲
۴۰	۵۲	۳۹	۴
۴۱	۵۳	۴۰	۶
۴۲	۵۴	۴۱	۲
۴۳	۵۵	۴۲	۵
۴۴	۵۶	۴۳	۱
۴۵	۵۷	۴۴	۳
۴۶	۵۸	۴۵	۲
۴۷	۵۹	۴۶	۳
۴۸	۶۰	۴۷	۳
۴۹	۶۱	۴۸	۳
۵۰	۶۲	۴۹	۳
۵۱	۶۳	۵۰	۳
۵۲	۶۴	۵۱	۳
۵۳	۶۵	۵۲	۳
۵۴	۶۶	۵۳	۳
۵۵	۶۷	۵۴	۳
۵۶	۶۸	۵۵	۳
۵۷	۶۹	۵۶	۳
۵۸	۷۰	۵۷	۳
۵۹	۷۱	۵۸	۳
۶۰	۷۲	۵۹	۳
۶۱	۷۳	۶۰	۳
۶۲	۷۴	۶۱	۳
۶۳	۷۵	۶۲	۳
۶۴	۷۶	۶۳	۳
۶۵	۷۷	۶۴	۳
۶۶	۷۸	۶۵	۳
۶۷	۷۹	۶۶	۳
۶۸	۸۰	۶۷	۳
۶۹	۸۱	۶۸	۳
۷۰	۸۲	۶۹	۳
۷۱	۸۳	۷۰	۳
۷۲	۸۴	۷۱	۳
۷۳	۸۵	۷۲	۳
۷۴	۸۶	۷۳	۳
۷۵	۸۷	۷۴	۳
۷۶	۸۸	۷۵	۳
۷۷	۸۹	۷۶	۳
۷۸	۹۰	۷۷	۳
۷۹	۹۱	۷۸	۳
۸۰	۹۲	۷۹	۳
۸۱	۹۳	۸۰	۳
۸۲	۹۴	۸۱	۳
۸۳	۹۵	۸۲	۳
۸۴	۹۶	۸۳	۳
۸۵	۹۷	۸۴	۳
۸۶	۹۸	۸۵	۳
۸۷	۹۹	۸۶	۳
۸۸	۱۰۰	۸۷	۳
۸۹	۱۰۱	۸۸	۳
۹۰	۱۰۲	۸۹	۳
۹۱	۱۰۳	۹۰	۳
۹۲	۱۰۴	۹۱	۳
۹۳	۱۰۵	۹۲	۳
۹۴	۱۰۶	۹۳	۳
۹۵	۱۰۷	۹۴	۳
۹۶	۱۰۸	۹۵	۳
۹۷	۱۰۹	۹۶	۳
۹۸	۱۱۰	۹۷	۳
۹۹	۱۱۱	۹۸	۳
۱۰۰	۱۱۲	۹۹	۳

قیامت

دیگر آسمانی کتب

سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۵۶	۱۰۹	مشرق و مغرب کی قیامت کے روز مکذبین کی حالت	۳۹	۱۰۹	پیش چوں گے نخلان سے فیصلہ ہوگا
۵۶	۱۱۰	کفار و مشرکین	۴۰	۱۱۰	قیامت کے روز سب کو بدہمتی کا علم نہیں ہوگا
۳۳	۲۵	خود بخود حق سے شکر کا دعا کی ناکامی	۴۰	۱۸	ہمارے خوف کے بل گئے ہیں ہم
۳۳	۶۴	کفار پر لعنت اور ان کے پیچھے کئی آگ	۴۰	۱۸	ہم سے چوں گے
۳۳	۶۵	اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کا کوئی رستہ کار نہ ہوگا	۴۱	۲۰	اُس روز ظالموں کا کوئی دوست نہ
۳۳	۶۶	آگ میں ڈالے جائیں گے کہیں گے	۴۱	۲۱	شفیع نہیں ہوگا
۳۳	۶۷	کاش ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی	۴۱	۲۲	کفار کہتے ہیں میں ہی زندگی ہے بشر نہیں ہوگا
۳۳	۶۸-۶۹	کہیں گے ہمارے فیصلوں نے میں گمراہ کیا انھیں دو گنا عذاب دیا جائے	۴۱	۲۲	روز قیامت سب جمع ہوں گے
۳۳	۷۰	جو پہلی آیات کو ٹھنڈا کر میں ہر ادب چاہتے ہیں انھیں عذاب الیم	۴۱	۲۳	جن بندوں پر اللہ نے رحم فرمایا ہے
۳۳	۷۱	کفار کے سینوں ایک ذرے کے مالک نہیں	۴۱	۲۴	ان کے سوا کوئی دوست کام نہیں آئے گا
۳۳	۷۲	اور زمین و آسمان میں ان کا کوئی جہت	۴۱	۲۵	انکار قیامت، ہمارے پاس کندہ کر رکھا
۳۳	۷۳	اس کے اذن کے بغیر کوئی شفاعت نہیں کر سکے گا	۴۱	۲۶	اس کا راز
۳۳	۷۴-۷۵	کفار کا قیامت کے بارے میں سوال کرنا	۴۱	۲۷	روز قیامت اہل پرست خدا سے
۳۳	۷۶	کب ہوگی ان کا جواب	۴۱	۲۸	میں چوں گے
۳۳	۷۷	کفار کا قرآن کو دھنسنے سے انکار	۴۱	۲۹	ہر آنست غفلتوں کے بل گری ہوگی اور
۳۳	۷۸	قیامت کے دن ان کی حالت زار	۴۱	۳۰	اُسے اپنے دھڑلے کی طرف بٹایا جائے گا
۳۳	۷۹-۸۰	سرور و ملایکاتوں کا اسمی تکرار	۴۱	۳۱	انکار قیامت
۳۳	۸۱-۸۲	مشرکین نے انبیاء کا انکار کیا کیونکہ ان	۴۱	۳۲	ان کا انجام
۳۳	۸۳-۸۴	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۳۳	روز قیامت انھیں فراموش کر دیئے گا
۳۳	۸۵	قیامت کی نشانی	۴۱	۳۴	انکار قیامت اور اس کا راز
۳۳	۸۶	قیامت کے دن ان کی حالت زار	۴۱	۳۵	انکار قیامت
۳۳	۸۷	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۳۶	انکار قیامت
۳۳	۸۸	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۳۷	انکار قیامت
۳۳	۸۹	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۳۸	انکار قیامت
۳۳	۹۰	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۳۹	انکار قیامت
۳۳	۹۱	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۴۰	انکار قیامت
۳۳	۹۲	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۴۱	انکار قیامت
۳۳	۹۳	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۴۲	انکار قیامت
۳۳	۹۴	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۴۳	انکار قیامت
۳۳	۹۵	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۴۴	انکار قیامت
۳۳	۹۶	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۴۵	انکار قیامت
۳۳	۹۷	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۴۶	انکار قیامت
۳۳	۹۸	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۴۷	انکار قیامت
۳۳	۹۹	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۴۸	انکار قیامت
۳۳	۱۰۰	مشرق و مغرب کی قیامت	۴۱	۴۹	انکار قیامت

سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۳۵-۳۶	۳۵	اُن کا حال زار۔ نہ موت آئے گی نہ عذاب میں تخفیف	۳۵-۳۶	۳۴	کے پاس مال و اولاد انبیائے نوح علیہ السلام
۱۱۳-۱۱۴	۳۵	جھوٹا اور بدکار ریاست انہی کا منسلق ہوتا ہے اس کا انجام	۳۶	۳۴	ان کے اس مشبہ کارۃ
۴۰	۳۶	انہی کی تلوں میں گھڑی جھگڑا کرتے ہیں	۳۷	۳۴	اموال و اولاد قرب انہی کا ذریعہ نہیں
۴۰	۳۷	ان کی آمد و رفت، جاہ و جہاں انہیں دھوکہ میں نہ ڈالے	۳۸	۳۴	اُن کا عقیدہ
۶-۵	۴۰	پہلے کفار کا ہی یہی دتیر تھا ان کا انجام	۳۹	۳۴	انکار قیامت
۱۰	۴۰	روزِ حشر کفار کو سزا پیش	۴۰-۴۱	۳۴	فکر کریں کہ عذاب اور فضائل بعید
۱۶-۱۷	۴۰	اُن کا احزابِ جرم، شہارِ مذہمت	۴۱-۴۲	۳۴	کفار کو کفر کی نہیں بلکہ حیات کی پوجا کرتے ہیں
۲۶-۲۷	۴۰	پہلی کافروں کی طاقت بعد میں ان سے زیادہ نہیں لیکن برباد ہو گئیں	۴۲	۳۴	کفار کسی کو وضع و ضرر نہ پہنچائیں گے
۸۴-۸۵-۸۶	۴۰	اس کی وجہ	۴۳-۴۴	۳۴	بارگاہِ رسالت میں کفار کی کستلی
۴۶	۴۰	فرعون غرق ہوئے۔ بیع دشنام اُن پر پیش کیے جاتے ہیں۔ قیامت کے روز	۴۵	۳۴	یہ جس نے آباء کے دین سے روکتا ہے
۴۸-۴۹	۴۰	اشد عذاب میں داخل کیے جائیں گے	۴۶	۳۴	یہ کلام خود گھڑتا ہے۔ سحر مشین
۵۰-۵۱	۴۰	دوزخ میں اُن کا آپس میں تکرار	۴۷	۳۴	پہلے کفار نے بھی ایسا ہی کیا اور برباد ہوئے
۵۲	۴۰	دوزخ کے دہروں کی ہمت کا جوت اور اُن کا جواب	۴۸	۳۴	ان کو غور و فکر کی دعوت
۵۳	۴۰	موسیٰ کو ہدایت عطا فرمائی	۴۹	۳۴	روزِ قیامت کفار کی حالت
۵۴	۴۰	ایسی کتاب دی جو ہدائی و تذکری	۵۰	۳۵	کفار نے آپ سے پہلے نبی کیا کی
۵۵	۴۰	لا الہ الا اللہ ہے	۵۱	۳۵	کفریب کی
۵۶	۴۰	کفار مضبوط پس اقدار کے لیے ایمان نہیں دتے لیکن وہ کامیاب نہیں ہوں گے	۵۲	۳۵	کفار کے لیے اُن کے بُرے عمل میں
			۵۳	۳۵	کر دیئے گئے
			۵۴	۳۵	کفار مکر کرتے ہیں لیکن اُن کا مکر تباہ ہو کر رہے گا
			۵۵	۳۵	کفار نے اپنے انبیاء کا پہلے بھی انکار کیا اور تباہ ہوئے

سورہ نمبر	آیت نمبر	سورہ نمبر	آیت نمبر
۴۵	۲۴	۴۹	۷۶ تا ۷۹
۴۶	۷	۵۰	۸۵
۴۶	۱۱	۵۱	۵
۴۶	۲۰	۵۱	۶-۷
۴۷	۲۷	۵۱	۱۴
۴۷	۱۰	۵۱	۱۳ مع ۱۴
۴۷	۱۶	۵۱	۱۵
۴۷	۳۵	۵۱	۱۸-۱۷
۴۸	۲۹	۵۱	۱۵
۵۰	۲	۵۱	۲۷ تا ۲۰
۵۰	۲۹	۵۱	۲۹
۵۱	۸-۷	۵۱	۱۱
۵۱	۱۱ آ ۱۳	۵۱	۲۳
۵۶	۳۸-۲۹	۵۶	۲۳
۵۶	۳۲-۳۵	۵۶	۲۳

اللہ کی کتاب اور رسولوں کو بھٹانے والوں کا بولناک انجام

حالتِ یاس میں ایمان منظور نہیں

کفار کہتے ہیں۔ قلوبنا فی الکفۃ ہم پرگز ایمان ہمیں نہیں گے

مشرکین جو زکوٰۃ نہیں دیتے ان کے لیے جاکت ہے

وہ کہتے اللہ جاہل تو فرشتے بھی جہل رسول بنا کر بھیجتا

عقبہ کی ہٹ و ہرجی

قوم ماہ نے ہجرت کیا اور ہٹ گئے

قوم بنو نہی نے مذہبِ پیغمبر کو پسند کیا

روزِ حشر کفار کو جہنم میں بانٹ دیتے جاتیں گے

ان کے کان، آنکھیں اور جودیا پرے

ان کے خلاف گواہی دیں گے

قرآن مت سنو۔ اس میں شور مچاؤ

بکار آیات کی سزا

کفار ان لوگوں کو گید پائیں گے جنہوں نے انھیں گمراہ کیا

جھوٹا اور مدکار آیاتِ نبی کا مذاق اڑاتا

ہے اس کا انجام

جوانی خواہش کو پانا خدا بنا تا ہے

اور جان تو بچ کر گمراہ ہوتا ہے اُس کوئی

ہدایت نہیں دے سکتا

فوصلت و تسوی زندگی کے قابل ہیں کہتے ہیں جس دہر ہٹ کر دے

کفار قرآن کو سحر کہتے ہیں

کفار کہتے اگر یہ دین سچا ہو تا تو یہ لوگ سے قبول کرنے میں ہم سے سست نہ جاتے

روزِ حشر کفار کو کہا جائے گا ہوجھے ٹھنڈ کام قرآن کے ان کا ہر قسم دیوی زندگی میں بے ٹکے ہو

کفار و خود حق قبول کرتے ہیں اللہ و رسول کو بھی روکتے ہیں

کفار کی بربادی

کفار میں دھشت اور ڈنگر کی طرح کھائے میں ضرور ہیں

کفر کی حالت میں مرنے والوں کی بخشش نہیں ہوگی

کفار کے دلوں میں حسرت جانتیے

انھیں ہوسر ہن ہے کہ رسول ان میں سے کیوں آیا

کفار خیر سے منع کرنے والے، حد سے بڑھے والے، شک میں گرفتار و طبرہ

قرآن کریم کے بارے میں کفار کا باہمی اختلاف

قیامت کا اٹھنا اور خطاب

وہ جنہوں کو کبھی کابین کبھی جنہوں کو کبھی شاعر کہتے ہیں

یہ اللہ کی عبادت کیوں نہیں کرتے

سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۳۶-۳۵	۳۷	جو ان کے لیے اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں	۳۷	۵۲	کسی رئیس کو بھی کیوں نہ بنایا
۳۷-۳۶	۳۷	قوم کے ذکر پر کفار کا مذاق	۳۷	۵۶	اللہ کے لیے جہاں ان کے لیے پیٹے
۳۷-۳۶	۳۷	وہ اپنے گمراہ باپ دادا کے قس قس قدم پر چلتے ہیں	۳۷	۴۵	ان کے اطوار
۳۷-۳۶	۳۷	کیا اللہ کے لیے بیٹیاں اور ان کے لیے بیٹے	۳۷	۴۵	کفار پہلے تھیں کھانکے کہ اگر ان کے پاس کوئی بنوں آیا تو وہ اس پر غور و بین لائیں گے لیکن جب یہ تو سحر کرنے لگے
۳۷	۳۸	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سحر و کذب کہتے	۳۷	۳۶	جہوں کو الگ کر دیا جائے گا ان کو سدوش
۳۷	۳۸	ہست سے خداؤں کو ایک خدا بنا دیا	۳۷	۳۶	ان کے ہوس پر غور، ان کے ہتھکڑیاں پاؤں کو بھی دیں گے
۳۷	۳۸	یہ عجیب و غریب بات ہے	۳۷	۳۶	اگر ہم چاہتے تو ان کو اندھا کر دیتے۔ ان کے چہرے مسخ کر دیتے
۳۷	۳۸	اپنے عقیدہ و شرک پر پکا ہے کہ تاکید	۳۷	۳۶	انھوں نے اللہ کے سوا دوسرے خدا بنائے
۳۷	۳۸	کئے عقیدہ و توحید میں کھرت ہے	۳۷	۳۶	کہتے جو سیدہ بدویں کو کون زندہ کرے گا
۳۷	۳۸	ہم رئیسوں کو چھوڑ کر شہید علیہ السلام کو نبی جاتے ہیں کیا تمک ہے	۳۷	۳۶	اس کا جواب
۳۷	۳۹	کیا آپ کے رب کے خزانے وہ بانٹ رہے ہیں	۳۷	۳۶	فصیح قبول نہیں کرتے، آیات کا سحر
۳۷-۳۶	۳۸	پہلی قوموں نے بھی اپنے انبیاء کو جھٹلایا اور تباہ ہو گئے	۳۷	۳۶	ہوائے میں، قرآن کو سحر کہتے ہیں قیامت کا انکار کرتے ہیں۔ ان کا رد
۳۷	۳۸	کفار ذری زہوں عذاب کا طالب کہتے ہیں	۳۷	۳۶	قیامت کے روزان کی حالت
۳۷-۳۶	۳۸	سرکشوں کا انجام، دوزخ، کھوتا پانی	۳۷	۳۶	ایک دوسرے پر الزام تراشی
۳۷	۳۸	پیپ، آپس میں ٹوٹتے ہیں	۳۷	۳۶	جب ان کو کہا جائے گا اللہ یا اللہ تو سحر کرتے اور کہتے ہم یکساں اور
۳۷-۳۶	۳۸	جن کو ہم شہر پروردہ علی (مصلحان) کہنا کہتے تھے وہ آج قہر میں آ رہے	۳۷	۳۶	
۳۷	۳۹	ماضیہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین	۳۷	۳۶	

سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۲۱	۲۲	ظالموں کے لیے عذاب الیم	۳۹	۱	ذائقہ اس کی تشریح، بار بار الزام
۲۲	۲۲	ظالم اپنے کرتوتوں کے باعث لڑوں	۳۹	۱۵-۱۴	اور اس کا ازالہ
۳۹	۲۲	جہنم کے	۳۹	۱۵-۱۴	مُشْرِک تھیں گے جس میں ہیں ان کے
۳۹	۲۲	گڑبوں اور ظالموں کی حالت زار	۳۹	۱۵-۱۴	وہ اپنے آپ کو ہی آگ کہیں گے
۸-۷-۶	۲۲	منکری کا اجراء کے ساتھ منک و اور	۳۹	۱۵-۱۴	مکدیب کرنے والوں کا حشر
۱۵	۲۲	اُس کا انجام	۳۹	۱۵-۱۴	ان کا عبرتناک انجام
۱۶	۲۲	کفار اللہ کی اوفد مانتے	۳۹	۱۵-۱۴	بڑا عالم وہ ہے جو اللہ پر محبوب و بندھتا
۱۶	۲۲	خدا کے لیے عینیاں اور اپنے لیے بیٹے	۳۹	۱۵-۱۴	ہے اور قرآن کو غفلت آتا ہے
۱۸-۱۷	۲۲	اگر اسے جہنم کی پیدائش کی خبر دی جائے	۳۹	۱۵-۱۴	جب صرف اللہ کا ذکر کیا جائے تو
۱۹	۲۲	تو رنگ ہی ہو جائے	۳۹	۱۵-۱۴	کڑھے لگتے ہیں اور جب جنوں کا ذکر کیا
۲۰	۲۲	جب خشتوں کی عینیاں بنایا تو کید ہو گیا	۳۹	۱۵-۱۴	جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں
۲۱	۲۲	دیکھ رہے تھے	۳۹	۱۵-۱۴	ایک بار اور الزام اور اس کا رد
۲۲	۲۲	کفار کی ہمارے ممانی کو اگر اللہ نہ چاہتا تو	۳۹	۱۵-۱۴	کفار دنیا پر کی دوست سے فدیہ ادا کرتا
۲۳	۲۲	ہم جنوں کی عداوت نہ کرتے	۳۹	۱۵-۱۴	چاہیں گے حقیقت سے پروردہ اس بندہ
۲۴	۲۲	وہ ہماری عقید کے تو گریں	۳۹	۱۵-۱۴	آئیں گے
۲۵	۲۲	سب کے گمراہ ہوئے کافر شدہ ہو تاویم	۳۹	۱۵-۱۴	جب ہم نے کوئی نعمت بخشے ہیں تو
۲۶	۲۲	کفار کے دروازے اور چھتیں سونے کی	۳۹	۱۵-۱۴	کھینچ کر یہ تو میرے علم و ہنر کا ثمر ہے
۲۷	۲۲	بنادیتے	۳۹	۱۵-۱۴	دور قیامت کفار کے ٹھکانے ہوں گے۔
۲۸	۲۲	یوں اللہ کے ذکر سے اندھا بن گیا ہے ہم اُس	۳۹	۱۵-۱۴	کفار کو جہنم کی طرف لٹکا جائے گا
۲۹	۲۲	پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں	۳۹	۱۵-۱۴	فرشتوں سے ان کی بات چیت
۳۰	۲۲	قیامت کے روز اس سے بیزار کی کا	۳۹	۱۵-۱۴	کفار نے جنوں کو دنیا کا راز بتا دیا ہے
۳۱	۲۲	بظہار کریں گے	۳۹	۱۵-۱۴	جو لوگ جنت بازی کرتے ہیں ان کا انجام
۳۲	۲۲	جنوں کی حالت زار	۳۹	۱۵-۱۴	کفار قیامت کے لیے جلدی چلاتے ہیں
۳۳	۲۲	انہیں کیسے گودنے دو	۳۹	۱۵-۱۴	دُیہ کے علیہ گار کو صرف دُیہ ہے گی
۳۴	۲۲	وہ شک میں نہیں رہے ہیں	۳۹	۱۵-۱۴	

سورہ نمبر	آیت نمبر	سورہ نمبر	آیت نمبر
۳۴	۳۴	۴۴	۱۰
۶۹	۳۵	۴۴	۱۲
۳۰	۳۵	۴۴	۱۳
۳۳	۳۵	۴۴	۱۴
۳۵	۳۵	۴۴	۱۵
۱	۳۶	۴۴	۱۶
۶۷	۳۶	۴۴	۱۷
۵۶	۳۶	۴۴	۱۸
۵۷	۳۶	۴۴	۱۹
۵۸	۳۶	۴۴	۲۰
۵۹	۳۶	۴۴	۲۱
۶۰	۳۶	۴۴	۲۲
۶۱	۳۶	۴۴	۲۳
۶۲	۳۶	۴۴	۲۴
۶۳	۳۶	۴۴	۲۵
۶۴	۳۶	۴۴	۲۶
۶۵	۳۶	۴۴	۲۷
۶۶	۳۶	۴۴	۲۸
۶۷	۳۶	۴۴	۲۹
۶۸	۳۶	۴۴	۳۰
۶۹	۳۶	۴۴	۳۱
۷۰	۳۶	۴۴	۳۲
۷۱	۳۶	۴۴	۳۳
۷۲	۳۶	۴۴	۳۴
۷۳	۳۶	۴۴	۳۵
۷۴	۳۶	۴۴	۳۶
۷۵	۳۶	۴۴	۳۷
۷۶	۳۶	۴۴	۳۸
۷۷	۳۶	۴۴	۳۹
۷۸	۳۶	۴۴	۴۰
۷۹	۳۶	۴۴	۴۱
۸۰	۳۶	۴۴	۴۲
۸۱	۳۶	۴۴	۴۳
۸۲	۳۶	۴۴	۴۴
۸۳	۳۶	۴۴	۴۵
۸۴	۳۶	۴۴	۴۶
۸۵	۳۶	۴۴	۴۷
۸۶	۳۶	۴۴	۴۸
۸۷	۳۶	۴۴	۴۹
۸۸	۳۶	۴۴	۵۰
۸۹	۳۶	۴۴	۵۱
۹۰	۳۶	۴۴	۵۲
۹۱	۳۶	۴۴	۵۳
۹۲	۳۶	۴۴	۵۴
۹۳	۳۶	۴۴	۵۵
۹۴	۳۶	۴۴	۵۶
۹۵	۳۶	۴۴	۵۷
۹۶	۳۶	۴۴	۵۸
۹۷	۳۶	۴۴	۵۹
۹۸	۳۶	۴۴	۶۰
۹۹	۳۶	۴۴	۶۱
۱۰۰	۳۶	۴۴	۶۲

سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۳۵	۲۳	تحت تحقیق کے لیے ہے	۳۹	۹	اُس کی رحمت کی آس لگاتے رہ رہے
۶۷	۲۳	قیامت کے روز پھر پھر نگاہوں کے	۳۹	۱۰	وہ اور قابلِ واپس نہیں ہو سکتے
		سب دوست دشمن ہوں گے	۳۹	۱۱	صابرین کو بغیر حساب اجر ملے گا
۶۹-۶۸	۲۳	واللہ اعلم (یوہوشین)	۳۹	۱۲	جو دنیا میں بچے کام کرتے ہیں انھیں
۷۳	۲۳	بھینس اُس روز خوف و ترس نہ ہوگا	۳۹	۱۸-۱۷	اچھا صلہ ملے گا
۷۳	۲۳	دیگر انعامات	۳۹	۲۰	اہل ایمان کو عذر دہ
۲۷	۲۳	جن پر اللہ رحم فرمائے گا ر کی دوستی	۳۹		قرآن سن کر ان کے رونگٹے کھڑے ہو
		کام آئے گی			جائے ہیں
۵۷	۲۳	حق پر نور نجات	۳۹	۲۳	ان کے دل نرم ہو جاتے ہیں
۳	۲۵	اہل ایمان کے لیے جہنم و آسمان میں اللہ	۳۹	۲۴-۲۳-۲۲	حضور پر ایمان لانے والوں کی شان
		کی قدرت و رحمت کی کتابیاں ہیں	۳۹	۲۵	مستحقوں کو نجات دے گی کون تکلیف
۵۰۴	۲۵	تجاری پیدائش جو مائت کو مائت میں			نہ ہوگی
		تھاریہ نشانیاں ہیں	۳۹	۷۳-۷۲	مستحقوں کو رحمت کی طرف لے جائیں گے
۱۳	۲۶	جو اللہ کو رب مانتے ہیں پھر استقامت	۳۹	۱۸	وہاں ان کی عزت و فرائیں
		اختیار کرتے ہیں انھیں نہ خوف اور نہ	۳۹	۲۶	اہل ایمان قیامت سے عذر دہ کہتے ہیں
		عجز ہوگا دیگر انعامات	۳۹	۲۷	جو آخرت کا صلہ رہے اس پر ہر دینی
۱۱	۳۷	جو اللہ کے محبوب پر ایمان لائے ان کے	۳۹	۲۷	نیکیوں پر فضل کبیر
		گناہ مٹا دیئے ان کے عبادت کو درست	۳۹	۲۷	اہل ایمان کی دعائیں قبول فرمائے
		کر دیا اللہ اہل ایمان کا مددگار ہے بکفار			وینید ہر مومن فصلہ
		کا کوئی مددگار نہیں	۳۹	۲۷	اہل ایمان کے لیے عید و ایقی
۱۶	۳۷	اہل ایمان جنت میں	۳۹	۳۸	اہل ایمان کی صفات
۱۵	۳۷	اہل ایمان کے لیے جنت جس میں شہد	۳۹	۳۸	جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو بدلہ
		شراب کی نہی	۳۹	۳۸	لیتے ہیں
۷	۳۷	جو عبادت میں ہیں ان کے ثواب امت میں	۳۹	۳۸	لیکن بخش دینا افضل ہے
		اساؤ کر دیا تاکہ بتوئی مستجاب ہے			من عذرہ کا مہور

سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورہ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۸-۹	۴۰	اولاد کے لیے بھی دعا میں کرتے ہیں	۴۱	۴۷	دو مہینہ کی آزمائش
عائشہ آیت ۱۱	۴۰	نہیں ہے ماں باپ کو بخشے گا	۴۵	۴۷	جنت مت ہر قوم ہی سر بلند ہو گے
۳۰ مع حاشیہ	۴۱	شہنشاہی اور شاہانہ جندہ فوری	۴۷	۴۸	ان ایمان کے دوسروں میں سیکھ سکتے ہیں کیا
۳۶-۳۷	۴۱	دیگر بے پایاں افضال	۴۷	۴۸	اور ان کی قوت، ایمان میں اضافہ
۳۳	۴۱	دوسروں کو گمراہی سے تھامنا بہترین کام ہے	۴۷	۴۹	ادویہ اللہ کے ساتھ بیعت کا ثبوت
۳۵-۳۶	۴۱	بڑی گاہدلی سے دینے کا حکم	۴۷	۴۹	مستحقان آپس میں جانی بانی میں
			۴۷	۴۹	مومن کی صفات
			۴۷	۵۰	حکمت ان کے نزدیک کوئی چلتے گی
			۴۷	۵۰	آخرت میں قرب و بعد کا مفہوم
۱۹ مع حاشیہ	۳۳	جو لوگ راہ حق میں خرچ کرتے وقت	۳۳-۳۴	۵۰	ان کی صفات، خشیت اور قلب منیب
		کھنسی کرتے ہیں اور ضرورت مند طبقہ	۳۵	۵۰	جو انہیں گئے وہ بھی طاعتینا ہوندا
		کی کفالت نہیں کرتے ان کا انجام	۱۹-۱۵	۵۱	حق تعالیٰ برائعات
	۳۴	حسنت و اذ کو عہدہ زہر ہیں بنائے گا	۱۷	۵۱	وہ رات کو گم ہوتے ہیں
		فن سکھا دیا	۱۸	۵۱	سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں
۱۱ آیت ۱۱	۳۴	مصنوعات کو مضبوط اور ٹھوس بنائے	۱۹	۵۱	ان کے اعمال میں سائل اور مستدام
		بنائے کی تعین			کافی ہے
۱۲	۳۵	دریا اور سمندر میں گوشت اور سامان	۲۱-۲۰	۵۱	آیات نہیں اور انہیں میں غور کرنا
		زیست ہے			کا شیوہ ہے
۱۲	۳۵	بھری تجارت سے تلاش رزق کو	۲۱-۲۰	۵۲	حق تعالیٰ پر نوازشات کی بارش
		فضل الہی کہا گیا	۱۱ مع حاشیہ	۵۲	حق تعالیٰ کی ایانہ اور وہ بھی ان کے
۱۲	۳۵	*****			ساتھ ملا دی جائے گی
۲۷	۳۶	گمراہ ہوئے لوگوں کو عربوں کی مانند	۲۸-۲۵	۵۲	ایک دفعہ سے گزشتہ احوال کا تذکرہ
		کے لیے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں جنہیں	۷	۲۰	فرشتے جو زمین کے لیے جاتے حضرت
		نے نہیں دیا ہم انہیں کیوں دیں			کہتے ہیں
		سوداہ وارانہ ذہنیت	۹	۲۰	فرشتے جنہوں کے والدین، بیویوں اور

سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ	سورۃ نمبر	آیت نمبر	ترجمہ
۳۷	۱۹	اُن کے دلوں پر ٹھہریں، وہ نفس کے پیر دکا رہیں	۳۲	۳۸	وَمَا تَرْجُوْنَ ہم نے کسی کو برزخ کم دیا، کسی کو زیادہ
۳۷	۲۰-۲۱	جہاد پر جانے کا حکم سن کر موت کی وحش طاری ہو گئی	۳۲	۳۹	درجات میں فرق کر دیا اس کی حکمت، ایک دوسرے سے کام لے سکو
۳۷	۲۲	اگر انہیں حکومت مل جائے تو فتنہ برپا کر دیں اور قلعہ رچی کرنے لگیں	۳۲	۴۰	سب کے گمراہ ہونے کا خطرہ نہ ہوتا
۳۷	۲۳	موت کے وقت منافقین کی حالت	۳۲	۴۱	تو ہم کفار کے دروازے اور پھتیں سواتے اور چاندی کی بنا دیتے
۳۷	۲۴	مسح حدیث سے منافقین کو جذب منافقین کی جہاد سے بچے رہے کی بہانہ سازیاں	۳۲	۴۲	آخرت تیرے رب کے پاس حقیق کے لیے ہے
۳۷	۲۵	یہ کہتے تھے کہ اب اللہ کا رسول اور مسلمان بل کد سے بچ کر واپس نہیں آئیں گے	۳۲	۴۳	ان کے مالوں میں سائل اور غریب کا حق ہے
۳۷	۲۶	نصیحت کے لالچ کے لیے جہاد میں شرکت کی خواہش کریں گے لیکن انہیں جہاد نہیں	۳۲	۴۴	زمین پسید فرمائی۔ اس نے برزخ کا انتظام کر لیا سب کے لیے برابر موقع
۳۷	۲۷	فرمایا تمہیں پھر موقع دیا جائے گا جب حکیم قوم سے لڑنے کی نوبت سے گی جبکہ قوم سے کون لڑا ہیں	۳۲	۴۵	مَوَدَّةَ اُولٰٓئِیْنَ
۳۷	۲۸	نواہی	۳۲	۴۶	مُتَنَفِّیْنَ
۳۷	۲۹	تمہیں دنیوی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے	۳۲	۴۷	مُتَنَفِّیْنَ کے کردار کا تفصیلی تجزیہ
۳۷	۳۰	شیطان تمہیں اللہ سے فریب میں متوہ نہ کر دے	۳۲	۴۸	غزوہ خندق کی روشنی میں
			۳۲	۴۹	مُتَنَفِّیْنَ کو مدینہ سے نکال دیا جائے گا
			۳۲	۵۰	انہیں قتل کر دیا جائے گا ان کا انجام
			۳۲	۵۱	تساوی ہے
			۳۲	۵۲	مُتَنَفِّیْنَ جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے ہیں

سورۃ نمبر	آیت نمبر		سورۃ نمبر	آیت نمبر	
۴۶	۱۲	آپس میں تفرقہ نہ ڈالو	۱۲	۱۲	۱۱
۴۷	۱۳	تفرقہ باری کی وجہ یعنی نینہلو	۱۳	۱۳	۴۹
۴۵	۱۸-۱۹	جاہلوں کی طرح خواہشات نفس کی پیروی نہ کرو۔ گوہ تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکیں گے	۱۹-۱۸	۱۵	۴۹
				۵۱	۵۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

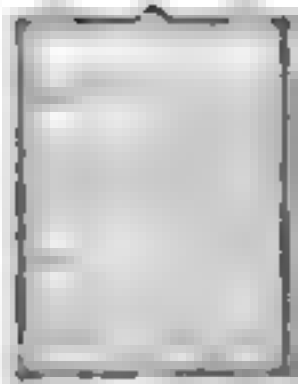
تعارف
سورة الاحزاب

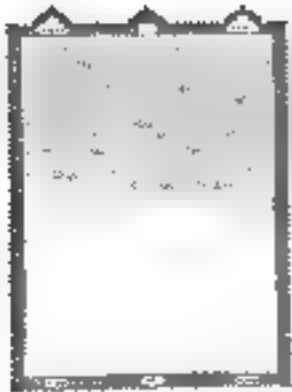
نام : اسی سونے پتھر کا نام ہے جو اس سورت کی آیت ۲۰ میں مذکور ہے۔ نیز اس میں عربیہ احسن کا تفصیل مذکور ہے کہ تاج کے اعتبار سے ایک فیصد کنجک متقی اس سے اس سورت کو کسی نام سے سونہ کیا گیا۔ اس میں اور کما نشر تبتیں اور ایک ہزار روپے کی گھلت اور تاج کے حرارت حد سے تھوڑی ہیں۔

نرمائے نرولی : یہ سورت دینے کی جگہ بھی بارگاہ ہونی اس میں جن واقعات کا ذکر ہے میں عرضہ حسب منی قریظ اور نکاح حضرت سرنسب ریحی احمد نقالی غفرلہ اس بات کی شہادت دے رہے ہیں کہ اس کا نرول سشتہ میں ہوا۔

[illegible]

اس صورت کے آغاز میں عبد الحیات کی رسم و عادت پر ضرب کاری کاانی تھی ہے لیکن اس سے پہلے یہ وہابی کہ بعد مرنے پر لازم ہے کہ اپنے علاوہ خدا جل جلالہ کے ہر حکم کی بے چون و چرا قبول کرے اور اگر یہاں کہتے ٹھنڈے اُسے لوگوں کی نکالت کا ہدف بن جائے یا لوگوں کی بری و خفاصت کا سامنا کرے تو روزِ رُخسار نہ لگے بلکہ اپنے رب پر توکل کرے اور اپنے مٹنے کا کام اس کے سپرد کر دے اس سے سزا کا انداز لوگوں پر ہو سکتا ہے ساتھ ہی نیکت بھی بیان کو دیا کہ وہ ایک ہی جوتا پہنے یا اسٹل میں دنیا اور اہل دنیا کی محبت خیر من ہوگی یا خدا کی ہنگام کا بعد یہ بتایا کہ ہم مرنے کا دن دوسم سے ایک کا انتخاب کر لیں۔ یہ اگر انسان کے جیوں دووں ہوتے تو ممکن تھا کہ ایک دل میں خدا اور دوسرے میں دنیا کو رہ جادے دیتا۔ اور ایک وقت دوسری







كَانَ عَلَيْنَا حَكِيمًا ۖ وَأَتْبَعُ مَا يُؤْمَرُ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ إِنَّ اللَّهَ

قرب ہے والا بُردا ہے او بیرونی رتے سے گردی جاتا ہے پہلے پہل سے خیر ہے جیسا کہ لکھے

كَانَ يَمَاتَعْمَلُونَ خَيْرًا ۖ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝

گوئی کہ تم کہتے رہتے ہو، اس سے بھی مجھ کو خبر ہے کہ تم اس سے محروم ہو چکے ہو۔ یہ سب پر غافل ہے اللہ تعالیٰ سب کا آبرو مانگے۔

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمْ

میں نے اپنے والد صاحب سے ایک آدمی کے ہوتے ہوئے ۱۹۶۶ء میں شادی کے شکریہ ادا کیے اور میں نے اپنے والد صاحب سے ایک آدمی کے ہوتے ہوئے ۱۹۶۶ء میں شادی کے شکریہ ادا کیے

الَّذِينَ تَطْهَرُونَ مِنْهُمْ أَمْهَتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ

کو حق سے قلم اُڑاتے ہو تو ہماری مائیں ۛ اور بہنیں جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے وہ اپنے بچوں کو غصے پرورد

سے رہا اگر میں ابھی نہیں پہنچے۔ ملن جسے چکا جسوں۔ مہرمان کو جسوں سے میری چہرہ سے کچھ ملے گا۔ لکھو دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کفار و

سابق اس قابل نہیں کرال کی مانتے رہ جائے۔ جب صرف حق احکام کی پیروی کرنا ہے تو عظیم و عظیم حد سے آپ پر ناراضی ہے۔

تبدیل کے لیے وہ ثابت ہے جو تمام انفرادی، جماعتی، سیاسی اور سماجی موجدوں سے باخبر ہے اور کسی کام میں ملوث ہر شخص کے لیے

یہاں تک کہ وہ اس کی وجہ سے بھی ہرگز نہیں سمجھتا۔

۵۔ اُن کی کھانسی اور سانس کی رشتہ دو سال مؤخر تھیں تو اب ان کی کھانسی نہ کرے اور اپنے رب پر محبت

لکھنؤ: چھ ماہ سے کام اسی کے سچ و گورویں ماس کارمائی آئندہ دھرت کے بہت سچ کر کسی جہ نہیں کی یہ رہاں کا مٹر کرن

حرف میری پروا پا ہے۔

[illegible]

اور یہ کہ اس کی ایک اور مثال بھی ہے جس کا نام "میراثہ" ہے۔ میراثہ کے معنی ہیں "وراثت" یا "میراث"۔

تو یہ سہارن پور کے گورنر جنرل کے پاس پہنچا۔ وہ عری ہونا چاہے یا صدیقی دھاریق کی صاحب میں شامل ہونا چاہے

برصیغہ کی شکستہ اختیار کرو عبد الصمد بن علیؒ جسے یہ فن تو محمد کی یہاں قصا کوئی شہادتیں ہیں۔

ث۔ یہ کتاب کے بعد کہ پہلا دور مئی کی گھاٹی میں ہے۔ سلاطین کو کس وطن میں کے سارے تھک ساری کے ساتھ قبل کردہ ہو گا۔

طبعة الأولى: ١٩٨٤
طبعة الثانية: ١٩٨٤
طبعة الثالثة: ١٩٨٤



اَخْطَا ثُمَّ رَدَّ وَلٰكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

اذا التبت کر میسر ابستہ وہ کام جو تمہارے دل سے گزرتا ہے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے

کسی چیز کا چاہنے کے علاوہ قریب سے اس موقع پر سست کی اجازت نکل کی یہ ہیں جن میں غور و فکر : تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ امر کرنے سے سخت سے منع فرمایا ہے۔

تو گھٹو میں جو بات اور وہ دوریت کے بغیر مان سے نکل جائے۔ اس پر جو مدد نہیں ہوگا البتہ جو خلاف شریعت میں تم مان فرما کر قطع کر دے اس کی سر قیس ضرور دی جائے گی کہ غلطی کرنے کے بعد قیس مددست ہو اور تو ہے دل سے توہ کر و تو نہ تار توہ قبول ہوگی۔ بیگ اس کی بخشش بڑی مام ہے اور اس کا دامن رحمت بڑا وسیع ہے۔

تمام علل تفسیر کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام میں یا بعد میں یا شام کے یا شام سے تھے تمام کے چند سارے اور اس سے گزر کر یہ بھی ہے اس سے اس میں پکڑ یا۔ اسے ساتھ لائے اور میں درودست کر دیا حکیم بن حرام بن ابیہ سے جو ائمہ اربعین حضرت خیر بن ابی بنی کے بیٹے تھے ان میں فریہ لیا اور عرب کی یہ بھی صاحب کو خدمت میں کیا حضرت ائمہ اربعین نے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مددست میں بطور حدیث پیش کیا جس سے اس میں اور اگر دیا اور اس میں بیٹھے باقی۔

زید کے والد عذر ہے کہ اس کے رونق میں دیوار ہو گئے اور اس کی تلاش میں کھنگلنے کی ناک چھان رہی اپنے بیٹے کے اراق میں جو قصہ انہوں نے لکھا اسے پڑ کر اس کی دل بھیج جاتا ہے۔ حد شریعت میں ملاحظہ فرمائیے اور ایک جہد کی علامت اور اس کے درد و سوز سے آگاہی حاصل کیجیے۔

اَلَمْ يَكُنْ لَّيْلَةً مِّنْ لَّيْلٍ وَنُفِثَ فِي قُلُوبِهِمْ لِيَقُولُوْا ذٰلِكَ الَّذِي كُنَّا نَقُوْلُ

میں یہ کہ حق میں دھار بنا ہوں، مجھے اس کے حال کا کوئی علم نہیں کیا وہ نفع ہے تاکہ اس کے قوت آئے کی امید کر جائے یا امت کی سرکش میں سرچکا ہے

فَلَمَّا رَاَ النَّاسُ سَكْبًا مِنْهُ خَرَبُوْهُ فَاُولٰٓئِكَ عَمَلُوْا ظُلْمًا

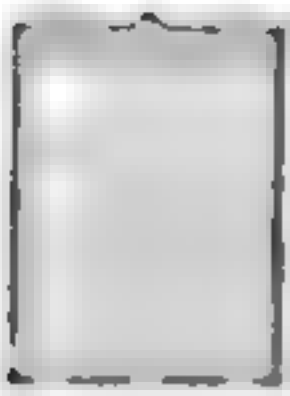
لوگوں نے جب اس سے سکتا ہوا کہ وہ سکتا ہے اور جب وہ سکتا ہے تو یہ بھی اہل بدعت تھے

وَلَمَّا رَاَ النَّاسُ سَكْبًا مِنْهُ خَرَبُوْهُ فَاُولٰٓئِكَ عَمَلُوْا ظُلْمًا

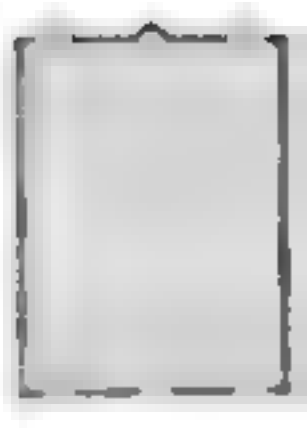
جب وہ انہیں پتہ میں تو اس کی آفت شوق کو ہر کام میں اس کی ہڈی میں میرا منہ اور اس کے شوق میرے اور میری کا سہارا لیا ہے

مَّا خَوَّلَتْهُمْ جَنَّتَانِ فَاُولٰٓئِكَ عَمَلُوْا ظُلْمًا

میں انہی کے لئے دو جنتیں تھیں جن میں جلا کر دی گئی تھیں اس کی کاش میں طواف کرنے سے تھکر گیا اور یہی میری دلی









میں تھکاوٹ سے بھر گیا۔ لیکن اپنے محبوب فائز کے رستاؤں کی تھیں میں سرگرداں میں تھیں تو جس کے ان پر وہیں کرانہ تھا کے
باز سے صیب سے جا رہی اور دریت کا میں مٹا رہا کرتے تو نے دیکھا تو وہ:

ان دلیش عیسیٰ لا تجرہ فاعلم انفسود صف جبرہ

یہی رنگ کی ترسوت کی۔ رنگ کی ہے یہی ہے ہوسا کار اعداد نہں جریا کہ بکھن ہے
ہے حق میں یہ دعاں کہ ہوسا کر ہوسا کہ بکھن طائی ہو گئی کہیں دوسرے سے یہ ہو دیکر۔ گاسے گے۔
میں تھیں ب پھو ٹھسندا غلہ الخلف و خافیا تھدا

یہی عمر ب عشق و محبت کے وہ ہوا وہی جسوں نے اپنے باقی وہ ہد کے دست مبارک پر اس ہات پست
کی ہے کہ وہ صیب تک ہوا وہی گے گزائی کو ہوسا کہیں صوب ہوا وہی گے

یہی ترسوت کی تھیں تھیں۔ دوسری بھی ہے یہ ہے یہ ہوسا کہیں صوب ہوا وہی گے

نہں گے پھو ہوسا کہیں تھیں تھیں ولا صدق ولا صفتیا

ولا صفتیا ولا صدق ولا صفتیا

یہی سے یہی سے ہوسا کہیں تھیں تھیں۔ دوسری بھی ہے یہ ہے یہ ہوسا کہیں صوب ہوا وہی گے
کی ترسوت کی تھیں تھیں۔ دوسری بھی ہے یہ ہے یہ ہوسا کہیں صوب ہوا وہی گے

نہں گے پھو ہوسا کہیں تھیں تھیں ولا صدق ولا صفتیا

ولا صدق ولا صفتیا ولا صدق ولا صفتیا

یہی سے یہی سے ہوسا کہیں تھیں تھیں۔ دوسری بھی ہے یہ ہے یہ ہوسا کہیں صوب ہوا وہی گے

کی ترسوت کی تھیں تھیں۔ دوسری بھی ہے یہ ہے یہ ہوسا کہیں صوب ہوا وہی گے

نہں گے پھو ہوسا کہیں تھیں تھیں ولا صدق ولا صفتیا

ولا صدق ولا صفتیا ولا صدق ولا صفتیا

یہی سے یہی سے ہوسا کہیں تھیں تھیں۔ دوسری بھی ہے یہ ہے یہ ہوسا کہیں صوب ہوا وہی گے

کی ترسوت کی تھیں تھیں۔ دوسری بھی ہے یہ ہے یہ ہوسا کہیں صوب ہوا وہی گے

نہں گے پھو ہوسا کہیں تھیں تھیں ولا صدق ولا صفتیا

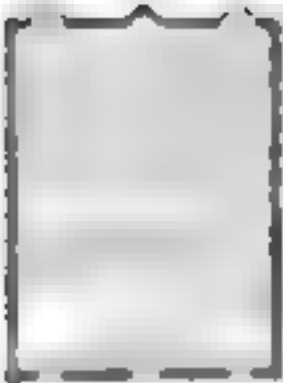
ولا صدق ولا صفتیا ولا صدق ولا صفتیا

یہی سے یہی سے ہوسا کہیں تھیں تھیں۔ دوسری بھی ہے یہ ہے یہ ہوسا کہیں صوب ہوا وہی گے

کی ترسوت کی تھیں تھیں۔ دوسری بھی ہے یہ ہے یہ ہوسا کہیں صوب ہوا وہی گے

نہں گے پھو ہوسا کہیں تھیں تھیں ولا صدق ولا صفتیا

ولا صدق ولا صفتیا ولا صدق ولا صفتیا





۴۱۴

سورۃ الاحد

بنی فسطین اور دیگر قبائل کے
شعروں کا پڑاؤ

خندق

خندق

جانب مشرق پھر ٹی پٹانی

سورۃ زہب

سورۃ زہب

سورۃ زہب

جنت البقیع

بافاست خندق

نقش جنگ خندق سے

مقطع سورۃ الاحزاب آیات نمبر ۲۷ تا ۲۹

جنوب







عَاهِدُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلِ لَا يُولُونَ الْاَذْبَارَ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ

اور تھانے سے دھرو کر چکے تھے کہ وہ چننے میں پھیر رہے تھے اور اللہ تھانے سے بروہہ کا بیٹا ہے

مَسْئُولًا ۵ قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمْ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ اَوْ

کے مسئلہ اور پس کیوں ہے اللہ وہو بیکھو نہ سکو نہ جس میں سے دسے گا ہاں اگر تم میں پہلے سے موت سے

الْقَتْلِ وَاِذَا لَا تُمْسِكُونَ اِلَّا قَلِيلًا ۶ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِيكُمْ

قتل سے اور اگر ہاں کر قہے ہاں پچا ہی و قہ لفت نہ رہے ہو سکو تے عاصی نہ سنے (دیکھ کون کچا ہے نہیں

پہلے ہاں چکے کا ہاں تھانے کا اور یہ اپنے گھوڑوں کی حفاظت کا اور من و مہ ہے گا۔ قہ پر ہاں کو مفر نہ کرتے تھے اسلام کو تھانے کے

ان آیات میں کھانہ نہ تھانے کی و ہیت کا کھ حقیقت پر نہ تھانے کی و ہیت کا ہاں ہے اور ان کے اندر غلہ اور مسیری کا کھ گیس

کھ کھار کی و ہیت پر بیک کھے ہیں وہ صرف انہی نعمت تھانے کے گھوڑوں میں سگے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے آج تو ان کا یہ عالم ہے کہ ہاں ہاں کی تدبیر نہ سگے ہیں تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے

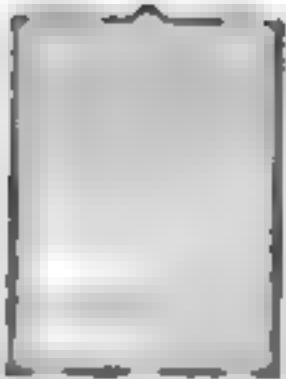
تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے

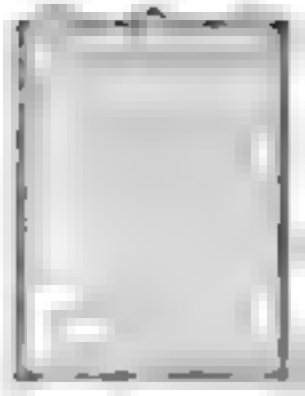
تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے















فَتَعَالَيْنِ أُمِتُّعَنَّ وَأُسْرَحَنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ وَإِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ

تو تمہیں دل شکنیوں اور پھینچنے کی نعمت کروں میں خواہو گی کے ساتھ ۱۱ اور اگر تم چاہتی ہو

اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْكَارِ الْأُخْرَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْفَاسِقِينَ مِنْكُمْ أَجْرًا

اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دوسری عاقبت کو ۱۲ تو جب اللہ تعالیٰ سے تیار ہو رہی ہے اس کے لیے جو وہ چاہے گا

عَظِيمًا ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُمْ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ

۱۱ عظیم ۱۲ اے نبی! جو آپ کے پاس سے کسی عظیم اور پھینچنے کی نعمت کروں میں خواہو گی کے ساتھ

يُضَعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۖ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝

عذاب کو دو چندان کر دیا جائے گا ۱۳ اللہ تعالیٰ کو اس کے لیے آسان ہے ۱۴

۱۱ میں اگر تم دینا نہ چاہو دیا کر پھر لانا۔ بہت کی رحمت میں میں کہیں نہیں ملے کہوں گا لیکن طبعاً
بڑی وضاحت سے اس پر مدد دے دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیا گیا کہ کثافتات سے بچنے کا موقع آجائے تو اس
وقت بھی تمہارے ہاتھوں سے ناشتی کا دامن پھٹے رہائے۔

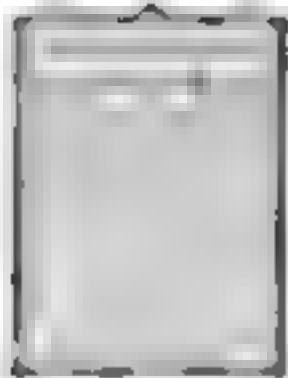
۱۲ تمام زوجہ مطہرات سے جس مرتبہ آپ کے یہاں سے اور اللہ تعالیٰ اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ
طہوا وسلم اور اس کے پیروں سے وہ اس بشارت کی کئی جگہیں ہیں کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے
موسیٰؑ ان کم فیہم لوہہ بکھڑ پر جو اللہ تعالیٰ کا یہ وہ پڑھ کر بھی زوجہ مطہرات کی شان میں گستاخی اور سرزداری
سے باز رہیں آئیں۔

۱۳ تم ہی کر کہ صلی اللہ تعالیٰ طہوا وسلم کی بیویاں جو ساری امت کی بھینچ اور جو میں کے یہ تمہاری زندگی ایک نوسہ ہے
اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارا ذرا سا مقام ہے لیکن اس رحمت شان اور عظمت مقام کے تقاضے پر اگر باقی تمام لوگ جو
تمہارے اچھے دامن رکھنے والے تھے۔ پانچ اگر تم نے کوئی ایسی حرکت کی تو یاد رکھو تمہیں اس کی سزا بھی دی جائے گی ۱۴
اللہ تعالیٰ نے پر آپ کا کوئی مشکل نہیں۔













فُرُوجُهُمْ وَالْحَقِيقَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذِّكْرَ أَكْثَرًا

کے لیے ہوا۔ محاضرت کرے وہیں اور کتا بھی لایا کرتے تھے مرید اکبرے وہاں تیار کر رکھا

اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا

ہے اللہ کے من سب کے لیے نصرت اور اجر عظیم ہے۔

مکتبہ: "تنت جے یرم" کے قصب سے ذرا گیا ہے اس کے انکار اور اس کا کردار نظریات اور عمل کیسے ہونے
 ہائیں۔ اس آیت میں اس کی تفسیر سے بیان کیا گیا ہے، جدا یا کر یہاں مولودِ حضرت میں کوئی امتیاز نہیں، اللہ تعالیٰ آیت
 محمدیہ علیہ صلاۃ و سلم و سلمہ کے ہر مولود پر رحمت کو ان صفات و صفات کے متعلق لڑا صلاۃ اور عمل کا طے
 اس مقام طبع پر فائز دیکھنا چاہتا ہے یہاں علم کی خدمت میں وہ صفات کو کر سیکے کیا کوئی لڑا کر دے ایسے ہر کدھ کا یہ تباہی
 کہ اسلام کو قبول کرنے والے مولود عربی ایسی نہ کرے ہیں ① مطہین اور صلاۃ، یعنی اللہ تعالیٰ نور اس کے رسول اکرم
 صلی علیہ وسلم کے لئے ہے ہر کام کو اپنے رب کی حکم کے لئے کر دے، دیکھ اسراۃ اطاعت و تقیۃ و حکم و تسلیم و رضا۔

۲) عرصین اور عرصات : یہی اس دینی قیم کے برعکرم کی حد وقت اور کمال کردار سے جسے دینے والے کے عمل اور اعتقاد میں خدا کی بڑھ چک نہیں عرصہ ہر عرصات کے مطابق وہ بدل کر رہتا ہے جس طرح کی گہرائی سے وہ اس کی عظمت و رفائیت کے قائل ہیں۔ ان کے ہر کسی دینی کشش کا ہم روشن نگاہ نہیں۔ اس آفت کے مردوں یا مرد نہیں ان کا عقیدہ ہی ایک ہے اور ان کا عمل ہی یکساں ۳) قاتلین اور قاتلات : وہ عیش و تنوع کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔ یہاں سے کسی کی کیا آواز آدوست بہتے حاضر ہو گئے اور یہی وہ چاہتوں میں حاضر رہے قوت ایسی طاقت کو کہتے ہیں جس میں اور ان کی آواز نہ ہو ۴) اصفیاء : انہما بالسلامۃ اعلیٰ پس صحت صحتہ (ان عرب) ۵) صادقین اور صادقات : وہ قائل ہیں کہ حق میں اور عمل میں یکساں ہے۔ ان کی زبان پر یہی بات آتی ہے جس میں کہہ بیال سے کارسایا ہو اور ان کے عمل میں کوشش کی خلوت ڈال جاتی ہے ۶) صابرین اور صابرات : جس زمانہ انہوں نے حق میں گریہ کر دیا ہے اور ہر سوز و غم کو سہنے کے لیے متوکی ہے اس کی طرف ثابت قدمی سے بے پلے جا رہے ہیں۔ وہ میں چٹن آئے والی مشکلات نہ اس میں ہر حال کر سکتی ہیں اور ان سے دُعا منہ سے پر ہر گز کر سکتی ہیں۔ وہ ایک اعمال میں شغلی کر رہے ہیں اور ہر کام میں انہوں سے آواز دہرے پتے ہیں۔ وہ بڑی کئی سے پہلے کہ نہ لے کر عمل پر گھر بند ہیں اور بڑے وقت خفا سے ہی منزل کی طرف چل رہی ہیں ۷) فاضلین اور عاشقات : اس کے ہر جو وجود و خیرات کی اس میں ہر ایک ہیں اور ہر گز ان کا شیوہ ہے۔ جبروت و صلیت میں ہی ان کا شہد ۸) متصدقین اور متصدقات : اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے رہتے ہیں۔ ان کو قادر کہنے اور صدقات لینے میں بھی ان کے کام نہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے دینے پر نہ مل سے اس کی راہ میں خرچ کرنا اپنے لیے باعث سعادت تصور کرتے ہیں۔



مُبِينًا ۚ وَاِذْ تَقُولُ لِلَّذِي اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

جو کہی گئی تھی اور یاد کیجیے جب آپ سے فرمایا میں تمہیں کریم ہے اللہ سے کہ جس نے تم پر احسان فرمایا اور آپ سے بھی

اَصِيكَ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ

احسان فرماتا ہے بلکہ اپنی زوجیت میں رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپ کو مخفی کرے کہ جس نے آپ سے بھی

مُبْدِيْهِ وَتُخْفِي النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تُخْشِيَ ۚ فَلَمَّا قَضٰى

جسے اللہ سے پہلے واپس کر دیتے تھے لوگوں کے حق و تکلیف کا حال اللہ تعالیٰ داد و تقاضے کے ساتھ

زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا ۚ وَجَنَّكَهَا لِيْ لَا يَكُوْنُ عَلٰى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ

اور میں نے اسے چھوڑ دیا کہ اس سے بے غرضی ہو جائے اور اس کے لیے جو چیزیں اللہ تعالیٰ

حضرت زید اور ان کے بھائی محمد تقی سے ملنا دینا دیکھ کر اسے چھوڑ دیا کہ اس سے بے غرضی ہو جائے اور اس کے لیے جو چیزیں

اسلام سے خود ان کا نکاح حضرت زید سے پہلے ہو گیا تھا وہ اس سے بے غرضی ہو جائے اور اس کے لیے جو چیزیں

ان کے ہاں تھیں۔

اگرچہ یہ آیت اس ماحول میں نازل ہوئی تھی جہاں معاویہ کے اعتبار سے یہ عام ہے کہ کسی سلطان کو قوم کی خدمت میں

اسلام کے مترادف کے طور پر کسی پیش اور پست میں سزا دینا کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول کو عزت و احترام دینا

کے ارشاد کو نظر نہ رکھ کر اسے اپنے لیے کوئی نئی راہ عمل اختیار کر کے سلطان ہونے کے لیے رسول کے لیے کفار بنیں

کی طرف ہم سب کے مسلمان ہونے کے بلند بانگ و طرے کرتے ہیں اور خود بھی طرف دلی سے عائدہ کے لیے ہم احکام دینا

کو بڑی کٹائی سے پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت رسول اللہ کے باعث اسلام رسوا ہو رہا ہے اور ہم اس پر غصہ

سے لیس رہے ہیں جو رسول کے خلاف و دشمنی کا باعث بنا رہے ہیں۔

تیسری بات یہ کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی ماموری میں اس کے رسول کو عزت کے نواسے نہ دیا کی وجہ سے کھل کر اس کے خلاف

راہ رست سے جھٹک گیا۔ رش و مروت کے انہی سے کل کر دی کے اندر وہاں تک پہنچا کہ اللہ تعالیٰ اس کو دی سے چھڑا دیں

تھے جو ہمیں کسی معاشرہ میں بڑے بڑے مافیہ میں لوگ جن کے ہاتھ گریہ و رونا ہے جن کو ہم سے دست کش ہو چکے ہیں کرتے۔

وہ دور میں خود اور ہم دونوں۔ جو ہم اللہ تعالیٰ کو جس قدر دوست پسند اور اگر تعلیم کے باعث ان رسول کو ترک کرنے پر آمادہ

ہیں ہوتے اور بل و امن و فہم اس خوف سے دیا کرتے کی جرات نہیں کرتے کہ اس میں ان کا معاشرہ نظام و رسم جو جو ہے گا





اہلِ کربتیا ہے ارتداد ہے خدا اللہ سہ یہ کہی آپ وہ چہرہ وہیں چھپا رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ کاسر کرے والا ہے معلوم ہو جسے حضور چاہیے تھے وہ وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ سے ظہور پدید نہ آپ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس چہرہ کو ظاہر فرمایا ہے تو خدا چہرہ کو اللہ تعالیٰ سے ظاہر فرمایا وہی وہ چہرہ ہے جس کو محمد چھپا رہے تھے اس کے علاوہ کسی اور چہرہ کا تصور نہ کیا باطل کذاب اور محض اور ہے جو تفسیر کی جگہ اللہ تعالیٰ نے اس عشق و محبت کو ظاہر کیا صراحتاً نہ کسی کتابت و خط نہ کسی اشارت اگر کسی کی بات کا نام و نشان میں تو میری شخص فی مسئلہ کا یہ منی بیان کرنا بہت لوگوں سے کیا ہے کتنی بڑی ہمتاکی ہے۔

[illegible]

یہ بار پھر نفسِ انت میں کے کلمات پر مبنی طرزِ کلمے اللہ تعالیٰ سے حضور کو مایا دیا کہ اس دیکھو کہ کون کھڑے کے لیے میں
کا یہود ہے کہ یہ طلاق ہے گا وہ آپ حق سے کار کریں گے حضور جانتے تھے کہ کھنڈ و ماضی میں اس پر نشانِ طری کا طوق
پر چکر دیں گے حقیقت کو سچ کر کے لوگوں کے سامنے پیش کریں گے اور پڑ بیگنہ کا جو نثر مرتبہ میں طابے سے پڑ پڑا مانا
مٹانے کے اب کسان و درویش کے دعوت جو ملتا تھا کہ میں کز دواہان و سے پھلِ حاشیہ چہ حدیث تھا جو حضور دل بندوں میں
محسوس فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ جسے بدستور اس کا محبوب رہیں گا وہ بھی وقت سے جنون کے طوفانِ بیکار
کے بادِ خاک میں وہی سلام کا ہم رنگوں میں ہو گا حضور کی حقیقت و عظمت میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ اگر کوئی بدعت ان کی
پروردگاری سے متاثر ہو کر اسلام سے اپنا رشتہ توڑتا ہے تو آپ کو میرے محبوب کی پڑ ایک بار میں سودا میں نہیں نہ کھے ہو۔
اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

عناقص رتبہ سمجھاؤں گا مطلب یہ ہے کہ مجیب رہے طلاق دے دے گا اور وہ حضرت گزرا رہی اور یہ کہ ان کے ساتھ ایک نئی طور پر قطع ہو جائے۔ اس کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ یہ حضرت ترغیب کو طلاق دینے سے کہے ہوئے ہیں۔ میں وہ ایک اسس و اسٹس کو قرار دے رہی ہوں۔ قہر اور طواری کا یہ حق ہوتا ہے۔

آج میں ایک چیز کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ تم جو نواداروں کے مستشرقین اور غرضیوں پر یہ کہہ رہے ہو کہ باتیں اُسوں کے اپنے پاس سے نہیں لکھیں، خلیفہ کہہ رہی ہیں کہ میں نے جو وہیں اس میں ان کا کیا قصور، جو ہرگز



مَقْدُورًا ۖ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَ وَلَا يَخْشَوْنَ

ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کے پناہات پہنچاتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں وہ میں نے ذکر کرتے ہوئے

أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ

ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو شے درال ہے اللہ توں حساب ہے والا میں میں محمد اور آدمی کسی کے حساب نہیں

رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ

مردوں میں سے لڑکے دو ان کے بڑے بھائی درویش بھی ہیں لڑکے

ملاں کی تہا کسی کو حرف گیری کا حق نہیں ہے۔ منور سے پہلے ہی اے تھانے سے جیا کر ابو کر محروس جسٹ عطار، بی محلی

میں نے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے مصیبت رسالت پہنچا کر رکھا ہے اور ہے پیادہت پہنچا کے کی وند داری کو نیت ہے

دو حضرت عرب اللہ تعالیٰ سے دُور تھے جیسا کہ کسی سے اللہ کے ذات و صفات کو دوسرا ہی پیدا ہی نہیں ہوتا اور اگر وہ اپنے

رافضی محسوس دکرے ہیں کہ وہ ہرے نفس خود رسالت و نبوت کی اندر۔ جو اس سے صمد پر نہیں جریکتے۔ اگر

وہ کسی کی خاطر حکام ایسی کہ تین تین کر کے قریب قریب وہ تھکن نہ گرفت سے کہن چا سکتا ہے

اچھے صحبت پیدا کر سبب رحیمی، اندر کج صحبت میں، بوقتِ افکار و بگوئی تو بہت ترنگی کے جس طرحاں کا حدیث

تعداد ۱۰۰ لاکھ کر گیا اور ہر ماضی سیکورٹ اور حفاظت میں لے کر شہر کو گریبا کر دیکھو ہے جیسے کسی منور ہی روجہ بنایا کسی ایسا انجیر

مگر خواجہ جیسے اسوں سے کہہ دیا۔ چلے جائیے۔ محمود رواج کو تو رہے وہ وہ خود بھی آج تک میں جانتے رہے کہ بیٹے کی بڑی سے

ہاں تیار نہیں کر سکتا۔ اب جو خود ہے بٹے، ایک کھٹہ، ایک کج روایت میں لے یا

اللہ کی ہر نذر اس کو توبہ کا وسیلہ ہے اس ایک نذر سے لڑائی کے رکھ دیا کرتے ہیں سے جس کی کسی مرد کے باپ میں، حبیب

باب بیس ہیں تو پر مشا کیسے بن گیا۔ وہ تو بے اس عار و کینا ہے۔ تمہارا یہاں حراض محض تمہارے غیب باطن کی بیدار است

حقیقت ہے اس کا اُردہ کا بھی واسطہ ہے۔

میں نے باپ جوئے کی مٹی کی اور تیر تھوڑے کا درمیان جوئے کا اعلان فرمادیا۔ بیشک باپ کی بولا اور پرانا ممبران اور تھوڑے

ہے لیکن رسول کو جو قطعی نصرت تھی، نصرت کے سرچرچہ سے مراد ہے اور جو خلف و کرم دہ رہتا ہے اس کے مقابلہ میں اس کی مائی

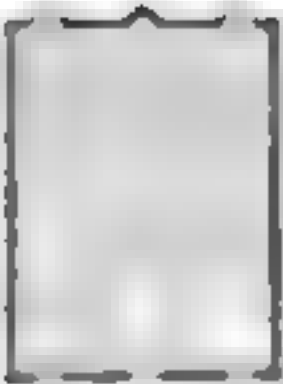
تخصیص کی ایک باپ کی سربراہان اولاد کی حساس اور بڑی ذیابیط محدود ہوتی ہے۔ رسول کی نگاہ کو حد سے اہمیت کا تجربہ اور

مدح و ظاہر و باطنی اول و ثقل سب فیض یاب ہوئے ہیں۔ یاب کی کیفیتیں مدح و تحسین کا زمین ہیں۔ ان کی مدح و تحسین کی نیازی

رہنے اس دن لوٹ جائیں گے۔ یوسف علیہ السلام، حبیہ و اُمّہ و اُبیہ و صاحبہ و نسیمہ یگیں برس کے غفلت







جاتی ہے اور اس میں کوئی غالی جگہ نہیں رہتی ورنہ اگر ماہر سے ماہر انجیز بھی اس میں ایک ایسٹ کا اٹھا دوسیں کر سکتے۔ ہاں اس کی ایک ہی ضرورت ہے کہ پہلی بیٹری میں سے کوئی ایسٹ توڑ کر وہیں سے نکال لیا جائے اور پھر اس حال کر لی ہوئی جگہ پر کوئی نئی بیٹری لگا دی جائے حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے تقریباً تین سو سال پہلے ہو گیا۔ ہاں اس میں کسی اور جگہ کی گنجائش نہیں۔ بجز کے کہ سچتر جیہ میں سے کسی ہی گڈ ہال سے نکال جائے اور مرزا غلام احمد کے لیے جگہ ملانی جائے۔ کیا کوئی عقل سلیم اس کو کرے گی۔

تقریباً تین سو سال پہلے اس توڑ پھوڑ کو کیا اللہ تعالیٰ کی حیرت پرورش کرے گی، مگر کہیں۔ یہ ایک حدیث ہی اتنی جامع اور اتنی سی خیر اور حق بصیرت اور وہ ہے کہ حق تعالیٰ کے لیے ہر کسی دلیل کی صورت ہی نہیں رہتی۔ اس حدیث کو امام محمدی کے علاوہ امام سلم نے کتاب المعانی، باب خاتم النبیین میں اور امام ترمذی نے کتاب المناقب اور ابو داؤد و طحاوی نے اپنی مسند میں مختلف اسناد سے نقل کیا۔

۲۔ ان رسول لله صلى الله عليه وسلم قال لعنتم علي الاحبياء، لعنت عليتهم وجميع الكفار ومصرفت بالفرع وباحسن في معناه و جعلت في الارض مسجدا و طهرا و ارسلت الخ لعن حكاية و حتم في الصير

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ یا مجھے چاہتا تھا کہ میں انبیاء و صییت دی گئی۔ (۱) مجھے جرات اہم سے دانا گیا میں العاطف و خیر اور صالحی کا کچھ بے پیدا کر (۲) رُحیب کے درجے میری حد فرائی گئی (۳) میرے لیے حیرت کا ملل ملال کیا گیا۔ (۴) میرے لیے ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا اور اس سے خیم کی اجازت دی گئی۔ (۵) مجھے تمام مخلوق کے لیے رسول بنا دیا گیا اور میری ذات سے اجیاد کا مسند قائم کر دیا گیا۔

۳۔ حضرت انس ابن مالک سے مروی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني مرسل و انهيمة قد انقضت ولا رسول بعدي ولا نبی۔

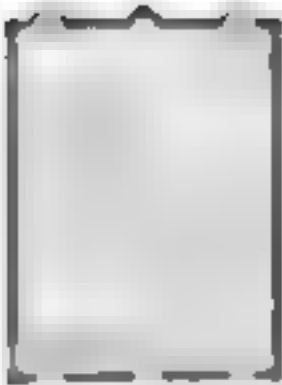
موجودہ اصل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس تقریباً کے بعد جس کی کوئی تاویل ممکن نہیں کسی کا تہمت کا دعویٰ کرنا اور کسی کا اس باطل دعوے کو تسلیم کرنا مسر کر اور اٹھا ہے۔

۴۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لم يبعث نبيا الا حذرا متعذرا له حال وانا آخر الانبياء و متعذرا لا صبر و هو خارج فيكم لا محالة۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی اُمت کو دجال کے قیوع سے نہ ڈرایا ہو۔ اہا میں آخری نبی ہوں اور تم میری اُمت ہو۔ وہ ضرور تم سے انداز ہی سکے گا۔

اس حدیث سے میں طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخر الاحیاء، برآنا ثابت ہو رہا ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا آخر انام برآنا بھی ثابت ہو رہا ہے۔

۵۔ امام ترمذی نے کتاب المناقب میں حدیث روایت کی ہے۔



ہے۔ آج تک جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا، مسلمانوں نے ان کو قتل کر دیا۔ ۴۷ سے ۷۵ میں بھی فرقہ پرستی سے ایک شخص نے شہر و قریہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تو اُس کے ہاتھوں سے غارتگری میں اس کا سر قلم کر دیا اور اس کی لاش کو ٹھونچا دیا اور اسی حالت میں شکار پر لے جایا گیا۔

ان مذکورہ بالا قصاصات سے ثابت ہوتا ہے کہ حقیر پر جان و مال کی برتری اور ہرزائے کے طعنے کے ذریعہ نبوت کو ٹھکرانے کی کوششیں کرتے ہیں۔

ختم نبوت کے عقلی دلائل (حکمت کے کلام حکمت سے حاصل نہیں ہوتے)

جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت جو اقوام عالم کے لیے حورقِ مست تکبر کے لیے سچا صاحبِ حضور پرانے شہدائے سب بیکر کسی ادنیٰ غریب کے جوش کی قرب جہ سے پاس موجود ہے جب سچا معلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت مسبار کے پانی ساری تعلیمات کے ساتھ اس کتاب کی تشریح و توضیح کر ہی چکا ہے جب کہ شریعت اسلامیہ سے ان کی طبعاً ہی ابلیسی رنگ کے تمام شعبوں میں ہماری رہنمائی کر رہی ہے۔ جب قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ آج بھی اعلان کر رہی ہے: ”یوسف اے حکمت کے دیباچہ و رقصت، جیسا کہ مصنف و مصنفیت کے واسطے سے دیا“ تو کچھ کس اندیشہ کی ہمت کا کیا فائدہ ہے اور اس سے کس مفصل کی تکمیل مطلوب ہے۔ ”مذہب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشہ اشک کی گود سے روشن ہو رہا ہے۔ ترجمانوں کے اگلے میں کسی چراغ کو کشتن کا قطعاً قرین و اشد ہی نہیں ہے۔

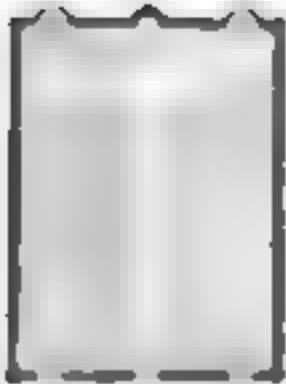
مزید فرمادیتے ہیں کہ: ”مکملی اصولی واقعہ میں یہ تاثر بھی آتا ہے جس نے چار دین ہا اور میں سے جو انکار کر دیا اور بات ختم ہو گئی بلکہ نبی کی ہمت کے بعد کفر و اسلام کی کسوٹی میں کی دست بن کر وہ جاتی ہے کوئی کتابتیکہ، انکار، پارہ اور عام باطل ہوا اگر وہ کسی پہلے نبی کی نبوت کو تسلیم میں کوئے کا تو اس کا نام سلف کی فرست سے خارج کیا جائے گا اور کفار و مشرکین کے درجہ میں اس کا نام دسج کر دیا جائے گا اور یہ کرنا معمولی واقعہ نہیں۔

اب خدا تعالیٰ دنیا میں مرزا صاحب کی آکاہی کا حشر بھیجے

نفس و مکی تقد و کم سے کم حلال و حلال کے مطابق پچاس گز سے زائد ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی تعظیم پر ایمان رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔ تمام ادیان جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ان کی نبوت پر مصدقیت کا اقرار کرتے ہیں۔ قیامت کی آمد کے قائل ہیں۔ عملی طور پر غافل و کمال کسی بیگن اسلام و مذہب اور ارشاد نبوی کے برقی ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ حلال و حلال دنیا میں سے ہر چیز ایمان کا ایمان ہے اور اس اُمت میں ان کو کھنکھیں ہیں بلکہ گزروں کی تعداد میں ایسے بندگان ہزار بھی ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں جو شریعت پر پوری طرح کار بند و عبادت کے سختی سے پاس ہیں ان کے اطمینان و اطمینان پر رکتے رہتے ہوئے ہیں اور ان کے گناہوں کے قیام پر خدا ان کے عاقبت کو ختم ہے۔

اسی پاک اُمت میں اگر مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تو ان کی اُمت سے پہلے قرآن و حدیث کے مارے سلطان حق پر جس





شَيْءٌ عَلَيْهِمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝

خدا سے دعا ہے کہ اسے یاد رکھو اور اللہ سے یاد رکھو کہ تم نے اسے کتنی یاد کیا ہے۔

وہ ارفغہ تقدیر سے جس کا اللہ تعالیٰ بھلا بھلا کر
بمقدور ہے۔ اہل ایمان! اللہ سے یاد رکھو کہ تم نے اسے کتنی یاد کیا ہے۔
یہ بھی طریقہ ہے جو حق پرستوں کے لیے ہے۔ یہ اللہ سے یاد رکھنا ہے۔
اللہ سے یاد رکھنا ہے۔ اللہ سے یاد رکھنا ہے۔
اللہ سے یاد رکھنا ہے۔ اللہ سے یاد رکھنا ہے۔

اللہ سے یاد رکھنا ہے۔ اللہ سے یاد رکھنا ہے۔
اللہ سے یاد رکھنا ہے۔ اللہ سے یاد رکھنا ہے۔
اللہ سے یاد رکھنا ہے۔ اللہ سے یاد رکھنا ہے۔
اللہ سے یاد رکھنا ہے۔ اللہ سے یاد رکھنا ہے۔

آخر میں ایک اور حدیث کا حوالہ دیتے ہیں:

عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مسند احمد ص ۱۷۱

آپ نے ان احادیث کا مطالعہ فرمایا۔ ان میں ایک حدیث کا نص یہ ہے: نام، والدہ کا نام، مقام اور وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں۔
اس حدیث کے سبب منکر ہیں۔ خدا کی شان لا محدود کو جس پر کسی کو عجز ہے۔ خدا کی شان لا محدود کو جس پر کسی کو عجز ہے۔
اس حدیث کے سبب منکر ہیں۔ خدا کی شان لا محدود کو جس پر کسی کو عجز ہے۔ خدا کی شان لا محدود کو جس پر کسی کو عجز ہے۔
اس حدیث کے سبب منکر ہیں۔ خدا کی شان لا محدود کو جس پر کسی کو عجز ہے۔ خدا کی شان لا محدود کو جس پر کسی کو عجز ہے۔

اللہ تعالیٰ! جس نے اسے محبوب کو اپنا رسول بنایا اور جس کی دست پاک پر عزت کا سلسلہ ختم کر دیا وہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے۔
دین کے حالات بڑبڑاتے ہیں۔ ہر شے کی خبر پہنچتی ہے۔ ہر شے کی خبر پہنچتی ہے۔
اللہ تعالیٰ! جس نے اسے محبوب کو اپنا رسول بنایا اور جس کی دست پاک پر عزت کا سلسلہ ختم کر دیا وہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے۔
دین کے حالات بڑبڑاتے ہیں۔ ہر شے کی خبر پہنچتی ہے۔ ہر شے کی خبر پہنچتی ہے۔



یہی حضور اللہ تعالیٰ کی ترجیح کے گواہ ہیں کہ اس کے بغیر کوئی مسیحا نہیں اور قیامت کے بعد لوگوں کے اعمال پر گواہی دی جائے گی۔
 علامہ آوسی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "شاهد، جہل من بعث المہاجر وقتہ المہاجر و
 شاهد عہدہ و... و قد بعثنا یوسف العقیقہ واد معمر وانی ماہجر و ما عہدہ روح المعادی یس
 حضور گواہی دی گئے اپنی امت پر کہ ان کے احوال کو دیکھ رہے ہیں اور ان کے اعمال کا مشاہدہ فرما رہے ہیں اور قیامت
 ان کے حق میں ان کے خلاف گواہی دی جائے گی۔"

آگے چل کر علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ موصیاء اکرام نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ان اللہ تعالیٰ قد اطمعہ صفی
 اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم علی احمد ابیہ و عمر و علیہ السلام علیہ السلام علی اللہ تعالیٰ کے نبی کو کہ ہندوں
 کے اعمال پر گواہ دیا ہے اور حضور نے میں دیکھا ہے اس لیے حضور کو شہادہ کیا گیا۔

اس قرآن کی تائید میں علامہ آوسی نے مولانا جلال الدین دہلوی کی قدس سرہ کا یہ شعر نقل کیا ہے،
 در نظر و دشمن مقلد ابدا و زین سبب ماش مد شاہد ابدا

کہ ہندوں کے ستارے حضور کی نگاہ میں تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کا اسم پاک شاہد رکھ دیا ہے

یہ لکھنے کے بعد علامہ موصوف فرماتے ہیں: "ما مل ولا نسل کہ اس میں یہ کردہ حقیقت میں جو فکر کردہ حضرت کا ہندو
 مولانا شہزاد احمد شاہی نے اس مقام پر بھی تائید کیا ہے اس سے بھی اس کی تائید ملتی ہے لکھتے ہیں: "اور عشر میں بھی امت کی
 سبب گواہی دینے کے لئے کہ اس نے کشتہ قبل کیا: "افرض وہ تمام ہی صد قہیں جن میں ان کے سے قاصر ہے عالم غیب
 کی وہ حقیقتیں جو محل وقوع کی رسائی سے دور ہیں ان سب کی شہادت کے سہ گواہ ہیں۔"

شہ آخضر کا دوسرا لقب جنت ہے یعنی خوشخبری دینے والے۔ جو اس دین پر ایمان لائے گا اس کے رسالت پر عمل
 کرنے کا وہ دوسرا دوسرا میں کامیاب ہو گا۔

علامہ اسامیل حلی فرماتے ہیں: "مبشر لاجل الایسا والطاعة لاجل الامل لاجل الباریۃ کہ اہل ایمان اللہ
 اہل طاعت کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں اور اہل محنت کو دیر اور محنت کی۔"

تیسرا لقب دنیا ہے۔ تیسرا گواہی ہے کسی شخص کو آمدنی کے تانچے سے بروقت گواہ کر دینا یہ بھی حضور کی شان ہے۔

دو عیال اللہ باریہ یہ حضور کا چوتھا لقب ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے ہیں
 اور یہ کام کیونکہ بہت ہی کم ہیں اور دشواری سے کوئی آدمی اپنے عقیدہ کو بچھڑانے کے لیے آمالی تیار نہیں کرتا۔ خصوصاً حق کے
 مشرک جو کہ نہ عقیدہ دینا ہی پرستی میں اپنا جواب نہیں دیتے تھے جس نے خود کو حق کے سارے دینے چل کر دینے تھے ان کو کہہ کر
 کی تائید کے لیے کمال کر دینے کی طرف سے آثار و شواہد و شواہد میں حالت یہ خود اور خود سے بل کہ حق اس لیے ساتھی
 "ہا دوسرا" کا گواہ بننا میں نے محض اب ہم نے اس دین کا کام کر آپ کے لیے آسان بنایا ہے۔ یاد نہ ہی تھی وہ دوسرا
 تعالیٰ روح المعادی اور اس کی صورت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے محبوب کو تمام امتیں علی علیہ السلام کو ان کے گواہ بنایا

اللہ بِأَذْنِهِ وَيَسْرًا جَافِيًا ۝ وَيَشِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ

واللہ کی طرف سے سب سے خوب آسان روش کو پیش کیا گیا ہے اور آپ جڑوہ سادہ میں مومنوں کو کہ ان کے لیے اللہ کی

اللہ فَضْلًا كَثِيرًا ۝ وَلَا تَطْعَمُ الْكُفْرُ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعُ

جانب سے بڑی نفع دہندہ ہے اللہ اور نہ کہ انہوں کا اور نہ منافقین کا اور نہ بدو نہ کر دینا کی

اور دوسروں سے منکر فرمایا تھا کہ وہ خود بخود اس نصیب رسائی کی طرف کچھ چلے جاتے تھے خود لوگ جس میں حق پر ہی کا ادنیٰ سا کج
نکد موجود تھا وہ اسی کج میں پر ہوا نہ دیکھا جاتے تھے خود جیسے دیکھا کہ اب کے اندر درست ذراغ و کج کس طرح پسند نہیں
ہے آباد گروہ قیمتی بل و شمع اور دین میں کج چھوڑ کر دینے والے طیبہ و اخینہ و انشا کی طرف کشاں کشاں ہاتھ ہیں ابھی چہر
نہ پہنچے خالد بن ولید سے میدانِ قہر میں مسلمانوں کی فتح کو شکست میں تبدیل کر دیا لیکن وہی حاجی عابد کو کہ اوجار کہہ رہا ہے اور
اسے گلے میں ملائی کا قنادہ ڈال کر سکار دیکھ رہا ہے صحری کے لیے کہ وہ دین و دشت و صحر کو چھوڑ کر ہوا چلا جا رہا ہے ساری
داعینہ ہی اللہ بادہ کی شان کا ایک ٹھوس ہے۔

شہ فرمایا اسے محبوب میں نے تجھے سر غامیز بنا کر بھیجا ہے ان دو غفلتوں سے بدلتا ہے کہ پہنے محبوب پر جس غفلت
حافظ کی بدلتی ہوئی ہے اس کی بیکریوں کا کون درہ نہ نکالے آفتاب اور آفتاب بھی مالٹا ہے روش اور آفتاب و شمس کر
نوسوں کو بھی خور و صبا کا مچ و صند باد ہے والا بل دل نے یہاں سست کچھ کھا ہے میں نقد حضرت عابد ہاتھ پڑا تھا
پارہ کی کا ایک جملہ گھیر کر انکار نہیں فرماتے ہیں ۱۰ یہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و مسند مکان چھانہ د عیالی اللہ علیہ
و قبضہ و قالہ حکاک مشی اسراج بتیوں عروص و مائوہ و شتروہ و بالورہ میں حضور و ان میں ترجمان سے تو دانی
تھے اور پہے قلب شاک اور قلب مہر کی وجہ سے سرخ نہیں تھے بل یہاں اس آفتاب کے رنگوں میں رنگے جاتے ہی اور کسی کے
اور سے درختاں و آباد ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ میں بھی میں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور سے درختاں و آباد ہو سکتے ہیں
زمین صفا کرتے ہیں ثم ہیں۔

شہ پہلے تو اللہ تعالیٰ سے جو نصیب و کثر اپنے حبیب کریم اور محبوب و مرسل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دیا اس کا ذکر جو اب
اس ابر رحمت کا بیان ہو رہا ہے جو انصاف و مصلحت پر سادہ جاسے و شلو جاسے سے میرے نبی ۱۰ اپنے غلاموں کو بھی یہ نشانہ
لے دو کہ اللہ تعالیٰ کا صل و کرم من پر بھی سرگاہ اور وہ صل و کرم عظیم و کرم و دینیں پر گاہ و صل و کرم پر گاہ آپ خود ہی خود دینے
اکوہ رب العزت جس کے سامنے ساری دنیا متوجہ و ساجد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہ وہ کبر و بڑا ہے اس کی وسعت کا اندازہ
کون کر سکتا ہے یہ سب صدق ہے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے صل و کرم کی عطا کیے بافت میں یہ شرف حاصل ہے
اکاش و ہم اس عطا کی قدر کیا کرتے اور اس جمال و جلال اور پرہیزی جان پہنچاؤں اور موش و درویشان کہتے جو صفا پر کرامت کا پتہ

اَذِلُّهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

دینت رہائی کی اور محمدؐ کو مشیخہ کیلئے اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کی پوری کار بار سے یہاں دیکھو

اٰمَنُوْا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ

جب تم نکاح کرو مومن عورتوں سے پھر انہیں طلاق دے دو اس سے پہلے کہ تم انہیں

تَسُوْهُنَّ فِیْہَا لَکُمْ عَلَیْہُنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُوْنَ لَهَا فَمَتَّعُوْهُنَّ

ایک عدا میں جس سے پہلے یہ پھر مدت کر مقرر کی میں جس سے تم نے عدا

وَسَرَ حُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝ یٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اِنَّا اَخْلَلْنَا لَکْ اَزْوَاجَکُمْ

نہ دو اور میں جس سے تم نے عدا کیلئے یہ عدا کے عدا کر دی میں آپ کے لیے یہ عدا

الَّتِیْ اَتَیْتُکُمْ بِہُنَّ وَما مَلَکَتْ یَمَیْنُکُمْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَیْکَ

میں کے لیے یہ عدا ہے اور یہ عدا میں آپ کی کہ یہ عدا کے عدا میں آپ کی عدا میں

تہا تب ہیں میں عدا کیلئے عدا میں

تہا تب ہیں میں عدا کیلئے عدا میں آپ کو کفار و منافقین کا کفار و منافقین کی عدا میں

تہا تب ہیں میں عدا کیلئے عدا میں آپ کو کفار و منافقین کا کفار و منافقین کی عدا میں

تہا تب ہیں میں عدا کیلئے عدا میں آپ کو کفار و منافقین کا کفار و منافقین کی عدا میں

تہا تب ہیں میں عدا کیلئے عدا میں آپ کو کفار و منافقین کا کفار و منافقین کی عدا میں

تہا تب ہیں میں عدا کیلئے عدا میں آپ کو کفار و منافقین کا کفار و منافقین کی عدا میں

تہا تب ہیں میں عدا کیلئے عدا میں آپ کو کفار و منافقین کا کفار و منافقین کی عدا میں

تہا تب ہیں میں عدا کیلئے عدا میں آپ کو کفار و منافقین کا کفار و منافقین کی عدا میں

تہا تب ہیں میں عدا کیلئے عدا میں آپ کو کفار و منافقین کا کفار و منافقین کی عدا میں

تہا تب ہیں میں عدا کیلئے عدا میں آپ کو کفار و منافقین کا کفار و منافقین کی عدا میں

تہا تب ہیں میں عدا کیلئے عدا میں آپ کو کفار و منافقین کا کفار و منافقین کی عدا میں

تہا تب ہیں میں عدا کیلئے عدا میں آپ کو کفار و منافقین کا کفار و منافقین کی عدا میں

لَکِن لَّا یَكُونُ عَلَیْكَ حَرْجٌ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِیْمًا ۝ تُرْجَىٰ

تاکہ آپ پر کسی قسم کی سختی نہ ہو اور نہ تمہارے ساتھ سختی ہو، میرے لئے وہ ہے جو غفور و رحیم ہے اور

مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤْتِیَ اِلَیْكَ مَنْ تَشَاءُ ۚ وَمِنْ اِتَّغَیْتَ

جو آپ سے چاہیں آپ ہی دے دے اور آپ سے چاہیں آپ ہی لے لے، اور اگر آپ سے چاہیں آپ ہی لے لے

مِنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ فَاِذَا اَدْنٰی اَنْ تَقْرَ اَعِیْنُهُنَّ

آپ سے پیرو کر دینا یا تنہا ہی آپ سے نہ کرنا، جس سے چاہیں اس سے چاہیں اور اگر آپ سے چاہیں آپ ہی لے لے

وَلَا یَحْزَنُ ۚ وَیَرْضٰیْنَ بِمَا اٰتٰیتهُنَّ کُلُّهُنَّ ۚ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ

اور وہ اندوہ خاطر نہ ہوں گی اور سب کو سب سے خوش ہو جائیں گی، آپ سے چاہیں آپ ہی لے لے اور وہ سب سے

مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی مَا حَلٰیصًا ۝ لَا یَحِلُّ لَکَ

جانتا ہے جو اس کے دل میں ہے اور نہ تمہارے ساتھ چاہے وہ نہ کر دے۔ میں میں آپ کے لیے

النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ ۚ وَلَا اَنْ تَبَدِّلَ یَہُنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ ۚ وَلَوْ

دوسری عورتیں اس کے بعد اور نہ اس کی عورت سے کہ آپ بدلیں گے کہ اس سے دوسری عورتیں

ہیں لیکن اس رحمت کے باوجود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ امر فرمایا کہ اگر آپ سے چاہیں آپ ہی لے لے

تو اس کے بعد اس رحمت کے بعد یہ عورتیں صرف حضور کے لیے ہوں گی اور نہ آپ کے لیے

شیخہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فرمایا ہے کہ وہ اپنی تمام عورتوں کے ساتھ مساوی سلوک کریں لیکن یہ کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ جس عورت سے فرمایا کہ آپ سے کوئی پہنچاؤ نہیں لیکن اس کے باوجود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے ساتھ مساوی سلوک

کرنا اور اس کے ساتھ مساوی سلوک کرنا، اس رحمت کی عورتیں ہیں پہلے عورتیں ہیں کہ حضور کی طبعی مشاعرہ کی عورتیں اور ان کے ساتھ مساوی سلوک کرنا

کی صورت میں ہی ہے انسانی فطرت کی، دوسری عورتیں ہیں کہ عورتیں ہیں عورتیں ہیں عورتیں ہیں عورتیں ہیں عورتیں ہیں

عورتوں کو کہہ دے کہ اس عورت سے پہنچاؤ نہیں ہو سکتا، عورتوں کو کہہ دے کہ اس عورت سے پہنچاؤ نہیں ہو سکتا، عورتوں کو کہہ دے کہ اس عورت سے پہنچاؤ نہیں ہو سکتا

لیکن اس عورت سے پہنچاؤ کر کے یہ عورتوں کے ساتھ مساوی سلوک کرنا، عورتوں کو کہہ دے کہ اس عورت سے پہنچاؤ نہیں ہو سکتا، عورتوں کو کہہ دے کہ اس عورت سے پہنچاؤ نہیں ہو سکتا

لیکن اس عورت سے پہنچاؤ کر کے یہ عورتوں کے ساتھ مساوی سلوک کرنا، عورتوں کو کہہ دے کہ اس عورت سے پہنچاؤ نہیں ہو سکتا، عورتوں کو کہہ دے کہ اس عورت سے پہنچاؤ نہیں ہو سکتا

لیکن اس عورت سے پہنچاؤ کر کے یہ عورتوں کے ساتھ مساوی سلوک کرنا، عورتوں کو کہہ دے کہ اس عورت سے پہنچاؤ نہیں ہو سکتا، عورتوں کو کہہ دے کہ اس عورت سے پہنچاؤ نہیں ہو سکتا

وَلَا ابْنَاءُ يَهُودَ وَلَا ابْنَاءُ نَحْرَ وَلَا ابْنَاءُ إِبْرَاهِيمَ وَلَا ابْنَاءَ

ن کے بچے بن کے صلہ ان کے پیچھے اور ان کے

اَخَوَاتِهِمْ وَلَا ابْنَاءَ يَهُودَ وَلَا مَمْلُوكَاتُ اِيْمَانُهِمْ وَالَّذِينَ اٰتٰهُ

مہر پر ان کے عرق و عروق اور وہابیوں کی عورتیں اور باندی تیں سے اور ان کے

اِنَّ اِلٰهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا اِنَّ اِلٰهَ وَمَلِكُكَ

کی جہاں سے ایک اللہ تیں ہر شے کا مشاہدہ و راسخے کئے ایک ہر تہا سے اور اس کے فرشتے

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

مدا سے تیں میں کی کر پڑو اللہ سے اچان و دو فرمائی تہا پر دو دھیان کہ اس کے وہ بڑے صلہ و سلامتی کی

اللہ سے بہت میں میں رسول کا درنا کیا و کرم میں اولی سے وہ کی عروت میں

اللہ سلام کرنا سے کے بے کمر کے مار سے عربی کا سوچے تے کڑے کے سے سلاوں پر انہوں کے مطالعہ کے پڑا

لیکن ان کے بد پر یہیں کو نہ کئے جس سے پندہ دل گھرا ہل و میل کو خوشی سے چھوٹا کر کیا لیکن دین سے طبع

جسب خیر و انقا کو حاصل سے شے ہے کہ نہ ہے نہ تو درنگ و عرق کے ساتھ سے پندہ پر در پندہ کی تیں میں

راستی میں ان سے شست نہ کئے ہیں تاہن سب میں سے ضروری صلہ و عروت کی دست انداز و اس طرح کے

الزامت نہ شے شروع کرینے تاکہ لوگ شروع بہت کی اس کوئی طرح سے عورت کے تیں اور یہ صلہ کی تیں تو کئے اللہ

سے رعایت نازل فرما کر ان کی اس صلہ کو نہ کئے میں طاری تاہن پر صہب اور یہ پیدار رسول وہ سے جس کی و صلہ و تہا میں

ہی ان قدرت سے کرنا میں اور یہ سے اس سے گشت دشتہ ہی نہ ہو پاکیر و اس سے اس کی جانب میں ہنہ قدرت

پہنچے کہ تیں میں ترجمہ و گزیر کی تہاں حال میں سر و سر نہ کئے گی جو ترس سے نہ صرف پناہ سے جس طبع ہمارے پہلے

مفسر کے خاک میں مل گئے اور نہ ہی کو ششیں کا اور سر کیں اسی طرح اس پاک کو میں میں جانب و ہمارے

اس بہت کو سر کی عروت شان کو یاد سے یاد کئے کے لیے پہلے اس کے علات جنات کرکے کی کشتن کر رہے تیں

کریم میں صلہ صلوٰۃ (۱) کے تیں داخل ہیں (۲) اللہ تعالیٰ (۳) اور تے (۴) الی اس طرح

جب اس کی بہت اللہ سے کہ عرب ہر تر اس لاسی و ہر تہا سے کہ اللہ تعالیٰ و شرف کی عورتی تہاں میں ہے کہ ہر ہر صلہ

اللہ تعالیٰ و شرف کی عورتی تہاں میں ہے کہ ہر ہر صلہ اللہ تعالیٰ و شرف کی عورتی تہاں میں ہے کہ ہر ہر صلہ

وَنَسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْرِنَهُنَّ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِئِدِهِنَّ ذِيَا

و مجملہ میں ان کی طرف سے کہ جب وہ وہ عین تو فون یا نہیں ہے نہ ہی ان کے غرض سے اس طرح

لاویچے میں جب ہم مسلمانوں کی دنیا کی کاروبار ہے تو جو مضبوطی اور محنت کی ایک دوسرا بڑا علم اس کے جاسوسی

کرتے ہیں کرتا ہے وہی کے دلوں کو کھاتا ہے اس لاکھوں کی بڑی بڑی کچھ حد تک پاک سماعت دہائیے

ہم سب اللہ ہی معطر رضی اللہ عنہ وہی غلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ ل صلی اللہ علیہ وسلم اللہ

اصحابی ناخدا و عمر بر صفا اس بعد ہی نص (اجہم صفا) اجہم و ص (صفا صفا) اجہم و ص (اجہم و ص) اجہم و ص (اجہم و ص)

ادنی و ص (ادنی و ص) ادنی و ص (ادنی و ص) ادنی و ص (ادنی و ص) ادنی و ص (ادنی و ص) ادنی و ص (ادنی و ص)

قرآن الہیہ کے رسول سے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

بہرہ نہیں نص (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

سے صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

سے صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

شعاع تمام صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

کاج میں اس کا صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

بھری دوسری صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

یہ صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

صفا (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے (یا ایسے صفا) کے

اَدْنٰی اَنْ یُّعْرِفَنَّ فَلَا یُؤْذِنَنَّ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

اور رسول پہچان نہ جائیں گی پھر میں بتاؤں میں جائے گا اے اللہ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا مہربان رحم کرنے والا ہے۔
یہاں حضور کی صاحبزادیوں کا چہرہ ذکر کیا تو قرآن نے جنت ایک صاحبزادی میں کہا کہ جس کا لفظ نبات استعمال کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور کی ایک صاحبزادی رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں اور شہید کی احقر کتاب میں بھی اس بات کا ذکر ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پادشاہی اور ان تھیں یہاں لفظ غفر سے پیش کرتا ہوں۔ رسول کا بیوہ اس وقت کی مشہور ترین کتاب ہے اس میں لکھتے ہیں:

ورویحد حذیقت وحواس بصع وعشرین ستہ فہلہ لہ سہا قبل مہیشہ علیہ السلام القاسم ورقیۃ و زینب و ام کلثوم و درہ نہ بعد حیث الطیب والظاهر واطلۃ حلیۃ السلام
ترجمہ حضرت علی الصلوۃ والسلام سے حضرت خدیجہ سے شادی کی وجہ کہ حضور کی بیوی باکہ نکلیں سال کے قریب تھی اور حضرت خدیجہ کے بطن سے حضور کی بیوی اولاد پیدا ہوئی۔ بیعت سے پہلے قائم رقیہ، زینب اور ام کلثوم اور بیعت کے بعد طیبہ، ام سرہانہ علیہ السلام پیدا ہوئیں۔ (امیر کاظمی ج ۱ ص ۳۹۹ مطبوعہ تہذیب)
ان کی دوسری کتاب خیرۃ القلوب میں طہرہ طیبی مرقا میں:
”در قریب الاستیساہ و بعد ختم حضرت صادق روایت کردہ است کہ ارہائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم از غریبہ تہذیب و طہرہ و قائم و طالعہ و ام کلثوم و رقیہ و زینب۔ (خیرۃ القلوب ص ۱۶۳)

ترجمہ: قریب الاستیساہ میں معتبر حدیث سے حضرت خدیجہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بیوی اولاد پیدا ہوئی۔ طہرہ طیبی، طہرہ قائم، طہرہ ام کلثوم، رقیہ، خدیجہ، رضی اللہ عنہا تھیں۔
ان روایتیں تصدیقات کے باوجود جو لوگ سورہ ام صلی اللہ علیہ وسلم کی تین صاحبزادیوں کا انکار کرتے ہیں حافظانِ خبر تک ان کی بے مری اور بے وفائی محکوم و یقین نہیں۔

۱۱) یہی اگر وہ اس طرح چاند دھڑا کر چہرہ ڈھانک کر باہر نکلیں گی تو انہیں دُعا سے پہچان لیا جائے گا کہ رحمتِ مآب اور رحمتِ شمار برکت ہے کسی کو جزا ت میں ہوگی کہ اکل حرف بڑی عطر شاکر و کجی کے یہ اگر عزت شرم و حیا کا دامن مضرب سے پکڑے اور بی سوزہ کر باہر نکلتا ہے یہاں ہی چال سے کسی کو عزت عطا کرے وہ کسی کی بھلی نہیں ہوتی کہ وہ اس کی طرف ہنس نہ لگا رہے دیکھے ماس تب سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کر دیا کہ اگر تم طرح چاند دھڑا کر نکلو گی تو تمہارے ساتھ کوئی چیز بھیجا رہیں کہ چاند تم پر تم کی ذات سے نکالے گا لیکن اسلام نے پردہ اور شرم و حیا کے برہنہ نہیں بنائے ہیں ان پر عمل کرنے سے تمہاری عفتا ہوگا۔
تو یہی اسلام قبول کرنے سے پہلے جو عفتیاں تم سے سرزد ہوئیں یا اب نادانستہ کوئی سرزد ہوگئی تو اللہ تعالیٰ معصوم رہے۔
تم تو کہو گے وہ تو یہ تو میں فرمائے گا تم انکار نہ امت کرتے ہوئے حاضر ہو گے تو تمہاری عفتیاں بخش دی جائیں گی۔

لَیْسَ لَمْ یَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِیْنَ فِی قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ

مکمل بحث ۲۰ سے ۱۔ آئے منافق اور جس کے دل میں بیمار ہے اور مرنے والے ہیں

فِی الْمَدِیْنَةِ لِنُغْرِبَکَ بِهِمْ ثُمَّ لَا یَجَاوِرُونَکَ فِیْهَا إِلَّا

اگر سے اسے اگر آپ کو غلبہ کر دیں گے ان پر پھر وہ نہ غلبہ کریں گے آپ کے پاس مدینہ میں نہ

قَلِیْلًا مَّلْعُوْنِیْنَ اَیْنَ مَا تُقِفُوْا اُخْذُوْا وَقْتُلُوْا تَقْتُلُوْا ۝۱۱

چھوٹے ملعونہ جس میں کون بہت بری سی ہوگی جہاں پائے جائیں گے پڑیں گے یا مرنے اور جہاں سے اٹھیں گے مرنے

سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ

نہ کہ سنت ان وقت میں جس میں پہلے گئے تھے اور آپ سنت ایسی میں کہ ان وقت میں

تَبْدِیْلًا یَسْأَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عَلَّمَہَا عِنْدُ

وہاں سے سننے اور آپ سے قیامت کے متعلق پوچھے میں کہہ دیجئے اس کا علم تو صرف اللہ سے

مِلَّةَ الْاَرْمَاقِیْنَ مُسْلِمِیْنَ کَرِہَہُ کَرِہَہُ سے ۱۲۔ آئے اور مسلمانوں کے خلاف بھڑائی اور میں نے اسے

بد نہ کریں تو وہ بد نہ کریں ایسی ہی وہی کہنے کے لیے کہ وہیں پھرتا رہا نہ کہ جگہ پر آپ کو اب یہ طریقہ تسلط عطا کر دیا گیا ہے کہ وہ

وہ آپ کے مصلحت کے سرگرمی کے ساتھ پھر وہاں سے

۱۳۔ جسوں اور ان سے ہے اس کا مصلحت ہے جسوں اور مصلحت میں پہلے ۱۴۔ جواب ۱۵۔ حق حکم و اسباب

تقریباً ہی سہجہ ہوتا مصلحت مصلحت فرمائی ہوئی ہے کہ ان پر تسلط کر دیں گے اور آپ ان کے قتل کا حکم دے

کہ اس میں ہمت نہ ہو کر دیں گے۔ قتل کر دیا جائے اس کے متعلق دو قول ہیں پہلا یہ کہ جہادوں میں قتل

غیر کا مال ہے اس شخصیت میں بھی ہوگا کہ وہ ماریت قتل قتل میں کچھ حصہ ہوں گے۔ پھر اس میں قتل کر دیا جائے گا کہ

۱۶۔ جہادوں میں لڑی جائے قتل۔ دوسرا قول یہ ہے کہ غلبہ وقت ضرورت کی صحت ہے۔ ان سبوں میں اور مصلحت

یعنی وہ ہمت قتل عرصہ میں قتل میں رہیں گے اس کے بعد میں یہاں سے کال دیا جائے گا

۱۷۔ کہ مصلحت اور بد مصلحت کے لیے اسے مجبور تیرے ہوش میں کوئی نہ کریں یہ چند ہی ہیں گے اس کے

جہاں میں یہاں سے کال دیا جائے گا جہاں یا میں گئے ان پر ہمت اور جنگ دہائی۔ جہاں میں وہ پائے جائیں گے کہ وہاں

مکمل بحث ۲۰

مکمل بحث ۲۰

نہوں نے سنا کہ کچھ عورتوں نے جو کہ نبوی علیہ السلام کے صہا کی طرف سے اس کی بھری ہوئی مومیں بہت گئیں۔ ان کے لیے راستہ بن گئے۔ یہ ساحل پر بسا مہلک پہنچ گئے۔ حرم اور اس کا لشکر ان کی آنکھوں کے سامنے تھا۔ وہاں ہجرات کے لیے گئے۔ یہ صہا میں وہ پہنچے تو اپنے بول سے ان کا خطاب کیا۔

اور نبی سے کہے گئے کیا صہا میں قریب نہ تھیں جو تو ہم کو دہاں سے صہا کے لیے یہاں میں دیا۔ تو ہم سے یہ کیا کیا کہ ہم کو صہا سے نکال دے۔ کیا یہ تجھ سے صہا میں یہ بات نہ کہتے تھے کہ ہو کہ نہ کہتے تھے کہ ہم صہا کی خدمت کریں۔ یہ کہہ کر صہا کی خدمت کر دیا۔ وہاں میں رہنے سے صہا پر ہوا۔ عروج ۱۲۰۱۱

دشت صہا میں جب دھوپ لگی اور یہاں سے ٹنگ کیا تو یہاں گھٹائی کرنے لگے۔
"اور اس میں بنی اسرائیل کی ساری جماعت نبوی اور بادلوں پر بڑھنے لگی۔ وہاں اسرائیل کے گے کاش کہ ہم خدا کے ہاتھ سے ملک صہا میں جب ہی رہا ہے۔ ہاتھ سے شہر گشت کی بادلوں کے پاس میں گول بھر کر دلی کھاتے تھے۔ یہ کہہ کر تو ہم کو اس میں باہر میں اسی لیے آئے ہو کہ ہمارے مجمع کو بھوکا دے۔ عروج ۱۲۰۱۲

مذہب تصنیف کے لیے ملاحظہ ہو:

کتاب عروج ۱۲۰۱۱

کتاب مسمیٰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵

اللَّهُ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۖ إِنَّ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

اور ہمیشہ سچی اور درست بات کہو۔ اللہ تمہارے گناہوں کو درست اعمال کو درست کرے گا اللہ اور تمہارے

ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝۱۱

گناہوں کو بھی معاف کرے گا اللہ اور جو شخص حکم خدا سے اور رسول کا توہم کسی شخص حاصل کرے جو مستحق کبیرہ گناہ

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَلَيْنَ

ہم نے ہمیشہ کی یہ بات آسمانوں پر زمین پر پہاڑوں کے سامنے کہ وہ اس کی دوسری مثالیں تو میں نے

أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ

عاجز کر دیا اس کے لئے خدا نے سے درود ڈر گئے اس سے اور اٹھایا اس کو اسال سے ہے شک ہے

اللہ اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ کے پیار سے رسول کا دل دھکا اور اس کی شاق کا کار کا ترست نہ کی وہ ہے تیس آنقری

اور رسول کا شیوہ اختیار کیا ہے۔ وہ جب امت کو توہم اور نہ ست بات کر کے کوئی قبول دات تھا صاف ہے نہ لکھ

اللہ بھی کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے کہ اپنا شمار سارے تو اللہ تعالیٰ سے

اعمال کی سبکی سے پاک رہا وہ گناہ اور نہیں شرب قبول پہنچے گا جس سے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میں یہ عمل

صالح کی تربیت عطا فرماتے گا۔

اللہ اور اس سے پہلے جو فرض ہیں تم سے روہی تھیں وہ سب صاف کر دی جائیں گی۔ وہ تو کہہ میں کے ساتھ تم سے گناہ و

جسے تھے جسے منظم سے بھی انھی یاد دہشت جانتے گی۔ جو فرضوں سے جو فرض مل تھا: تیار کر کہ ہے وہاں سے بھی نہ سہل: ہونا

کی تحریر ہو کر دی ہونے گی اس دھمک کی تحریک میں تم محترم و مکرر بنا دیئے ہو گئے۔ واقعی اللہ تعالیٰ صحت ہے کہ کسی سب سے ہر نظر ملے

اکرم فرما ہے اور اس کے دل کو اپنی باتوں کو لگاتار سے آئنا رہتا ہے تو اس کی گایا بی ہٹ جاتی ہے اور اس کے چہرہ پر ایک

دور رستا جو نظر آتا ہے۔ سبے ساتھ لگتی کے وہ اس کی طرف کچھ پہنچ جاتے ہیں۔

اللہ فرض عظیم اور اطلاع داریں کا تابع صرف اس کے سر پر رکھا ہوا ہے جو ہر قسم و رضائی کا اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول مسلم کے ہر ارشاد کے سامنے بعد شوق اور بہتر عزت پامریار رکھا دیتا ہے اللہ تعالیٰ میں بھی اپنی ہیئت کی اللہ سے پاک

عیب محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا لی راہی کی ملائی کی تربیت عطا فرماتے آئیں تو میں

”شیخ حمید فرمود کہ نظر اور بلا حق بود۔ بر امامت قدرت عرض شکل امامت را بہ فراموشی گردید و لاہرہ طلبہ بانی
برمان حمایت فرمود کہ برداشت تو دیکھ داشتی از من“ (نور المیان)

یہی شد تباہی سے جب یہ امامت حضرت آدم پر پیش کی تو آپ کی نظر اس وقت امامت اور ثقل پر نہ تھی بلکہ امامت
چیز کی کئی دینی تھی۔ وہ اس کے پیش فرماتے ہیں جو قدرت و وحدت تھا اس نے امامت کی گزلی کہ نظروں سے اوجھل کر دیا جب
کہاتے ہیں یقیناً مطلب نہانی سے آدم کی اس نیار سہی جو تخت سے کوش ہو کر دیا کہ اے آدم! اٹھا تیرا کام ہے اور اٹھاے
کی قوت دیا اور تیری حفاظت کرنا یہ کام ہے۔

یہ صوفیائے کرام کا مسلک ملا حرامیئے ماس کی ترویج کا حق حضرت علامہ یانی ہی نے ادا کیا ہے۔ چلتے ہیں
نہیں کہتا ہوں کہ تہیت کا سابق اس بات کا متعلق ہے کہ یہاں جو امامت منکد ہے اس سے وہ امامت مراد ہے جسے
صرف انسان اٹھا سکتا ہے اور کوئی مخلوق اٹھاے کی منت میں رہتی مگر اس امامت سے نواب و حکام طرح ہیں تو انسان کی
خصوصیت میں حکم جس اور ملائکہ کی صف میں اس طرح کہ ان کی خصوصیت انسان پر لازم آئے گی کہ ہر گز ان کی شکل تو یہ ہے
بسمون القہر و الامار و لا یعدون۔ وہ دن رات شیخ میں مصروف رہتے ہیں اور اس میں جھکتے اور انسان کی یہ حالت میں
اس کے صوفیاء و کرام نے امامت کی تعریف اور ثقل اور کمال عشق سے کی ہے میں نے عقل استقلال کے وہیے معرفت الہی حاصل کرنا چاہا
اور عشق کی نگہداشت کو ملا کہ معرفت الہی تک پہنچاتی ہے۔ ومن ثقباق العرفۃ العلیہ امر و بلا مانعہ لورد العقل و نار
عقل و لورد العقل یحصل بہ معرفۃ اللہ تعالیٰ امامت قلب و نار بعشق یحصل بہ معرفۃ اللہ تعالیٰ منکد بہ معرفۃ اللہ
بیک نشیختگی اس کے کرم ہر جہت میں لیکن ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک مخصوص مقام ہے جس سے آگے وہ تجاوز نہیں
کر سکتا اور معرفت کے باعث میر تقی میر دعاات تک تکی کرتے تھے چنانچہ حضرت انسان کی خصوصیت ہے۔ عالمی فی الی المرتبہ غیر
ت حیاہ بدار العشق ہما عروس حبیب الی

اس کے بعد علامہ صرف لکھتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے جو تفسیر میں ہے وہ کیا ہے وہ یہ ہے
کہ امامت سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے عاقبت انسان میں دو وحیت کی ہے جو تعلیمات و اتیہ دائرہ کو تہم کرتی رہتی ہے
صانع حق بھی عبادت و ربانیت سے ملائکہ کی معرفت میں شامل ہو جاتے ہیں پھر بھی ان کے حزم میں تعلیمات معانی کی ہیں تعلیمات
و اتیہ کی اہمیت میں ملتی۔

آخر میں علامہ صرف مظلوم جعولا کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان میں دو فرق ہیں ایک ہے علیہ السلام کی سید
اسی فرقوں سے اس کے دل میں تعلق اور برتری کا عہد یہ ہوتا ہے جس سے وہ معرفت کی پہلی سے آخر کی پوئیں کو سر کرنا ہے وہ
بسی طاقتوں کے باعث اس میں جا کئی اور شفقت بھیجے گا عہد یہ ہوتا ہے جس کے باعث وہ طویل باعقل اور چکر عبادتوں کا رچ
میر و محفل سے برداشت کرتا جو سزا محراب کی طرف بڑھا جلا مآ ہے مگر یہ دو فرق انسان میں نہ ہوتیں تو وہ بھی ساحل عالمیت پر
میر نہ رہتا اور بھی آرمش کے تدویر طوائف سے ہر وقت نہ ہونے کے لیے تیار نہ ہوتا۔

وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَةَ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

شُرک کرنے والوں اور شرک کرنے والیوں کو اور گناہ طلب و گمراہی سے اللہ تعالیٰ یمن و ایمنہ ایمان و ایمان والوں پر اللہ سے

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

اور اللہ تعالیٰ مسرت بخشنے والا بخیر و برکت سے بڑا ہے

مولا نا جاننے سے بھی طلب حاصل کا معنی خوب کیا ہے۔

۱۔ میرا اس کسب و کار و تجارت

۱۱۔ انسان کے لیے اس بات کو کسی نے قبول نہ کیا کہ میری ان تمام امور و جہول

ظلم اور آس کی ہستی خود را

۱۔ اس کا ہم یہ تھا کہ اس نے اپنی سستی کو نہ کر دیا تھا کہ اس سے سرحدی حاصل کرے

محل اور اس کے ہر حق بود

۱۱۔ اور اس کی حالت یہ ہے کہ حق کے لیے جو کچھ تھا اس نے اپنے دل کی ترس سے مٹ دیا

کچھ غفلت کے ہیں مدد است

۱۱۔ وہ ظلم است

یہاں ان صفات ظلم و عدول کے ذکر کرنے سے دو غامضے حاصل ہوئے، ایک تو اس منت کا پتہ چل گیا جس کی وجہ سے

انسان اس بارداشت کو غافل سے کہے یہ آواز ہو، اور دوسرا اس کی حاکم کی منقبت اور توصیف کر دی گئی کہ یہ ان صفات عالیہ سے

متصف ہے۔ جہر عیون و منقبتہ نہ، اللہ تعالیٰ و رسولہ ذکر، جہر باحوال القرآن المکریم۔

۱۔ یہ نام باقیت ہے جس میں اس نے گناہ سے کاغذ پر یہ آواز کر جن مردوں اور عورتوں سے منافقار روش اختیار کی یا جن کو

اور عورتوں نے گناہ کیا شرب کیا وہ تو مذہب عجم کے تھے مگر ان سے اور جن مردوں اور عورتوں نے ایمان قبول کیا ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنے

نطفہ و کرم کی گناہ و مافی اور اس مشکل مردوں کے لیے آسان کر دیا۔ یہاں یہ خوب اللہ کا معنی تو یہ نہیں کہ ہمیں حکم طلب و کرم سے متوجہ

ہونا ہے۔ اسی پر حج یا زکوٰۃ و صرفہ و صدقہ یا احیاء و معاد ہر وقت القرب بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و معصرت، کشتش اقبال

اور قرب کے واسطہ عالیہ عطا کر کے ان پر گناہ کرم کرتا ہے۔ (مظہری)

آیت میں مومنین اور مومنات سے مراد وہ لوگ ہیں جو اہل کفر و کفر سے تھے اور تقیفات میں مشغول رہتے ہیں۔ (مذہب)

مومنات مومنین کی منقبات (مظہری)

۱۱۔ اس کے بندوں سے جو عورتیں صدور مومنین میں ان کو وہ صفات فرماتا ہے اور چونکہ ان کا کام ان سے سرزد ہوتا ہے،

اس کو ہمیں اپنی رحمت کے طفیل مرنے تک دمانی کا درجہ دیتا ہے اور وہ بارگاہِ ناز اور کہاں یہ پیکرِ عجز و نیاز
رب کریم کی انہی دو صفوں غفور و رحیم کے مدد سے ماکہ راو محبت شکر کی کائناتوں و چیزوں آگے بڑھتا چلا جاتا ہے
اور آخر کار وہ صلی حبیب سے شاد کام ہوتا ہے۔

فَاَطِيعُوا اللَّهَ وَالْأُمَّةَ وَاتَّقُوا رَبَّ الَّذِي هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ
وَيُؤْتِي الْمَرْغَبَ وَهُوَ الْعَظِيمُ مِنَ الْعِلْمِ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَ أَيْدِيهِمْ وَلَا يُحِيطُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

محمد حکیم شاہ

۶ رجب ۱۴۰۹ھ ۲۹ اگست ۱۹۸۷ء

تعارف
سُورۂ سَبَا

قاصد: اس سوئے پاک کا نام سب سے پہلے لفظ آیت تیرہ میں مذکور ہے، اس کی آیت کی تفسیر چرن ہے آٹھ صد تئیس نکات اور ایک ہزار ایک سو بار دعا کرتے ہیں۔

فرمانہ نزلوں: یہ سورت کنی ہے مگر ہر ایک کتابت میں اس کا شمار ہے اس کے مضامین کا اندازہ آسانی لگا پا سکتا ہے کہ یہ سورت کنی فلسفہ کے وسط میں مائل ہوئی ہے یہاں کا مسلم کی درخواست ہے اہل مکہ کو چھوڑنا تھا اور وہ جس طرح اس کی توجہ اور راستہ پر توجہ سے ہی اس رحمت کو نام یاد دیا جاتے تھے ابھی نہیں اس حقیقت کو بھری طرح احساس نہیں ہوا تھا کہ یہ رحمت ایک ایسے ہمگیر انقلاب کی رحمت ہے جو ان کے فلسفہ کی اساس اور مشرقی رسم و رواج اور سماجی نظام کو ہی زخم برہم کر کے لگا کر اس سے نکلے گا۔ جو ان کے دلوں اور فہموں کی دنیا کو بھی بدل دے گی۔

مضامین، اس وقت کی ابتدا عمارت تھی جس کی جگہ ہے اور اس کی کمر پائی اور عظمت کا اعلان کیا جا رہا ہے اس کے بعد توجہ قیامت پر کھنکھار کر ہوا عرض تھا اس کا جواب ملے اور یہ مانتے تھے حالہ العیب کے روز اور العاقبہ سے دیا جا رہا ہے کہ اس رب کی قسم جو عالم العیب ہے قیامت حضورؐ نے کی ساتھ ہی یہ بھی ہے "وہ قیامت قیامت کی عظمت بھی بیان کر دی کہ اس کے بغیر عدل و انصاف کے ساتھ کچھ نہیں ہو سکتے نیک اگر ان کو ان کے اعمال پر جزا اور نیکانوں کو ان کی سیئہ کا پرہیز کی سزا عاقبت کے روز ہی کوئی طرح مل سکتی ہے

اللہ تعالیٰ اپنے ایک اور مصلیٰ مدعو کو اس دنیا میں جس اعلیٰ درجات سے سرفراز کرتا ہے اور جو عزت و شرفی بخشتا ہے حضرت دائرہ اور حضرت یحیٰٰ عیسا السلام کے ذکر سے اس کا اظہار فرمادیاں جس ہیبت و جلال کے باوصف جس طرح وہ اپنا حق مدعی و کرتے رہے اور اپنے منعم حقیقی کے شکر گزار رہے رہے اس کا بیان کر کے جس ان کے نفس قدم پر چھونے کی ترغیب دلائی اور یہ بھی یاد دلانے کے لئے کہ بندے فخر و آسائش کے باوجود طاعت و امتیاز کا طریقہ اپنائے رکھتے ہیں۔ بارگاہ اسی میں ان کی یہ سرافرازی الٰہی عظمت کو کم نہیں کرتی بلکہ اسے عارِ عامہ بخادق ہے۔

ان کے ذکر کے منہاجا کیسے یہی مسرتی کا حال بیان کیا جو نور محمد کی رحمت کی سرسبز رہی جس کا بیانیہ نظام بڑا متقی یافتہ تھا۔ ان کا حکم سرسبز و شاداب جاہدیت اور صلہ تہذیب کے لئے جوئے کھیتوں اور لون میں وہی نمودوں کے باعث رشک مردوں یا براہمہ لیکن جب وہ

وَسَيُكَلِّمُكَ فِيهِ رُوحٌ أَرْسَلَ قَدْ خَمِيسُونَ أَيْدِيَهُمْ كَيْتُ وَبَعْدَ

سورت سب کچھ ہے اس کی پندرہ آیت میں اور پچھتر نام ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمت کی سرشار ہے ہمیشہ رخصت فرماتے والا ہے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهٗ

سب تعریفیں اللہ کے لیے جو مالک ہے ہر شے پر لا جبرتاوں میں ہے اور ہر شے پر کامیاب ہے اللہ کی

الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ یَعْلَمُ مَا یَلْبِیْجُ فِی

کے لیے تعریفیں آخرت میں ہے اور وہی راز و برسات ہے مگر ہے اللہ وہ جانتا ہے جو زمین میں

الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا یَعْرُبُ

دلیل ہوتا ہے اور جو اسی سے نکلتا ہے ہر وہ جانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے جو آسمان کی طرف اوج

لے لیتا ہے کائنات کی جہاں اور پتھروں میں سرچھنی اور زری پر کاغذ بھی اللہ تعالیٰ ہے مالک بھی وہی ہے اور ہر چیز اسی کے

دوران کے مانتے سزا دہ ہے جو برائی و گنہگاروں کی ہے اسی کے فضل و کرم کا پرتو ہے جو ہر حال و گنہگاروں کی میں پناہ دیتا ہے

اسی کے جس اور کی مدد دیتی ہے اس لیے ہر شے کی مدد دیتا اور کی شے ہے

اللہ ہی اصل و آفرینہ کی صفت اور خود ہے یا مستحق تعریف کی جو ہے اور مرفوع ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

یعنی تعریف

یہاں مقدمتہ اور صلہ اس کا موصوفہ ہے اس لیے موصوفہ ہے

اللہ اس سے یہ بتا کر صرف اس جہان مان کی سرچھنی کی ہیں کہ عالم آخرت کی ہر شے لا خالق و مالک بھی وہی ہے وہاں بھی

اس کی مٹنی ہوگی جو صحت کسی کو نہیں اسی کی خود و عطا کا کرشمہ ہوگا اس لیے وہاں بھی ہر شے کی مدد و نصیب کا منہ اور صرف اللہ کا

ہے کہ "خبر کو یہاں مقدم ذکر کر کے اس امر کی طرف توجہ دے کر دیکھو اس دنیا میں دینی عطا و نصیب اس کو چھوڑ کر فیض کی حمد کرتے ہوئے

جو دیکھ قیامت کے دن سارے جہاں کی حقیقت اپنی تمام رعایوں کے ساتھ عیاں ہو جائے گی وہاں حمد ہوگی تو

صرف اس مالک و مدد دہی کی

اللہ تعالیٰ کا ہر شاہد و سرکار اس کی شریعت کا مرقع و کبر و عطا و فضل کے سارے فیصلے اس کی حکمت و مانی کے آئینہ دار

فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

وہاں ہے اللہ اور وہی ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔ اور کفار کہتے ہیں

لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عِلْمُ الْغَيْبِ

ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ آپ فرمائیے: تم آئے گی اپنے رب کی خبر جو وہ علمِ غیب ہے اور قیامت ضرور آئے گی۔

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا

نہیں بچتی کچھ کچھ سے وہ ہر ذرہ کوئی چیز آسمانوں میں اور زمین میں۔

لَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ لِيَجْزِيَ

مذکورہ جہتوں میں ذرہ سے اور نہ کوئی بڑی چیز بڑھ کر نہ کم ہو اس میں اس کا ہے نیکوئی اور

پناہ وہی مخلوق کے اعمال اور ضروریات سے اپنی طرح ماخوذ ہے۔

اللہ اللہ کے ہر فعل کا بیان ہو رہا ہے۔ میں میں جو میرا اصل ہوتی ہے، بارش کے قطرے، بجلی، پانی، صدیات و غیرہ اور جو میری

حق ہے میرے کاموں سے جو میرا کرتی ہے اور جو مجھے سے اوپر جاتی ہے۔ وہ ہر چیز کا تفصیل سے جانتا ہے۔

۱۔ وہ ہر مومن اور کافر کو دیکھ رہا ہے۔ وہ ہر مومن اور کافر کو دیکھ رہا ہے۔ وہ ہر مومن اور کافر کو دیکھ رہا ہے۔

میں کہ وہ انہیں سزا میں دے سکتا ہے یا یہ لوگ یہ وہ ہر مومن اور کافر کو دیکھ رہا ہے۔ وہ ہر مومن اور کافر کو دیکھ رہا ہے۔

ہو سکتے ہیں اور جو اس کی نصرت لے رہا ہے اور جو اس کی نصرت لے رہا ہے اور جو اس کی نصرت لے رہا ہے۔

پناہ دے دیتا ہے۔

۲۔ کفار و کفر قیامت کے منکر تھے اور اس، نکاح میں بڑے متشدد اور متعصب تھے اور بڑے دشمن تھے۔ کفار کے قیامت

میں آئے گی، اس لیے ان کا مذہبی بڑے وعدہ و وعید سے لایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

اکرام و اوقار سے کسب تمام اظہار فرمائیے کہ قیامت منور آئے گی، تمہارے اظہار بھی بڑے بڑے اور بڑے بڑے ہیں۔ خود مجھے جتنے ہندو

کی قسم جو عالمِ عیب سے قیامت منور آئے گی، عالمِ عیب رہتی کی نصرت عطف بیان اور میں سب ہی کہتے ہیں۔ یہاں ہم

کی نصرت و ذکر کرنے میں خلعت یہ ہے کہ وہ قیامت کا نکاح اس وجہ سے کیا کرتے تھے کہ جب وہ مرا جائیں گے اور میں ہر سے ہونے

صدیاں بیت جائیں گی۔ اس طرحی خدمت میں ان کی مذہب، ان کا گوشت پاستہ مٹی میں مل کر گئی ہو جائے گا جو کے جوئے ان دوزخ

کو گناہ سے کماں پھینک دیں گے ان متشدد و تہوں کو جمع کرنا اور ہر میں اسی وجود کے ساتھ رہ کر کسی طرح ممکن نہیں عالمِ عیب

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ

الترتیب سے اللہ جل جلالہ کے ساتھ رہنا اور ایک بہت بڑی چیز میں اس کے لیے کھنکھار

كَرِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُجْرِمِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

درجہ بہ کثرت، گوشمالی کرتے رہے ہیں کہ ہماری کہنیوں کو قتل کر رہے ہیں۔ یہی ہے جیسے

مَنْ رَجَزَ الْيَمُّ وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ

میزی تم کا صداک بڑا ہے شہ اور جاتے ہیں وہ لوگ خیریت علم دیا کی عمر جو آپ کی طرف ماس کی گئی

نہ کہ اگر یہ شبہ نہ ہو کہ وہ ایک ایسا شخص ہے جس کا علم محدود ہو۔ تقدیر ناقص ہے لیکن
لیا مستحق ہے کہ اسے والدہ محدود عالم سے باجمہر شہید کرنا چاہئے۔ وہ اسے خود میں دیکھتا ہے کہ یہ کون سا شخص ہے جس نے اس سے کلمہ
کہا۔ اور اس کے لیے قیاسی دلائل دے گا کہ وہ اس شخص سے کلمہ نہیں سیکھتا۔

۴۔ قیامت برپا کرنے کی حکمت جان کی جارہی ہے

شہر میں ہر لوگ ہماری آیتوں کو غلط ثابت کرنے کے لئے عرصہ مختصر نے میں ضابطہ عدد کو نہیں پہنتے ہیں، اور اس طرح وہ بھی مغلوب کیا جاتے ہیں۔ یہی ابطالِ ادلت و التکذیب ہے۔

۲۔ صحابی کی خواہش کرتے ہوئے علامہ مرقی

۱۰۱. میر کا جانا ہے عاصی و احمق و عادیہ و سبقتہ قرین،

ملائہ راجستھان اس کے ملین میں نکلتے ہیں۔ اجرت مدد و

فلانہا بن عیال فرشتے ہیں، اسی معجزہ میں قدرت اللہ تعالیٰ دیکھو۔ یہی چنگھان کے مطابق وہ اللہ تعالیٰ کی کھستک
 عاجز گردیا جاتے ہیں۔ اسی مناسبت سے میں نے اس کا ترجمہ ہر دینا کیا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم تو برابر اڑیں اگر کھٹکلیں گر رہتے ہیں تو قیامت آئے گی اس میں دوبارہ مردہ کیا جائے گا اور ان کے

محال ہے کہ اسے میں اس سے باہر پرس ہر گئی لیکن یہ لوگ جتنے کہ غلط ہے میں کہ شیعہ میں اور اس پر طرح طرح کی کہنے کی محبت انہیں

کرتے ہیں اور ان کی طرف سے قتل و غلبہ کا شمار نکالتے ہیں جیسے عاتقہ ہیں۔ اس طرح وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ بیٹا مارا وہ ہیں گدو۔

ہماست بڑا کرنے کا ایسا مشورہ کر دیں گے کہ محض ان کی طرف سے انہیں جو کوئی حقیقت ہیں۔ ہادیہ بعد قلعہ ہے اور ہمارے حکومت ہے

یہ تمنا ہے کہ قریب مت قائم ہو۔ نیکمیل گراں کی عجیب کا اجر ملے۔ جکار خود سرکش ہے مگر توہم کی سرچشمہ اس فیصلہ کو کوئی بدل نہیں سکتا۔

دورہ جیسے اس کو عملی جامہ پہنانے سے کمالیہ دور کو مستثنیٰ ہے۔

الْبُحْبُحُ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ

عزت و مقام حاصل کرنے کے لیے وہ وہاں کو جیتے جوتے

الْمُهَيَّنَّ ۖ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكِنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتِ عَنْ

مسبب ہی تو سب کے لیے اس کے ممکن ہیں ہی متانی موجود حق

يَمِينٌ وَشِمَالٌ ۚ كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ بَلَدًا

عرب و ہندوستان میں طرف ٹکے کھانڈ ہے۔ یہاں کے دیار اور مسکن کے تشویش کروٹے

مومن سے انور ہے اپنے آپ کو سمیٹتے ہیں، مگر خود ان سے متوہمات پانچاں تو بہن کے دل کی کاشت فاش ہو گئی۔ بیڑہ لوگ
بواہن جناب کے غیب دانی کے دل کی کھوپڑی کو پا کر کہہ رہے تھے کہ یہ تو کیا ہے کیا کہیلے دل کی تہ سے سر جھوٹے ہیں۔ دینے الٰہی اور ایک
حسادت اعلیٰ یہ غیور صاحب اللہ سے کھڑے جس کا کسی بہن میں نے راز کو بانٹ دیا۔ اسی سے حسادت ایسی ہونے کا آثار
ہیں کہ کامل یا نوری میں ایسی حد مومنین پر جو حقیقت واضح ہو گئی کہیں کے سرور جو عیب دانی کی لالچیں مارا کرتے تھے وہ بالکل غیور
تھے اگر نہیں غیب کا علم اور وہاں جہاں جہاں کو اس عیب سے تہہ ڈالنے نہ سکتے یا اس سے کام نہ لے سکتے یہ بہن کو گھر پر یہ حقیقت کھل
گئی کہ جنات کو عیب کا کون علم ہیں۔

جنت کے رہ رہ کر ملک میں جوے کے ساتھ ساتھ حضرت سے یہ بات کہ موت کا مناجات کی کرنا ہوا وہاں اگر صاحب ایک نماز
رکھ کر اور وہ ان کے سامنے تو اس کا توں بڑا رہتا اور وہ زمین پر گر کر ہے پھر موت کے بعد چہرے کی رنگ میں ہاتھ
حصہ میں طرح طرح کے موت نہ ہوا جسے کہتے ہیں نیک ماں آپ ماں نیک لگاتے کہتے رہے جس کی طرح خوب کی طرح
شعبہ رہا جب پہلی بار وہ رہا نیک اور وہ بہت بڑا تھا وہ دیکھ کر کہتے ہیں پک صاحب رہا وہ تو گویا کہ قدرت خود ہمیں نے خود
کو نہ ترک اور ہمارا کوئی شری بہرہ اور نہ ہمارے بے صورتوں کو ظاہر نہ تھیں سے مناجات کر دیا کہ کب کی طاری ملک
ماں وہاں رہتے تھے رہتے رہتے اس کا مقام کے بعد میں اس کی تہن سے کہہ کر دیکھو

میں نے حضور بن کر وصل اللہ تعالیٰ طلب و توفیق سے کسی صحابی سے دریافت کیا یہ میں نے تہہ منسا کی مرد کا نام ہے اسی صورت کا نام ہے یا اسی ولادی کا۔ حضور کے دو بایا بن ہوئے اول ولدہ عشرہ فیکس الحسن مہجہ عشرہ و سابعہ عشرہ اربعہ
یہ ایک آدمی کا نام ہے اس کے دس بیٹے تھے چھ بیٹے شاکست پر رہنے اور چار تار میں ان کے والد نے صاحبان امر و
ہے اس کا سب نام یہیں لکھا ہے جو کس بتجربہ جس پیر میں قحطان انوار میں کثیرہ علماء مسیب کے علم سے ہیں
کی ترقی کی ہے صرف اتنا لکھا کہ ہے کہ اس کا نام محمد بنس تھا اور اس کا لقب تھا کیوٹہ کہ سے جنگ میں مست پہلے قیدی رہا

لَا تَسْأَلُونَنَا أَجْرَ مَنَّا وَلَا نَسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۖ قُلْ بِحَسَبِ

تم سے پوچھیں میں تم سے پوچھوں گی تم سے کہیں اور تم سے پوچھوں گی تم سے کہیں اور تم سے پوچھوں گی

بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَاطِلِ ۚ قُلْ هُوَ الْفِتْنَةُ الْعَلِيمُ ۖ قُلْ

کون کسے کا جو وہ فتنہ کرے گا جانے دو میں تم سے اور میں سے کہیں اور میں سے کہیں اور میں سے کہیں اور میں سے کہیں اور

أَرُونِي الَّذِينَ أَهْكَمْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۖ

مجھے دکھاؤ وہ شریک ہیں تم سے اللہ کے ساتھ لاؤں گے ہر ایک میں بھلائی دی اللہ کے جو دوست اور دوست

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَلَٰكِن أَكْثَرُ

اور میں بھیجا ہوں تم سے آپ کو تمام لوگوں کی طرف بشارت دینے والے اور نذر دینے والے لیکن

اگر وہ ایمان نہ لائیں تو آپ کو بھیج دیا ہے۔ لیکن اگر وہ ایمان نہ لائیں تو آپ کو بھیج دیا ہے۔ لیکن اگر وہ ایمان نہ لائیں تو آپ کو بھیج دیا ہے۔

کے حق میں ہے اور جو تم سے وہ کیا کہہ رہے ہیں تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

میں نے تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

اللہ تعالیٰ ہم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

کر سکتا ہے کہ اس سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور تم سے کہیں اور

اسْتَضِعِفُوا الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا وَلَا أَنْتُمْ لَنَا مُؤْمِنِينَ ۖ قَالَ

کرور کچھ ماننے والے ہیں سے جو کچھ ماننا کہتے ہیں اگر تم نہ ہو گے تو ہم ضرور ایمانور ہوتے۔ جواب دیجئے

الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا الَّذِينَ اسْتَضِعِفُوا اَنْتُمْ صَدَدُكُمْ عَنْ

ہتھہ ان گروہوں کو یہ کہیں تم سے نہیں روکا جاتا

الْهُدَىٰ بَعْدَ اِذْ جَاءَ كُفْرًا كُنْتُمْ بَجْرِمِينَ ۖ وَقَالَ الَّذِينَ

ہدایت نہیں کہہ سکتے۔ صہبہ اور جانتے قدر سے پاس آؤ تھو در حقیقت تم گمراہ تھے کہیں گے وہ

اسْتَضِعِفُوا الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكَرَ الْبَلِّ وَالْهَارِ اِذَا تَمَرُّوْنَا

کرور لوگ ان ضروریوں سے اباب میں جو کہتے تھے کہ وہ کھڑے ہیں اور کچھ ماننا کہتے ہیں کہ

اَنْ تَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَتَجْعَلَ لَهُ اَنْدَادًا ۚ وَسِرُّوا التَّدَامَةَ لَنَا سِرًّا

لیجئے کہ تم اللہ سے منکر کر دو اور یہ کہیں کہ اس کا سر ہائیں تھے اور دل ہی دل میں کہتے ہیں گے منہ کیجئے

صہبہ قومیت کے دن انہیں قبول سے نکال کر اللہ تعالیٰ کے مدد پر پیش کیا جانے لگا اس وقت ان کی حالت یہی تھی۔ سارا حال
اُن پر چھا ہوا، اگر نہ میکین ہے (وہ قومیت سے ہر شے کاٹ رہے ہیں گے۔ صہبہ صہبہ ان کے ہر کچھ بولنے والے دیکھیں گے تو
ہیں میں اُن کا طریقہ کار دیکھیں گے۔ ان آیت کا منہم واضح ہے

شے اس کی ترکیب جو طلب ہے۔ کرور اور صہبہ لوگ کہیں گے کہ اسے سزا دے۔ قرأت ان سلام کے خلاف سازشیں کرتے
تھے کہیں وہ ان کی آیت پر اعتراض کرتے کہیں حالی قرآن پر پستیوں کہنے کہیں سلاطین کی فتنہ حال کا مذاق اڑاتے اور انہیں اور
اس ایک چین دہلی کہتے تھے کہیں روپہ قرآن پہ جو سہی سہی رہا ہے۔ خدا و کس کے کہنے سے اس سے منکس ہوا وہیں
انہیں دیکھنے کی ضرورت نہیں انہیں بدیہ کے ماننے والے تھے تو جو سراج مگر صہبہ کا مزہب تھا جو تو کہتے ہیں کہ تو تم
کے دانہ اور ہے کہ کس کے لیے وہ اختیار ہیں اسے قرآن ذکر کرتے تھے اس سے سند یہ بھی سید کی سے خود کیا ہے۔ جو نے اس کی
پڑی پڑی عشق کی سہجہ ہم اس فقیر پر پیسے ہیں کہ صہبہ اپنا آہنی دہلی چھوڑ کر گراہ ہو گئے ہیں۔ لے جا رہے سزا دے۔ یہیں ہی حق
سے روکنے کے لیے تم شبہ و دور کی قسم کے کرور صہبہ کہتے دہتے تھے۔ کیا تمہاری جھکوں پر بروقت اسی قسم کی گھٹو میں ہوا
کرتی تھی تم لوگ کرور پر اسے رہنے کی بروقت تو غیب نہیں دیا کرتے تھے، یہی تو تمہاری۔ نگاریاں نے وہیں اور وہیں

أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُخَضَّرُونَ ۚ قُلْ إِن رِّقِيَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

وہی لوگ عذاب میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے۔ بیش آپ وہ اپنے بے شک یہاں دگر مٹا دو کر دینے دے

لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ

کرمیں کے لیے ہا شاہے اپنے سے دے اور تک کر دیتا ہے کہ ہے ہا شاہے اور جو بھی خرچہ کرتے ہو تو وہ اس کی رقم

فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۚ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ

اور سے دیتا ہے اور وہ خیر ترین رزق دے والا ہے۔ اور میں زندہ کر کے اس کا پچ

يَقُولُ لِلْمَلِكَةِ أَهَؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ۚ قَالُوا سُبْحَانَكَ

درشتوں سے تم کہہ گا کیا یہ لوگ تم ہی کو پوجا کرتے تھے۔ وہ (درشتے) عرض کریں گے تو پاک ہے

أَنْتَ وَلَيْسَ مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ

تجس سے ہمارا تک تو ہے ہمارے کہ وہ۔ کہ یہ تو جن کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر

بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ۚ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا وَلَا

ان پر ایمان رکھتے تھے۔ ہیں آج تو میں سے کوئی ایک دوسرے کو۔ نفع پہنچائے گی قسمت مکتا ہے ہر

بیش من ہر شخص کو ملے گا کہ عذاب میں جو تک دیا جائے گا۔ وہ اور کو اور میں ہمارا نہیں ہے

۱۱۔ جسے مشرک قابل درشتوں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ ان کا متبع تھا کہ درشتے دعوہ داند اللہ تعالیٰ کی بیشاں میں نمک

کے دن انہیں شرمندہ کرنے کے لیے درشتوں سے تم ہمارا جانے گا ۱۱ یہی شکست لکھو، اسے ٹانگہ یہ میں تار سے کجائی

تم تو اس میں غیب پہنچتے ہو گے اور ان سے قبل سے بڑے گمراہ ہو گے۔ درشتے کہیں گے اسے ہمارے ملک! اسے

مہر و برقی تو ہر قسم کے شریک سے منزه ہے۔ ہمدی ہمدی ہی تو ہے، ہمدی دنی ہی تیرے ساتھ تو ہی ہمارا کا اور تو ہی

ہمارا مالک۔ ان سے تو ہمارا فضل کوئی حق نہیں۔ ۱۱ اس امت ریشہ امیدی متولاہ و طبعہ و سببہ و مخلص فی العبادۃ

و قرطبی، علامہ آؤی کہتے ہیں: ۱۱ اس امت امیدی غریبہ من دوہما احوالہ میںنا و جمیعہ رزق المٹا، یہ تو شیطان و

اس کے واروں کی تم ہا کرتے تھے اور اس میں درشتہ کہتے تھے۔

خَرَاءُ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا

نشان کہ وہ ہم کہیں گے جن پر ظلم کیا کہ چھو آتش جہنم کا عذاب جس کو تم

تَكَذَّبُونَ ۚ وَإِذَا تَنَاسَلْتُمْ عَلَيْهُمْ آيُنَا بَيِّنَاتٌ قُلُوبًا هَٰذَا إِلَّا

مٹا دیا کرتے تھے اور جب آپ کو سال ہوا تو میں انہیں جلدی نہیں دیا تا کہ وہ اعلان میں نہ آسکتے تھے یہ سچ ہے

رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ عَنْ مَا كَانُوا كُفَرًا بِأَبَائِهِمْ وَوَقُولُوا هَٰذَا

یہ شخص جس سے راہ روک رہا ہے کہ وہ کہہ رہا ہے کہ تم نے اپنے باپوں کی کفر سے روکنا چاہتا ہے یہ کہنے میں نہیں ہے

إِلَّا أَفْكٌ مُفْتَرًى وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْعَاقِلِ لَتَأْجَأَ هُمْ إِنَّ

یہ توڑ کر مٹا دیا سو اور کیا کہتے ہیں کہ اسے میں صواب وہ ان کے پاس نہ کر سکتے

هَٰذَا إِلَّا سَعْرٌ مُبِينٌ وَمَا آتَيْنَاهُمْ مِنْ كِتَابٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا

یہ مگر جادو دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اسے پڑھ سکیں اور نہ

أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ تَنْذِيرٍ ۚ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

میں ہم نے بھیجا ان کی طرف آپ سے پہلے کوئی ڈرے و تارے اور کیا کہہ رہا ہے کہ وہ ان سے پہلے کوئی کتاب

۱۳۱ میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راہ کی فیکر مہارت کرتے تھے اور ان کو اپنا سمجھ رہے تھے قیامت کے دن وہ ایک کلمہ

کو کوئی لفظ یا قصہ نہ پہنچا سکیں گے کہ کہہ سکیں گے اے اللہ تعالیٰ میں نے تم پر کیا ہے گا تا کہ ان سے روک کر انہیں

نہیں ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کہنے میں ہی کہہ سکیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہے یہاں تو ان کی بہتری

کے لیے کر رہا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو کوئی سے جتنا دیا گیا ہے تو ان کو تو توکلت کہہ دیا کہ وہ لوگ جو رہا ہے

اور کہتے ہیں کہ یہ سارا جھوٹ ہے۔ اس میں ہر بات دیکھنے سے پتہ چلے گا کہ حق ہے یا جھوٹ ہے۔ یہاں تو کوئی کوئی کہہ

کچھ ظاہر پا سکتے ہیں

۱۳۱ میں کہ ہم نے ان کو ذکر کیا جا رہا ہے۔

۱۳۱ میں سے پہلے بھی میرے انبیاء و مرسلین نے انہیں انہیں ان کو کلام سے روک دیا۔ ان کو کلام

يَدِي عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ

سخت عذاب کے لئے ہے چہ (۱) چاہئے اور اگر (۲) معاوضہ میں لے تم سے کیا ہے وہ تمہارے ہی

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ قُلْ

دیکھو میری اور میری کا اجر تو مجھے اللہ کے پاس ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے (۱) چاہئے

إِنْ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَٰمُ الْغُيُوبِ ۝ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا

بیشک میرا باطل برحق سے چھڑ جائے گا ہے وہ سب فیصلوں کو جاسے دلا ہے (۱) چاہئے اسے محبوب (۲) اعلان کرنے کے حق علیا

يُبْدِيُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۝ قُلْ إِنْ ضَلَّكُتُمْ فَأَنَا ضَالٌّ

اور اہل حق کی گمراہی کا علاج ہر گز (۱) چاہئے (۲) قدر سے گمان کے مطابق (۳) اگر میں ایک گمراہ ہوں اور اہل حق

مصادق اور میں گمراہ نہ ہوں کہتے تھے۔ اب تم ہی بتاؤ کہ میں کیا ایک گمراہ کی تبدیلی مانگی ہے کہ تم نے میں کے بارے میں اپنی رائے

پر مبنی ہے۔ ان امور میں کچھ نتیجہ کو غور کرو یہ ہمیں میں سے مل کر تاثر اور ایک کچھ جو اس میں ہا کر ان سے تہذیب خیال کو

لیکن خدا برحق ہے اور خدا کی ایک طرف دیکھ دو محض حق کچھ کے ہے اگر ایسا نہ کہ تو قیامت اس قیامت پر ہی کہے کہ اللہ کا محبوب نہ

ہمونی ہے اس پر تا سبب کا اثر ہے۔ نہ نہ مڑی ہے۔ اور اس کے پیش نظر کوئی سیاسی مادی ہے یہ کچھ کر رہے ہیں جس قدر

خبر خواہی کے لیے کہہ رہے۔ وہ نہیں غلط اس سے کہا، کیا جانتے۔ وہ نہیں بد وقت خواہ محنت سے بچ کر رہا ہوتا ہے۔

دل کی آغوش سے اس میں دیکھو اس میں بچاؤ ان کی قدر کو۔ ان کے بد وقت اٹھانے سے فائدہ اٹھاؤ تو پھر نہ بدیش اور

سادہ فہم لوگ جو ایسی باتیں کہتے ہیں تو زیب نہیں دیتیں۔

۱۳۴۔ اللہ تعالیٰ اپنے ہی کرم کو حکم دیتے ہیں کہ آپ اس میں رہیں گے اگر میں نے کبھی تم سے کوئی معاوضہ طلب کیا ہو (۱) چاہئے

میرا کیا ہو تو وہ تم سے واپس لے لو میں اس میں وہی کا اجر تم سے آنکھوں سے مانگتا ہوں لکھو یہ کیا کہتے ہو (۲) یہ وہی وہی وہی

توجہ و توجہ اور یہ دنیا ہی مجھے اگلے بری گاہ میں تو دنیا میں سے یہ دیکھ لے کے کہ یہ میری نہیں میری (۳) اور دیکھو اللہ میرا

رہب کی سب سے جگہ جگہ ہے اور کی جگہ اس کے خواہے تم جو کہتے ہیں غور نہ دیتے جو نے اس کے ہاتھ چکے ہیں اور اس سے

مجھے اتنا دے کہ تو اس کا تصور ہی نہیں کر سکتے میرا رب وہ ہے جو میرے غور محض کے غلامی اور اعلیٰ احوال کا مشاہد کر رہا

اس معین و غیر رب پر ایمان رکھتے ہو سنو میں یہ جہالت کیے کر سکتا ہوں کہ باقی نبوت کا دعویٰ کر رہی ہوں۔

۱۳۵۔ آپ دیکھتے میرا رب وہ بخار و قہار ہے کہ باطل کی طاقتوں تو میں باقی کا اور کرتا ہے اور اس میں یہ وہ کہہ کر کہہ کر دیتا

مَكَانٍ بَعِيدٍ ۝ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ

کرتے رہے تھے اور رکاوٹ لگادی گئی تھی کہ ان کے درمیان اور ان پر اس کے درمیان تھے جو وہ

اوی برقی ہیں۔

ایک کفار اسکا بیان لایا ہے کہ میں اور تو بیکر لپکتے ہیں اب وہ وقت بیت گیا ہے وہ گویاں دور ست دور اسکی
 جہد میں کھولیں۔ وہ روز شب کچھ کہتے تھے کہ میں حق کی طرف چلے دلائل کے پاس تکرار دیتا تھا جب
 سعادت و برکت دیکھ دلائل کے دلائل پر نہ کر سکتا دیکھتا تھا اس وقت اس برقی سے مانعہ راغاید
 آج قیامت کے دن وہاں ہے کہ ہر ایک کا قرابت مل جائے۔ ان کی تو تمہیں پہچانے "مالکین میں محفل"

تلاوتش کا سن رہتے ہوئے ظاہر ہری گئے ہیں۔ وقت اس مسئلہ فریاد و فحش و فحش من
 مکان بید ہوں، ابھی بتاؤں انہیں و آخر وہ نہ کھڑو بہ لایا ہے۔ یہی تلاوتش کا سنی کسی پر کر دینا ان کے
 کے اس ارشاد کا سنی ہے کہ آج قیامت کے دن وہاں کس طرح کچھ ہیں جب کہ وہاں وہ اس کا کار کرتے رہے
 قرن کرم میں ہی متعلق ہے اس لیے کہ میں کہتا کہ خود اس کی مدد میں کے قصور ہے۔ میں بتاؤں میں اپنے
 کرنا اور میں تمہیں کہتا ہے اللہ تعالیٰ میں جہنم میں عطا دے۔

نکے میں آج جان لائے گا کیا مانعہ دیا میں تو وہاں ہے اس کے ساتھ کھڑی کوئی ہے اور ان کی اس آوری میں
 مشغول ہے۔ میرے ہی عزم کے کلمات کا کار کرنے کے سامان کا کوئی مشغول رہتا۔

ایک جب کوئی شخص یہی کہتا ہے اور ہر سوالیہ کہتا ہے تو جواب کہتے ہیں۔ بقدر ہالہیب، الحریب لغزلی کل
 من یحضرہ لا یجف۔ ہر قدری ویرجہ ہالہیب۔ (قرطبی)

کنا کا کوئی عمل ہے نیز کی عقلی دلیل کے پتہ کھینچتے رہے ہوتے ہیں کہی اللہ تعالیٰ کی توحید کا کار کوئی ہے۔ کہی
 قرآن کو من گھڑت ہے کہتے ہیں کہی قیامت کے عہد کا مدق اڑتے ہیں۔ "من مکان بید کہ کوں کہ سیر و گویا کہ رہتے
 گوی کہ ایک تو میرے میں تیر رہے ہیں۔ دوسرا حاتم سے بہت دور کھٹے ہو کہ کیا اپنے تیر دلائل کا نیز بھی شاد و پرگشت
 ہے ہی ملان لگے کہ اس آیت میں بھی عدم محکرات کا جو مل ہو گا اس کو بیان کیا گیا ہے۔

تھے اس آیت میں بھی قیامت کے دلائل اللہ پر جو گھڑتے ہیں اس کو بیان کیا جا رہا ہے
 میں اس وقت ان کی انی خواہش ہو گی کہ اس کا بیان نہیں کرنا چاہتے اور میں جواب سے کہات ل جائے لیکن آج وہ
 ہیں اس آسود کو نہیں دیکھتے ان کے درمیان اور ان کے آسود کے درمیان ایک وجہ لگادی گئی ہے جس کو کہا ہے ان
 کے میں کا مدد میں ہے۔ آج یہی ہی کہہ رہی تھی۔ انکے ہر امت ساتھ اور ہی قسمت کو کرتے دور میں ہیں
 اپنے مابین گئے۔

بِأَشْيَاعِهِمْ مِمَّنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّزِيدٍ ﴿٥٤﴾

اس سے پابندی جو کہ ہے اسے بہتر اور گہرا کیا ہے۔ یہی غلط فہمی و رویہ تھا جس نے قندیل کے جود و سحر کو بھی شکست دلائی۔

۳۔ استیلا، جمع یعنی ہے شیعی کی اور شیعی جمع ہے شیعہ کی یعنی من کے معرہ مقیدہ دوسرے کفار کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا گیا ہے۔ مروب پاسب، معنی کا اسم فاعل ہے اس کا معنی ہے دوسرے کو شک میں ڈالنا۔

ہم نے مریوب پاپا، علی کا اسم ناطل ہے اس کا معنی ہے دوسرے کو شک میں ڈالنا۔

أَرَبْتُ اَلْوَحْدَى جَعَلْتُ فِيْهِ رُبِيَّةً ، وَرُبِيَّةً : اَوْصَلْتُ اِلَيْهِ اَلرُّبِيَّةَ فَمِنْ اَلْعَرَبِ

یعنی وہ کہ بھت شگ میں یہ نیتا بڑھنے کو دوسرے لوگ بھی ان کے باعث شگ میں مبتلا ہوتے چلے گئے، ویسے ان کا شک تینا سنگین قسم کا تھا کہ وہ دوسروں کو بھی سنے لیا اور ان کے نصیب کا میراث بھی خاں کر گیا۔

إيمانك ثميد و بالذ متعين - اعمد الصراط المستقيم صراط الذي في السموات عليهم

غير المصرى عليهم ولا الصائين. أمين ثم آمين

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَتَجَنَّبَ الْكُفْرَ وَدَسَّسَهُ الرُّدُوفَ قَرِيبًا وَعَلَى آلِهِ وَهِيَ دِيَارُكَ وَسَلَامٌ .

قد فرقت جزیفہ نما سے ہندو تعلیمات و قدما احد خودی بھیجی ہوتی ہے ترجمہ شہدائی لا یہ

إلا الله واشهد أن محمد رسول الله

لا زالت رعاية الله هموم العباد

ووكالة الحج حكومتها العامة

بِأَمْرِ الرَّحْمٰنِ وَعَظَمْتَ شَأْنَهُ رِيسَ بَرَحَانِهِ وَاسْتَأْذَنْتَهُ يَوْمَ عَدُوِّهِ وَاحْتَرْنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَحْتًا

بروز است یارب کریم جواد و هاب۔

محمد سکرمہ

بھارتی

وقت الفجر - يوم السبت

ط. ۱. رجب ۱۲۳۴ م. ۴۹. اخطی ۱۹۴۶ م.

یزد و سرحدی

وقتِ عصر

یوم انکشاف جامع و عظیم ۱۹۹۸

١٤٠٨ هـ / أغسطس ١٩٩٢ م

مکمل

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ

بیکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲۰ جو صلاح فرمائے اللہ تعالیٰ لوگوں کو اپنی رحمت سے تو

فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۝ وَمَا يُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۝ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

سے کوئی نہ کھنکے والا نہیں اور جو روک دے تو کھول دے اور اس کے روک کے بعد کچھ اور

هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ يَأَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

وہی سب پر غالب و قادر ہے ۱۲۱ اے لوگو! یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو اس سے تم پر ہوئی ہے

پیش نظر رکھو کہ قدرت الہی ہاں نہیں ہے۔ اس کا واسطہ جناح اور بازو میں کسی کھنکے کسی کوئی کسی کو کہاں پائے

کئے ہیں اور جس جیل بند فرشتے سے بھی نہیں اس سے بھی زیادہ پر مانتے ہیں کہ تمہارے گھر میں ہے

جس میں حضور ان مہربان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راہی جبریل علیہ السلام

سقاۃ بصر - دوسرے

ترجمہ: حضرت ابن مسعود کہتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبریل کو دکھا کر ان کے چہرے پر تھے

اس سے ایک طرف دشمنوں کی قوت اور غیر معمولی صلاحیتوں کا علم دیا اور دوسری طرف ان لوگوں کے رحم و مہلت کی بڑی

کڑی جان کو یاد دلاتے ہیں۔ بتا دیا کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی ایک عایت ہی ہے جو ان لوگوں کو نصیب ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہیں

۱۲۱ اللہ تعالیٰ ایک طرف کوئی بھی موقوف پر جماعت قوت میں اور دوسری طرف ان لوگوں کی حالت میں جس طرح جو سب سے بڑی اور

بزرگی عایت و آیت ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کے لیے اثر نہیں اور اس کی عطا کسی کو حق اس کے کافر سے

کچھ اس کی رحمت پہ نہیں ہے اس کے رحمت ہمارے کفار پر نہیں ہیں اپنی رحمت کا دوا دہ وہ جس کے لیے نہیں دے

کس کمال میں کہ اگرچہ اسے بد کرے اور اگر وہ کسی پر ہے در رحمت کو بد کرے وہ کسی کی قوت میں کہ بیکسٹی سکھ

سکے وہ قادر ہے اس کا سوا اس کی شے نہایت کا محدود ہے

بیعت کا اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ کسی بد چیز کو قبول دینا۔ یہاں ہمارے جیل کے کسی میں مستقل ہو ہے وہی عطا کی بخشش کرنا۔

ترجمہ: اسی کے عطا کیا گیا ہے۔ اسی کا جیل جس سے نجات دہر اور اطلاق و اردہ الاطلاق تجوزاً طلاقاً اللہ تعالیٰ

سب - دوسری

۱۲۲ اللہ تعالیٰ کے ہر مقررہ چیز کر کے کے بعد دوسرے جس سب اس کی طرف سے کرے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہم

نعمت و دولت اور غیر ان نعمتوں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے انہیں یاد رکھو اور اس نعمت حقیقہ کا شکر ادا کیا کرو ورنہ

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟

بھلا تو تلو کیا افسوس میری اور عاقبت بھی ہے عقیقہ ریش دیکھا ہے آسمان اور زمین سے

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَآفَى تُوفِّكُونَ ۚ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ

فیس کوئی سہو بخیر اس کے سوا اس سے مرعوبی کر کے رہا ہے۔ اور اسے سبب اگر یہ آپ کو غفلت رہے اس درگاہ کوئی

رُسِلُ مِنْ قَبْلِكَ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ يَأْتِيهَا النَّاسُ إِنَّا

ات میں آجپ پنے بھی رسوں کو بھلا گیا اور آفرکار، جس کی طرف سے اسے ان کے ہاتھ میں ملے اسے کو! زیادہ دیکھ کر چھٹا

وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا فَلَا تُغْنِيَكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغْنُرْكُمْ بِاللَّهِ

مذکورہ بالا ہے۔ یہی وجہ کہ میں نے آلہ سے نہیں دیوی تھی۔

عبدالمجيد طاهر الشكر (قرطبي)

تہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی خالق نہیں۔ قسمیں بھی اس نے پیدا دی ہیں اور تمہارے رب کی کے سوا کسی سامان بھی کسی کے پیدا کرنے

بلیق میں حبیب اس کا گورا شکرکیہ میں ترہق رسانی میں بھی کہس کا کرنی شکرکیہ میں حبیب خالق بھی دی ہے اور اوراق بھی دی تو

مردود الصواب کہ اگر کوئی شخص جو عبادت کرے کے لائق ہو، اگر اس میں مصیبت کو لایا نہ ہو۔

یہ تو فکروں کے دو درجہ پر نکلتے ہیں۔ اولیٰ درجہ کا سنی پیرامیٹر اور ایف اے کا سنی بحیثیت پرنسپل

ماہر قلمی اور دماغ میں تعبیر نے یہاں افلاک کو تو لٹکوں کا سہارا دیا ہے مگر تم کتنے نادانوں سے کہہ لے، حلقہ دارق اور ہے

ہر مہینے سے مزید کرشمات کی چیز کی میں دے دوں گا جسے جاسے ہو جس قدر کہ باقی کے ساتھ دے دوں گا۔

فہرست کتب و رسائل مطبوعہ قرطبی

۱۴ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حسب راہ حق سے مسکن و مگر دانی میں مظلوم ہوتے تو رحمہ اللہ خود محال پر کے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

محبیب: کارکنوں! سچا میں میٹھے سے باطل پرستوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا ہے اس لیے کہ یہ

ہر اکبر نے یہ سب معاملات خود کار انداز میں اپنے پاس ہی اسٹ کرتے دیکھے ہیں، وہ خود مختار ہو گئے گا

۳۔ بی بی زہراؑ تاسیس دکن کو تو حیدرآباد، محنت و ہوشیاری کے ساتھ کتاب گھر کی تائید و معاونی، اسپتال، میونسپل کونسل اور دیگر اداروں کے

یہ بات فریاد جو انسان کی تباہی اور بربادی کا باعث بنتی ہے جس میں دوسرے خطاب کا ختمنا کس چیز سے کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو حدود بیان

کہ کیا مست آئے گی اور تم سے تمہارے اہلخانہ کے پاس سے ہیں یا نہیں ہوگی۔ یہ وعدہ کسی مافوقی کائناتیں جو صبرناوہدہ کے میں شرم

سَائِي شَرَابُهُ وَهَذَا امْلَأْ اُجَابُ وَمِنْ كُلِّ تَاكُلُونَ لِحَمَاطِرًا

میں کاپیا یا عطر رہے اور یہ (دوسرے) نعمت نہیں کھدائی میخ اور دونوں میں سے تو کمانے سو توتا، ہر شے کے

وَتَسْتَخْرِجُونَ حَلِيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُكَّ فِيهِ مَوَاحِرَ

اور نکالے ہو ریت کا بدن جسے ڈھپنے ہو۔ لے اور تو دیکھتے ہے کشتیوں کو بد میں کھلے چوٹی قرہائی

اِتَّبِعُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ يُولِجُ الْيَلَّ فِي النَّارِ

میں ماری میں آکر تو خالق کر انکے صلہ سے مایوس ہو گئی۔ یہ تیرا صلہ دیکر گئے وہ داخل تو ہے کسی رت کے نہیں کر

اس شمس کے بعد سہو و خوش دلی میں رہتی حب، ایضا فزت شعیہ الصدوتہ مست شیشی یا بیاس کو کھانے
نیل ما ہو کسرا عطش و عطری صانع، سہل و سہل و اس کا بیابست و مکار، جوی گئے سے بچے تر، پلا جانے
مع فیکیں۔ نجاج، شہید، مفرح، امریکائی، وقیل و مراد، بحرق موحتر، ہر اپے کھا، سے پک کے دھ سے
ملاوے، انگری، مایوس ہو رہی تھتے ہیں، بعد اجاج، ی صلح ہو اصلاح بھی کھائی تھی۔

سنگہ دانہ کے اس تملوت کے اور جو دلی بھیوں کا، وگرت تار سے کھانے کے ہے دستیاب ہو تھے، طویل مسدہی سفر
میں اگر جو رک کے و سار تر، ہی برہائی تو خیال کے گوست پر سہل کر، و نیت کر سکتا ہے ہر کسی کی قدرت کا کر تر لا حظ ہو، بیاس
کو دیا لی بھیوں کا گشت لہر، اور کھانے کے تو بل ہو مہو کھائی مسدہی کی بھیوں کا گشت نہیں لار کھائی ہو اگرچہ میں ہی
میں وہ ہیں، جو رک کھائی ہیں، وہ تو کر و اور کھائی ہے، کچھ میں ہا سکتا، نہیں اس کی بھیوں میں نہ مسدہی کے چلے سے اور
وہ دھند چہ و القاس خالق کی نصبت کاس سے، رید و روش تو عیون کوئی ہو، ہی نہیں دیکھتے۔

لنگہ اس کا مزید کہ حاطہ ہو کہ اسی مسدہی میں تیس موتی جو بہت اور وہاں میں گئے ہیں کو ریدوں کی طرح پس کر تم بنی
زیب و زینت کو چار چاند لگا سکتے ہو۔

لنگہ اس کی خایت کا مسدہ میں تیس تم میں ہو تا، تم من کشتوں من بہائی جو کہ مسدہی ہماوں کو دیکھو اپنی پشتوں پر
مزاں کھوں کو کھانے و ماروں لاکھوں من مسدہی سے کھانے، مسدہی کو جوں کو چیتے ہو سنے ہی مراد تصور کی طرف نہتے
چہ ہا سے ہیں تاکہ تم پہنے کھ سے دوسرے کھ میں ہا کر طم اور مزیکھو، اپنا سہل و خات سے ہا کر ہاں کی ستروں میں ڈونٹ
کر و ہاں کے لاو رت اور صورت کی صورت خیر و اور میں ہے و طم میں لاکر تہی اور ایک سفر سے دوسرے کھ کھو اس تمام پر
کو تو ان کر مہنے اللہ تعالیٰ کا فضل کھ ہے، مایوس ہے اس کا وادہ حق ہے کشتوں، مایوس ہو رہی تو کی تشریح کرتے ٹھٹے کشتوں
اد جوت متن ما، مع صورت و صحاح بھی کر کے میں ہاں کو اس طرح حیران کہ اس سے شہید ہو کشتوں حب و دلی کو چرئی

دُعَاءُكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكْفُرُونَ

تم کی پکار اور اگر وہ سنا دیتے تو نہ جواب دیتے اور روز قیامت ان کا کفر ہو جائے گا

يُشْرِكُكُمْ وَلَا يَنْفَعُكُمْ مِثْلُ خَيْرٍ يَأْتِيهَا النَّاسُ أَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ

تم اپنے شریکوں کا شکر ادا نہیں کرتے، تم لوگوں کو جو تم سے بہتر ہے وہ تم پر آتا ہے، تم لوگوں کو جو تم سے بہتر ہے وہ تم پر آتا ہے

إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ إِنْ يَشَاءُ يُدْهِمَكُمْ وَأَيَاتُ الْخَلْقِ

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب غنی و مہربان اگر اس کی مرضی ہو تو تم کو دھمکے گا اور آیتیں

جَدِيدٌ ۚ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ

ایک نئی عورت اور یا اگر آقا خدا تعالیٰ کا قصہ خواہ نہیں اور یا وہ جس سے ایک عورت کو نہ بھاری

اُخْرَىٰ ۚ وَإِنْ تَدْعُهُمْ ثِقَلَةٌ إِلَىٰ جِهَةٍ لَا يُحْمَلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَكُلٌّ

کا بوجھ ٹیٹھ اور اگر بلانے کا چستہ بوجھ اٹھانے والا کسی کہ اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے نہ اٹھالے تو نہ اٹھالے تو نہ اٹھالے تو نہ اٹھالے

كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۚ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا

کون جیسا قریبی ہو سکتا آپ صرف ان کو نہ کہتے ہیں جو اپنے رب سے غیبی ڈر رہے ہیں اور عبادت میں قائم ہیں

لشہ وازرہ صفت ہے اس کا صفت جس صفت ہے اس کا مطلب ہے لا تحمل من آفة اقرص اخری
 رزق ہادی یعنی کون کس کو پتہ ہے رہنما کے ہے وہ کسی دوسرے کے لئے کا بوجھ نہ کر سکتا ہے
 سورہ صافات کی آیت ہے اور ہمیں افسانہ و تصاویر شائع کروں وہ بوجھ نہیں لے سکتا ہے اور نہ
 طاہر اور ہمیں افسانہ کے اس سے کہہ کر بدلتے ہیں متلاشی ہیں کہ سورہ صافات میں جو لوگ کا ذکر ہے وہ لوگ
 ہیں جو کفر اور باطل کے مرتعہ خود ہی گمراہ ہو کر اور ترک گئے اور رسول کو بھی راہ حق سے ہٹا دیا اس میں گمراہی
 ہو کر ان کا عمل تھا ایسے لوگ کہ جس بوجھ ایک ہی بلکہ ہر ایک کا بوجھ اس میں گمراہی کا ہے ان میں سے کدو نے سے
 دوسرے کو جتنا بوجھ میں ہو گا وہ دوسروں کو گمراہ کرنے کے لئے بوجھ بن کر ان کے لئے بوجھ کے لئے بوجھ بن کر ان
 کا عمل ہے اسی طرح لوگ اگر کسی ایسی نہیں کا ضل ہے۔

شہ پہلے موسم کی طرح تھیں کہ ہر ایک ہے۔ مشقت، بوجھ سے نہ بڑا یا ہدی ہوتی ہے نہ ذکاوت و دلالت کے لئے متعل
 ہوتا ہے۔ ورنہ ای بعض اوقات اور در۔ حمل، ماکھ، حلقہ، اس بوجھ کو کہتے ہیں، چٹے پر لڑا ہوا ہر بوجھ
 میں یا درجنوں کی شافلیں ہر سے مل کتے ہیں۔ والحمل حمل غریہ و العنقہ و قرحی،

حدیث فضیل بن عیاض سے منقول ہے اس سے مراد حدیث ہے جس نے تجھ کو بوجھ اٹھانے اس دن پہنچے
 کہ کہہ گی یا ولدی! نہ کہیں بھی بلکہ وہاں اندیکہ شہی طے مقام اندیکہ تجری بلکہ وہاں فتول بل یا فتلا
 نے میرے بیٹے کی میرا بیٹا تیرے ہے قرار گاہ نہ تھا کیا میری بھانجیاں تیرے ہے شکرہ و تھیں کیا میری گود تیرے ہے رہا
 جگہ دہلی، وہ کہے گا ہاں میری، ملن ہاں!

فتول یا بقی قد انشئ ذمیری فاحمل عی صفا ذہوا احد فتول ایڈ عی یا افتاء فاقی بدنی عینک
 مشغول و قرحی، چہ وہ کہے گی میرے بیٹے میرے گناہوں نے میری کمر توڑ دی ہے میں اس ابا سے ایک گناہ تو اٹھاؤ

الصَّلَاةُ وَمَنْ تَزَىٰ فِيمَا يَتَزَىٰ لِنَفْسِهِ ۖ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ (۱۵۱)

میں نماز کرتے اور جو پاکیزگی اختیار کرتا ہے سو وہ اپنی ہی نفس کے لیے ہی مفید کرتا ہے جسے اور پاکیزہ ہوگا۔ اللہ ہی

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۖ وَلَا الظُّلُمُتُ وَلَا النُّورُ ۚ وَ

جس کو نظر ہے اور جس کو نظر نہیں ہے، اور تاریکی اور روشنی۔

لَا الظُّلُمُتُ وَلَا النُّورُ ۚ وَمَا يَسْتَوِي الْأَخْيَارُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ

تاریکی اور روشنی، اور زندہ اور مرے ہوئے۔

وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَفِيٌّ ۖ

اور اللہ ہی جاننے والا اور پوشیدہ ہے۔

اللَّهُ عَلِيمٌ خَفِيٌّ ۖ

اور اللہ ہی جاننے والا اور پوشیدہ ہے۔

اللَّهُ عَلِيمٌ خَفِيٌّ ۖ

اور اللہ ہی جاننے والا اور پوشیدہ ہے۔

اللَّهُ عَلِيمٌ خَفِيٌّ ۖ

اور اللہ ہی جاننے والا اور پوشیدہ ہے۔

اللَّهُ عَلِيمٌ خَفِيٌّ ۖ

اور اللہ ہی جاننے والا اور پوشیدہ ہے۔

اللَّهُ عَلِيمٌ خَفِيٌّ ۖ

اور اللہ ہی جاننے والا اور پوشیدہ ہے۔

اللَّهُ عَلِيمٌ خَفِيٌّ ۖ

اور اللہ ہی جاننے والا اور پوشیدہ ہے۔

اللَّهُ لُئِمُّهُ مَنْ يَشْكُرُ وَكَأَنْتَ مُسْمِعٌ مَنْ فِي الْقُبُورِ إِنَّ أَنْتَ

اللہ تعالیٰ کا نام ہے جس کو ہر شے شکر کرتی ہے اور آپ ہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے جس نے جس نے جس نے

إِلَّا نَذِيرٌ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِنْ مِنْ أَهْلِ

مگر نذر دہائے ہر قوموں میں ہے جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

إِلَّا اخْلَا فِيهَا نَذِيرٌ وَإِنْ يَكْذِبُونَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ

نہیں جس میں کسی قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

قرآنی بیان پر مبنی ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

جس نے ہر قوم کے خلاف ہو کر رہتے اور اگر وہ آپ کو مٹواتے ہیں تو کوئی قوم نہیں جس نے دہائے ہر قوموں میں ہے

قَبْلَهُمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالْزُبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ثُمَّ

اور ان سے پہلے ہی تخریب دینے والے تھے کہ اس کی طرف سے دیکھیں کہ ان کی سیدھی اور ان کی کتاب سے کون سا کلام ہے

أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ

ان کی کہ جس کی کوئی حد نہیں ہے کہ ان کا کہہ رہا ہے کہ یہ سیدھی ہے یا وہی ہے میں نے اس کی کتاب کیا تھا کیا تم دیکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ہے

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا وَمِنَ

آسمان سے وہی ہم نے اُن سے اس کے لیے پھولا چرا کے پلے اس کے رنگ کے مختلف ہوتے ہیں مثلاً

الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ

ہاں اس سے بھی رنگ کے مختلف ہیں کہ ان کی سیدھی سے مختلف رنگوں میں ان کی شہادت کر لیں وہ ہیں اور اس سے سمجھ سکتے ہیں کہ

جس طرح احادیث میں ہے کہ ہے یہ ان آیت میں ہے کہ وہ یا ایہا الناس اذی رسول اللہ الفکیہ جیہذا یہ دیکھنا

الہدایۃ الا حکم اللہ الناس جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس رشتہ داروں کی کے مطابق تمام نبی روح انسان کے ہے کہ ان کی

روحوں میں تو یہ کسی روح رسول کی گواہی نہیں دیتی۔

فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ مَاءً فَجَعَلْنَا مِنْهُ غُلَامًا زَوَّاجًا وَنَحْنُ نَعْلَمُ كَيْفَ نَحْكُمُ

مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رسول اللہ علیہ السلام کے لیے جوڑ دیا ہے اور ایک روح ہے اور ایک ہی ہائی نہیں بھولیں کہ ان میں ہی نہیں

ہاں کہیں۔ رنگ والے اور رنگ سب کے ایک ایک خصوصیت اور اثرات کی ایک خصوصیت سے یکساں ہیں اس کی مثال میں ہی

یہ کہ حکمت نبوی کی گواہی دیتی ہے۔

لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ مَاءً فَجَعَلْنَا مِنْهُ غُلَامًا زَوَّاجًا وَنَحْنُ نَعْلَمُ كَيْفَ نَحْكُمُ

مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رسول اللہ علیہ السلام کے لیے جوڑ دیا ہے اور ایک روح ہے اور ایک ہی ہائی نہیں بھولیں کہ ان میں ہی نہیں

ہاں کہیں۔ رنگ والے اور رنگ سب کے ایک ایک خصوصیت اور اثرات کی ایک خصوصیت سے یکساں ہیں اس کی مثال میں ہی

یہ کہ حکمت نبوی کی گواہی دیتی ہے۔

لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ مَاءً فَجَعَلْنَا مِنْهُ غُلَامًا زَوَّاجًا وَنَحْنُ نَعْلَمُ كَيْفَ نَحْكُمُ

مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رسول اللہ علیہ السلام کے لیے جوڑ دیا ہے اور ایک روح ہے اور ایک ہی ہائی نہیں بھولیں کہ ان میں ہی نہیں

ہاں کہیں۔ رنگ والے اور رنگ سب کے ایک ایک خصوصیت اور اثرات کی ایک خصوصیت سے یکساں ہیں اس کی مثال میں ہی

یہ کہ حکمت نبوی کی گواہی دیتی ہے۔

لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ مَاءً فَجَعَلْنَا مِنْهُ غُلَامًا زَوَّاجًا وَنَحْنُ نَعْلَمُ كَيْفَ نَحْكُمُ

مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رسول اللہ علیہ السلام کے لیے جوڑ دیا ہے اور ایک روح ہے اور ایک ہی ہائی نہیں بھولیں کہ ان میں ہی نہیں

ہاں کہیں۔ رنگ والے اور رنگ سب کے ایک ایک خصوصیت اور اثرات کی ایک خصوصیت سے یکساں ہیں اس کی مثال میں ہی

یہ کہ حکمت نبوی کی گواہی دیتی ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالذَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ

اور انسانوں کی، ۲۰ طرہوں کے رنگ بھی اسی طرح بدلتے ہیں جیسے

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿۲۱﴾

اللہ کے بندوں میں سے صرف اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں، لیکن اللہ بخشنے والا مہربان ہے

پہاڑوں کے رنگ بدلتے ہیں کی طرف سے کسی طرح کے متروک کے کہ وہ سیاحات کا کھنڈ ٹکانے کی ترتیب دی گئی ہے۔ جو ان کے ٹکڑوں میں امر و نہی اور نعت سے کسی عوام و عامہ غفلت میں کی وجہ ملائکہ کے لیے جہنم زیادہ میں ہے ہاں اللہ کے ہر مخلوق میں ان دونوں طرح کا پتہ چلے گا۔ جو اس وقت تک کہ اس کی کتب پر حد تک کی ضرورت ہے اسے شیطان میں بیٹھ کر رہے گا اور یہ کہ وہی قرآن اس پر مشتمل ہے اس سے لے کر کشت حیات کو یہاں کرنے میں مبتلا ہے کہیں

غریب غریب اسی شدید سواد میں مبتلا ہے

تک کہ غفلت کی مدت اور یہاں پہلے تم میں مریا میں سے رطوبت کا مرقع انسانی پر پا لیا اور اللہ مالکوں کو مختلف رنگ آئیں میں سے یہ آرت و یہ سکر باہر کھلے کھلے جاتے ہیں۔ انہیں ہر پردہ کچھ کے دو دو دیر میں ہوتی ہو کر یہ دیگر چیز کہ اللہ کی قرآن میں ہے خصوصاً ان پہلے حد تک حد تک سلامت و طاقت میں ایک بندہ کے سے لطف میں صرف یہ ہی ہیں۔ اہل قرآن تو ان کی صفات غیری استعداد و قوت میں ایک ہی صورت میں توجہ میں کر لیں۔ اس میں اگر یہ تفاوت رہا، تو اس کا باعث کے گمراہ کن سوانا میں حق و باطل سمجھ کر کہتے ہیں کیا ہوا۔

تک کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں کمال سے آگے بڑھ کر کہے گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو سزا ناموس سے مانگے ہیں اس سے زیادہ مطالعہ سے اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریا کا ایسا علم نصیب ہو گا جو انہیں میں یقین کی منزل تک پہنچانے کا اور وہاں سے حق یقین کی منزل پر لے کر دور میں طلب صادق جو تو حق کا اللہ ہے کا اور اس میں جس میں پکار کر سے کا ہوا حق یقین کی کٹھنی پر پہنچا دینا ہے۔ جہاں تک وہم کا ہوا ہے۔ وہاں سے کسی کو اس میں پہلے رہا ہوا کمال و کرامت کی طرف نصیب ہوگی۔ پھر اس حقیقت سے ان کے دل سمجھ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت سے کتنا فاصلہ ہے کہ ایک ہم کی حقیقت کیا ہے اس کے لیے چند اقوال ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: میں اللہ میں کثرت الحسب تک اللہ میں کثرت الحسبیت فرمایا: زیادہ باتیں بتانا ہم میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے نسبت دلوں کو کم کہتے ہیں۔

۲۔ امام مالک فرماتے ہیں: ان اللہ میں بکثرت الروایۃ و العاصد فرجہ اللہ فی القبط

فرمایا: ۱۔ کجرت و ادبیت کر کے کا نام ہم میں، ہر علم ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ کسی دل میں ڈال دیتا ہے

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

کتاب جو ہم نے تم سے پہلے کی ہے وہی سچ ہے۔ وہ تصدیق کرتی ہے پہلے کتابوں کی

إِنَّ اللَّهَ يُعَادِدُ الْخَيْرُ بَصِيرًا ثُمَّ أَوْثَرْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ

جیکے اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے دیا تھا۔ پھر ہم نے اس کتاب کا ان کو

اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ

ہمیں میں سے چنا۔ ہم سے پہلے ہم نے ان میں سے کچھ ایسے چنا جن کو ہم نے اپنا

وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُأْذِنُ اللَّهُ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ

اور ہمیں بہت سے پہلے چنا۔ ان میں سے کچھ ایسے چنا جن کو ہم نے اپنا

کس کیلئے ہے۔ یہاں پہلے وہ جو پہلے چنا گئے تھے وہ ان کو ہم نے اپنا

کے ہیں۔ یہی ان کی بہترین چیز ہے۔ وہ ان کو ہم نے اپنا

کتاب کے بعد بھی بہت سے ایسے چنا جن کو ہم نے اپنا

کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے

فَلَمَّا مَنَّ عَلَى الْغُلَامِ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ

پھر ہم نے ان کو ہم نے اپنا

تحت ہے۔ اس میں ایک گروہ ہے جس سے ہم نے اپنا

ہیں جو وہاں پہلے چنا گئے تھے۔ ان کو ہم نے اپنا

ہے جو وہاں پہلے چنا گئے تھے۔ ان کو ہم نے اپنا

گاہی ہے۔ وہ ان کے متعلق یہی ہے کہ ان کو ہم نے اپنا

ان کے لئے یہی ہے کہ ان کو ہم نے اپنا

نہ اس آیت کی بھی تفسیر یہ ہے کہ ان کو ہم نے اپنا

فَلَمَّا مَنَّ عَلَى الْغُلَامِ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ

پھر ہم نے ان کو ہم نے اپنا

نہ اس آیت کی بھی تفسیر یہ ہے کہ ان کو ہم نے اپنا

بمجد عمل الصلوات وازکی التسلیات واطیب التقیات واسنی البرکات
وعظمت آله واصحابه واولیادہ اجمعین۔

رب ادر عینی ان اشکر نعمتک التي اعمت علی وعلی والدی والسن
اعمل صالحا ترجمہ واصبح لی فی ذریعتی انی بہت ایتد والی من المسلمین
اللہم آمین بقاء قدر ورس علیہ الصلوۃ والسلام
محمد حکرم شاہ

مکرم شامہ

وقت الاشرق

یوم الاحد

۱۹ رجب ۱۳۹۲ھ

۱۷ اگست ۱۹۷۲

صلوۃ المظہر

یوم الخميس

۱۰ رجب ۱۳۹۱ھ

۲ ستمبر ۱۹۷۱

تعارف سورۃ النین

WWW.NAFSEISLAM.COM

تأم : اس سورہ مبارکہ کا نام تیس ہے جو اس کی پہلی آیت ہے اس میں پانچ رکوع ، تراسی آیات ، کلمات سات سو تیس اور حروف تین ہزار

ترجمہ کی حدیث شریف میں ہے کہ ہر جہ کے لیے قہب ہے اور قرآن کا قہب نہیں ہے۔ اہل اذکار حدیث میں ہے یہ قہب اصل اللہ تعالیٰ علیہ السلام نے فرمایا اپنے آوات پر نہیں پڑھا اس لیے غریب موت حالت نزع میں گئے گئے کے پاس نہیں پہنچی جاتی ہے۔ (غزوان العرقون)

زمانہ نزول : صحابہ میں طر کر کے سے چہ چتا ہے کہ یہ صحت اس وقت تاروں پہلی جب اہل مکہ پڑی شدت اور پڑی قوت سے اسلام کی تعلیمات کا کھلے گئے تھے اور اسلامی دعوت اپنے فطری حسن و جمال کے باعث سادہ و سادہ اور کو اپنی طرف تیزی سے کھینچے لگے تھے۔ اسلام کی صد افروز مقبولیت سے شریکین گہرا گئے تھے۔

مضمین : اس میں اسلامی دعوت کے تین بیانی اصولوں پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے یہی توحید، است اور قیامت سب سے پہلے حضور کی رسالت کو قرآن کی قسم کھا کر بیان کیا گیا اور یہ بھی بتا دیا کہ آپ صراط مستقیم پر ہیں

قوت دوز سے سوزین عرب نہ جوت سے کوہم بل آ رہی تھی حسابا بیت گنی تھیں اس علاقہ میں کرنی ہی جڑا نہیں ہوا تھا جرح صدقہ تک مگر رہنے کے باعث فہم و فہم کی قوتیں ہاتھ پر گئیں اس لیے انہوں نے حضور پر ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ ان کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے ایک تادم شدہ جی کا مال انہیں سنایا گیا انہیں بتایا کہ اس جی کے رہنے والوں نے اپنے رسول کو چٹایا تھا اور وہ برباد ہو گئے تھے تم ان کی بدشاعت ہار نہ کر۔ اس ضمن میں ایک بدنامی کا ذکر بھی آئی ہے جس کی قوت ایمانی اور جذبہ ہائے فطرتی آج بھی ہمارے منہ دلوں کو نئی زندگی بخشن رہا ہے۔

اس کے بعد ایک ترمیم اپنی قسمت و حکمت پر مگر ہی دلائل پیش فرمائے بغیر من ہر کون مینہ برسا ہے کسی کے حکم سے قدرتی اجاس اور رنگ ہونے قبل ہجرت پیدا ہوتے ہیں۔ سورج اور چاند کے طلوع و غروب اور ان کی مغروہ رفتار کی طرف متوجہ کیا اور بتایا کہ سب اپنے اپنے مدار میں محو فرم ہیں نہ کبھی باہمی ٹکراتی ہے اور نہ کوئی اپنے مغروہ وقت سے ایک لمحہ ہیریت ہوا ہے اور نہ کبھی کسی نے آگے گزرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ سچا نظم و نسق اس عالم

کے کسی تدبیر سے معروف عمل بعد دنیا میں انسانوں میں کشیدیں کس کے حکم سے سامان اور سافروں کو اٹھائے جو
ایک ٹکب سے دوسرے ٹکب کو جا رہی ہیں۔

انسان جس کی تخلیق ایک قطرہ آب سے کی گئی ہے وہ کس ڈھٹائی سے قیامت کا انکار کرتا ہے اور فروع کیا
پر بہات و اعتراضات کے انبار لگاتا ہے وہ پوچھتا ہے کہ ان پر سپیدہ بڑیوں کو کون زندہ کرے گا۔ اسے حبیب آپ
اس نامیہ کو بتا دیجئے فری جس نے ہمیں پہلے زندگی بخشی تھی فری جس کے ارکمن سے یہ جہاں رنگ و بو میں موجود
میں آگیا۔ وہی جس کے دست قدرت میں زمین و آسمان کی حکومت ہے جو ہر چیز کا مانتے والا ہے وہی قیامت کے دن
تمہیں قبروں سے زندہ کر کے اٹھائے گا اور جواب دہی کے لیے اپنی عدالت میں پیش کیے گا۔

اس صورت میں وہ چینی آپ کی خصوصی توجہ کی تھی ہیں۔ آیت میں سراپہ دار از ذہبت کہ بے نقاب کی گئی
ہے کہ حبیب انہیں اپنے ان صورت بد بانیوں کی صورت میں پھنسی کر کے کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ میں کوئی ظلم
نے نہ دیکھا ہے دیا ہم کو ہے ان کو رفق دینے والے اور جن کی ضرورت کو پھنسی کر کے دے دے اور حقیقت ان کا یہ جواب مع
اپنی جو کسی اور شکل پر پڑا ہوا ہے کہ ایک جھوٹی کرشمش ہے مگر وہ ایسے ہی راضی ہوتا ہے تو پھر کس کی سبب میں وہ
کسی صلیب اور قانون کی پابندی کو بھی گریں سمجھتے ہیں۔ دولت کے فک میں تمام حدود کو نہتے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بھلا
ایسی بات کہنے کا کیجئے کہ پوچھتا ہے کہ ان کے دلوں میں اپنی دولت کی اتنی محنت ہے کہ وہ اس سے بچنا نہیں چاہتے
اور کسی مردم کی محرومی پر انہیں ڈر نہیں آتا کسی خیم اور بیوہ کی حالت زار کو دیکھ کر ان کے دلوں میں رحم کا جذبہ نہیں بھٹتا
دوسری بات یہ ہے جس کا ذکر آیت ۲۹ میں کیا گیا ہے بتا دیا کہ میرے ہی کرم کے علوم و معارف کا اندھ میاں فری
مہمان آری اور شعرا کی کدب بیانی نہیں بلکہ ان کا سرچشمہ وہ کتاب منہ کس ہے جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسے اس سے
اپنے حبیب کرم پر نازل فرمایا ہے تاکہ ہر جس شخص کو بدقت بخوار کرے جس میں انسانیت کی زندگی کا تھہر کچھ اڑ جاتا ہے۔

وَكُنْزٌ لِّسَيِّدَةٍ كَتَبَتْ لَهَا الْوَيْلُ يُدْرِكُهَا يَوْمَ تُنْفَخُ السُّرُورُ

سورۃ قیس میں ہے اس کی آیتیں ۳۰۔ اس کے رکوع ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمت ہی رحمت میں رحم سمرواے والا ہے

لَیْسَ ۱) وَالْقُرْآنَ الْحَکِیْمَ ۲) اِنَّكَ لَیْمَنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۳) عَلٰی

سے نیکو آجوب دلیج تم ہے قرآن حکیم کی تمہے جیسے آپ رسول میں سے ہیں۔

۱۔ میں نے اس کے متعلق مطالعہ کے متعدد اذکرل میں ۱۱۱ صورت کا نام ہے ۲۰ قرآن کے اسرار سے ہے ۳۰ یہاں تصانیف کا اسم پاک ہے ۴۰ یاسین کا معنی دست ملے میں یا انسان ہے اور اس سے مراد انسان کامل یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ۵۰ رحمت عامیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسلام نہ کر کے ہے ۶۰ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں ۷۰ معنی ہے یا سید البشر کا۔

ملازم آری رحمت اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حدیث پاک میں ہے۔

اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی رَأْسِ الْاَقْصٰی صِرَاطِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَالَمِ بَاسُ مَعْرَظَةِ الْقَسْبِ مِنَ الْبِدَا مَا اَطْلَبَ الْفَتْحَ قَلْبَ الْقُرْآنِ بِقَبِّ الْاَوَّلِ۔

ترجمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: "میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اور میں نے دیکھا اس کے دل میں کوہ مبارک کی مانند ہیں اور سورۃ یاسین قرآن کریم کا دل ہے اور کتب طیبہ اور سیرۃ قاصدہ اس صورت کا کہ قرآن کے دل کو مبارک کائنات کے دل کے گھر سے شروع کیا جا رہا ہے۔

۱۔ کفار کفر حضور علیہ السلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا غار کرتے تھے اور طوطا طوطا کے الزامات اور استغناء پیش کرتے تھے یہاں مدلولہ عام قسم اشکار کہ رسول کی رسالت کی شہادت دے رہے ہیں فرمایا: "انسان کامل! یہ اسے حدیث حکیم کے سرور مجھے اس قرآن حکیم کی قسم ہے کہ آپ میں برگزیدہ انسان ہیں سے ہیں جو کہیں نے رسالت سے سرفرازا فرمایا ہے اللہ مجھے قرآن حکیم کی قسم ہے کہ آپ میرے راستہ پر گامزن ہیں۔

۲۔ اسے عجیب! حسب تیسرے بیان دیکھتے ہیں رسالت کی شہادت دے رہا ہے اور وہ بھی قرآن حکیم کی قسم اشکار اس کے بعد لگائی ہوئی ہے تیسری رسالت کو ماننے سے انکار کر کے تو آپ کو مدعیہ حاضر میں ہونا چاہیے۔

۳۔ قسم اٹھاتے ہوئے صرف دو فقرات نہیں لایا بلکہ دو فقرات حکیم فرمایا یعنی قرآن میں کی قسم اشکار جاری ہے یہ کوئی عام قسم کی

تَنْذِرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ تنذیر آپ تو صرف اسی کو کر سکتے ہیں جو تنذیر کرتا ہے قرآن کا لفظ

الرَّحْمَنِ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرُهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝ إِنَّا نَحْنُ

ہے رحمان رحمان سے چھپ چھپ کر ہمیں بشارت دے گا کہ ہمیں مغفرت اور اجر کرمی ہوگا۔

نَحْنُ الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ

ہم مر رہے ہیں اور ہم لکھ رہے ہیں ان اعمال کو جو وہ آگے بھجوتے تھے اور ان کے پچھلے اعمال اور پچھلے

أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ

جس سے ان کے لئے ایک صراط مستقیم ہے اور ان کے لئے ایک مثال بنائے گا ان کے لئے۔

ذُلِّ رِیَا ہے۔ اس بات کا یہ حال ہے کہ۔ آگے بھجوتے ہیں۔ پچھلے ہوتے ہیں۔ اور اس میں کمال دیا ہے۔

۱۔ ان کے لئے کمال کا کلام ہے۔ اس میں صلاحتوں کا اپنے اپنے لئے لکھنا دیا ہے۔ اس لئے کہ

کچھ نہ لکھا ہے۔ جو قرآن کو کچھ لکھتی ہے۔ وہ ان کا وہ ہے۔ ان کے لئے کہ ان کو اس میں

کو اسلام کی طرف بلاتا ہے۔ اور یہ ہے کہ وہ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۲۔ آپ کا یہ ہے کہ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۳۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۴۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۵۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۶۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۷۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۸۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۹۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۱۰۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۱۱۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۱۲۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۱۳۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۱۴۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۱۵۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۱۶۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

۱۷۔ آپ کی تڑپ ہو۔ اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں لکھتا ہے۔ اور اس میں

مصحف مجید - جلد ۱۰

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَاقَوْمِ اتَّبِعُوا

وہابی لکھا: آپ نے کہا کہ میرے پاس سے ایک شخص دوڑتا ہوا اس سے کہا کہ میری قوم پیروی کرو

الْمُرْسَلِينَ اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْئَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿۲۱﴾

رسولوں کی پیروی کرو ان کے پاس سے کوئی اجر نہیں مانگا وہ تم کو ہدایت دیں گے

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ؕ ؕ أَأَتَّخِذُ مِنْ

اور مجھے کیا حق ہے کہ میں نہ عبادت کروں اسے جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کی طرف سے لوٹنے کا ہے؟ کیا میں اپنے لیے

دُونَهُ إِلَهًا إِنَّ يَوْمَ الْفُتُورِ الْكَافِرِينَ لَكُلِّ فِرْعَوْنٍ شِقَاقٌ ﴿۲۲﴾

میرے لیے خدا کے لیے تین ہفتے بھرے ہوں اور ہر فرعون کے لیے دنوں کی طرف سے ایک شق ہے

میں نے جب حالات بدلا دیے تو وہ لوگ اس کے دشمنوں سے مل گئے اور ان کی توجہ میری طرف سے ہٹ گئی

اور میرے لیے جو کچھ وہ لوگ کر رہے تھے وہ لوگ اس کے دشمنوں سے مل گئے اور ان کی توجہ میری طرف سے ہٹ گئی

میں نے کہا میں اور وہ لوگ ایک ہی قوم ہیں اور ان کی توجہ میری طرف سے ہٹ گئی

میں نے کہا میں اور وہ لوگ ایک ہی قوم ہیں اور ان کی توجہ میری طرف سے ہٹ گئی

میں نے کہا میں اور وہ لوگ ایک ہی قوم ہیں اور ان کی توجہ میری طرف سے ہٹ گئی

میں نے کہا میں اور وہ لوگ ایک ہی قوم ہیں اور ان کی توجہ میری طرف سے ہٹ گئی

میں نے کہا میں اور وہ لوگ ایک ہی قوم ہیں اور ان کی توجہ میری طرف سے ہٹ گئی

میں نے کہا میں اور وہ لوگ ایک ہی قوم ہیں اور ان کی توجہ میری طرف سے ہٹ گئی

اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا

نازل کرنے والے اس قوم پر، جس کی شدت کے بعد اس کی فوج سے اور ہمیں اس کی

مُزِلِّينَ ۚ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَالِدُونَ ﴿۱۶﴾

مہلک بنائے گئے۔ یعنی اگر ایک گرجا جس وہ گئے ہوتے گویا ہی گئے

يُحَسِّرُهُ عَلَى الْعِبَادَةِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَّسُولٍ اِلَّا كَانُوا بِهٖ

حسد اور اس کی سزا پر۔ نہیں آتا ان کے پاس کوئی رسول مگر وہ اس کے ساتھ

يَسْتَهْزِءُونَ ۚ اَلَمْ يَرَوْا كَمَا اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ اَنْهُمْ

یڈن کر رہے تھے۔ کیا میں علم میں کہ کتنی امتوں کو ہم نے ہی سے پہلے جلا کر دیا اور وہ تو انہیں نہ

میرے تصور میں نہ رہے تھے اور اس کی وجہ سے کہیں کسی پہلے نہ سے ایسا لایا تھا اور جب امتحان کے میدان میں گئے

کھڑے کیا میں نے ہار دے دی۔ لیکن پہلے یہاں پہلے میں آئے دی حضرت علامہ رحمہ اللہ کا ارشاد ملاحظہ فرماتے

بروز، رہائش مندوں میں ہے رہ گئی ہے کبھی حال اور کبھی مسیم بھی ہے رہ گئی

مصر میں کھینچے ہیں کہ اس شخص کا بار حبیب کا تھا۔ علامہ تقویٰ فرماتے ہیں کہ حبیب اہل الطائفہ کے سے شیعہ کہو تو اللہ تعالیٰ

نے میں ملا کر دیا الطائفہ میں مومن ہو کر رہا اور انہیں وہ جگہ دکھائی دے کہ ان کو موت کی حد ملا دی۔ اہل الطائفہ کو اس سے

صورۃ رکھائی یہاں تک کہ وہ اہل الطائفہ میں رہے ان کی آنکھیں کھلی۔ اٹھائے کے بار میں ایک مسجد ہے

اس مسجد کو مسجد حبیب کہا جاتا ہے۔ اس کے صحن میں دل کا دروازہ ہے لوگ اس کی زیارت کے لیے جایا کرتے ہیں۔

(اتحاد المذاہب و مدارع المذہب تقویٰ مدظلہ العالی، مطبوعہ بیروت)

مشہور صحابی وہی طائفہ باقوت حموی ترقی ۱۶۶۰ء کو اپنی کتاب ہجرات اہل الطائفہ کے عنوان کے بیچے لکھتے ہیں،

طائفہ میں حبیب بن ماریہ کی قبیلہ نذر رہا۔ اس کے زیارت کے لیے آتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ آیات

النبی حبیب حق میں، اہل برہنیں و جہاں اقصیٰ اندیشہ نہ رحل بسویٰ لیکن یقین سے کچھ کہنا مشکل ہے۔ علامہ ابن کثیر

کی سننے آپ چند شے پہنچے نہ آئے ہیں۔ واقعہ اعلیٰ باصواب

شے ہیں ان مکتوبوں کی سرکوبی کے لیے آسمان سے دشمنوں کا لشکر اتارنے کی صورت نہیں پڑی۔ حبیب ہمارے ان کو تباہ کر کے کا

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُثْبِتُ

سکھارو انھیں شکر دے کہ جس نے جوڑے ہر ایک کو جوڑے سے جوڑ دیے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں

الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وَآیَةٌ لَهُمُ النَّیْلُ

اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ اِذَا هُمْ مُقْتُلُوْنَ ۝ وَالتَّمْرُ یَجْرِیْ لَمْ یَسْقِ وَهَآءِ

ہم اس میں سے دن کو تو ہٹا دیتے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں

نُفُثٌ اَمْرٌ یَّجْرِیْ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

ہم اس میں سے دن کو تو ہٹا دیتے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

ہم اس میں سے دن کو تو ہٹا دیتے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

ہم اس میں سے دن کو تو ہٹا دیتے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

ہم اس میں سے دن کو تو ہٹا دیتے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

ہم اس میں سے دن کو تو ہٹا دیتے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

ہم اس میں سے دن کو تو ہٹا دیتے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

ہم اس میں سے دن کو تو ہٹا دیتے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

ہم اس میں سے دن کو تو ہٹا دیتے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

ہم اس میں سے دن کو تو ہٹا دیتے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں اور جوڑے ہر ایک میں جوڑے ہیں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ

یہ امر عظیم کی بنا ہے اس انداز کا جو قدرتی ہے۔ تاکہ سورہ اور ہمارے ذکر و تفسیر میں سورہ کر دی ہیں اس کے بعد نہیں

كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

نور کا جو ہوتا ہے کبر کی ہر بات کی مانند ہے۔ خود کافی یہ عمل کہ چھتے سورہ اور ہمارے ذکر و تفسیر میں سورہ کر دی ہیں اس کے بعد نہیں

وَلَا الْيَلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ وَاٰیَةُ لَهُمْ

رات کی یہ طاقت ہے کہ ان سے سورہ کی ہر بات کی مانند ہے۔ خود کافی یہ عمل کہ چھتے سورہ اور ہمارے ذکر و تفسیر میں سورہ کر دی ہیں اس کے بعد نہیں

اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفَلَكِ الْمَشْعُونِ ۝ وَخَلَقْنَاهُمْ مِنْ قَبْلِهِ

کے لیے یہ بھی ہے کہ سورہ کی ہر بات کی مانند ہے۔ خود کافی یہ عمل کہ چھتے سورہ اور ہمارے ذکر و تفسیر میں سورہ کر دی ہیں اس کے بعد نہیں

مگر ذکر کرے تو اس سے بڑی احسان و اسرار کی ہر بات کی مانند ہے۔ خود کافی یہ عمل کہ چھتے سورہ اور ہمارے ذکر و تفسیر میں سورہ کر دی ہیں اس کے بعد نہیں

سَبَّحْنَاهُ فِي حَمْدِهِ كُلِّ لَيْلَةٍ ۝ وَنُفِثَ فِي الْفَلَكِ دُخَانًا

رات کی ہر بات کی مانند ہے۔ خود کافی یہ عمل کہ چھتے سورہ اور ہمارے ذکر و تفسیر میں سورہ کر دی ہیں اس کے بعد نہیں

مِنْ اَنْبَاءِ الْاٰیَاتِ ۝ وَنُفِثَ فِي الْفَلَكِ دُخَانًا

یہ امر عظیم کی بنا ہے اس انداز کا جو قدرتی ہے۔ تاکہ سورہ اور ہمارے ذکر و تفسیر میں سورہ کر دی ہیں اس کے بعد نہیں

لَا تُبْصَرُ ۝ وَنُفِثَ فِي الْفَلَكِ دُخَانًا

یہ امر عظیم کی بنا ہے اس انداز کا جو قدرتی ہے۔ تاکہ سورہ اور ہمارے ذکر و تفسیر میں سورہ کر دی ہیں اس کے بعد نہیں

لَا تُبْصَرُ ۝ وَنُفِثَ فِي الْفَلَكِ دُخَانًا

یہ امر عظیم کی بنا ہے اس انداز کا جو قدرتی ہے۔ تاکہ سورہ اور ہمارے ذکر و تفسیر میں سورہ کر دی ہیں اس کے بعد نہیں

لَا تُبْصَرُ ۝ وَنُفِثَ فِي الْفَلَكِ دُخَانًا

یہ امر عظیم کی بنا ہے اس انداز کا جو قدرتی ہے۔ تاکہ سورہ اور ہمارے ذکر و تفسیر میں سورہ کر دی ہیں اس کے بعد نہیں

لَا تُبْصَرُ ۝ وَنُفِثَ فِي الْفَلَكِ دُخَانًا

یہ امر عظیم کی بنا ہے اس انداز کا جو قدرتی ہے۔ تاکہ سورہ اور ہمارے ذکر و تفسیر میں سورہ کر دی ہیں اس کے بعد نہیں

لَا تُبْصَرُ ۝ وَنُفِثَ فِي الْفَلَكِ دُخَانًا

یہ امر عظیم کی بنا ہے اس انداز کا جو قدرتی ہے۔ تاکہ سورہ اور ہمارے ذکر و تفسیر میں سورہ کر دی ہیں اس کے بعد نہیں

لَا تُبْصَرُ ۝ وَنُفِثَ فِي الْفَلَكِ دُخَانًا

مَایَزُکِبُونُ ۝ وَإِنْ نَشَأْغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ۝

اور میری پس چھوڑ دے گا اور اگر چاہے تو میں ان کو ڈبو کر دے گا اور وہ نہ بولیں اور نہ وہ بچ سکیں گے۔

إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ

بے رحمی کے اور رحمت دہیں اور میں کہہ دوں گا کہ تم سے کچھ نہیں ہے اور جب میں کہتا ہوں کہ ڈرو اس سے

بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَكَاتِلَيْهِمْ قَوْمٌ

جو تم کے سامنے ہیں اور جو تم کے پیچھے ہیں تاکہ تم کو رحم کیا جائے۔ اور میں ان کے پاس کوئی

جہاد کی رہتی ہے کہ تم نے وہاں اور مسجدوں کو تاراج کر دیا ہے۔

ہذاک مصلحتوں، وہ کشتی جو ساری اور ساریوں سے بھری ہوئی ہو اس سے مدد میں توجہ ہے کہ اس طرح وہ اس مصلحت سے
کی تہذیب و تمدن اور جو ملک گردانوں سے قریب ہو کر ان کی ہر جہت میں کشتیوں جیسے کالوں میں اس وقت کی جہازوں اور
جہازوں سے پہلے سے ہمارے جہازوں میں ہر جہت میں تہذیب و تمدن کی ساریوں سے لے کر کشتیوں
تہذیب و تمدن کی ہر جہت میں۔

نہایت دور یہاں تک کہ میں نے ہر جہت میں تہذیب و تمدن کی ساریوں سے لے کر کشتیوں
برقی مصلحتوں کی بات میں سب کو دیکھ لیا ہے۔ سب یہ کہ میں میں سے ہر جہت میں تہذیب و تمدن کی ساریوں سے لے کر کشتیوں
ہے۔ ہر جہت میں تہذیب و تمدن کی ساریوں سے لے کر کشتیوں کی بات میں سب کو دیکھ لیا ہے۔
تہذیب و تمدن کی ہر جہت میں تہذیب و تمدن کی ساریوں سے لے کر کشتیوں کی بات میں سب کو دیکھ لیا ہے۔
کے سامنے ہوں گے۔ اس کے بعد ہر جہت میں تہذیب و تمدن کی ساریوں سے لے کر کشتیوں کی بات میں سب کو دیکھ لیا ہے۔
اور توڑی رہتی ہے اور ہر جہت میں تہذیب و تمدن کی ساریوں سے لے کر کشتیوں کی بات میں سب کو دیکھ لیا ہے۔

مصلحتوں کی ہر جہت میں تہذیب و تمدن کی ساریوں سے لے کر کشتیوں کی بات میں سب کو دیکھ لیا ہے۔

۱۔ اگر کوئی ایسا ہو اور جو کشتیوں کی ساریوں سے لے کر کشتیوں کی بات میں سب کو دیکھ لیا ہے۔
م تو یہ جہت کا دامن چھوڑ دیتے ہیں۔ تہذیب و تمدن کی ساریوں سے لے کر کشتیوں کی بات میں سب کو دیکھ لیا ہے۔
نہایت دور یہاں تک کہ میں نے ہر جہت میں تہذیب و تمدن کی ساریوں سے لے کر کشتیوں کی بات میں سب کو دیکھ لیا ہے۔
جہت اور ہر جہت کی ہر جہت میں تہذیب و تمدن کی ساریوں سے لے کر کشتیوں کی بات میں سب کو دیکھ لیا ہے۔

نہایت دور یہاں تک کہ میں نے ہر جہت میں تہذیب و تمدن کی ساریوں سے لے کر کشتیوں کی بات میں سب کو دیکھ لیا ہے۔

الْأَصِيَّةَ وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعَةٌ لَدَيْنَا فَحَضْرُونُ ۝ وَالْيَوْمَ

بزرگی مگر ایک مردود و کرکٹ پر وہ قریباً سب کے سب عرصے سے ہاتھ کر لیا ہوا تھا جس کے جسے جسے

لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّ أَصْحَابَ

ظلم کیا جائے گا کسی پر ذرا بھر اور یہی حدود و جاسے کا جس میں مکتوبات میں کا جو کہ کہتے تھے اسے

الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ۝ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلَى

سنت میں آج حسب حساب، یہ ہے فعل سے لطف و سرور سے ہو گئے وہ اور ان کی بیویاں مایہ میں

جو کہ ہیں بتایا تھا وہ ایک تہہ پر جس کی کھیت اور ادا ان تھے کہ اس کو وہاں سے احوال سے دو چار ہیں کہ ہاتھ و دھن

ہاں ملے گا یہاں ہے کہ ان کے سوال کا جواب دہشتہ دیں گے۔

شے بھر ایک اور جو شک و شک کی اور سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں گے۔

شے اس روز کسی بظلم اور یہی وہی میں ہوگی۔ جس و اس کے سارے تقاضے پر سے کیے جائیں گے۔

شے یہ جنت پر خیر جنت کے روزانہ کھول دیے جائیں گے اور وہ وہاں کی لذتوں اور عطف و سرور میں اس کو

جائیں گے کہ اس میں دوسری کسی شے کی جگہ نہ ہوگی۔ وہ وہاں کی ایک بہشت ہے جہاں ہر شے اور کھانے میں

مقامت و تقویٰ رکھنے والے ہیں جو گے۔ ہر قسم کے چیزیں وہاں میں رکھ کر عروج و مدان ان کی عادت میں پیش کریں گے۔

ان کی ہر شے پوری کی جائے گی جو ہر طلب کرنے والے کو دی جائے گی۔

علاقہ نہ اللہ تعالیٰ ہی رحمت اللہ علیہ کہتے ہیں:

”وَاللّٰهُ يَبْعَثُ فِي كُلِّ مَلَأَةٍ مِّنْهُمْ وَلِيًّا يُقِيمُ لَهُم مَّا يَفْتَقِرُونَ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ إِنَّ النُّورَ كَانَتْ لَهُمْ فِي حَيٰٓةِهِمْ نَارًا ۚ“ (مطہری)

و اللہ تعالیٰ ہر مملکت میں ان کے لیے ایک ولی بھی بھیجتا ہے جو ان کے لیے عیال و عیال کا انتظام کرے اور ان کو

و اشرب و لجام علی حسب شہو تم و ریحہ نام ” (مطہری)

ترجمہ یہی ہے کہ اپنی خواہش کے مطابق شہو ہوگا۔ عیال کے کو ہم جن کا مقصد اللہ تعالیٰ کے عیال اور دنیا میں

ان کا شہو یہ ہوگا کہ وہ اپنے عیال کے مطابق تنہا رہتے ہوں گے مثلاً وہ میں ایک عیال مستغرق ہوں گے اور دوسرے

لوگ یہی دیکھ کر عیال میں اپنی خواہش کے مطابق شہو ہوں گے۔

علاقہ نہ کہ ہم سے، یہ یہ بظاہر ایک نور میں کیا ہے وہ بھی سے کے قابل ہے۔

نَحْنُمْ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا

کھڑا دل کے کنارے منہ پر اور ہاتھ کریں گے م سے من کے ہاتھ اور گویا ہی دلی تھے ان کے پاؤں ان

كَأَنَّهُمْ كَاِثْبُونَ ۚ وَوَنُشَآءُ لَطَمْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

مکایں پھر جوہ کیا کرتے تھے شے اور اگر ہم چاہتے تو ہم ان کی آنکھوں کو تار تک لٹکاتے پھر وہ راستہ کی طرف ڈر

بیٹا لگا گیا۔ (مضامین)

یہ واقعی اس سے بڑی حماقت اور نڈال کیا ہو سکتی ہے

شے پہلے وہ کیا کرتا کسی پر غلو نہیں ہوگا۔ سب کے ساتھ ہو کوئی باقی یا سرکش ہی نہیں۔ ہونہ بانہ، صاف کیا ہونے
علی کا قصاص یہ ہے کہ جو بیٹا کیا ہائے کر سبک گواہی دے کر دلی کو سب سے رکھ کر کیا ہائے اگر بیٹا کر سبقت گواہی کرے
سے انفرادہ کر دیا ہائے کسی ثبوت کی صورت ہی محسوس نہ کی جائے تو وہ فیصلہ گیر جس کی برتہ بھی اور اس پر سب سے کہ فیصلہ
کرتے وقت صحیح طریقہ کار اختیار نہیں کیا گیا تین کبھی ایسا بھی ہو گا ہے نہ کاشی نہ رہی احتیاط سے ساری کا سب سے فیصلہ کرتے
گواہ پیش ہوتے ہیں۔ دوسرے دستوری ثبوت فراہم کیے جاتے ہیں پھر تو مٹی پہلے کا اعلان کرتے ہیں اس پر دوسرا کر کوئی
گشت مائی نہیں کر سکتا۔ لیکن جس کے خلاف فیصلہ صادر ہوتا ہے وہ سبب، حواہج، ان کے گواہی کو صحت و سند پر مبنی اور اصل
قریب سے دیتا ہے۔ اگر یہ ایسا ہی کا شہد دلی قطعاً کوئی سببی نہیں رکھتا۔ یہ حال اس کے دلی تہ ذرا یک قسم کی جو یہ کسی عمل یا
رواہی ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جو فیصلہ دے گا وہ اتنا قطعی اور سرکش و شے سے بلا کر گا کہ خود شخص جس کے خلاف فیصلہ
سایا گیا ہو گا وہ بھی تسلیم کرے کہ یہ جو کا کر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ علی درست اور برتر رہتی ہے۔

اس لیے جہاں وہ ہوا ہے کہ فحش جب مدت سے مدعی تہ پیش ہوں گے۔ ان پر ذرا وہ جائیداد کا جائے گا تو
وہ اقبال قوم سے کر جائیں گے۔ کہ، کاتیں گویا ہی دلی گے۔ ان کے صحت علی پیش کیے جائیں گے کیوں وہ نہ مال کی رت
کھانے سے باز نہ نہیں گے۔ بڑاں صاحب کہیں گے۔

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے کٹھے پر ماتی

آدمی کوئی مسدا روم خسر پر بھی ممت

ان کی ایک ایک جب مد سے تجاوز کر جائے تو اس وقت ان کے مدعی دے جائیں گے۔ ان کی رہائش سے
وقت گزری سب کرل جائے گی۔ ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو لکڑے گا کہ بتاؤ سول نے کیا کیا کر تو ت کیے۔ ہاتھ اور پاؤں شتی
شہد کی حیثیت سے سارے کچھ کہوں کر سب سے رکھ دیں گے۔ اس کے بعد ان کی وہ ساری ممت باقی تم جو جائے گی اور جو ممت
مد تسلیم کے ان کے بے کوئی چارہ نہ رہے گا۔

فَالَّذِينَ يُبَيِّرُونَ^١ أَلْسِنَهُمْ عَلَى^٢ مَا كَانَتْ لَهُمْ فِئَا^٣ سَطَا^٤عُوا

کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس وقت کے لئے یہ سب سنا کر کے رکھ دیتے غی غیوں پر

مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ۚ وَمَنْ تَعْبُدْهُ تَعْبُدْ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا

پھر وہ شہرے ہاتھ نہ دے۔ جبکہ میں کہنے لگا: اور میں کو ہم مولیٰ دیتے ہیں تو نہ دیتے ہیں اس کی عقل تو اس کو کچھ کہیہ

يَعْقِلُونَ ۚ وَمَا عَنِتُّهُ الشُّعْرُو مَا يُبْغِي لَكَ إِن هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

کے ساتھ ہیں۔ اور یہی حکم ہے کہ اگر کسی کو کھانا دیا جائے تو اسے کھانا دینے والے کے ساتھ کھانا کھائے۔

تشریف کوئی سرِ مظلوم کیست۔ مرزا کے رقبہ پر تو اُن کی ہستی تھی۔ اسی مرزا کی وجہ سے مرزا کا کینا اس کی دوا میں

وہ آواز بھی اور جدتوں کی دسترس بھی۔ جس پر مجھ میں کہنے بھی اور دیکھنے کی ٹوک بھی تھا اس آیت میں جس کا ذکر کیا

فریاد کیا ہیں، اگر ہم اس وقت جا رہی تو حق کو نہ سمجھیں کہ یہ سب کے سب عجیبے تہمتیں ہیں جن کی وجہ سے وہ بدنام ہو رہی ہیں۔ اگر

پاؤں تو ان کی گھونٹوں کو ہی مٹا کر رکھ دیا کرتے تھے۔ جب فی۔ بی۔ ایس۔ دکنہ نے جسے کہہ دیا تو انھوں نے کہا کہ ہماری کوئی چیز نہیں ہے جس کی

میں۔ اظہارِ رائے کا حق ہر انسان کا ہے۔ اگرچہ وہ رائے انسانی اور

۴۔ چارے، چتر، دیو، شہت کا ترہ۔ ہالے کے کوڑے جو چھوٹے تھیں، ہاں کے چھوٹے ٹوکے تھے۔

کرم کا منہ گاڑ کر کودیں، ایسے قہر بادی، جسکی ذمہ سے بدن جاؤں، شکستیں ایسے تبدیل گردیں، جسکے جاسکیں تہ تیغ

بٹ نکلیں، مجھے اس میں جو اصل ہے رکھی جائے۔ اس کا یہ مطلب میں کروں چاہتا ہوں کہ ہر مہم یا روئے لئے جانفروں میں کون

ان کے نوکریں لے سکتے یہ دیکھ کر وہ کہتا ہے کہ میں مسرت دی ہو رہی ہے۔

میں نے اس کو کھینچ کر اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے اپنے سینے پر دبا دیا۔

یہ کنڈرقت کو سہ اور مصروفہ میں جدت نقلیہ ہے۔ وہ دو کو شاعری کا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس لازم کم

تجدید فرائدی اور تہذیب کے ہم نوائے ہونے کو تعزیریں لکھ دیا اور یہ شعر کا محور کے شایب بن ہے۔

اب دیکھتا ہے کہ کھانہ کس میز پر تیار کیا گیا کرتے تھے اور کس میز پر کس کی لگائی تھی ہے خبردار

عربی مثنوی کو یہ ہے کہ انکار الوجود، انفعالی وہ نظام میں کا فلسفہ کی بدولت پیدا کی۔ بدولت اس کے لئے یہ ایک خصوصیت اور اس کے لئے

اور اس کا نام ہے۔ اس کی کئی کتابیں تحریر کرنا چاہتا ہے۔ خود مسطور میں کہ وہ جو دنیا پر

وَقُرْآنٍ مُبِينٍ لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى

نصیحت اور قرآن جو دلیل و غنی ہے تاکہ وہ بروقت خود کو گمراہی سے پرہیز کرے اور تاکہ حقیت تمام

الْكَافِرِينَ ۚ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنْ خَلَقْنَا لَهُمْ مَا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا اَنْعَامًا

کشتہ گزاری کرتے کیا یہ لوگ سب دیکھے کہ ہم نے یہاں پر اسے اس مخلوق سے جو ہم نے اپنے ہاتھوں سے

فَهُمْ لَهَا مَالٌ يَكُونُ ۚ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا

سے جانور بھی پھر اس مال میں ان کے کھانے کا ہے اور جو چاہے گا وہ اس میں سے سوار ہو کر سوار ہو کر

سے واقف تھے وہ ایسی مخلوق تھے کہ ان کے لئے کھانے کا اور سوار ہونے کا ہر شے تیار تھی اور تاکہ اسے
مراودہ آدمی جو حقیقی اور خدا تعالیٰ کو شکر ادا کرے اور تاکہ وہ اس میں سے سوار ہو کر سوار ہو کر
و خیال آفریں سے باز نہ آئے۔ تاکہ وہ اس میں سے سوار ہو کر سوار ہو کر سوار ہو کر سوار ہو کر
پیدا کریں۔ اس لیے کہ یہ سب کچھ ان کے لئے تیار کیا گیا تھا تاکہ وہ اس میں سے سوار ہو کر سوار ہو کر
پیدا کریں جو چاہے گا وہ اس میں سے سوار ہو کر سوار ہو کر سوار ہو کر سوار ہو کر

وَقَالُوا بَعْضُ الْفَصْلِ لَبُوسٌ مِنَّا وَبَعْضٌ مِّنْهُم مِّنْ اَنْعَامٍ مَّالٍ
شعر و لاجب و لاف و احتیاج من بعض فصائل و بعض من بعض فصائل و بعض من بعض فصائل

ترجمہ: جس دن ان کے لئے کھانے کا اور سوار ہونے کا ہر شے تیار تھی اور تاکہ اسے
مراودہ آدمی جو حقیقی اور خدا تعالیٰ کو شکر ادا کرے اور تاکہ وہ اس میں سے سوار ہو کر سوار ہو کر
و خیال آفریں سے باز نہ آئے۔ تاکہ وہ اس میں سے سوار ہو کر سوار ہو کر سوار ہو کر سوار ہو کر

تاکہ ان کے لئے کھانے کا اور سوار ہونے کا ہر شے تیار تھی اور تاکہ اسے
مراودہ آدمی جو حقیقی اور خدا تعالیٰ کو شکر ادا کرے اور تاکہ وہ اس میں سے سوار ہو کر سوار ہو کر
و خیال آفریں سے باز نہ آئے۔ تاکہ وہ اس میں سے سوار ہو کر سوار ہو کر سوار ہو کر سوار ہو کر

تاکہ ان کے لئے کھانے کا اور سوار ہونے کا ہر شے تیار تھی اور تاکہ اسے
مراودہ آدمی جو حقیقی اور خدا تعالیٰ کو شکر ادا کرے اور تاکہ وہ اس میں سے سوار ہو کر سوار ہو کر
و خیال آفریں سے باز نہ آئے۔ تاکہ وہ اس میں سے سوار ہو کر سوار ہو کر سوار ہو کر سوار ہو کر

فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۖ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ

ہنس رہا وہ جو خصم ہی جیسا ہے اور میں کہہ گا کہ تم نے اسے بے گنجیہ و بے شایستگی میں فراموش کر دیا ہے

مَنْ لَّيْلِي الْعِظَامُ وَهِيَ رَمِيمٌ ۚ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ

پیدا کرنے والا جس کے لیے ہڈیاں جو تھکنے والی ہیں کہہ دو اسے جس نے پہلے ان کو پیدا کیا تھا اور وہ ان کو زندہ کرے گا

مَرَّةٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۚ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ

دوبارہ اور وہ ہر چیز پر جاننے والا ہے جس نے تم کو ان درختوں میں سے پیدا کیا ہے جن سے تم سے پیدا ہوا ہے

الْأَخْضِر نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقَدُونَ ۚ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ

ان کو پھر وہی ہے اور ان کو زندہ کرنے والا ہے

ہی تم کو پہلے پیدا کیا تھا اور ان کو زندہ کرنے والا ہے

اللَّهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ يُنْفَخُ الْكَافِرُونَ ۚ

اور وہی ہے جس نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا اور ان کو زندہ کرنے والا ہے

اللَّهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ يُنْفَخُ الْكَافِرُونَ ۚ

اور وہی ہے جس نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا اور ان کو زندہ کرنے والا ہے

اللَّهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ يُنْفَخُ الْكَافِرُونَ ۚ

اور وہی ہے جس نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا اور ان کو زندہ کرنے والا ہے

اللَّهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ يُنْفَخُ الْكَافِرُونَ ۚ

اور وہی ہے جس نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا اور ان کو زندہ کرنے والا ہے

اللَّهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ يُنْفَخُ الْكَافِرُونَ ۚ

اور وہی ہے جس نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا اور ان کو زندہ کرنے والا ہے

اللَّهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ يُنْفَخُ الْكَافِرُونَ ۚ

اور وہی ہے جس نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا اور ان کو زندہ کرنے والا ہے

اللَّهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ يُنْفَخُ الْكَافِرُونَ ۚ

اور وہی ہے جس نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا اور ان کو زندہ کرنے والا ہے

اللَّهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ يُنْفَخُ الْكَافِرُونَ ۚ

السموات والأرض بقدر على أن تخلق مثلهم بلى وهو الخلق

آسمانوں اور زمین کو قدرت میں رکھنا کہ جیسے میں سے دھڑکی سی، صوف بجکت، دوایا کرتا ہے، اور وہی

العليم انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون

پیدا ہونے والے سب کچھ کے لئے والا ہے۔ جس کا حکم سب کو کسی چیز کا، دیکر کرنا ہے اور وہی ہے جو فرماتا ہے اور ہمارا بول چال ہے

فَسُبْحَنَ الَّذِي يَبْدَأُ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

پس وہ درجہ ہے، پاک ہے جس کے وجود میں ہر چیز کی مولا ہے، وہی کی طرف نہیں واپس جاتا ہے۔

درجہ میں آگ و پانی کی کیا کیا ہے، یہی گیلی گلی صبا کاٹ کر اس سے آگ بھڑک رہی ہے تو اس سے آگ کے تھکے ہوئے

کھٹے ہیں، بعض مقامات پر بھی کہہ رہے ہیں، دو درجہ پیدا ہوتے ہیں، ایک کو "امہ" اور دوسرے کو "انہ" کہتے ہیں۔

اگر اس کی تباہی نہیں کالی نہیں من سے رہی ہو تو وہیں ایک دوسرے سے نکلا ہوا ہے تو نہ بڑا اعلیٰ ہے۔

جو ذات الہیہ ہے تو وہ ہے اس کے لیے شادی و سب سے بڑا کر رہا ہے، کئی شکل میں۔

اس کے اندر تو وہ ہے جس نے "عالم" اور "میں" کو پیدا کیا، کی مادی رحمت اور مگر ان کے اندر ہی ہیں لگا ہوا

سکتا، کیا یہی توحید و حقہ ہستی کے لیے نہیں دیا، وہ کہہ کے "عالم" کو "حق" کہتے ہیں، اس کی دیگر عظمت کے سامنے

شادی و بیعت ہی کیا ہے، وہ پہاڑ کے ساتھ سرور کر کے ہر چیز کی قیامت کی دہائی کا یہ پہل ہونے والا ہے، باقی کے

ساتھ یہاں تو کہ اس کا ایک ہاں ہی کہہ رہے ہیں وہ دہائی ہے، تو اس کے ساتھ دوزخ و جہنم کو لگے رہا ہے۔

یہ بیدار ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں، یہی خدا کے دیکھو، یہ قیامت، یہ طاقت اور یہ عظمت، اور اس کے علاوہ ایسی مرتبہ کہ

قدرت ہی پر عجب دیکھ کر کہہ کر کہہ رہے ہیں

اس کے قیام کو ایک مادی ہی پر بنی ہوئی ہے، تو اس کے لیے قیام میں ہر چیز اور اس کے ساتھ ہیں، اگر ایک چیز بھی تباہ

ہو جائے تو شادی مادی ہی پر دھری کی دھری ہو، مادی ہی اور اندر تو اس کی قدرت و جبروت کا یہ عالم ہے کہ وہ دہائی

اور اس کا توحید پر وہ کہہ رہی ہے، ہر چیز سے عالم وجود میں آتا ہے۔

اس کے بجائے ہر شخص اس کے سرور کی ہر چیز اور ہر چیز سے وہ وقت طے رہے اور پاک ہے اس کا وجود

اس کی قدرت پر گہر سے لاکھ ہر مادی و مادی ہی، ہر چیز اس کے زیر نگین ہو رہی ہے، تو اس کے ساتھ ہے، ہر چیز

سے جتنا ہوتا ہے دیکھ رہے ہیں، اس کے لیے دست قدرت میں ہے اور تمام کار و بار میں اس کی طرف لوٹ

کرنا ہے۔ سبحان الہی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ شریح

سبحان اللہ وحمدہ سبحان اللہ العظیم صبر کدوس دیکاروب ملائکہ دربار اللہ عز العظیم
لہم لا الہ الا انت سبحانک اے حکمت من الظالمین

یا ظہر السموات والارض انت ولی اللہ یا ذا الآخرة توفی عبادا و لطفی بالصالحین۔

یا رب صل وسلم واسئلا ایدا

عن حبیبک خیر الخلق کلم

وس یحب رسول اللہ جاہک ہی اد انکرم یحبی باسم حضرت

بالصلوات علی من دینہ عظمی اب انکرم فی نعم رب کانسبح

وس یکم برسول اللہ بصوتہ ان تفعہ الامہ فی آجایہا تحم

یا رب صل وسلم واسئلا ایدا

عن حبیبک خیر الخلق کلم

تمجد کرم شاه

نظر شاف

۱۹ رجب ۱۳۹۲ھ

۱۳۷۱ محرم ۱۹۷۲ھ

یوم الاحد ہمد و سودھی

۳۰ رجب المرجب ۱۳۹۱ھ

۵ ستمبر ۱۹۷۱ھ

یوم الاحد فی مگھان

تعارف

سُورَةُ الصَّافَات

نام : اس کا نام سورہ الصافات ہے جو پہلی آیت میں مذکور ہے۔ اس میں پانچ رکوع، ایک سو پانچ آیتیں و آٹھ سو ساٹھ کلمات اور تین ہزار آٹھ سو پچیس حروف ہیں۔

نفاذ نزول : یہ سورت مکہ معظمہ میں آنے پر بنی۔ مصلحت میں خود ذکر کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کل دو سو سے جتن میں اس پر بنی حبیب اسلامی دعوت نے اہل مکہ کو چمکا کر دیا تھا اور انہوں نے تعصب کا سہارا لیتے ہوئے اس کو تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ اسلامی دعوت اور دینی برحق علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آواز سے کئے شروع کو بیہ تحفے یہ سویت کلی نہنگ کے درمیان دو سو کے آفریں نازل ہونے والی خود قوس سے واضح شہادت رکھتی ہے۔

مضامین : کفار و سب شرک کی لعنت میں لڑی طرح گرفتار تھے۔ آیات ۴-۳۵ میں بتایا گیا ہے کہ اگر انہیں نازلہ اللہ پر آیاں گا تو وہ اندر و غور و غور اس دعوت کو شہ کر دیتے اور کہتے ایک شاعر و مجنون کی ہمت اس کرب پر ہے خود قوس کی فدائی کے عقیدہ کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ جہلا کائنات کا یہ کہیں اور چہیدہ کا زہار ایک حد بھام دے سکتا ہے، نالغی۔

سورت کا تاز عقیدہ تو عید و لوں میں ہاگزیں کرنے کے لیے تین قسمیں نکال کر فرمایا۔ چارہ ہے کہ تہار خدا بیس یک خدا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ آسمانوں اند میں اور کوئی نہیں جس کا وہی پر خدا ہے۔

قیامت کے بارے میں بھی ان کا نظریہ یہ تھا کہ ایسا ہونا ناممکن ہے جہل اس کو تسلیم نہیں کرتی اس کے بارے میں صی دور تک حد نہیں فرمادیا، اقل بعد دست و آخر دن ۔ دن قیامت ضرور آئے گی اور قسمیں و سب زبوں کو کے حشر کے میدان میں کھڑا کر دیا جائے گا۔

قیامت کے دن بھی قیامت جس طرح آپس میں الجھیں گے اور ایک دوسرے پر الزام تراشی کریں گے اس کا ذکر بھی کر دیا تاکہ لوگ جہت حاصل کریں۔

حضور بنی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کے ماں شارقہ بڑے زہر و گداز عادت سے دوچار تھے۔ بعد ہر لحظہ مصائب و آلام کے اندھیرے گہرے جوتے جارہے تھے۔ ان کی تہل کے لیے ایسا گرام کے ایمان فہر عادت زبان فرمادے کہ مخالفت اور عدالت سے اس میں بھی واسطہ پڑتا تھا مشکلات کے پھاڑ ان کے رستہ میں بھی حاصل ہونے

تھے، لیکن انہوں نے میرے کا دامنِ نبوت سے پکڑے رکھا، ۱۰ اپنے حواریوں کو لے کر اور معروف جہاد رہے، فرکارِ فتح و نصرت کا کہیں۔ مر جیائے والدِ میراں کے سر پر یاد دہویا گیا۔ ساتھ ہی فرمایا جرجی ایسا کر ام کے نقش قدم پر چلے گا، اسلام کا علمبردار رہے گا وہی ہمیشہ عالمِ رہے گا۔ ان چند مآلِ سعادت علیوں۔

اہلِ مکہ کو تنبیہ فرمادی کہ آج جس کو تم کو روکھے ہے، ہر سارے عرب پر اس کا پیر ہونے کا دردِ عالم کر ہی کے دامنِ رحمت میں جگہ ملے گی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورہ الصفہ ص ۱۹۷

اللہ رکوع ۱۹۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان اور مہربان ہے

وَالصَّفَّ صَفًا ۝ وَالزَّجْرَ زَجْرًا ۝ فَتَلَيَاتِ ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلَهَكُمْ

ہم ہے تمام یار میں پرہیزگار اور پرمعزز ہے وہ جس کی پوجہ ہم نے وہ جس کی پوجہ ان کی تلاش اور جس کی سہ کو سامنے

لَوْاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۝ وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝

ایک ہی ہے سب کے مالک ہے سبوں اور میں کا اور جو ان کے درمیان ہے اور جس سے مشرق نکلتا

ہے تمام ممالک کا مقرر ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے

موجود ہے اور جس کی پوجہ ہم نے وہ جس کی پوجہ ان کی تلاش اور جس کی سہ کو سامنے

کی کام دہی کے لیے مقرر کیا گیا ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے

پہلے ان مشرق کی قوم ان کی قوم اور جس کی پوجہ ہم نے وہ جس کی پوجہ ان کی تلاش اور جس کی سہ کو سامنے

کو کھڑے ہوئے وہ کیا ہے جس میں ہے اللہ کے مقرر کیا ہے کہ یہ قوم کو کھڑے ہوئے وہ کیا ہے

مشرق کے گروہ کی قوم ان کی قوم اور جس کی پوجہ ہم نے وہ جس کی پوجہ ان کی تلاش اور جس کی سہ کو سامنے

مشرق میں اور جس کی پوجہ ہم نے وہ جس کی پوجہ ان کی تلاش اور جس کی سہ کو سامنے

صباح و شام دعا کی کہ یہ قوم اور جس کی پوجہ ہم نے وہ جس کی پوجہ ان کی تلاش اور جس کی سہ کو سامنے

کے مقرر کیا ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے

وَالصَّفَّ صَفًا ۝ وَالزَّجْرَ زَجْرًا ۝ فَتَلَيَاتِ ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلَهَكُمْ

ہم ہے تمام یار میں پرہیزگار اور پرمعزز ہے وہ جس کی پوجہ ہم نے وہ جس کی پوجہ ان کی تلاش اور جس کی سہ کو سامنے

کی کام دہی کے لیے مقرر کیا گیا ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے

پہلے ان مشرق کی قوم ان کی قوم اور جس کی پوجہ ہم نے وہ جس کی پوجہ ان کی تلاش اور جس کی سہ کو سامنے

کو کھڑے ہوئے وہ کیا ہے جس میں ہے اللہ کے مقرر کیا ہے کہ یہ قوم کو کھڑے ہوئے وہ کیا ہے

مشرق کے گروہ کی قوم ان کی قوم اور جس کی پوجہ ہم نے وہ جس کی پوجہ ان کی تلاش اور جس کی سہ کو سامنے

مشرق میں اور جس کی پوجہ ہم نے وہ جس کی پوجہ ان کی تلاش اور جس کی سہ کو سامنے

صباح و شام دعا کی کہ یہ قوم اور جس کی پوجہ ہم نے وہ جس کی پوجہ ان کی تلاش اور جس کی سہ کو سامنے

کے مقرر کیا ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے سب کے مالک ہے

وَإِذَا كُفِرُوا بِالْإِذْكُرُونَ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ وَقَالُوا إِنَّا

میں وہ جس میں کہیں کہیں آیتوں میں استسخر کرتے ہیں اور ان کے منہ میں

هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ وَإِذَا امْتَنَّا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظْمًا زَاوًا يَبْعَثُونَنَا

یہ سحر ہے یا یہ سحر ہے اور ہمیں اور ہمارے عظام کو ایک جگہ سے

أَوْ آبَاءُنَا الْأَوَّلُونَ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ

اور ان کے والدین کے اور ان کے والدین کے اور ان کے والدین کے

وَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ وَقَالُوا يَوْمَئِذٍ أَيُّ يَوْمِ الدِّينِ

اور ان کے والدین کے اور ان کے والدین کے اور ان کے والدین کے

هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ احْشُرُوا الَّذِينَ

یہ ہے وہ دن جس میں تم نے ان کے بارے میں کہا تھا کہ

ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَٰؤُلَاءِ

یہ ہیں وہ لوگ جو ان کے بارے میں کہا تھا کہ

ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَٰؤُلَاءِ

یہ ہیں وہ لوگ جو ان کے بارے میں کہا تھا کہ

ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَٰؤُلَاءِ

یہ ہیں وہ لوگ جو ان کے بارے میں کہا تھا کہ

ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَٰؤُلَاءِ

یہ

إِلَى صِرَاطِ الْحَنِيمِ وَقَفُّهُمْ إِنَّهُمْ مُسْتَوُونَ مَالَكُمْ

میں جس کی روک ٹوک ہو۔ "اگر وہ لوگوں سے روک دیا جائے تو ان کے لیے سب برابر ہیں۔" (توبہ ۳۵)

لَا تَنَاصَرُونَ بَلْ هُمْ الْيَوْمَ مُتَسَلِّطُونَ وَأَقْبَلْ بَعْضُهُمْ

دوسرے کے مددگاروں میں کہتے۔ "جنگ کا دن تو وہ ہر طرف سے مسلط ہیں۔" (توبہ ۳۶)

عَلَى بَعْضِ يَتَسَاءَلُونَ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ لَا تَبْرَحُوا

طرف اور سو رہو یہ کہیں گے کہ تم کہتے رہے کہ تم نہ چلو۔ (توبہ ۳۷)

قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ وَوَكَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطٰنٌ

اور ہم کہہ رہے تھے کہ تم نہ تھے ایمان والے اور تم پر ہم پر سلطان تھا۔ (توبہ ۳۸)

جو نہ ہیں گئے تھے ان کے لیے اور میں نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۳۹)
 میں نے پہلے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۴۰)
 ان کا حساب میرے ہاتھ میں ہے۔ (توبہ ۴۱)
 اور میں نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۴۲)

اللہ دنیا میں جو بات کہتا ہے وہ سب سچ ہے۔ (توبہ ۴۳)
 اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۴۴)
 اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۴۵)
 اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۴۶)
 اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۴۷)
 اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۴۸)
 اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۴۹)

اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۵۰)
 اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۵۱)
 اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۵۲)
 اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۵۳)
 اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۵۴)
 اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۵۵)
 اللہ نے ان کو جہنم میں سے نکال دیا تھا۔ (توبہ ۵۶)

بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طَٰغِيْنَ ۖ فَعَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا اِنَّ الَّذِيْنَ يَقُوْنَ

کہ تم بہت خود سرکش لوگ تھے جس پر ہم نے تم پر سب سے بڑا کلمہ سب اور لوگوں کی تھی

فَاَغْوَيْنَاكُمْ اِنَّا كُنَّا غَوِيْنَ ۚ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ

میں ہم نے تم کو گمراہ کر دیا ہم خود ہی گمراہ تھے اس پر وہ سب اس روز عذاب میں

مُشْتَرِكُوْنَ ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا

مشترک ہیں گئے ہم اسی طرح لوگ کرتے ہیں مجرموں کے ساتھ کہہ رہا یہ حال ہے کہ سب میں

قِيْلَ لَهُمْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا لَتَارِكُوْا

کہا جاتا ہے کہ نہیں کوئی سوا اللہ کے سو فیہ تکبر سے ہے اس نے میں کیا ہم چھوڑ دیں گے ہندوؤں کو

اِلٰهَتِنَا اِلشَاعِرُ مُجْنُوْنَ ۚ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ

کیسے شاعر اور لوگوں کے کہے سے غلط وہ سب تو یہ کہتے ہیں وہ تو ایمان ہی سے کرائے میں اور تصدیق کہتے ہیں اس کے

اور پہلے میں ہر کوئی دشنام دے کر کہہ کے بیٹے تھے یہ سب کے ساتھ خدا سے بڑا کہتا ہے یہ کہتا ہے کہ میں کہیں گے

کہ تو خود اللہ تھے تم سے سلام کو کہیں ہی میں کیا تم سے تمہاری جگہ میں کیا کہہ کر وہ لوگ ان کو نہیں مانتے کہ تصدیق سے کہ

قیامت کے دن ہر کوئی ہے عمل کا اور مرد و عورت اس کے پاس ہی ہر کسی کا وہاں تک کہ وہاں میں ہر گاہ میں ہے

قوم کے ہر آدمی ان کے ہر کارکنوں میں جنہوں کو وہاں میں نہیں کہیں تاکہ وہ ان میں کب ہوں خدا سے ہے

فہم ان میں کہیں کہ اگر وہاں نہ کہیں کہ چھوڑ دو ہر ایک کہ وہ کہہ کر اللہ تو اس کی دعوت کو نہیں کہہ کے

کہا ہے وہ کہنے لگتے کہتے ہیں میں تو ان لوگوں کے کہتے ہیں کہ وہ کہہ کر ان کو چھوڑ دیا یہ کہہ لگی ہوئی ہے

ان آیات سے یہ کیفیت اور بات کی حالت کو بتائی جاتی ہے کہ جس کا ایسا صرف کے حق کی عقیدہ تھا اس سے

بتا دیا کہ وہ اس میں اور مسود نہیں کہتے تھے اگرچہ بھی کوئی کسی کو ظاہر سمجھ دیکھے خود دولت ہو درجست ہو وہ اس میں

ہو یا اور مسود میں سے کوئی چیز وہ شرک سے اور انہ سے سچ سے سچا ہے

سچ میں مسلمان کو جس کے دوس میں اللہ سے کے محبوب پر عمل خدا تعالیٰ علیہ السلام کی رحمت کو دراپہ کلام سے حق

ہو کہ شرک کہ ایک جیسے ہیں کہہ گیا سے ان آیات میں خود کہہ سے میں کہہ کے خدا پر جو حق و حقیقت حاصل ہوتی

عِنْدَهُمْ قَصِيرَاتُ الصُّرُفِ عَيْنٌ كَانَتْهُنَّ بَيْضٌ فَكُنُونَّ

۱۸ کے پاس محبوب علی شہجی کا مرقعہ دیں جو حقیقت میں وہ شہجی کے ہندو بیٹے سے لکھا ہوا ہے۔

وَقَبِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ

ہیں وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے اور وہ بوجہ کر رہے گئے۔ شام کے گھٹاؤں میں سے ایک کہ

إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ يَقُولُ أَنتَ لِمَنِ الْمَصْدَقِينَ إِذَا أَتَانَا

یہ ایک نگرانی دوست ہو کر آتا تھا۔ وہ مجھے کسارت، حقارت، قیامت، دیار، دیو، دیوانہ سے بچا کر رکھتا تھا۔

وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا ۚ إِنَّ الْهَادِيْنَ ۖ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُّضِلُّوْنَ ۖ

اور ہرگز مٹی اور پسیدہ مٹیوں پر نہ بیٹھے کیا میں وقت میں ۲۰ دمی ہائیگی، ابتدا ہو گا کیا نہ سے دیکھا ہوتے ہر ۴

[illegible]

شے اس اعلیٰ جنت کی کہ باہمی متکلفہ اور ہر دے اور نہ کسی کا قصد بھی مافوق اور دشمنی کو برداشت نہ کرنا ہے۔
 جس سے یہ بھی پہلے کیا کہ حالت دوستی میں دیکھنے اور سمجھنے کی قوت کا کیا عمل ہوگا جنت میں خلیفہ سوا ایک خلیفہ ہا کہوں میں ہر
 پر کھ دو سات ہے دوسرے میں ایک دوری کو دیکھ بھی نہ گا اور میں سے ہر بھی کرے گا اور اس کا جواب بھی میں سے گا
 وہاں۔ رہبر، ملائی، ٹیلی ویزن، سونگ، درد نئی اور صبر، شہر، مواصلاتی اور کاروبار ہوگا۔

مقامات سے جہاں یہ چاہتا ہے کہ اہل بیت پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وصیت کی ہوگی وہاں یہ بھی مصروف رہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور سے سنا یا دیکھا لفظ حق کی صفت میں شریک ہیں ہے کیونکہ صدیقی کی صفت میں جس طرح اس دنیا میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا اسی طرح دارالرحمت میں بھی اس کی صفت میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ حضرت علیؑ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کو یہ قوت بخود دے دے تو اس کی قدرت و رحمت سے کوئی پیہ نہیں۔

ہاں علیہ السلام کو اگر ہم عدد و شرح میں لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے تو اسے دوسرے
 طبقہ و مقام پر نہیں لے سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اس قدر سے کائنات پر مامور نہیں فرمایا ہے تو اس سے کوئی شک نہ رہتا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ تمام اہل معرفت
 شریعتی و بیعتی و انصاری کا ملک و نشانہ ہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو کچھ عطا فرمایا ہے اور جو کچھ عطا نہیں فرمایا ہے اس کے لیے محبوب

فَاظْلَمَ فَرَاهُ فِي سَوَاءٍ الْجَحِيمِ ۖ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَ لَتُرُوْنِ

یہ جس جہنم میں ہے وہ عاتقہ کبھی چہ پڑو سم کے وسط میں تھی ہوں غلے کا یہ قزو کے دیں کرانی چہ تانہ

وَلَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِّ ۚ اِنَّمَا نَحْنُ بِمَبَیِّتٍ

اور اگر میرے رب کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی مٹی کی گچڑا سے بنے والوں میں سے رہتا یہی کہہ کر کیا آپ نہیں دیکھیں کہ

اَلَا مَوْتُنَا الْاُولٰٓئِ وَ مَا نَحْنُ بِمُعَدِّيْنَ ۚ اِنَّ هٰذَا لَهٗوَ الْفَوْزِ

تو اپنی پہلی موت کے دور میں یہاں رہا ہے دھاب دیا جائے گا

الْعَظِيْمِ ۚ لَيْسَ هٰذَا فِلِیْعَمَلِ الْعَمَلُوْنَ ۚ اَذٰلِكَ خَيْرٌ شُرٰٓرًا

کا بانی ہے یہی مٹی کی عظیم الشان کوسیل کے پچھل کر ہوں کہیں رہا ہے گلابی دعوت سے ہے یا

اَمْ شَجَرَةُ الرَّقُوْمِ ۚ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِلظّٰلِمِيْنَ ۚ اِنَّهَا شَجَرَةٌ

رقوم کا درخت ہے جسے بد دیا ہے سے آزمائش ظالموں کے لیے ہے یہ ایک درخت ہے

بدول بد دیا ہے ہم دیکھیں کہ مٹی اس سے مخلوق کو دلائے ہیں تو میں

مٹی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ لختیں اور یہاں میں جس سے ہم چہ لکھیں بدول کو سرد کریں گے اپنی میں پارو

کا درخت خود پیدا کرو

رقوم ایک بہت اور یہ صورت درخت ہے اس کا عقد سخت کرو اس کی پورے اس سے بوبانی تارے اور ہر

پھر ہونے قزو ہوا ہے اور اس پر تر نورہ لگائے ہیں تو کہ کا قول ہے کہ یہ درخت تار کے علاقہ میں ہے موتا ہے ہر

کڑوا اور یہ قزو ہاں اطراف امہا شجرہ مرة نکوی شہامہ من حسب مکتبہ عربیہ مصر میں لکھا ہے کہ اس کا

کا کوئی درخت اس وقت میں ہے جس کے ایک درخت کا نام ہے والوں شان میں تصرف فی مصر لکھا ہے

یہ علاقہ عربی کہتے ہیں کہ جب یہاں ہوتی تو کھا کر کھینٹ گئے، حالانکہ یہ شجرہ یہ قزو کیا ہے

ہم تو اس نام کا کوئی درخت نہیں جانتے تعلق سے افریقہ کا ایک آدمی لکھا ہے کہ اس کے بارے میں اس سے پوچھا

اس نے کہا، ہوا خدا، مزید والے ہمارے ہاں تو جس کو کہہ کر دے کہتے ہیں یہ کھاتہ میں عاتقہ کبھی

استعمال کر کے مذاق کیا کرتے تھے، ابن الاثیر نے کہا، مصر میں یہ درخت قزویم اللہ تعالیٰ ہمارے گھوں میں ہے

۲۳۸۴

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُتَكِبِينَ ﴿٧٦﴾

پس اس کے ی طلب، دیکھو کہ کیا انجام ہوا میں نے ڈرنا کہتا تھا کہ ۲۲ فروری ۱۹۷۲ء میں جسے مجھے، موسے بن کے حوالہ کے شخص سے ملے گا؟

عزیز و والدہ کو کہتے ہوئے پکارا میں نے اور اس میں سے اور ہم نے کھاتے ہوئے وہیں اور اس کے

الْكُزْبِ الْعَظِيمِ ۖ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ۖ وَكُنَّا عَلَيْهِ

کھڑے کو ایسی مصیبت سے بھرنی کہ جس سے وہ اپنا قصہ ہی تسلیم کر دے اور اس کے پھرنا ہی کے ذریعہ

(Faint handwritten notes at the bottom of the page)

ہو الاخرین سلم علی نوچی العلمین رائدیک بحری
کوئیچے تے دھن میں ویاہر سیدم سو تہہ مساوی میں فہم عری طرح درویشیہ میں

(19) $\frac{1}{2} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{6}$

تعمیر کر ایک دو بار کے بارہ مندوں میں سے ہے تخریم کے دن کا بدلاؤ لوگوں کو

۳۷ مابروگوں کی تفریق، روش برقی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے مخلص جمعے اب ہیں کائنات کے دو دوزخ کے دو کلا جوتے

میں۔ اگر بس کے باوجود جدیت سے رہا کر جیسے ہوئے، حق کو منہ کر کے دے دے، اللہ کے ذکر اور یاد میں اسی طرح رہ کر کیے دے

موتے ہیں تو وہ اس کی پردی کرتے ہیں اور مرد چمکے جوئے عدد کو کہہ رہا ہوتا ہے تو یہ ان سے اپنا حلق متعلق کر رہے ہیں۔

ہیں صرف حق سے ہونکا رہے۔ حق کی شمع ہمارے دل میں بج رہی ہے۔ ہم نے اپنے دل میں حق کی شمع بجائی ہے۔ حق کی شمع ہمارے دل میں بج رہی ہے۔ حق کی شمع ہمارے دل میں بج رہی ہے۔

میں نے اس کے تباہ چہرہ نصف ہنسنے کو دیکھا تھا۔

حضرت مولانا علی قلی خان کی تعلیمی سرگرمیوں کا تعاقب کی تو آپ کے ساتھ ساتھ ان کے علمی اور ادبی سہارے بھی

فقیہانہاست پر پانچ جگہ میں جبکہ طحاہالی، یاتومہ، آپ اوماہ کے دین والے بچے ہائی سب عرق ہو گئے تاج سل سانی

مال میں حرکت دے یہ سختی میں سوار ہو گئی کی ہوا ہے۔

۴۲۰ اس کے رشتہ میں بدگمانت متصور ہیں!

مترجمہ حبیبہ شاہ، حنفیہ کل ائمہ، معنی چھپنے والے، اس میں آپ کی خدمت اور نیک نامی کو بڑھ

کی ہر دم سپہی خانہ کمال اور مراقت آپ کی مدد سے کرتی ہے۔

وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِيَنِ ۚ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ

وہ کہنے لگا میں جا رہا ہوں اپنے رب کی طرف وہ میری راہوں مجھے ہدایت دے گا۔ اے میرے رب! عطا فرما دے

الصَّالِحِينَ ۚ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۚ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ

میں نے ایک نیک بچہ عطا کیا۔ پس ہم نے اسے شاد و ستایا۔ ہمیں ایک صلح مند لڑکا اور جب وہ بڑا ہو گیا تو آپ کے ساتھ دیر ہو گیا

يَبْنِيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ

کر کے آپ نے اے ابا! میں نے خوابوں میں دیکھا ہے کہ میں آپ کو قربان کر رہا ہوں۔ آپ نے یہ بتا دیا کہ میں نے

جو تمہاری حاجت تھی وہ تم سے اعلیٰ کا بھی پیدا کر دیا ہے۔

تو وہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی اس دلیل کا کوئی جواب نہ دے سکے اور ختمی کارہی کر کے کہے کہ میں نے دیکھا ہے

ایک الٰہی نیا کر دے اور اسے اس میں پسینک دے۔

تو اس نے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جاکر کہنے کہے یہ منظور ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہی شخص تم سے اُن کے

میں منظور کر لیا۔ پھر آپ صحت پر ابراہیم علیہ السلام میں تھکے تھے تو وہ غصہ ہو گیا اور آپ کو بال بھی چار ہوا

تو اس نے صحت اور ہر ایک صداقت کی کئی روش دیکھیں یہی شخصوں سے دیکھیں لیکن وہ ہے کہ کو چھوڑے

تو وہ ہوئے۔ آخر کار حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی یہی سن کر ہوا۔ لیکن وہ نہیں ایسے مسافر تھے اور موت و

اور خدا کا وعدہ جاری تھا۔ وقت مباح ہے کہ آپ سے اس کو صاف صاف کہہ دیا کریں۔ تمہارے اس منکر

معاویہ سے رحمت ہو جائے۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ میں وہاں کا ہوں۔ دل بھی ہے آپ سے کہ یہ کو یاد کر لیں کہ اور اس کے

بعد اس کو اس کے قریب لائے کہ کوشش کریں گا۔ اے رب! یہی ہے کہ وہی امری ربی اوحیٰ ہے۔ یہ وہی ہے

دور اعلیٰ میں بھی جہاں میرے رب کے لیے مجھے جاسے کا تھوڑا یا جہاں میں تمہیں کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کر رہوں گا۔ بچے

آپ وہاں سے صبر اور صبر سے جوتے تھے۔ تاہم تشریف لے گئے۔

تو اس وقت تک آپ کا کوئی حشر نہ تھا۔ تاہم آپ نے ایک صبر سے بیٹے کے لیے تھا کہ جو تھیں۔

تو جب وہ دو روزہ دیکھتا ہے کہ وہ اس کا ہو گیا تو ایک نیا شخص شروع ہو گیا۔ آپ نے وہاں میں دیکھا کہ آپ ایک

بیٹے کو رکھ کر رہے ہیں۔ چونکہ میں نے کو آپ بھی بڑا دلی دوست تھا۔ اس لیے آپ کو کہنے کہ یہ وہی ہے کہ مجھے یاد دلا رہے

کا حکم دینا ہے۔ قرآن نے محبت کو دین کا دوسرا نام ہے۔ قرآن کے لیے تیار ہو گئے۔ وہ ہاتھ سے لے کر ایک بچہ کو لائیں

کی رضا حاصل ہو جائے تو یہ سوچنا مستحسن ہے۔ آپ سے سارا ہوا ہے۔ کوئی بچہ کو بھی یاد دیا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے

يَا بَتِّ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

عصا کی بر سے پھر کر گرا دینے پر آپ کو بخوبی کیا ہے اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ کے ہر کرنے والوں سے آپ کی

فَلَمَّا اسْلَمْنَا وَلَکَ الْجَبِيْنُ ۚ وَنَادٰیْنٰهُ اَنْ یَّارْہِمِمْ ۙ قَدْ

پس جب دووں نے سر طعنے کر دیا پس آپ نے کہیں نہ کیا کہے اور کہے کہ تو روی سے نہ دیکھ میں دیکھ لو کہ

صَدَقْتَ الرَّزِیًّا اِنَّ کَذٰلِکَ تُجْزٰی الْمُحْسِنِیْنَ ۙ اِنَّ هٰذَا اللّٰهُ

تو نے ہی دیکھا، عجب تو کسی طرف سے دیتے ہیں محسوس کر

بیکس یہ بری کلمہ

ما نظر سے تری اس قدر تھوڑی کیا رہنے ہے۔ آپ میں جو طے سے صحت حاصل کا مشورہ میں چاہتے تھے کہ اگر میں کسی بھی
 نہ ہو تو میں تو اس صحت کراہی جاے جو کس اپنے ہی کا۔ میں منہ سے کہیں کے میں کی گزشتہ پھر میں دانی ہے کہ
 وہ وہاں دیکھتا ہے جو کس کو نہ دانی سے دوسری یہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں کے کوئی کہنے کے لیے کہ میں دیکھتا ہے کہ وہاں
 میں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں
 میں وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں
 میں وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں

خطاب پر میں نے صحت حاصل سے جب یہ عجب میں کیا وہ میں نے کہیں نہ دیکھا ہے جو وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں
 پھر وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں
 تو میں نے سجدہ کیا کہ شاة اللہ من الصّٰدِقِیْنَ سے میں نے کہیں نہ دیکھا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں
 صحت میں سے میں نے دیکھا کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں
 کہوں کہ میں نے دیکھا کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں
 نہ ہو جو تو میں نے دیکھا کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں
 دولت صحت پر میں نے دیکھا کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں
 سے تھوڑی دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں

یہ نصیحتان خط تھوڑی دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں

میں نے کہیں نہ دیکھا کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں

میں نے دیکھا کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں دیکھتا ہے کہ وہاں

الْبَلَاءِ الْمُبِينِ ۝ وَقَدْ يَنْهٰ بِذٰلِكَ عَظِيْمٌ ۝ وَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي

راشش تھی اور ہم نے کہا یا اسے ہمیں ایک عظیم ذبح دے کہ اور ہم نے نبیوں کو دکھائے

الْآخِرِينَ ۝ سَلَّمَ عَلٰٓى اٰبَرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

آئندہ لوگوں میں سلام کو برا کسی پر اسی طرح ہم جہ جہتے ہیں نیکو کاروں کو

اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَبَشِّرْهُ بِاسْحٰقَ نَبِيًّا ۝

جیک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا اور ہم نے بشارت دی ہے کہ اس کی تو دو بی بی ہوگا اور

اور وہم کی ذات اقدس والدہ محترمہ کی قبریں اور تمام شہداء سے متعلق ہے کہ حضرت اسماعیل اگر اس شرف سے محروم نہ ہوں تب بھی رحمت و دعا کی طہارت میں وہ رہ کر ان کی بی بی بنتی رہتی ہوں یہی ہے جو یہودیوں کی حور کو نصیب میں ہے تو یہ خواہ مخواہ ایک بزرگ کا فعل اس سے چھپیں کہ وہ جسے بزرگ کو دیکھ کر ہر گز نہیں دیکھ سکتے تاریخی حقائق اور شواہد میں اس کی بشارت کرنا اس کو نہ مٹا اور اس کے برعکس کسی اور خیال کو اپنے دل میں نہ لایا بلکہ قطعا ہمارے اس لیے اس کو نصیب میں بلکہ حق کے لیے ہیں دلائل کا وہ پتہ کرنا چاہیے۔

یہودی اس امر کے متعلق ہیں کہ یہ نہ حضرت اسماعیل تھے چنانچہ آپ پیدائش اب ۱۰۰ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قرآنی تاریخ کو دیکھتے ہیں اس باب میں کئی جگہ کئی مرتبہ یہ تصریح کی ہے کہ جس بی بی کو قرآنی کے لیے آپ سے گئے تھے وہ آپ کا انوکھا بیٹا تھا کیا یہودی یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ حضرت اسماعیل انوکھے بیٹے تھے بلکہ آپ پیدائش اب ۱۰۰ میں یہ مصر کے ایک گھرانے کی حضرت اسماعیل سے پہلے حضرت باہرہ کے محل سے آپ کا ایک فرزند پیدا ہوا تھا دلائل و شواہد سے یہ ثابت ہے کہ وہ وہ لاکھ اسماعیل نے عبادہ اس کا دلاہ چلا گیا اور اسماعیل کے دلاہ چلانے کے دن ابراہیم نے نبی صیغہ کی اور سامان نے دیکھا کہ باہرہ مصری کا بیٹا تھا اس کے ابراہیم سے جو تھا غلطی نہ کہ ہے اس سے صاف صاف سنا ہے کہ حضرت اسماعیل کے دلاہ چلانے وقت حضرت اسماعیل کی عمر کافی بڑی تھی۔

عجب حضرت اسماعیل پیدائش اس وقت حضرت ابراہیم کی عمر ۱۰۰ سال تھی اور جس وقت حضرت ماردہ کے عین سے اسماعیل پیدا ہوئے تھے اس وقت آپ کی عمر سو سال تھی اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ حضرت اسماعیل کی ولادت کے وقت حضرت اسماعیل اپنے چچا دھرمی پیدہ دھرمی سال میں تھے اور تیرہ سال کی عمر میں جب ان کو قرآنی دین کے لیے مقرر کیا گیا تھا اس وقت آپ کے انوکھے بیٹے حضرت اسماعیل تھے نہ حضرت اسماعیل۔

اب قرآن کریم کی طرف آئیے پہلے اسی بات کو پڑھیے حضرت ابراہیمؑ و ذریعہ صلیح کے بیٹے دعا مانگتے ہیں دعا نہیں ہوتی

الضَّالِّينَ ۖ وَبَرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اسْتَعْقُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا الْحَسَنُ

صاف میں سے اور کھانے کی چیزیں ہمسیر ہو۔ حق ہے کہ ان کی ساری کوششیں نیک ہوگا

وَوَظَّيْمُ أَنْفُسِهِمْ هَبِيرٌ ۖ وَلَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۖ

اور کوئی بھی سلسلہ ممکن ظلم کرنے والا نہ ہوگا۔

وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا

اور مجھے پتا ہے کہ وہیں کہیں تو کوئی نئے عرصہ سے بہت

بچہ جو نہ مانتا ہے اس کو توہین گوئے کا خطاب میں ملتا ہے جب تک کہ یہ بچہ کسی کی تعمیل کرتا ہے۔ انھیں جیسا کہ
مذہب میں کاغذہ میں ملایا جاتا ہے، تو اس کے بعد رشاد میں ہے وبقولہ باصحا کہ میرے حکمت اور یہ کو صحت
سماق کہ ولادت کی خوشخبری دی اور گل آیت میں ہے و سرکبا عیہ و حق نہ حق اس کی صحت چہ پتا ہے کہ نہ حق
نہ عیہ اس مرد کی طرف ہو کر پتہ جو آیت مقام اس حق کو صحت و ذکر کے ان کی صفت کی تصنیف کر دی۔

نیز حب اسحاق کی ولادت کا ذوق ستا رہا، ہے تو ساتھ ہی حق کے بیٹے حضرت یعقوب کی شہادت دی ہوئی ہے۔ حضرت
اسحاق و اس ور اسحاق یعقوب۔ اس سے واضح ہو رہا ہے کہ اسحاق صاحب یوسف ہوں گے اور حق کے فرزند کا نام
یعقوب ہوگا۔ در حرم، بیٹے ایک طرف تو نہ تھا کی طرف سے یہ ٹرڈ تھا ہے کہ اسحاق اور اس کے بیٹے یعقوب ہوں گے۔
اسی طرح میں جو باجے سے پہلے قرآن کرنے کا عہد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات یہ تصاویر نہیں۔ بعض حضرات
نے اس کا یہ وہ یہ کہ حضرت اسحاق کو قرآنی دیکھ کے اپنے آپ میں وقت بے گئے جب حضرت یعقوب زید ہو گئے۔

[illegible]

هُمُ الْغَالِبِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ۝ وَهَدَيْنَاهُمَا

وہی طہرہ پائے وے اور ہم نے کئی اہل دونوں کو ایسی کتاب جو مہایت والی ہے اور ہم نے ہدایت دی ایسی

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ وَتَرْكُنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَّمَ عَلَى

سیدے راستہ کی اور ہم نے چھوڑا ان کے ذکر پر کہ پیچھے آئے والوں میں سلام جو

مُوسَى وَهَارُونَ ۝ إِنَّكَ ذَٰلِكَ تُجْزَى الْمُحْسِنِينَ ۝ إِلَهُمَا مِنْ

موسیٰ اور ہارون پہ تم کی طرح جو دیتے میں نیک کام کرے دوس کو جیک وہ دونوں

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ إِلَٰهَ لَيْسَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ يَقُوْمُ

ہمارے مومن بندوں میں سے میں اور جیک ایساں اعلیٰ اسلام بھی پیروی میں سے میں یاد کو حسب اسرار سے

أَلَا تَتَّقُونَ ۝ اتَّذَرُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ اللَّهُ

ہی تم سے کہ کیا قہر دیتے میں کیا قہر عبادت کرتے ہو میں کی اور چھوڑے ہم سے ہر اہل کائنات کو سب ایساں اعلیٰ کو جو

رَبُّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَالْتَمَ لَكُمْ خُضْرُونَ ۝

تو بھی پروردگار ہے اور تم سے ہے وہ کامی بیزار ہے پھر اس سے آپ کو غلام ہیں تین، میں کیوں کہ عبادت کیا ہوا تھا

جو گیا اور ان کی آنکھوں کے سامنے نہ کاوش فرماں ہے کہ انکو سمیت و حق ہو گیا پھر نہیں قوت صبی کتاب مہمت (الی
حد حسب تک و یا قہار ہے حضرت موسیٰ الیہا صل کا ذکر یہ دوس کو کرتا ہے گا اللہ تعالیٰ ہے نیک وار یا ہمارے بندوں کو اسی
طرح مقرر و عوام ہے

شیخ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہی مرسلین مختلف قیوم میں ہٹ گئے اور بر تقدیر نے اپنی اپنی مملکت سلطنت بنالی۔
نبی اسرائیل کے نبی قابل میں سے ایک تھیں جن کو اس علاقہ میں یاد ہو گیا جہاں اب خستہ رنگی شہر جلیک کے کہلاتے ت
موجود ہیں، اس قبیلہ نے وہ جہاں کو رہت پرستی، قیاد کی امن کے لیے بہت کا نام میں تھا جس کے متعلق مٹھو ہے کہ یہیں گز
مہا سمیٹے کا جز تھا جس کے چار حصے تھے جس کے حصہ کے حصہ کی تعداد چار سو تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو راہ راست دکھائے
کے لیے حضرت الیاس علیہ السلام کو مبعوث فرمایا آپ نے انہیں کہا کہ میں انہما کی کشتی کی، لیکن وہ لوگ آپ کو بھٹاتے رہے،

لِلْأَعْبَادِ الَّذِينَ الْمُتَخَلِّصِينَ ۖ وَتَرْكُنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۖ

انکو اللہ کے بندوں کے پر خلص ہیں اور ہم سے چھوڑنا ان کے ذکر و شکر پر پہنچے آئے والوں میں۔

سَلِّمْ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّحْسِنٌ ۖ إِنَّهُ

سلام تو ابراہیم پر ہم اسی طرح عزادار ہیں جس طرح وہ اللہ کو

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَإِنَّ لَوْ طَالَ لَيْلُ الْمُرْسَلِينَ ۖ إِذْ

ہمارے ایماندار ہندوں میں سے ہیں اور جبکہ لوگوں کی کھیروں میں ہیں یاد کر جب

نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۖ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَايِينَ ۖ ثُمَّ

نجات دیا ہم نے انہیں اور ان کے سارے اہل و عیال کو۔ مگر ایک بوڑھی عورت جسے اللہ میں تھی ہم سے

دَقَرْنَا الْآخَرِينَ ۖ وَإِنَّمَا لَكُمْ لَمُزَوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصِيبِينَ ۖ وَبِالْأَيْلِ

برہنہ کر دیا دوسرے لوگوں کو کہ تم کو لگے جیسے ان کے اہل و عیال پر اس کے وقت اور اس کے وقت

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۖ وَإِنْ يُوَسَّسْ لِمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۖ إِذْ أَبَقَ إِلَى

کیا تم انہیں سمجھتے اور جبکہ ان میں سے ہیں جسے ہم وہ بھانپ کر

یہاں تک کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے اور وہ نیست و نابود ہو گئے

اللہ تعالیٰ نے چنانچہ اس کی پڑنے کے احکامات و احکامات مائے اور ان کے ذکر و شکر کو قیامت خیز کر دیا۔

اسی سورہ شہد میں حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے، آیات ۱۶ تا ۱۷، ان کی قوم کی براہمنی کے
، عت و برادری کی کٹاؤں کو نہیں دیکھا جیسا کہ تمہارے لوگوں کے علاوہ ہوتا ہے۔ یہی وہ قوم تھی جس نے
شر کے کھنڈرات کے پاس سے گزرتے ہوئے جہنم میں پہنچ کر کہا کہ یہاں کی باتیں تو کہہ سناں ہمہایا ہی ہیں۔

اسی حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے، آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳، ان کی قوم کے کفر کے
مقدور ہو کر کشتی کی کاپ کی تو کھو گئی کہ پھر گر رہا راستہ پہنچا، جہاں کوئی کاسہلی نہ ہوئی۔ آپ نے انہیں بتایا
کہ تین دن کے بعد تم پر عذاب آئے گا، اہل برکت تیسرے روز میرے پاس آؤ، میں وہاں سے تم کو اپنے آپ کو تلاش کیا۔ آپ

وَاتَّبَعْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِئِينَ ۖ وَارْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ

اور اس کی حالت کے پہلے ہم نے لادکی سے بہت کڑی سزا دی تھی اور ہم نے بھیجا تھا کہ میں نے ایک لاکھ یا اس سے

اَوْ يَزِيدُونَ ۖ فَاصْبِرْ لِمَن يَصْغُرْ عَلَيْكَ وَاصْبِرْ لِمَن يَكْبُرُ ۚ إِنَّكَ فِى رَيْبٍ مِّنْ أَن يَصْبِرُوا

زیادہ لوگوں کی طرف سے۔ پس وہ ایسا نہ لائے اور ہم نے صرف ہفت ہزار سے دیا میں کہ وقت تک۔ اور تم جیسے ان لوگوں

الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ۚ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ

سے کیا کچھ بے توہین میں اور ان کے بچے تھے کہ جب ہم نے فرشتوں کو انساں بنا دیا تو کیا وہ

شَاهِدُونَ ۚ إِلَّا أَنَّهُمْ مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ۖ وَلَدِ اللَّهِ وَإِنَّمَا

موجود تھے۔ اس سے سو وہ صرف تم مجھے میں سو کہتے ہیں کہ اللہ کے بچے اور وہ بلا مشق

لَكَذِبُونَ ۚ اصْطَفَى الْبَنَاتُ عَلَى الْبَنِينَ ۚ مَا لَكُمْ كَيْفَ

جھوٹ کہتے ہیں کیا اس سے پسند کی چیز ہے نہیں ہیں کہ چھڑ کر شکر نہیں کیا ہو گی، تم کیسے

کلمہ سویت کے، ہمارے ہندو نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کفر سے چھڑا دیا تھا

تھوڑے عرصہ کے بعد ان کی کہہ سہی اور ان کی قوموں کے قلب یا دل سے وہاں جو جاسے میں اللہ ایک اور عبادت کے متعلق اس سے

شعبہ کے کارنامہ ۱۲۰۰۰۰ عرب کے کئی قبائل کیلئے سیم خزانہ اور ایک شیخ (راجہ) نے دیا اور یہاں پر لکھتے تھے کہ

سیدنا، اللہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نیکیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دستوں کے آگے ہم سے بڑے ہیں کہ ہم نے اپنے لیے توڑا ہے کہ کہتے ہو اور

اگر کسی کے گھر میں سیم جو جاسے تو اس کے چہرے کا رنگ قہر سے بدلتا ہے۔ شر کے واسطے کی کمر میں دیکھو اور اللہ تعالیٰ کے

ادلائل واثبات کی توجہ بھی دیکھیں کہ کتنی عظمت اور بڑے ہستی ہے

۱۲۰۰۰۰ تم سے ذوق سے یہ دعویٰ کر رہے ہو تو تم سے پاس صوبہ کنڈیکہ میں ہوگی اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو یہ

فرمایا کیا اس وقت تم پاس موجود تھے ہم نے دیکھا کہ وہ فرشتے ہیں یا تم سے پاس اس بات کا کوئی تحریری ثبوت ہے کہ یہی

کا وقت کوئی سہی سمجھو جب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت ہی نہیں، ۱۲۰۰۰۰ فرشتوں کی قریش کے وقت پاس تھے

اور تم سے پاس کوئی تحریری ثبوت موجود ہے تو یہ کتنی بڑی بات ہے کہ ایک عبادت پر یوں ڈے ہوئے ہو اور اگر کوئی دستاویز

اس بارے میں تم سے پاس ہے تو اسے چھپا دینا میں سب کے سامنے چلی کر تاکہ دوسرے لوگ بھی تم سے جہاد میں جانیں۔

تَحْكُمُونَ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۚ أَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِينٌ ۚ فَاتُّوْا

فیسے کہ جسے جو حکم ہو اور حکم میں کیا کرتے کیا شہادے پاس کرنی دیکھ دیں ہے کہ بتیو

بِكُنْيَاكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۚ وَجْعَلُوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَبَاۗءً

دست اور پیش کر دو اگر تم سچے ہو اور تمہارا دیا ہے میں کے اندھارے اور خوش کے درمیان رشتہ

وَلَقَدْ عَلِمْتِ الْجَنَّةُ اِنَّهُمْ لَخٰصِرُوْنَ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ

حالانکہ جہنم خود جانتے ہیں کہ انہیں نہ کر چیتا کیا ہونے کا ہے کہ جسے جہنم میں رہتے ہیں کہ کہیں

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ ۚ فَرِحْتُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۚ مَا اَنْتُمْ

غلام کے ہیں سوائے اس کے کہ یہی خدا ہی میں کہتے ہیں یہ وہ ہیں جسے خدا نے پاک کر کے ہر قسم کے

عَلَيْهِ بِفَاتِنِيْنَ ۚ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۚ وَنَا مِثْلَ اِلٰهٍ

اس کے علاوہ کسی کہ میں نہ کہتے سوائے اس کے کہ وہ ہے جو کوئی نہ کہ اس کے اور نہ کہ جس کے کہ میں سے

مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۚ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصّٰفُّوْنَ ۚ وَاِنَّا لَنَحْنُ السّٰبِقُونَ ۚ

کوئی ایسا میں سوائے اس کے کہ یہ میں نہیں سے اور ہم ہم سے، اور ہم ہم سے، اور ہم ہم سے، اور ہم ہم سے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ

نہ کہ کوئی نہ کہ میں کہ جس کا وہ ہے کا یہ عقیدہ کہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا، اللہ تعالیٰ میں شادی کی اور اس سے کہتے ہیں

بِجَنَّتِ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ

نہ کہ اللہ تعالیٰ کا کہ جس کا وہ ہے کا یہ عقیدہ کہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا، اللہ تعالیٰ میں شادی کی اور اس سے کہتے ہیں

بِجَنَّتِ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ

نہ کہ اللہ تعالیٰ کا کہ جس کا وہ ہے کا یہ عقیدہ کہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا، اللہ تعالیٰ میں شادی کی اور اس سے کہتے ہیں

بِجَنَّتِ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ

نہ کہ اللہ تعالیٰ کا کہ جس کا وہ ہے کا یہ عقیدہ کہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا، اللہ تعالیٰ میں شادی کی اور اس سے کہتے ہیں

بِجَنَّتِ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ

نہ کہ اللہ تعالیٰ کا کہ جس کا وہ ہے کا یہ عقیدہ کہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا، اللہ تعالیٰ میں شادی کی اور اس سے کہتے ہیں

بِجَنَّتِ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ

نہ کہ اللہ تعالیٰ کا کہ جس کا وہ ہے کا یہ عقیدہ کہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا، اللہ تعالیٰ میں شادی کی اور اس سے کہتے ہیں

بِجَنَّتِ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ ۚ

وَأِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ۖ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ۖ

اور وہ بھت جوی سے پہلے کیا کہتے تھے اگر ہمارے پاس کوئی نصیحت برقی ہے اور اس کی طرف سے

لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۚ فَكَفَرُوا بِهِ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝

تو ہم اللہ کے مخلص بنے ہوتے ہیں وہی نصیحت کی تو اسے اس سے انکار کیا وہ مغرب الیہام میں بیٹھے تھے

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۚ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ۚ

۱ ہمارا وعدہ ہے بعدوں کے ساتھ جو رسول میں پہلے پہنچا ہے کہ ان کی ضرورت حد تک جائے گی۔ ۲

وَأِنْ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۚ قَوْلَ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۚ وَأَبْصِرْهُمْ

اور ایک ہمارا لشکر ہی غالب ہو کر رہے ہیں آپ نے اس پر بھی لکھی ان سے کہہ دی اور وہ حد تک پہنچا کر

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۚ أَفَبَعْدَٰ هَٰذَا يَسْتَعْجِلُونَ ۚ وَآذَانُكَ بِسَاطِحِهِمْ

۱ اور خود ہی یہ انہیں دیکھ میں آئے گی کیا وہ جانے نہ سب کے لئے کہے ہوئے پاس ہیں پس سمجھو نہ سب کے لئے کہیں

فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۚ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۚ وَأَبْصِرْ

۲ نہ تو وہ صبح بڑی دردناک ہوگی ہمیں ڈر جائے خدا اور زبانی عور پھیر لیجئے ان سے تعذری اور کہے کہ اب وقت اور نصیحت اس کا

۳ اچھے قرآن کریم کے نام سے ہونے سے پہلے وہ یہ کیا کرتے تھے اور جب قرآن میں ہوا تو انہوں نے کیا طریق اختیار

کیا اس کے متعلق بیاں دینا چاہا ہے۔

۴ اشارہ خدا کی ہے کہ ہمارے فیصلے سے کس قدر نصیحت و عزت اور عذاب ہمارے رسولوں کو اور ان کے لئے دلوں

کو نصیب ہو گا۔ یہ نصیحت و عذاب ظاہری طور پر ہی ہو سکتا ہے اور اس طرح ہی کہ ان کی صداقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے

اور دل ان کی نصیحت و حکیم کے جذبات سے مسحور ہو جائیں۔

۵ یہ اذان ہمارے مذہب کے نذیل کے لیے بیتاب میں اور آپ کی صداقت کا مبارک رسول سفیر مقرر کر دیا ہے کہ اگر

ان پر ہمارا مذہب نازل ہوا تو آپ کے لئے اور اگر نہ تھا تو میرے آپ کی توبت کو وہ تسلیم نہیں کریں گے لیکن وہ کہتے ہیں ان میں اگر

مذہب نازل ہو گیا اور ہمیں پہلے مقرر کردہ صیغہ کے مطابق آپ کی توبت کی تصدیق ہو گئی تو انہیں اس سے کیا فائدہ حاصل ہو گا

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝

تم نشاء دیکھتے رہیں اور بھی جاننا دیکھیں گے کہ سب سے آپ کا رب بڑھتے کا کلمہ ہے ان زمانہ میں کہ جو وہ بیان کرتے ہیں

وَسَلِّمْ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اور سلامتی ہر سب رسولوں پر اور سب فرشتوں پر اللہ تعالیٰ کے یہ ہیں جو سارے جہانوں کا رب بنے

۲۲ کیا حق انتہا ہے۔ جس پر علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَالَ دُرُودًا صَلَوَاتُ سَبْعِينَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلِّمْ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ أَكْتَلَ بِأَمْكَالٍ لَا تُفْنَى مِنْ لَاحِرٍ. یعنی جس شخص نے نذر کے بعد یہ تین تین مرتبہ پڑھیں گویا اس نے اجماع کا مست بڑا پیار کھریا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَرِّمِهِمْ سَيِّدِ الْاُمَمِ
وَالْمُرْسَلِينَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ شَفِيعِ اُمَّةٍ شَيْنِ اَكْرَمِ الْاَوْقِيَانِ وَالْاٰخِرِينَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا وَ
شَفِيعِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَحَمَلِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنْ اُمَّةٍ لِيَوْمِ الْمَدِينِ يَارَبِّ الْعَالَمِينَ .

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دور الاتین	دور الاتین	دور الاتین	دور الاتین
۶۔ وجہی	۶۔ وجہی	۶۔ وجہی	۶۔ وجہی
۲۸۔ اگست	۲۸۔ اگست	۲۸۔ اگست	۲۸۔ اگست

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

سنت میں اس میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہے جو سنت ہی میں ان کی تائید کرتا ہے وہ اسے ان کی تائید میں اور ان کی تائید میں

ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ

میں نہ مہم ہے قرآن میں اللہ کی رحمت کی ہے، بلکہ یہ کفار کی عداوت اور مخالفت میں انہیں ہونے لگے ہیں۔

كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَ ذَاوَالْأَسْنَانِ

ہست می آئیں کہ ہم نے ان سے پہلے میں دو قرن ذکر کرتے گئے اور میں تھا یہ وقت کی تھیں کا سب سے

سے عربیہ تعلقات میں سے ہے۔ جس میں کے نزدیک یہ سب سے کام ہے۔

سے وہ قوم کے لیے ہے یعنی میں قرآن کی قوم ہے جس میں تمہاری وہی اور نہی مصلحت کا حاصل بیان ہے اور

جواب تم کہدہ ہے یعنی دین محمدی حق ہے۔ جواب تم کے کہ اس میں اور قرآن بھی ہیں لیکن یہ غلط ہے۔

سے اگرچہ اسلام کی حمایت اور دعوت محمدی کی صداقت و تصدیق کی طرف واضح ہے کہ کفار اور منافقوں اور منافقوں کے

تسلیم میں کہتے۔

علامہ پانڈیٹ س کاشپ ریس بکوار احمد دہلوی یہ بیان کرتے ہیں کہ جناب الخطاب ایک دفعہ بیمار ہو گئے تو قرآن

سپہ کی مبادت کے لیے آئے، اسے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لائے۔ قرآن نے جناب سے حضور کی شکایت کی

آپ کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا میرے پیچھے قرآن کی قوم سے کس بات کا مطالبہ کرتے ہو حضور نے فرمایا:

”اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ہے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ ہے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کلمہ وحیہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

قال لا اله الا الله“

ترجمہ حضور نے فرمایا: میں ان سے صرف ایک بات ماننے کا مطالبہ کرتا ہوں، اگر وہ مان لیں گے تو مارا عرب

ان کا بیعت ہو گا اور تم ان کو فرج پین کرے گا، آپ نے پوچھا: ”کہ کونسی بات؟“

حضور نے فرمایا: ”وہ صرف یہ کہ وہی لا الہ الا اللہ۔“

کفار نے اندازہ نہیں کیا، صرف ایک عداوت بڑی عجیب و غریب تھی۔ یہ کیسے مان سکتے ہیں اس وقت یہ بتا

ناتوا نہیں یعنی کفار کا انکار کرنا مستحکم پرستی نہیں تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت یہ کرتے ہیں۔ عقلاً، منطقی اور عقلی

حجتاً، حاجتاً، یعنی حق سے نفرت اور ممانعت کی وجہ سے مخالفت و عداوت۔ مخالفت اور عداوت۔

سب سے کفار کی اس بہت دھڑی پر انہیں مزمون کی جارہی ہے کہ تم سے پہلے بھی جو لوگ مے پدار سے سنت تھے تو میرے

عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا سِحْرٌ كَذَابٌ

وہ اس پر حیران تھے کہ آیا ہے ان کے پاس ایک ڈھکوسلو جس میں سے نکلے کہے گئے کہ یہ جیسے ساحر ہے اور سحر ہے

لَجَعَلَ إِلَهُهُ الْهَآ وَوَاحِدًا إِنَّا هَذَا شَيْءٌ عَجَابٌ ۝ وَأُتْلِقَ لِلْمَلَآئِكَةِ

کیونکہ یہ ہے اس نے بہت سے عددوں کی طرح ایک عدد ہے جبکہ ہر ایک عیب و اہمیت ہے کہ اور تیری سے پہلے ہے

ہندوں سے بلا وہ حالات کہتے تھے ان پر عیب چار عذاب آیا تو ان کے سامنے نیلے سونے ماری ڈھکیاں ٹھہر گئے اور

گئے پلے سچا اور بڑا کہے گئے، میں صحت صحت ہو گیا کہ صحت کی گڑبڑیں تو رنگ میں اب یہ وہ دیکھو اور اسے سمجھو

تو ان میں صاحب کی ترکیب میں ملاویں کے متعدد قول ہیں سیویہ کے رنگ لاشعشع میں۔ مبالغہ اور تائید کے لیے آیا،

نہ مگر وہی گئی ہے میں صاحب، اس کی جڑ ہے اس لیے محبوب ہے۔ اور اس کا اسم "مبین" تخلص ہے۔ اور اصل کے

رویکہ کی طرف سے عین صاحب اس کا اسم ہے اور جرح تخلص ہے، اسی بعد ہی صاحب صاحب بعد

صاحب کا سنی تھا اور مفر، چلے پتا۔

عجب میدان جنگ میں کرنی قید ظن کے عین کی تپ میں لاکھ تفرقہ ایک سو دس کہتے تھے صاحب اس عجب

بالغزار عین بھاگ کر جاں بھاد پہل فرمیں پر عجب وہ ابھی آیا اور اس کے مقابلے کی طاقت ہے مدد دانی تو عجب

وہ کہے گئے، صاحب صاحب میں ص طرح ہو سکتا ہے بھاگ کر جان بھاد اسی وقت میں کہ گیا تو ان میں صاحب

اب تم کہیں بھاگ کر نہیں، کہتے بھاگ جانے کا وقت اور سنی جانے کا وقت اب کہ گیا ہے۔ (دعویٰ اصلی)

بعض لوگوں نے کہے کہ رات یہ نہیں کہ حل ہوئی حل ہے یا کہ الف سے اور میں کو تاسے میں دیا میں نے

کہا کہ لات حل داسی ہے اس کا سنی نقص وقت ہے۔

۷۳ وہ اس بات پر کہے ہیں کہ قرآن سے ایک شخص کو جو قریشی یا گیا ہے اور میرا سے بہت سی ذرا دیاں ہیں

سویہ دی گئی ہیں چنانچہ اس سے خود کو ماننے سے کار کرایا اور ساحر و کذب کے متان لگائے گئے۔

کفار کا پہلے تو بوجھا تھا۔ قال نکھرہ میں میرا طائر ذکر کہے کے مجھے میری کالی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے

انہی دھنوں کے لیے اور ان کی خدمت کرنے کے لیے ان کا ذکر کیا یا یہ مجھ پہنچے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے محبوب کی طرف کو

کہہ کہ جو بہت کی ہے اس کی روح میں ناں لاکر ہے۔ ذبیحہ اظہار موضع مطہر حصہ علیہ ذکا بہت

اشعار آہان کفر ہر حشر ہر حشر خفا فانی۔

۷۴ جب حضرت علقم رضی اللہ عنہ مشرف بہ مسجد مجھے کے گھر میں صفت قرآن مجید کی حاکم پریشانی دراصل

کی حد نہ رہی۔ ولید بن مغیرہ نے ہزار ان قریشی کو مشورہ کیے علیہ کی بجائے کہ قریب اکابر قوم کہنے ٹھہرے وہ حالات

أَمْ لَكُمْ تِلْكَ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَبَيْنَهُمَا فَلْيَذَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ۝

کیا ان کے لیے ہے عظمت آسمان اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے شہسب کیلئے رکھنا نہیں؟ اور کیا ان کے لیے

جُتْدُ تِلْكَ مَهْرُومِينَ الْأَحْزَابِ ۝ كَذَبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ

اور حقیقت کفار کے عقروں میں سے ہے ایک چوڑا سا نعرہ جس سے وہیں انکسرت ہوں اور یہی تھانہ تھا ان کا جس سے پہلے ان کو

وَعَادُ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝ وَسُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لَيْكَةِ

عاد اور میسرہ والے (سحر سے) تھے اور قود آدم و نوح اور صاحب لیکہ کے

تھے نبوت کا مقدمہ تو ثبت، اونچا ہے کسی کو موت کی نعمت سے رو کر کہے لا اعتبار تو موت حاصل ہوا بغیر اس سے انہیں

نوس مادی و مادی سمول پھریں کے دیئے اور جیسے کا بھی کوئی اعتبار نہیں لگوں کے یا ان کو موت و عقیدہ ہے قلم کام

میں نہ کہ وہاں تک رسائی حاصل کر رہے اور وہاں قبضہ ہمارا نہیں ہوا کائنات کی حکومت کی ہاگ ڈور سپنہ ہاتھ میں لیں

مشکلیں کہ کا یہ خضر ہوں اور اس کا نہ مختلف مقامات پر جو مختلف نہ رہے نہ کہ ہے۔ سب سے مراد تو وہ ہشتک میں جن سے

آسمان تک پہنچا ہوا ہے یا اس سے مراد آسمان کے دروازے ہیں۔ ہر دو چیز میں سے کسی چیز تک پہنچا ہوا ہے۔ اسے سب

کہتے ہیں۔ قال قتادہ و مجاہدہ: ارد بان سباب العواب السداد و طرقتا من سب۔ ای سب، حکل مایوصل الی شئ من

باب او طریقی موصولہ۔ اظہری: یعنی قنارہ اور کہا کہتے ہیں کہ سب سے مراد آسمان کے دروازے ہیں یا وہ راستے جو

ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف لاتے ہیں اور حق مراد ہر کوئی تک پہنچے گا اور جو برے سبب کہتے ہیں۔

سبب سے یہ سبب جو خدائی کی طرف سے ہے کہ وہ ہر میدان میں پہنچ کر کوئی نہ مانے گا اس کی خفیت ہی کہ ہے

کہ ہماری عطا پر اعتراض کر کے۔

۱۱۔ ان سے پہلے بڑی بڑی سرکش قومیں ہر طرح سے جبر و طاقتور و شہنشاہی سے ہیں سب اسوں سے جانی، اور ان کو

ہر سے ان پر قبضہ سب پہنچ کر نہیں خاک سیاہ مانی اور ان کا مہر و تہن تک بھی دانی نہ رہا دشمن کو دی عطا و دوا، مجب ہے اس کی

مختلف ملکوں کی گنتی میں۔ نعمت میں وہ اس کھڑی کوں ہوتا ہے جس کے ساتھ یہ سب دیاں باطن جاتی ہیں یہ سب اس

سے یا تو اس کے متحرک کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اس کا لشکر نہ کثیر کہ جہاں وہ پڑوکن اس کے لیے بے حساب

ہوتے تو ہر طرف کھڑائیاں ہی کھڑائیاں نظر آئے گئیں جس کے ساتھ ان کے بیوں کی دیاں دہن میں مانتیں۔ جس عطا کے تاکہ اس

کی حکومت کے استحکام اور یہ جنگ کا اثر ہے اور یہیں سے رحمن کو دوا داتا کہے کہ وہ جہاں سے کہ اس کا دستور تھا کہ سب وہ

کسی طرح کو سار دیا تو زمین میں چار مہینے گاڑ دیتا۔ پھر اس شخص کے ساتھ ہوں کے ساتھ مصبر علی سے باہر دیتا یہاں تک

أُولَئِكَ الْأَخْزَابُ ۚ إِنَّ كُنُوزَ الْكَذِبِ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابُ ۚ

یہ وہ گروہ ہیں، حکما ذکر ہے کہ سب سے بڑی گروہ کی تعداد تو اس پر لاکھ ہوگی میرا احباب ۔ اور

مَا يَنْظُرُهُمْ إِلَّا الصِّعَةُ وَلِحْدَةٌ مَالِهَا مِنْ فَوَاقٍ ۚ وَقَالُوا

نہیں انتظار کر رہے ہیں یہ اللہ، اگر ایک کڑک کی جیسے ہر کوئی صلت میں ہوگی تھے اور ہاتھ کٹتے ہیں

رَبَّنَا عَجَلْ لَنَا قِطْنًا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۚ اِصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ

اے ہمارے رب جلدی دے دے ہمارے حصہ کا احباب ہم حساب سے پہنچے تھے بے صبر ہو کر ان کی باتوں سے

وَإِذْ كُرِعَ عَبْدٌ نَادَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۚ إِنْ أَسْكَنْتَ الْجِبَالَ مَعَهُ

پہاڑ پر لادو اور ہمارے بندے داؤد کو بلا غور تھے تھے وہ پہاڑی طرف راست رجوع کر کے دلا تھا ہم سے اور نہ لادنا تھا پہاڑوں کو

کہ وہ شخص کڑک کڑک کر کہتا تھا کہ میں نے یہاں کے درختوں اور پہاڑوں میں نہیں غلام کیا۔

تھے فلاں مری نے علیہا من فوق کا منی تھا ہے کہ سے علیہا من نظرة وراحة و فاقہ و صراح میں نہیں

ہر صلت دی جانے گی ۔ میں تمام نصیب ہو گا اور ان کے احباب میں تخفیف کا جانے گی۔ طاہر اس وقت کے حکم کی

تفتیش کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس میں دو قسمیں ہیں۔ رُفُوق یعنی کے نزدیک یہ دونوں قسم ہیں اور بعض علماء امت کیل

یہ کہ رُفُوق اہم مصدر ہے اتفاق الیہ سے جب وہ جا۔ ی سے صحت کی طرف رجوع کرے اسی سے قرآن نے اس کی تفسیر لیا ہے اور

استرحمت کے ساتھ کہ ہے اور اگر رُفُوق مورتا کہ معنی وہ وقت ہے جب ایک تہ دو دو دھڑپے کے بعد کسی میں دو بار

دو دو ہر جا لے۔ روح المعانی۔

تھے کہنے کے معنی تمام آپ میں احباب قیامت کی دھمکیاں دیتے رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں کہہ رہا ہوں تو ہمارے جتنے کا ہوتا

آج ہی ان کی نافرمانی کر رہا ہوں اور ہمارے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہی ہو رہا ہے یہ باتیں وہ ارہہ روق کیا کہتے تھے۔ نقل جلالہ

قطار احباب، و حکما و اہل قتادہ نصیحا من الاحباب (قرطبی)

شہادۃ اللہ تعالیٰ ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہ ایک مردہ سزا دی اور سزا گزیرہ صبر کی تھیں فوتے ہیں اور صحت

والمؤملیہ المسلمین کو کہ ان احباب سے سرور کیا گیا تھا۔ ان کا ذکر کر کے نقل دیتے ہیں۔ عہدہ دہار بدہ، و ذکر صحت

داؤد کو سرور و مشرف کیا۔ اسی لایہ کا منی معنی ہے صحت و تندرستی۔ اس سے مراد طاہر اور قوی ہے کہ کتاب میں صحت اور

براد میں بڑی قوت اور توانائی کا مطلب ہو رہا ہے۔ اس لیے آپ کو فرمایا گیا آپ ایک سون مہرہ رکھتے اور ایک سون لکھتے

يُسَبِّحُنَ بِالْعِشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۝ وَالطُّيُورُ مَحْشُورَةٌ كُلُّ لَهُ أَوَّابٌ ۝

وہ ان کے ہر قسم پرستے بنے، اور شوقِ حق و حقیقت کو روک کر کسی کی فتنہ میں نہ لے سکا۔

شَدُّ دَنَايَتِكُمْ وَأَتَيْنَهُ الْحِكْمَةَ وَفَصَّلَ الْخِطَابَ ۝١٦ وَهَلْ يَسْكُ

مجلس شورای ملی و محترمین

تو وہ کہتا ہے کہ تو میری بہن ہے، تو میری بہن کے لئے یہ سب کچھ کرنا چاہیے۔

[illegible]

بھولے لکھنے والے لایمر دینی بھندو رکاوٹوں کی دعا، فی اللہ ساری قرطبی اوتھ بہت جمع کر دے گا

رحمہ اللہ فی الی وطلعتہ صر وحبہ

فہمہ نہ تھا کہ جس خصوصی حکایت سے سنا آپ کو روزانہ الہام سے چھاپک کا ذکر کیا دیا جا رہا ہے۔ آپ شہر کی

میں شعل جوتے تو پا بھی آپ کے ساتھ مل کر ڈر کیا کرتے۔ پانڈو کی اس حسرت سے کیا مراد ہے۔ بس نے کہا ہے کہ جب آپ

ذکر کرتے تو پہلے تو اسے یہ امر ہی غصے میں لگتی کہ چاند کا ذکر کیا ہے بھر کی رائے یہ ہے کہ پہاڑ میں چاند سے ذکر

ہی پا کرتے در جس حیات کی حقیقت یہ ہے کہ حسب آپ مصدق و مرسوۃ تو چہر نگاری سے پنہا میں اور چہازی و طوایر سے

بہن! ہم سب آپ کے ساتھ مل کر دڑا کرتیں، مگر تو طبیعی عیسیٰ توں کر سکیج و دیا ہے۔ یہ منہ تسبیح جہاں میں صلیب منہ صلیب منہ مل

اخر ق اس وقت کہتے ہیں جب نرسہ غلہ کا سراجاں مجھے چھپاشت کا وقت کہتے ہیں۔ اس وقت غلہ اٹل رہتا ہے

میں نے مسرتاً اسی کہتے ہیں۔ جدید پاکستانیوں کا اسی کی نئی نصیحت یہ ہے کہ تعویذ میں صحت دہریتا ہے مادی ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب وطنه أحب الله وأحب الناس له

کہ جو شخص پڑھائی سے بھی کد وقت دے گا اس کے کنو کنش دیئے جائیں گے مگر جو وہ منسلک جہاں کے کام نہ کریں

کچھ عرصے کے بعد ان کی طبیعت میں تبدیلی آئی۔ ان کی ہر بات پر دھیان سے غور کیا جاتا تھا اور ان کی ہر بات کو جاننا ضروری سمجھا جاتا تھا۔

صوم ثلثة ايام من كل شهر. صلوة نضج و يوم على دسر. الترمذی کہے ہیں کہ میرے لیے اس کے لیے میں بالوں کی وصیت

خدا کی ہے نور کا مرکز جس میں کائنات کا احیاء تھا۔ میں نے اس نور سے رہنما ہوا۔ اس کی روشنی سے ہر شے پیدا ہوئی۔

کمال کے لئے کہ وہ کسی بھی زبان سے بیان نہ کرے اور نہ ہی اسے

تھے آپس اور ان کی سیرت و اخلاق اور سوز و گداز کے عجیب و غریب کی کہ وہ بے یار و مددگار تھے۔

اپنے مذکورہ بیان پر چیف جسٹس کے اذہان پر اس کا اثر لگے گا کہ وہ اس کے لئے دل میں اس سے

الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ نَّاهُمْ وَظَنَّ دَاوُدُ أَنكَا فِتْنَةً فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَ

ہے اور ایسے لوگ بہت غور سے ہیں لے اور ذرا جیل آئی داؤد کو کریم کے لئے آیا ہے سو وہ ساری باتیں لکھ گئے

خَزَرَاكَ عَاوَاذُكَ ۝ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَ النَّارِ

ہے رہے اور کچھ کچھ میں تھے اور وہاں پہنچے باقی لوگ تھوڑے تھے یہ ہم نے غنیمت کی باتیں لکھیں اور ان کے بارے میں

کہا ہے البتہ وہ جنت اور جہنم میں ہیں لیکن اصل کے فکر میں وہ ہے دوسرے جہنم میں ہیں لیکن ان کا حق نہیں جیتے بلکہ حق و انصاف اور موت و عذاب کے تقاضا کی سرپرست پر پڑا کرتے ہیں۔

لے لیکن یہ ہے اگر اس کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اس میں انہیں پرگناہا سکتا ہے۔
 لے یہ فیصلہ سنانے کے بعد خدا صحت داؤد کو کوئی اپنی بات یا دشمنی اور یہ یہاں کیا کہ تو میری آزمائش کی جاری ہے تو
 حضرت اللہ نے لکھ دیا کہ میں گر گئے یہی رکھ سے مراد یہ ہے۔ اور کہ عہد کے سنی میں اکثر استعمال ہوتا رہا ہے
 مجھے اس شرم سے ہے کہ حضرت عیسیٰ و جہمہ را حکما

و نَابِ اِي لَهِ مَن كَلَّ دَسَبَ دَرَجِ اَعَالِي

میں وہ سب کرتے تھے نہ کہ بل گر پڑا اور بارگاہ الہی میں ہرگز سے تھوڑی۔ اس شرم میں لکھا کہ اس کا جہم
 سجدہ کر کے دلا۔

لے لیکن داؤد کا ستر چاند سے زیادہ بہت جہم ہے اور ان کے بیٹ کر کے کی جگہ سمت دے دے ہے۔
 آیات کی اس تشریح کے بعد ہم اس وقت تک نہیں کہتے ہیں کہ اس کی طرف تہذیب میں آئے کیا گیا ہے دنیا، اعراف
 میں آپ مختلف مقامات پر پڑھائے ہیں کہ یہی سرکش اپنے امید کر اور ہر شے تمہیں لکھے ہیں کہتے ہیں کہ یہی چہرہ
 ایک کام شریف آدمی کی طرف کی شہوت کرتے تھے اسان چکا تھا ہے۔ وہ بے حد ہے اچھے ہیں۔ ہے عسکری اور پتہ
 کی طرف شہوت کرتے تھے۔ اسی مرامات میں سے ایک ہوا تھا کہ ہے جو بائبل میں بڑی فصیل سے لکھ کر لکھا گیا
 کی تو میں چاہتا کہ قارئین کے ذوق کو مجبور کیا جائے، لیکن جس حال کے لیے چند طور لکھا اور ہی کہتے ہیں۔
 کتاب ۲ سحر میں باب ۱ میں لکھا ہے ۱

اور نام کے وقت داؤد اپنے چنگ پر سے اٹھ کر باؤنا ہی لکھ کی جیت پر تھے لگا اور جیت پر سے اس کے ایک
 صورت کو کہا جو ساری حق اور وہ صورت نہایت و جہت تھی تب داؤد نے لوگ ہیں کہ اس صورت کا اصل دنیا
 کیا اور کسی نے کہا کیا وہ تمام کی جیت میں ہیں جو حق اور یہ کہ یہی پتا اور داؤد نے لوگ ہیں کہ اسے لکھا۔ وہیں
 کے پاس آئی وہ اس نے اس سے صحبت کی۔ پھر وہ اپنے گھر کو بل گئی اور وہ صورت حامل ہو گئی۔ سو اس نے داؤد کے

زادی ماتی اس لیے بات کا سبب و سابق و فلاح قصہ کہنے سے قوت دیکھنے میں اور سے مراد اس کے بعد
قرآن ہے۔ (اگرچہ)

حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
”مَنْ جَدَّ نَكْرًا بَعْدَ يَثْرَءَ دَاوُدَ نَحْلَ حَايِرٍ وَهُوَ الْعَقَابُ جَفَّةً مَائَةً وَسِتِّينَ“
ترجمہ: جیسے شخص حضرت داؤد کے مشق ایسی بات کہے جس میں قہر کو کیا کرتے ہیں تو میں اسے ایک سو
ساتھ سو تھکاتا ہوں گا۔

بعض حضرات نے من آیات کا یہی منظر اس طرح بیان کیا ہے کہ اس زمانے میں یہ زمانہ بے ضابطہ اس میں کوئی قیاس
موس نہیں کی حالت میں نہ کسی کی سحر و جادو کی کسی کا سحر و جادو تھا تو اس سے نہ کہتی ہی یہی کو طلاق کے بعد اس
کے ساتھ کار کر کے چنانچہ ہوا تو اس کے منظر اپنے دوست کی یہ درخواست قبول کر کے اس کے بعد اس کی خدمت کے بعد
حالت کے ساتھ علاج کرتے لیکن نبی کی مثال میں نہ کہ اس کے بعد اس کے ساتھ اس بات پر تہیہ نہ دی
اہم ہو کر ہوتا ہے کہ یہ حال ظاہر ہے کہ اس میں اس صورت کی شادی اور عہدہ کے ساتھ میں ہوتی صرف لکھنؤ میں
اور حضرت داؤد کے اس حالت کے گھر میں سے اس کا رشتہ طلب کیا اور اس کے رشتہ سے دیا لیکن یہ ساری باتیں
قیاس آسان کے بعد لکھنؤ کے ہیں۔

ابن تمام قریبیات کے بعد ظاہر ہے کہ وہ منظر یہ ہے کہ بیت میں ملنے اس وقت کو اس طرح بیان کیا ہے کہ
نہ کہ وہ کہیں کی بہت آپ کا طرف بہت بڑا ہو گا کہ وہی کہ آپ کی حالت دیکھ کر آپ کی حالت دیکھ کر آپ کی حالت
برگیا تھا اور اس نے آپ کے قتل کرنے کی خبر میں یہ ہوا تو اس کی حالت دیکھ کر آپ کی حالت دیکھ کر آپ کی حالت
ذکر اور عہدہ میں مشغول ہو گیا کہ اس کے اس طرح کہ عہدہ ہوا اور اس کا عہدہ آگئے تاکہ عہدہ میں آپ کا کام
تہہ کرانے اور اس کے عہدہ میں اس کا پتہ سچے عہدہ وہ آپ کے کوئی پتہ نہ ہو اس وقت سے تو ہی موجود تھے جن کے کہ وہ
وہ آپ کے مشورہ پر عمل ہوا کہ آپ کے اپنے کی ایک شخص کو اس کی حالت دیکھ کر آپ کے آپ کے آپ کے آپ کے
کہنے کے پتہ نہ ہو اور وہ عہدہ پر وہ عہدہ نے عہدہ کے کہ عہدہ میں اس کے عہدہ میں اس کے عہدہ میں اس کے
ان کی رہتی پر گاہ جس کے پتہ تو آپ کو (اختیار یا اور میں سے اختتام ہے کا اور کیا لیکن عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں
انہیں عہدہ کو یہ اور اس سے اس کے عہدہ میں اس کے عہدہ میں اس کے عہدہ میں اس کے عہدہ میں اس کے عہدہ میں
آخر میں فرماتے ہیں : ”وَالْحَقُّ أَنَّهُ كَانَ عَاقِبَةُ الْحَقِّ فِي الْحَقِّ وَالْحَقُّ أَنَّهُ كَانَ عَاقِبَةُ الْحَقِّ فِي الْحَقِّ“
سب انوار سے مشرق ہے اور اس میں عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں
ظاہر ہو گیا کہ عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں عہدہ میں
ظاہر ہے۔

”پہلی سختی یہ ہے کہ دیکھ کر پچاند کر غریب میں آنے والے مسلمان۔ قصہ وہ ایسے راستے سے داخل ہوئے تھے جو
داخل ہونے کا راستہ نہ تھا اور ایسے وقت آنے تھے جب آپ کی عدالت کا وقت نہ تھا۔ آپ کو اندیشہ نہ کہ کہیں وہ بچے
مسل نہ کر دیں لیکن جب واضح ہو گیا کہ یہ دونوں کو کسی مفقود کا فیصلہ کرنے کے لیے آئے تھے جس طرح اللہ تعالیٰ نے
بیان فرمایا ہے تو حیرت و اذوقہ پہنچ گیا کہ یہ سزا و اقدار یعنی ان لوگوں کا بے وقت آؤ گئے اور غیر موقوف راہ سے آنا
آپ کا ان کے بارے میں یہ خیال کرنا کہ یہ قتل کے مرتکب سے آئے ہیں اور اس وجہ سے آپ کا گھر جانا یہ سب
آزبائش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں اس سے اتنا اظہار ہے اعلان کے بارے میں ان کا سوچنا کہ آپ کی تلافی جرت
سے نہ رہے۔ اس لیے آپ مصروف طلب کرنے لگے۔ آخر میں ملزم منکر دیکھتے ہیں۔“

وَعَلِمَ تَطْعَامُ ابْنِ اَبِيءَ عَالِيَةَ مَسْجُودٍ مِّنَ الْمُطْعَامِ لَا يَكُنْ وَقَوْصُ حَتَّى تَقْتُلَ مِمَّا حَرَّمَ
اَلْمَوْجُوْدُ مَا عَلَيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ بَطْلٌ اَسْتَرْفَعُ وَنَدِيْلُ لِيْ شَرِّ مَا يَذْكُرُوْنَ لَا وَحْدِيْ مِّنْ اَللّٰهِ تَعَالٰى
فَمَا حَكَمَ اَللّٰهُ تَعَالٰى لِيْ كِتَابَهُ يَسْرِعُ عَلٰى مَا ارَادَ اَللّٰهُ وَمَا حَكَمَ اَلْعَصَا مِمَّا فِيْهِ لَعْنٌ لِّمَنْ سَبَّ اَلرَّسُوْلَ طَرَحًا
وَلَقَدْ حَكَمَ اَللّٰهُ اَعْرَضَ
وَلَقَدْ مَشَرَ حَكَمُ اَلْعَقْلِ لِيْ كُلِّ شَيْءٍ اَدَّ اَسْتَرْفَعُ خَيْرًا وَجَلَدُ مِّنْ قَضَائِهِ

یعنی ہمارے لیے یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام گناہ اور خطا سے معصوم ہوتے ہیں ان سے ایسے امر و نہی نہیں نکلتے
جو انہیں ناجائز و شرعی حکام پر اٹھا دیتی۔ رہتا اور دنیا کے درمیان سے اقتدار اٹھ جاتا تو سب لوگوں نے منصب نبوت کے
مثالی پر کیا کیا گھڑی میں ہم ان کو مٹا دیں تو مٹ جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ ہے جو شرع سے اس شرف
میں بیان کیا ہے کہ ہے۔
”جس بارے میں شک و شبہ ہو یاں ہم قتل کا فیصلہ مانتے ہیں جبکہ قصہ گذر کے ہم خیرین محلات اور کاروبار کو
ترک دیتے ہیں۔“

شیخ اکبر حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان فرمایا کہ ہے:
واعلموا کہ جیسے کہ وہ ایسے مخلوق میں خلق تھے اور یہی گناہیں بیان نہ کیا کریں جس پر وہ صلیقہ و السلام
نے فرمایا ہے کہ سب جب بھڑت و شکستہ تو اس کی بددعا کے باعث فرشتے اس سے تیس سال دور ہو جاتے ہیں اللہ
اس آدمی کو بہت بڑا کرتے ہیں جب وہ عطا فرماتا ہے کہ فرشتے مجلس و محفل میں حاضر ہوتے ہیں تو اس پر لازم ہے
کہ وہ سچ بولنے کی پوری کوشش کرے۔
پھر فرماتے ہیں:

وَلَا تَعْرِضْ لِمَا دَعَاكَ اَلْمُزْحَمُ عَنْ اِيْمَانٍ مِّنْ رَّوَاةٍ مِّنْ اَشْنِ اَللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَاجْتَابَهُمْ
وَيَحْمِلُ هَٰذَا تَقْسِيْرَ اَلْكَتَابِ اَللّٰهُ - (فتوحات مکیہ، جلد دوم، صفحہ ۲۸۴ مطبوعہ مصر)

يَتَّبِعُنِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَكَابُ ۖ فَخَرْنَا لَهُ الرَّيْحَ

یہی حکایت جو کسی کوئی نہ ہو جسے ہم نے شک و شبہ نہ کیا تو یہی ہے کہ یہ خدا کرنے والے کے لئے ہیں جسے ہرگز نہ شک و شبہ نہ کیا جائے

تَجَرِّي بِأَمْرِ رُخَاءٍ حَيْثُ أَصَابَ ۖ وَالشَّيْطَانُ كُلُّ بَنَانٍ

بنانا یعنی مٹی آپ کے حسب فکر ہم سے شک و شبہ نہ کرتے اور سب دوسری طاقت کر دینے کوئی ہمارا اور

غَوَاصٍ ۖ وَالْآخِرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۖ هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ

توئی ہمارے اور ان کے ملا کر جو کرکٹ تھے ہمارے لئے ہیں ان کے لئے یہاں یہ ہمارے عطا کیے

ہم نے پہلے موت کے لئے انہیں اس کے بعد تک و موت پہنچے ہمارے کاسر الیہ یہ شخص کاسر الیہ کے عطا کیے

جو کرتا ہے میرے سال کر دے اس کی خدمت و عطا اور جو عطا کرے ہیں نظر کی بات ہے یہاں دیکھنے والے حضرت

سلطان میں اور جس سے جنگ رہے ہیں وہ سب عطا ہیں وہ اگر ان کے ہیں جس سے بڑا صاحب قدرت و اختیار

ہوئی ہیں اور اس جیسے کی اور کر دے کوئی نہیں۔ حضرت عطا دانتی دانتی ہیں کہ اس سے کوئی شخص نہ کہے کہ عطا

میں نہ تیرے حضور میں نہ تیری عطا دے کر دے بڑا ہے حضور کے ہی دس سے ہی ایک اور شاہ ہی اپنے کے جانے ہی عطا دے

پہلے دیکھو وکان العی حلیہ العی و استخدام واحد الحکم علی من و دوس

سے نانی پتھر نہ الاشیء ربہم فی نفسی ایہ علی باقی ہر دم

یعنی حضور کریم کا حکم ہر جن و انش پر ماحص ہے۔ صاحب قہر و برکت ہے جس کو حضور نبی درخشاں کو شام کہتے ہیں تو وہ ہر

کرتے ٹھنڈے ہوس کے ہر پتے کے ہمارے قدرت و عطا میں دیکھتے ہیں اور ہی عطا و شرف کا عطا ہوس کے

عطا و اور لفظ ہوس کو کہتے ہیں اور تمام عطا کے ہمارے ہے۔ عکری صاحب ران ایمان سے یہاں بڑی پیاری ہادی گئی۔

در دم عطا تو سیارہ بہت جام و مطیع ولی تو استدک نہ مطیع

ہر خطبہ کس نام تو مستدال کس نامہ روحی خودہ اس سبق اور ان جہان

ہم نے تو جس کو چاہتا ہے عطا چاہتا ہے عطا ہے جسے دست سما کو کوئی مدد کے واسطے جو ذات پاک کشش و شرف

میں وہ اب کی صحت سے محروم ہو وہ اپنے محبوب و ملا کے دین طلب کوئی لاف مال نہیں سے ہر نامہ اس کا کون ادا کر سکتا ہے

شک کہہ ہوئی کہ آپ کے سرور و مال کر دے ہوس کی عطا آپ کے اختیار میں دے دی شیطان کا آپ کا طاقت کر دے۔ ان

میں سے کوئی نہ تیرے مدد کی کہتے تھے اور کوئی مدد کی کہ تیرے میں خود عطا کر دے کوئی نہ تیرے میں تیرے عطا کر دے کہ تیرے میں تیرے

تھے ان میں سے سر تک کہ آپ کے نام کی خبروں میں بکھرا دیا آپ کے ان کے پیروں میں ہاتھ اور کچھ کر سکتے۔

وَالَّذِينَ عِنْدَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ هُمْ الْأَخْيَارُ وَالَّذِينَ هُمْ الْأَمْثَلُ وَالَّذِينَ هُمْ

ادریہ خدمات ہمارے رد کیے گئے ہوئے است تیری خوش میں

وَذَ الْكِفْلِ وَكُلُّ مِّنَ الْأَخْيَارِ هَذَا ذِكْرٌ وَإِنَّ الْمُسْلِمِينَ لَحُسِّنَ

وردی، علی کراچی پر سب بھڑکے لوگوں میں سے ہیں یا کھیت ہے؟ اگرچہ ایک سڑک کے لیے بہت فائدہ

مَابُ جُدَّتْ عَدْنٌ مُفْتَحَةٌ لَهُمُ الْبُؤَابُ مُتَكِينٌ فِيهَا يَدْعُونَ

تھکا ہوا ہے۔ سدا بہار باغات تھیلے میں گئے ان کے لیے سب دروازے کھلیے گا۔

فِيهَا بِفَالِهَةٌ كَثِيرَةٌ وَشَرَابٌ وَعِنْدَهُمْ قِيَرَتُ الظَّرْفِ أَتْرَابٌ ۝

طلب فرماتے ہیں کہ وہاں طرح طرح کی سہولتیں پیش کی جائیں۔

یقین کی قوت، اعمال کا عود، ان کے کثرت اور نہ مادی قوت کا۔ ان کی تھی۔ اس کے علاوہ انہیں دیکھ کر بھیست اور صدمہ لگتی تھی۔

ي وي نقره لئ الطبعه و جمليرة لئ ليد و عرفة بالله

۱۵۔ ہم نے خصوصی نعمت کے ساتھ میں مخصوص کیا تھا یہی میں آخرت کی یادگاری تھی وہ مردانہ آخرت کی زندگی کر سکتے
سترہ ماہ کی نگہداشت کرتے تھے۔ اما معلوم ہوا کہ یہ حکم و نذرانہ حیرت و شگفتہ دہن و قریب

نکات: ۱۔ آیت میں چھ دو۔ مریضہ شخصیتوں کا ذکر ہے

آٹھ۔ ایسی اس کے اوصاف عید و کابیر بیان تو قرآن میں کیا جا رہے ہیں مگر حیر ہے۔ سالانہ کی یکایک رحمت کی یاد کو تازہ رکھے کے لیے ہے۔ اس کے علاوہ جس اُردو انصاف سے اس میں لڑنے والے کا حق کا بیان، نکل نہیں میں قدرے تحصیل سے ہے

۳۴۔ ایک بالوں، سو کھ: خرچہ ہی یہی ایک کی قسم کے ہیں بکثرت نہیں ہوں گے بلکہ مختلف اقسام کے رنگا رنگ ہوئے ہوں گے ان میں سے خود کہ بکثرت جن جن حصوں سے مرور ہوگا جانے گا اس کے کہ کیا بیماری اور دیشیں تصور

پیش کی گئی ہے۔ قاضی صاحب نے مزید یہ کہہ فرمایا کہ 'یہ معاملہ کے سوا کسی کی طرف سے کچھ اٹھ کر بھی نہیں آئے گا۔' اتفاقاً میری شہادت و بارگاہی کے دوران ہی عدالت نے حلف و امان کی دعوت دی۔ جس پر میں نے حاضر ہو کر اپنے حلف و امان کی دعوت کو قبول کیا۔

میں نے اس کے ساتھ ساتھ ہی ایک اور کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام "The History of the Muslim World" ہے۔

هَذَا مَا تُوْعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ إِنَّ هَذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ

ہر ایک کے لئے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ روزِ حساب تمہیں ملے گا شک یہ ہمارا زیادہ ہوتا ہے۔ جس سے جو کبھی مستعمل نہ ہوگا

هَذَا وَإِنَّ لِلطَّغْيِينَ أَتْرَمَابَ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَيَنْشَأُونَ مِنْهَا

یہ تو پھر تن کا دس کے بچے اور بلاشبہ کھٹوں کے بچے، اٹھیں، لوگ ایسی جہنم وہاں سے ہونگے میں تو یہ کہنا عیب و گھبرانا ہے

هَذَا أَفَلَيْدٌ وَقُوَّةٌ حَيِمٌ وَغَتَّاقٌ وَأَخْرَمٌ مِنْ شَكْلِ أَزْوَاجٍ هَذَا

یہ کھورتا دلی اور پیپ ہے کہیں ہا سپر کر دے کھینچتے اور اس کے علاوہ اس کی مانند طبع طاری کا مذہب ہے یہاں

فَوَجَّ مُقْتَحِمٌ مَعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ

دوڑی اور گھسنا جاتی ہے تمہارے ساتھ کئی عورتیں ہیں جیسے شہ جہود کے تھے جس میں وہ کہیں گے حالوں نہیں

لَا مَرْحَبًا بِكُمْ أَنْتُمْ قَدْ مَتَمُّوْهُ لَنَا فَيَنْشَأُ الْقَرَارُ قَالُوا رَبَّنَا مَنْ

کونی عورت آمید رہے تو نہ ہی آئے کہ اس درجہ کا ہے جسے سو بہت بر نکلا ہے کہیں گے اسے ہا سے اب میں

تک پہنچے محبوب جہوں کے ذکر میں اور نہ پرانے حسانات و انہما متع کے بیان کے بعد اب ان پر نصیحتوں کے غور و فکر
مکہ کا ذکر فرمایا جا رہا ہے جن کی طرف ہمیں تشریف دے رہی تھی اور وہاں تشریف لے گئے۔

شکل الفاظ احسب امت کھوتنا بڑا پانی ہوا السماء المھار لہی استھما حارہ۔ عساق پیپ
ای پسید من الطغی، الصدید من جلود اهل النار۔

شے پیپ کے لیے تو کھوت بڑا پانی اور ہر نوادر پیپ ملے گی ایسی پس میں اسی قوم کے اذیت تک مذہب اور جو ہیں
جن میں وہ مبتلا کیے جائیں گے۔

شہ پہلے وہ کائنات کے بعد کو دوسری میں جیسے کائنات کے پہلے ان کے پیچھے قطار و قطار فرج و فرج جنم میں
جہوں کے جائیں گے درجہ ایک فرج ظلم میں گرانی جائی ہوئی تو دوسرا کے دے دے ان سرداروں کو کہیں گے یہ تو تمہارے
جہوں کا ایک اور نوادر کیا۔

شہ یہ کھوت و سواریت گئے حال کو فوج آمید کرنے کے لیے جو گزرتا رہیں۔ ان کے لیے یہ جو گئی ذلیم اور کم وہ رہو۔
شہ آئے سے وہی جہو کا اپنے ان سرداروں کے لیے وہ وہی گئے جو جیکہ اسی طرح ایک مذہب کو اپنی کئی سارے میں گئے

قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِإِذْنِهِ ۚ وَكَانَ الصَّبْرُ ثَقِيلًا ۝

دنش، اے آگے کیا ہے۔ یہ دنش ہی نہیں، یہ دنش اس کا ہر وقت ہے۔ یہ دنش ہی نہیں، یہ دنش اس کا ہر وقت ہے۔ یہ دنش ہی نہیں، یہ دنش اس کا ہر وقت ہے۔

رِجَالًا كَمَا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ ﴿١٠٠﴾ اتَّخَذَ لَهُمْ سَخِرًا مِمَّا ارْتَابَتْ عَنْهُمْ

نہیں، جسے یہاں دو لوگ نہیں سمجھتے تھے۔ یہ لوگ ہیں جو ہمیں لاکھوں روپے دے کر دیکھ رہے تھے۔

الْأَبْصَارُ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمَعَ تَخَاصُّهُ أَهْلَ النَّارِ ۖ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۚ

جہڑی تھیں۔ یہی ہے نئے دور کی پیمائش ٹھوڑی عمر

مَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

مرد میں ہے کوئی شہزادہ جو ایک بے سب پرست ہے۔ وہ ہے شاہوں اور راجوں کا اور جو کہ

بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٢٠﴾ قُلْ هُوَ يَبْنِئُ الْعَظِيمَ ﴿٢١﴾ انْتُمْ عَنْهُ مَعْرِضُونَ ﴿٢٢﴾

ان کے درمیان ہے حیات و موت تھیں وہ فرما رہے ہیں کہ یہ بڑی کڑی بات ہے مگر جس نے اس سے روکنا ہے وہ ہے اللہ۔

لش آپس میں خوب اچھے کے پیر و پادشاہ و صاحب گیس کے نور و جان مسطیٰ علی التیہ و حق و کوس کی بھیسوں و صحت کی جیب

و نظر آئیں گے تو جب دوسرے سے دریافت کریں گے کہ وہ لوگ جن کو محمد رسول اللہ کے تھے وہ کون ہیں تو یہاں کہیں کہانی میں دے دے۔ وہاں ہیں ہی نہیں یا ادنیٰ تکذیب حاصل ہو گئی ہیں اور جو کوہِ غرہ جیسا ہے۔

منہ مینی دور محراب کا آئینہ میں اس طرح عجب و نادر، نکل درست ہے۔ اس میں کھدے شہک کرلی نگاہیں نہیں۔

لے اہل ایمان پر غفلت ڈال دیا جائے وہاں کفار و مشرکین کو جس وسیع و بڑے حزب میں مبتلا ہوا ہے ان کا اگر کچھ سنا ہے مجھ پر پاک حیا صلوٰۃ والسلام کو حکم دیتے ہیں کہ آپ ہی قوم کو تادیب کیے کہ تم میں راویہ کا زنی جو تو میری مسلم طرف

جانی ہے مجھے اندھا تھے نے اس نے سبوت دیا ہے کہ تمہیں بروقت شہر کروں گا کہ تم ہی صلح کرو اور شہر نہ کرو
 تمہیں کہ کرو تم صلح کرو اور شہر نہ کرو تمہیں کہ تمہیں بروقت شہر کروں گا کہ تم ہی صلح کرو اور شہر نہ کرو

۴۱۔ مری قسطنطنیہ کا علاقہ جس کے اندر تاجیکوں کی آبادیت ہے، ان کی نسبت میں اور ان کی معاملات میں

یہ ہے اور سب پر غالب ہے تاہم اور میں اور کچھ اس کے بیان ہے سب ہی کا ہے۔ کرنی اس سے زیادہ طاقتور ہیں۔

1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 2680, 26

مَا كَانَ لِي مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَأِ الْأَعْلَىٰ إِذْ أَخْتَصِمُونَ ۖ إِنِّي يُوحَىٰ إِلَيَّ

مجھے کوئی علم۔ خدا مالا کے بارے میں۔ جب وہ جملہ رہے تھے جسے میں دیکھ کر مائی یزیدی طوط

لحم کوئی بخش دیتا ہے

کھاتے تھو کارمخ تو ن کریم ہے۔ کیا اس خبر کو کہتے تھے یزیدی اہم جو ہمیں نے ہر کامریم قیامت بتایا ہے۔
 کھاتے مٹا کی شہنشاہ کے جسے طراز آؤں گئے تھے۔ املا جماعہ و شرف لایم ملاوں لعیون و لعی صہ
 اہموس جودہ و ہما۔ روح معانی میں سوار میں اور ہوا کی جماعت جو پہلی و ثانی کی جماعت انہوں کو ہم
 دیتی ہے اور ہے باہ و جلال کے باعث دلائل کو ہم پر کر دیتی ہے۔ یہاں طوط سے مراد شہنشاہ کی جماعت ہے جو پہلے شہنشاہ
 کے علاوہ مالہ لائی کہیں جسے ان کے دیکھنے سے احمہ کو کہی تھی۔ سننے سے اوستہ میر ہمدانی کو مل گیا ہوا تھا ہے۔ اس کے
 ان میں اپنے مسئلہ فرائض کو سمجھانے کے لیے قیل و قال ہو گیا۔ انہیں کا استدلال یہ تھا ہے۔ وہ ائمہ جودہاں پر برکت
 آتے ہیں اس میں تحقیق اور علیہ سلام ہو و اتم علی ہے۔

صورتیں اور صفاتی غیر ذلکو رہا دواتے ہیں کہ ان امور کی اطلاع مجھے صرف ہوئی مائی ہوئی ہے میں کہنا ہے کا نذر ان کی دہرہ
 نہیں فرشتوں کی بحث و تمییز کے معلق ایک صبیحہ حدیث ہے جو اہل ان کے مطالعہ کے لیے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوا
 حدیث مسند میں ملتا ہے کہ ایک ان میں کی بارگاہ وقت تھا اور حضور مہول کے مطابق تشریف لائے۔ قریب تھا کہ صبح
 طلوع ہوا کے چہرہ صبرتہ کی سے تشریف لے گیا کہ ہوتی حضور کے ہاں پہنچاں سلام کے بعد رتہ اور ہوا۔ مجھے مصنف نے اپنی
 صورت پر پیشے روز چہرہ ہادی طرف تو یہ نہیں اور عروا کہ میں نہیں دیکھا کے کی وجہ بتا میں ای فست البید وقت وصیت
 حافظہ میں وصیت لی صلاقی صبی مستحکم ہوا۔ ماہری مبارک و تعدادی احسن صورتہ فعل یا محمد قلب بیٹ
 رہی۔ قال یم یحییٰ من الاعی صلا لا ہری موضع کفہ بچ کتفی موجد ث برد تہلہ پس شہی قضی ی
 کل ثانی و حروفہ فقال یا محمد۔ قلت بیٹ قلب محمد یحییٰ صلا۔ لعل قلب فی بدو جات و مکدات ی آخرہ۔
 فقال ما الدرجات قلت نظام الطعام و شہ السلام و الصلوۃ الخیر و ساس ہوا قال صدقت ی حکماء قلت ساع
 الرصدی مکارہ۔ و سطر لصورۃ بید الصلوۃ و قل لا قد اہم ای جماعۃ قال صدقت قال سل یا محمد صلت انائم
 ای اسبہ فعل غریب و شہ غریب و حب مساکین و ن لعمری و شہ صبی و ہ ارفق بعبولہ بشتہ
 ما قبضتی بید غیر مصورہ۔ انھدی فی مسئلہ حبث و حبث عن حبث و حبث غیب یغریبی ی حبث قال
 لشی صلی اللہ علیہ و سلم شتموہن و ہر شوہن ما حق حق۔

ترجمہ میں آج رت ذکر الہی میں کلام ہو اور خدا مقدر تھا حق۔ نہ ہی۔ پھر مجھے عارفی میں یہ بھی یہاں تک کہ
 مجھے گزری محسوس ہوئے گی پھر میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرا رب کریم بڑی بڑی سرعت میں تشریف فرما ہے اور دنیا باغ

مِنْ طِينٍ ۚ فَاَسَوِيَّتُهُ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ

پھر کچھ سے طین پس جب میں اس کو سوسوں اور پچھتک دوں میں ہی ہوتی حالت میں شیخ آدم کر پڑا کئے گئے

سُجِدْنَ ۚ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اٰجَمَعُوْنَ اِلَّا اِبٰلِیْسَ اسْتَكْبَرَ

سجدہ کرتے ہوئے تھے سجدہ کیا سب کے سب دشمن تھے سلف میں کے اس نے سجدہ کیا

وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۚ قَالَ یٰۤاِبٰلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِیْ ۖ اَخْلَقْتُ

اور ہو گیا کافروں میں سے۔ ایتنا دیر اسے نہیں گھسی چوسے، کیوں نہیں میں کو سجدہ کرتے ہوئے تھے کیا

بِیَدَیْ اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ لَنْتَ مِنَ الْعٰلِیْنَ ۚ قَالَ اَنْ اَخِیْرُ مِنْ خَلْقَتَنِیْ

اپنے دونوں ہاتھوں سے کہنے کیا تو نے مجھ پر تو ہے کہ اس سے میں میں سے نہ ہے نہ اس کے ہاتھوں میں

اں کلمات طہارت سے جبکہ مانگے تھیں ہے اندر دم پہاڑوں عروسی سے اس کے دامن طلب کو بھر دے گا۔
 شے حضرت آدم علیہ السلام کی تعین پر حاضری منہ مذاقات پر گہگہ ہیں وہاں داخلہ نہیں

تھے سوزنے ی منت حلقہ ایسی جہ میں اس کی تعین ہو کر وہ اس کی تشہیک سوزنا، روحی صامت
 ہزیت اور بصیرت کی میں بکتر شریع کی ہے یہی وہ روح میں کو میں نے ہی ماس قسمت سے بنایا ہے وہ جس میں گریں
 صلاحیتیں اور روشنی معجز کر دی ہیں، جہ میں ان کی جیگہ آبدی قدرتیت کی ہوتی ہے تو شے ہی اس کی گورہ، ان میں بکتر تھے۔

شے اس کا نظری کی تو ہے کہ اس کو میں نے اپنے ہا میں سے پیدا کیا، اندر تھوے کے ہی ہا میں، اسلاف کا سبک
 پسے کہ وہ ر کلمات کی تاویل میں کرے جگہ گئے ہیں کہ اں، اندر تھوے کے ہا میں میں طہارت میں بکتر ہے لیکن وہ کیے
 ہیں، ان کی حقیقت کیا ہے ہمیں اس کی مر میں، اندر توں خودی تا کی حقیقت کو ہانا ہے، نورت عروں مل، بکتے ہیں کہ اس سے

مادہ ہے کہ دوسرے اسلاف کو میں نے مل باپ کے واسطے پیدا کیا، لیکن آدم کو بلا واسطہ شخص اپنی قسمت سے پیدا ہوا،
 گریں میں پیدا گا کی قسمت ہے اور استعمال صہ عرب میں، عام ہے، اور وہاں تھوے کے آدم ہے کہ ملان دو لکھ لکھت
 پیر دل سے ترکیب سے جم جو، ادوی ہے، نور مدح جو گوروت میں سے ہے، بنایا ایک ہاتھ سے اس کے ظامری جسم کو اور دوسرے
 ان سے اس کے باطن کی نذر کو تعین ہوا۔

شے شایہ ہمیں کے سہہ نہ کرے کی دود میں برکتی تھیں اس سے پڑھا ہا ہے کہ تھوے کے سہہ سے سہہ نہیں کیا۔
 کیا تھوے جلد و گھٹنہ اور جود کی وجہ سے بے فکر کو میں، یا تھوے کے تھوے کرید ہے کہ تو بہت حل مرتبت ہے، تھوے آدم کو سہہ

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝ وَلِتَعْلَمَ مِنْ نَبَأِهِ بَعْدَ حِينٍ ۝

نہیں ہے یہ قرآن، مگر نصیحت سب جہانوں کے لیے ہے اور دلتے کھارے، تم سمجھو یہ جان لو گے اس کی خبر کچھ عرصہ بعد کتب

سے تمہارے دامن کر کھڑے ہو گئے گی، آؤ تمہیں سے پاک کرنا چاہتا ہوں، تم شاید یہ خیال کرتے ہو کہ اس میں میری کوئی ذلت فائز ہے اس طرح میں دولت فتح کرنا چاہتا ہوں، اقتدار کی کڑی مصداق چاہتا ہوں، کان کھول کر سن رہی ہے تم سے کسی ہاجرہ و مہاجرہ کا سوال نہ آج تک بھی کیا ہے اور نہ آئندہ بھی کروں گا۔

۱۱۷۷ میں اس معاملہ میں کفران بھی تعلق اور بناوٹ سے کام نہیں لے رہا یعنی میرے دل میں تو کچھ ہنسے اور محض دکھاوے کے لیے میں تم سے تقدیر چاہی اور فہم منک باقی کر رہا ہوں، ایسا بزرگ میں مجھے تحفہ اور تضرع سے دور رکھا مگر واسطہ میں۔ میں تمہارے سامنے حقیقت کا اظہار کرتا ہوں اور سب بات کہتا ہوں میرے مواظف میری نصیحتیں میرا حال ہیں فقط قال نہیں متکلمیں اللہ میں تنصیر و تفتوح یا یسوع ص ۱۷۷

۱۱۷۸ یہ کتاب مقدس جو میں تمہیں صبح و شام پڑھ کر سنا چکا ہوں یہ تو ماہر کے جہانوں کے لیے مجھے رشد و ہدایت ہے۔ ۱۱۷۹ اگر اب تم اس کی بیان کردہ حقیقتوں کو تسلیم نہیں کرتے تو سست و برباد وقت آئے والہ ہے جب تم طوفان و کربا اس کی حد وقت کا اعتراف کر لو گے۔

محمد بن قہار والصلوة والسلام على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه وصلى الله على يوم الدين۔

وبنا نقبل هذا الملك من الصبح العظيم۔

محمد حکیم شاہ

شکرائی : ۱۰ رجب ۱۲۹۲ھ

۳۱ اگست ۱۹۷۶ھ

ہمدرد و سرور

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

۹ نومبر ۲۰۰۰ء

تعارف سورۂ زمر

نام : اس سورت کی آیات ۷۵ اور ۷۶ میں یہ الفاظ مذکور ہیں اس سورت کا نام ہے۔ اس سورت میں آٹھ رکوع ۵۰ آیات ایک ہزار ایک سو ستر کلمات اور چار ہزار نو سو آٹھ حروف ہیں۔

زمانہ نزول : یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کفار مشرکین کا بعض دغا و دھوکہ و تمسک اور کجی چکا تھا کہ ان کے یہ اطمینان کا اس پرینا لگن عدم تعاون و ہمدردی کے رویے کے خلاف اس کے خلاف اپنے پیروکاروں کی عبادت نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ بتا دیا کہ اگر سالہا کہ تم ہمہ مددگی کے واسطے انہیں نہیں دے سکتے تو اللہ تعالیٰ کی زمین بڑی وسیع ہے کسی ایسی جگہ ہے ہمارا جہاں تمہارا ایسا ہی محفوظ ہوا اور تمہیں عبادت کرنے کی جگہ دی ہو چنانچہ مشرکوں کو ہم نے آیت شادقہ داخل اللہ وصعۃ کے ضمن میں لکھا ہے کہ یہ آیات اس وقت نازل ہوئیں جب حضرت جعفر بن ابی طالب اپنے ہمراہیوں کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ روانہ ہوئے۔ سورت کے مضامین اور اس قسم کی روایات سے آسانی یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ سورت اس زمانہ میں نازل ہوئی جب مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا ذہن مل گیا تھا۔

مضامین : ابتدا میں مشرکین مکہ کے شرک کی حقیقت بیان کر دی کہ وہ اپنے خدوں کو خدا سمجھتے تھے اور ان کی عبادت کیا کرتے تھے اور وہ اس پر علم باطل میں مبتلا تھے کہ ان جن کی عبادت ہی کے لیے قربانی کا باعث ہے۔ ان کے اس زعم باطل کا قلع قمع کرنے کے لیے سورت کا آغاز اس حقیقت کے بیان سے کیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کنی ہے تو صرف اسی کی عبادت کا اس کے ساتھ اگر کسی چیز کی عبادت کر دے تو وہ عبادت مردود اور منظور ہوگی۔ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اللہ پر حق ہے عبادت ہے اسے دھوکہ اور ایسی باتیں اللہ تعالیٰ کے غضب و کرم کی گمان ہے۔ وہ اس قابل کرتا کہ اس کی عبادت کی جگہ کو اسے مہر و نمانا دے۔

عقیدہ توحید کو ثابت کرنے کے لیے عجوبی آیات کو پیش کیا آسمانوں اور زمین کو اس طرح دھونے والا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ہونے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ مگر وہ جس میں وہ نہ کہ تسلسل کا دیکھنے والا اور جس ہے۔ مردود اسی کے حکم کے پابند ہیں اور وہ ہے سینہ راستہ پر عمل ہے۔ اسی نے تمہیں شک و گمان کے دور سے دور کیا ہے اس میں اس میں دھونے کے ساتھ تکلیف فرمادہ۔ اس شخصیت کے مضامین میں سے یہاں وہ غم غم یہ مضمون ہے کہ انسان دو قسم کے ہیں ایک وہ جو دھوکہ و دغا میں جھپٹتا

جب مصائب و آلام اپنی گرفت میں لے جاتے ہیں تو جیسے چاند گتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی باتگاہ میں رہیں کہتے ہیں اور کہتے
 دھسے کرتے ہیں کہ اگر اس مصیبت سے بچ گئے تو فریاد بھرتی مدد کی اور تری فریادوری میں گرا دیں گے لیکن جب بیماری رحمت
 ان کی فریادوری کرتی ہے تو انہیں بلوی ہیں۔ رہنا کہ ان پر یہ کسی کا کرم ہے سخی حق اس تبدیلی کو کہے علم و فضل علی مسات
 اور کاروباری حراست کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ چند پہلے جب وہ بوکھلائے ہونے میں بلویں کہتے تھے تو ان کی طبیعت انقلابیت
 تحریر و فرست تو اس وقت بھی رہتا موجود تھا۔

دوسری قسم ان محدثانہ اس لوگ کی ہے جو اپنی مدد کی برسات نہ اپنے کرم پر مدد گاہ کی یاد اور ہنگ میں بہہ گئے
 ہیں۔ ان کی باتیں ملاوتہ اسی میں گر جاتی ہیں کبھی دست بستہ کھڑے ہیں کبھی جھین نیاز سمجھ میں بھلائے ہوئے ہیں اس
 کے باوجود اپنے صاحب کی بے نیازی سے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں۔ اپنی کسی عبادت اور نیکی پر نہیں مارتیں ہر کام میں ان کی
 ہے تو اس کی رحمت کی۔ اگر سدا رہے تو اس کے فضل و کرم کا۔

کھانا اپنے دہا میں سوچا کرتے کہ ہم ہر اسلام اور اس کے لئے دلوں کو کسی نہ کسی وقت اپنے مانچے میں داخل ہیں گے
 ان کی اس خام جیالی کو دیکھ کر کہنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ حکم دیا کہ کتاب سے کہہ دیں، قُلْ أَهْلِيكَ اللَّهُ تَعَالَى
 أَهْلِيكَ بَيْتُكَ أَهْلِيكَ نَفْسُكَ اے میرے حبیب! آپ انہیں فرما دیجیے اے باطنی اے داور! کیا تم مجھے حکم کرتے ہو
 کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں؟

کیا جلال ہے اس آیت کریمہ کا اور کیا رعب ہے ان چند کلمات میں۔
 ایسے معاشرے کی اصلاح کی کوششیں ہو رہی ہیں جس کی کوئی کل بھی سیدھی نہ تھی۔ شرک و کفر کے علاوہ فسق و فجور
 علم و تہم، دہزنی و قرانی و فیوہ قسم کی جڑوں میں وہ بری طرح مبتلا تھے۔ وہ اپنے ماحول کی سیاسی کو دیکھ کر اپنی اصلاح اور
 اپنی کلمات سے بالکل بے یار و مددگار تھے۔ اسی ناخوشی نے انہیں مزید گناہوں سے بھرنے سے روک دیا کہ اگر وہ اس کا سوا تھانہ بنا دیا۔
 آیت ۲۳۵ میں کہ تَقَطُّوا امْتِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَثِيرَةٌ هَالِكُ اسباب اور انہیں بنایا کہ اگر اب تک تم نے اپنے نفس پر حاکم
 کی حد کر دی ہے لیکن اگر اس کے اور رحمت پر آکر دنگ و دھگے تو اس کی رحمت تمہیں بالکل کس میں کرے گی کہ تمہارے
 گوشہ حرم کو محاف کر دیا جائے گا اور تمہیں از سر نو پاک و پیر کی شریعت کرے گا ایک بار پھر رنج دے دیا جائے گا۔

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۚ إِنَّ

اور جنہوں نے بنا لیے اس کے سوا اور ولی (اولیائے دنیوی) اتنے کہتے ہیں ہم نہیں عبادت کرتے ان کی مگر جس سے یہ کہتے ہیں اللہ کا

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

مقرب بنا دے گا۔ ایک جہت تہائی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہیں جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔

لَا صُطْقَ مِنِّيَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ سُبْحَنَهُ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱﴾

ترجمہ ہوتا: اپنی مخلوق سے جس کو چاہتا ہے وہ پاک ہے۔ ملکہ وہی اللہ ہے جو ایک ہے سب سے ربوبیت

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ يَكُوِّرُ اللَّيْلُ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ

اس کے لیے پہلو دیا گیا ہے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ ملکہ۔ دو پہنچتا ہے رات کو دن پر اور پہنچتا ہے

النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى

دن کو رات پر ملکہ اور اس کے لیے سونا کر دیا ہے سورج کو چاند کو ہر ایک رات جس سے سورج یا چاند ملکہ

إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿۲﴾ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ

خود سے سو وہی عزت والا اور سب بخشنے والا ہے ملکہ اس کے لیے یہ کیا ہے نہیں درود جس کے ملک پر بنایا اس کے

ملکہ جس مشرکین اللہ تعالیٰ کی اولاد کے قائل تھے۔ جن کے اس باطن نکلنے کی تردید جاری ہے
ملکہ اولاد کا سنا تھا ہے بے تقریب اور عزت و وقار کا باعث ہے کہ کہ تم کو جو رب نہیں ہو رہے تھے اس کا تمنا تھا کہ تم
سے عاجز ہو نہ تھاری اولاد جو تم پر طاقتور کی حالت کے یہ تمنا ہوئے والے برائیں اولاد کی اس ہے بھی صحت ہے کہ تم سے
مرنے کے بعد تمہاری اولاد کے درپے آئی ہے نہیں تمہاری اولاد کے درپے آئی ہے اس کے لیے اولاد کی صحت
کا تصور بھی تمہاری اولاد کے اول ہے۔ وہ ملکہ ہیروں سے پاک ہے اس لیے اولاد کا عقیدہ کہنا اس کی تہل پہلانی ہے جہالت
کی دلیل ہے۔

ملکہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور حکمت کے دلائل کو اپنی بیان فرماتے جا رہے ہیں۔
ملکہ شکوہ برائیں ہے اللہ تعالیٰ کا یہ واضح۔ صحیح۔ یہی وہ کی ملکہ سے کلی ہوئی ہے ہر ملکہ کی اس کی وہاں صحت پائی
ہے۔ اسی طرح رات کا ادھیر نہیں سے تم ہوتا ہے دن کا اظہار وہاں نہ تھی کرتا تھا ہے یہ مسلسل کسی ٹوٹے میں پاتا تھا
جو بری بگڑ کر تشریف کرنے کہتے ہیں۔ سارے صفا ملکہ یہ بگڑ کر کھڑا ہی دھندل کر دوڑ کوڑا۔ اصحاب یعنی
عالم کو سر پہ پھانسا اور ملکہ پلہ دیتے چلے جانا ہر ملکہ کو کوڑا کہتے ہیں۔

ملکہ اس کی قدرت عاقل کا تو یہ ماننا ہے کہ وہ اگر چاہے تو تمہاری رکٹی کے باعث چشم رمل میں قیاس پس کر کے
کہہ دے لیکن اس کے ساتھ وہ غافل بھی ہے اس کی کشش اور پادہ پوشی کی بھی مدد ہیں۔

ملکہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور قدرت کا ہر وہ مریہ و ملکہ کی پادہ پوشی میں۔ یہ صوف حضرت آدم کو پیدا فرمایا پھر ان کے

مِنْهَا زُجْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمِينًا زَوَاجًا يُخَفِّفُكُمْ

میں کا گرا اور یہ کہ تمہارے لیے یہ جو میں سے آخری ہے وہ یہ ہے

فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلَقْنَا مِنْ بَعْدِ خَلْقِ فِي ظِلْمٍ ثَلَاثٍ

قیس شاہی دادوں کے لئے ان کے تہذیبی، ایک طاقت سے دوسری طاقت میں امن اور محبت میں

ذِيكَمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْهَلْكَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَإِذَا تَصَرَّفُونَ ۝

۴: کھیت و لا، اللہ رب ہے کسی کھیت ہے جسے توں میں جو کھیت چم کہ نہ چم رہے اور نہ

تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَلَئِنْ

تعمد کے ساتھ میٹک الیگنڈ کی زندگی خود کشی میں اور وہ ہسپتال گیا ہے جس میں اس کی طبیعت خراب ہے۔

تَشْكُرُوا بِرِضَاهُ لَكُمْ وَلَا تَذَرُوا بَازِرَةً وَذَرَا أُخْرَىٰ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ

تکثر کیا تو وہ پندرتا ہے سے تمہارے لیے شے کار میں کھانے لارے) لکھ اعلیٰ دوا سے کار خیر ہے

حضرت مولانا صاحبزادہ محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا کہ یہ کتاب جو حضرت مولانا صاحبزادہ محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی نے فرمائی ہے اس میں ایک نیا اور دلچسپ موضوع ہے۔

۱۰۔ خلیفہ کے وفات سے دو سال قبل کے حکم کے تحت رولٹ، ریل، پبلک اور جوائنٹ ورکس کے بارے میں ایک ایکٹ منظور کیا گیا۔

فہمہ سالانہ امتحان کے لئے طلبہ کو درج ذیل امور سے متعلق جانکاری فراہم کی جاتی ہے۔

نوروز یک نخل ساجز و خوشمزه است که در فصل بهار می‌چینند و آن را در آب جوشانده و با نمک و روغن زیتون می‌خورند.

مظاہرین اور پتھری گلیاں میں یہ سب اس کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر ہیں۔

۳۔ تین درجوں کے لڑکے کا جیسا کہ پہلے اور آخر کے دو جمل کا احاطہ جس میں تین محققین مل کر ہوئے ہے

اللہ یہ بڑی ناس و حق مقرر کرتا ہے و لکن اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہر قسم کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے۔

کرہ و دہلی میں جس وقت حکومت اور ریاستی کاٹھانہ لگی رہا، پھر اس کے علاوہ انہوں نے ایسا کئی محنت

کے وقت میں سے لوگ اس سے منہ موڑ کر تپکہ مچا رہے ہیں۔ اگر وہ خود بھی بدش چیمون کے تو غور و نساگ اسلام ہے دھار

ہر گے اندھاں کا تباہ کار کئے ہوئے نہ ہوتے ہیں اس کے متعلق حوا سے شادی قصہ کوئی منعت نہیں۔

۱۰۔ اس بے قیامت مرد سے متعلق یہ خبر اس حد تک کہ وہ تین دنوں کے بعد کا مجھ کو ۱۰۔ رقیبوں سے بچا

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَفْلَسُوا يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۚ إِنَّ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

وہ جسے وہ جس جو گھٹانے میں ڈالیں گے اپنے آپ کو اور اپنے گنہگاروں کو قیامت کے دن۔ سو یہی کھٹا کھٹا

الْبَيْنُ ۚ لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ إِنَّ

۴۔ ای پڑھتوں کے لیے نور سے بھی آگ کے تیلے ہیں گے اور۔ چنگے سے بھی آگ کے تیلے ہیں اس

يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ يُعَادُوا يَتَّقُونَ ۚ وَالَّذِينَ ابْتَغَبُوا الظَّالِمَاتِ

کہا ایم سے ڈرتا ہے کہ تیری اپنے بندوں کو سے سے بدو مجھ سے ڈرتے رہا کہ۔ اور جو لوگ پہنچے میں ظالم سے

أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادَ ۚ الَّذِينَ

کہ اس کی عبادت کوئی شبہ اور دل سے۔ چنگے میں ان کی طرف کے لیے وہ ہے یہاں وہ سلوین ہیں ہوس کو جو

يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ

سے سنتے ہیں بات کو جو پہنچتی کہنے میں ابھی بات کہ۔ کسی وہ لوگ میں میں ہدایت دے دیت دی ہے

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْآلِبَابُ ۚ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ

اور یہی لوگ دائرہ میں۔ صلا میں یہ واجب ہو گیا عذاب لا اعم

أَفَأَنْتَ تُنْفِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۚ لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ

تو کیا آپ بچا گئے میں اسے جو لوگ میں ہے؟ ایہ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے بلا عذاب ہیں ان کے

کہتے رہے جو لوگ کسی چھری پر جا کر۔ خواہ کسی دیا کو دیا بلکہ وہ کسی میں اور میں کو ایسا میں دستور کہ تم جانو کہ تم راہم لیگی یہ بلکہ

کہ لوہہ لوہہ اختیار کر کے سے تم میں انھیں انھیں ایسا عذاب ہو گا کہ پھر اس کی تلافی نہیں۔ ہوگی۔

۵۔ لعل اہر میں جو کہ گئے ہیں میں کاسی کسی پر پڑا ہو نہ ہو یہ کہ انور ابھی ہے سے آگ کے بڑھتے ہوئے شعلہ میں

اپنی گرفت میں لے لیں گے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ اپنے مصلوں اور پیار سے بدول کا ذکر کرتا ہے۔

فَوْقَهَا عُرْفُ مَبْنِیَّةٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَعَدَ اللَّهُ لَا تُخْلَفُ

اوپر اور بالا حصے ہے مبنیہ میں۔ سداں ہیں جس کے نیچے سے بہاں۔ یہ سداں وہ ہے اللہ تعالیٰ

اللَّهُ الْمُبْعَدُ ۚ كَذَلِكَ أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَ سُبُلًا فِي

اپنے دھندے کی ملافہ جاری میں کیا تا کہ زمینیں دیکھنے لگے کر تین اندازوں سے پانی بہاں سے پانی بہاں

الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفًى

کیا اسے زمین کے پتھروں سے چھگانا ہے اس کے درپہ صید کی گئی ہے اور اس میں پھر وہ نقشہ لگتی ہے جس

ثُمَّ يَجْعَلُ الْهَبْلَ خُطًّا فَإِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۚ أَفَنْ

تو دیکھتا ہے سے روئی ناہیہ وہ اس کو چھگانا ہے پھر کر تین اندازوں میں سمیت ہے ان فصل کے لیے۔ جلاوا

شَرَحَ اللَّهُ صُدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّنْ تَرْتِيبٍ فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ

وہ سداں کٹا دیا، سو دھندے میں کا سید اسلام کے لیے تو وہ ہے سداں کے لاف سے دیکھنے اور پھر ہے سداں میں پانی

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ وَكَذَلِكَ نَمُوتُ ۚ وَكَذَلِكَ نَحْيِي ۚ

قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أَوْلَيْكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ اللَّهُ نَزَلَ أَحْسَنَ

دول کے لیے جو ذکر خدا سے متاثر میں ہوتے ہیں جو دگر گم رہی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے سیکھ

الْحَدِيثُ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِي كَتَشْعُرُ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ

نہ کلام میں وہ کتاب جس کی تین ایک جہی میں ہا بار دوم کی مانی میں اور کا ہے لکھتے ہیں اس کے پٹھے سے جلد کے

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ

خود سے میں پٹے پڑھ کر اسے پھر ہم جو بھاتے ہیں ان کے دل اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف آتے

ذَلِكَ هُدًى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَالَهُ

یہ اللہ کی ہدایت ہے راستی کو جسے اس کے دل سے چاہتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ گم کر دے تو اس کو

اختیار کرنا ہے اور موت کے آنے سے پہلے اس کے لیے تیری شریعت کو دیتا ہے

اللہ ان لوگوں کی ہر جہی کا کرنا اور نہ لاکھتے ہیں کے دل شریعت سے بھی زیادہ محبت برکت میں۔ اللہ تعالیٰ کے لوگوں کا شوق میں
کے دلوں میں بھی پیدا کی ہیں ہوا اس میں یکس جیل کی نہیں آتا۔ ان کا ایک مانی بھی ہے اور میں ایک اللہ اس دنیا کے کھنڈ
بھی کرتا ہے۔

اللہ میں یہ دل مرعہ لینے والی باتیں جو ایک کتاب کی صورت میں اللہ کے پاس موجود ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے اس بار دہے
ان کے مصائب ہم آئنگ ہیں سب ایک دوسرے کی موافقت اور یکساں کرتے ہیں ان میں کسی قسم کا تضاد نہیں اس کی پرستش بھی
ہے کہ اس کو ہمارے دل سے محبت میں لکھنا بلکہ ہر ذریعہ نصرت اور نیا سر حاصل ہوتا ہے اس کا اثر گیری کا یہ عالم ہے کہ سب
فذاب اسی کا ذکر کرتا ہے تو یہ بڑا یوں پر محبت اور شہادت حدی مرنے سے اور وہ کا پٹے گئے ہیں اور جب اس کی رحمت کا
ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل اور چہرے غرضی سے چمک اٹھتے ہیں اور اس کے ذکر میں شوق و محبت سے متحمل ہر جاتے ہیں۔ تفسیر میں
پہلی حالت کی طرف اشارہ ہے۔ نصیب میں دوسری کیفیت کا ذکر ہے۔ حق بجا و شہ جسد ہستی فی الحسن و الجمال و الصفا
ہوئے ہستی میں من و زکات میں لکھتے ہیں مشابہ ایک کے ایک تصویر کرتی ہیں۔ ان میں کوئی تافہل اور اختلاف نہیں ہے اور مشابہ
کامیابی کی ایک شئی و تسوۃ حلاوت کر جب اسے بار بار پڑھا ہونے ترسان آتا ہیں۔ اس کا یہی بھی کیا کہ ہے کہ اس
میں کو حفظ اور شخص بار بار دہرے جاتے ہیں۔ حقائق کی تحقیق کرتے ہوئے خود پر ہی نکلتے ہیں۔ حقائق مشابہ کی جگہ ہے جو ہمہ جوں
ہے اور یہ کتاب کی دوسری صفت ہے صفا، احراری مع مشابہ اسم طرف مذہب لکھتے ہیں مگر خود و الوہید و الامر و الوہی و الوہد و الوہد

مِنْ هَآءِ ۝ اَمَنْ يَتَّخِیْ بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَقِلْ

کوئی ماریت دیکھتا نہیں ۔ جو وہ شخص جو اعمال نیکہ کا شیعہ و پیروار ہے مانتے ہیں کہ وہ کوئی قیامت و عذاب کا

لِظَّالِمِیْنَ ذُو قُوَامَا لَنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

برگیا اور کہہ رہے تھے کہ اس کو آپ کیسے دیکھتے ہیں کہ وہ کسے کرتے تھے ۔ ظالموں نے ان لوگوں کے جو ان سے پہلے گزرے

فَاَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ فَاَذْقَاهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ

قرآن ان پر عذاب وہاں سے جہاں سے وہ سمجھتے نہیں تھے ۔ پس پھیلانے میں اللہ کے دلچسپی اس

فِی الْحَیٰوَةِ الدُّنْیَا وَالْعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝

وہی زندگی میں اور عذاب کا عذاب اس سے بڑا ہے کامل وہ جان لیتے ۔

وَلَقَدْ خَرَرْنَا الْبَنٰی فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ

اور ہم نے بنائے ہیں ان لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر ایک کی مثالیں تاکہ وہ

یَتَذَكَّرُوْنَ ۝ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَرِیْظًا یَّعُوْذُ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۝ ضَرَبَ

تسمت توں کہیں اور ہم نے دیا ہے اس قرآن جو عربی زبان میں ہے جس میں ہر ایک کی مثالیں تاکہ وہ

اللّٰهُ مَثَلًا لِّرَجُلٍ اَفْرِیْضٍ شَرَّكَ اٰمُتَشَاسِیْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ

یعنی وہ ہے اللہ کے لیے کہیں مثال ہے ایک ملام ہے جس کی مثال ہے ایک اور جو صحت پر مبنی ہے تاکہ وہ

۳۳۳ ضعیف و شریک کی مثال میں اللہ تعالیٰ کی مثال ہے ضعیف ہو جاتا ہے جس کو ہوتا ہے اس کی صفت و صفت ہے ۔

۳۳۴ اللہ تعالیٰ شریک اور ملام کا مثال میں کہہ کے لیے مثال ذکر کرتے ہیں ایک ملام جو میں کے کئی مثالیں دے گا کہ

۳۳۵ میں سوکت پر ملام کا ہے جس میں ایک اور کہہ کر دیتا ہے اور دوسرے کے کہیں کہیں ہر اس میں ہوتا ہے ملام کی مثال تو

۳۳۶ ملام میں مبتلا ہو جائے گا وہ سوکت پر ملام کی مثال ہے جس کا صفت ایک آقا ہے ۔ اب ان کی

۳۳۷ ملام کی حالت کا ذکر کرو اور جو دیکھ کر کہہ کہہ کے لیے ایک اور کہہ کہہ میں آدم و حوا کی مثال ہے تاکہ وہ

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

هَلْ يَسْتَوِينَ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝۲۱ اِنَّكَ بَدِيتُ

کیا ان دونوں کا مل یکساں ہے سب تو یہ ہیں انہوں نے یہ نہیں جانتا کہ اس حقیقت کو میں جانتے تھا کہ تم نے بھی

قَدْ اَنَّهُمْ يَتَّبِعُونَ ۝۲۲ ثُمَّ اَنَّا كُمُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝۲۳

آویس سے انتہائی زیادہ اور اس نے بھی سزا ہے جس کے چاروں طرف سے روبرو ہے رگے حضور میں آپس میں جھگڑا کرے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَبَ

پس میں سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا دعویٰ کرے اور اللہ پر کھانا ہے

بِالصِّدْقِ اِذَا جَاءَهُ الْيُسُفُ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝۲۴

اس جگہ کی جگہ وہ جس کے پاس آیا۔ جس قسم میں کفار کا ٹھکانا نہیں ہے؟

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ اُولَٰئِكَ هُمُ

اور وہ جتنی جو اس جگہ کو لے کر آیا اور انہوں نے اس سچائی کی تصدیق کی یہی لوگ ہیں جو

الْمُتَّقُونَ ۝۲۵ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ جَزَاءُ

پہنچنے والے ہیں انہوں نے اپنے رب سے جو چاہیں گے اچھے رہنے کے پاس سے یہ سزا ہے

مَنْ اَوْفَاؤُنَّ كَابِدَهُ يَشْنَعُ مِمَّنْ يَفْضَحُ لَكَ جَنَّةً مِّنْ نَّارٍ يَسْتَوِي فِيهَا مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝۲۶

جس نے اپنے رب سے جو چاہیں گے اچھے رہنے کے پاس سے یہ سزا ہے

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ اُولَٰئِكَ هُمُ

اور وہ جتنی جو اس جگہ کو لے کر آیا اور انہوں نے اس سچائی کی تصدیق کی یہی لوگ ہیں جو

الْمُتَّقُونَ ۝۲۷ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ جَزَاءُ

پہنچنے والے ہیں انہوں نے اپنے رب سے جو چاہیں گے اچھے رہنے کے پاس سے یہ سزا ہے

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ اُولَٰئِكَ هُمُ

اور وہ جتنی جو اس جگہ کو لے کر آیا اور انہوں نے اس سچائی کی تصدیق کی یہی لوگ ہیں جو

الْمُحْسِنِينَ ۖ لِيَكْفِرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا

مختصر کا ذکر

وَيَجْزِيهِمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٧﴾

اور عارفوں نے انہیں اجر ان کے ستر ہر اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے دیے۔

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ

کہ خدا کا نیک نہیں ایسے بندے کے لیے، انہیں کافی ہے، ان کے اور وہ دنیاوی، مخراتے ہی آپ کو ان مسودوں سے

دُونَهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ وَمَنْ يَهْدِ

جو ان کے سوا ہیں، اور جسے اللہ فرما دے تو اسے کوئی ہدایت دے گا والا نہیں۔ اور میں کو جاہلیت بکشتی

چنگو دل سے اس صداقت کو قبول کیا۔ یہی تھی اور میرٹھارہی۔

۱۵۔ ایک نوجوان نے جو کہ اپنے والدین کی خدمت میں رہتا تھا، ان سے کہا کہ تم میری شادی کر دو۔

ہے آپ کے داس کرم سے وابستہ ہونے والی ایک دنا سبکی رحمت پر صدق دل سے ایمان لائے والوں اور قربان ہونے والوں

کے کہ جو وہ ڈاکا کرے گا، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ فیسی بہرگی

۹۵۔ ان مردِ کرم کے کہ جاکھانے لاکھ ایمان لائے۔ سے پہلے جو مسکین خرم تھے۔ ان سے مردِ ہرے لے گئے اور جن نفس گناہوں کا مول

اور نکاح کے بعد ان کو اس طرح ٹھکانے دیا جائے گا کہ ان کا مزاج صحت مند رہے کسی کو مسلم نہ ہوگا۔ ملازمین مسطورہ اسان العرب میں کہتے ہیں۔

۱۔ اہل بکری طبعہ شفیطیہ تستملکہ

یعنی گنوا کا اصل سے یہ کہ کسی چیز کو جس طرح ذہانت و دیکار اس

پھر کا نام دشنام بھی دیکھتی نہ دے

۱۰۰۰ روپے اور اسلام قبول کرے کے بعد عربیوں کو وہ گھر ملے جن کا بستوں اہل نہیں دیا جائے گا۔

انہد نقال کی نوازشات کا کیا کہنا ساری عمر یہ دکھنے کے مصیبتی اگر کوئی دھم پور شرمسار ہو کر دہ اقدس پر حاضر ہو جائے

اوس کے لیے آغوشِ رحمت کو کشادہ کر دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اطفال کی سیاسی حدودی جاتی ہے اور میں پرچہ ہے

مکرم فرہانے جاتے ہیں جنہیں دیکھ کر دُنيا ميں ہر مروت ہے۔

بسم اللہ تعالیٰ لینے محبوب کو قتل دے رہے ہیں کہ آپ کے مرصاد میں اللہ تعالیٰ خود آپ کا عالم انداز کر رہے اور جس کا

حاصل و نامرغود سے قتال ہو گیا اسے شخص کو کسی دوسرے سماج کے اور بدگمانک منہورت پائل رہتی ہے، ہرگز نہیں

اللَّهُ فَمَالَهُ مِنْ مُضِلٍّ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝

اللہ تعالیٰ تو اس کو کولی گراہ کر خود میں مبتلا کیا ہیں سے اللہ تعالیٰ پر دست انتقام ہے والا ؟

وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو ؟ تو وہ کہیں گے

اللَّهُ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ

اللہ سے کچھ دوسرے چہ دے تو بنا کر دے گا تو پوچھتے ہو اللہ کے سوا اگر اللہ سے کچھ

اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ

کچھ تکلیف پہنچا رہا ہے تو کیا یہ سب سے دور کر دینے کے اس تکلیف کو یا اگر اللہ سے کچھ رحمت دینا چاہے تو کیا

هُنَّ مِنْ سَيِّئَاتِكَ رَحْمَتُهُ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ

وہ لوگ جتنے بھی اللہ کی رحمت کو (دوسرے کچھ کا) ہے اللہ تعالیٰ کفایت دے گا اسی پر محض اس کے

اسے محبوب، ماری دیا بھی اگر آپ کی طاقت پر کمر بستہ سوجھنے تو آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے یہ لوگ کہے امن اور اعلان
ہیں اگر آپ کو چاہے مصلحت داخل کے غیظ و غضب سے ڈرتے ہیں۔

اللہ پریت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اللہ تعالیٰ سے خود مانت بخش دیتا ہے چہ سے کوئی گراہ نہیں کر سکتا۔
اللہ جن تلوں کے غیظ و غضب سے یہ لوگ آپ کو لڑ رہے ہیں اور ان کے بے یاریاں اختیارات کے امانے گراہ کر رہیں

کہتے ہیں تپہ ذرا ان سے یہ تو تم چھیکو آسمانوں و زمین کا مان کر رہے ہو تو پھر ہرگز نہیں گئے اللہ مالہ ان سے یہ تم چھیکو کیا تمنا
تو میں یہ دم تم سے کہ میرا رب اگر کچھ کوئی تکلیف پہنچا دے تو یہ آؤں گا تو نہیں اور کچھ اس تکلیف سے چھانیں یا اگر اللہ سے

تم پر کرم دینا چاہے تو یہ رکاوٹ پیدا کر دینے اور کچھ اس سکرم سے محروم کر دینے۔ جب یہ ذمہ پوچھا جتنے بھی اللہ تعالیٰ ان کو پھر
ایسے عدول کے لئے اور ان کی پریشان کرنے کا کیا حادہ ؟

اللہ یہ لوگ آپ کو طمع طرز کی دھکیلا دیتے ہیں آپ کو اپنے نبی کی اذیت رسالی سے ڈرتے ہیں آپ خطا میں اتنا کر
دیکھتے تھی اللہ مجھے میرا اللہ تعالیٰ کا ہے تم کچھ تھی ادنیٰ سے پوچھتے ہو خود خدا کی مگر تم اسلام کو کلام کر کے کے ہے ہو
کوششیں کر رہے ہو میں خود شہر سے جاری رکھو تھی اللہ مجھے میرا اللہ تعالیٰ کا ہے۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ کرشمہ

الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ قُلْ لِقَوْمٍ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۝

میرا دس کرے وے (روایت سے میری قوم تم عمل کیے ہاں اپنی جگہ پر میں اپنا کام کرتا رہوں گا کہیں

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُغْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ

تم ضرور جان لو گے کہ کس پر آتا ہے عذاب جو اسے رسوا کر دے گا اور کون ہے جس پر

عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ

والحق عذاب کرتا ہے (اسے جیسا کہ تمہاری جگہ پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کے لیے حق کے ساتھ

فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ ضَلَّٰ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهِ ۚ

پس جو ہدایت قبول کرتا ہے تو وہ اپنا سہارا کرتا ہے اور جو ہٹتا ہے تو وہ سکتا ہے ہے آپ کو گمراہ کرنے کے لیے

وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ

اور آپ ان پر نیکو نہیں، کے وکیل اور نہیں ہیں اللہ تعالیٰ جس کو ممت کے وقت

سئل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں احب اس کیوں اتنی اس فلیتر مکمل ہے اللہ ومن احب ان یكون احب الناس علیکس بحالی یہ اللہ عز وجل اوثق بحالی یہ ہے۔ ومن احب ان یكون اکرم الناس فلیسن اللہ عز وجل، میں کثیر ہیں جو شخص اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ طاقتور بن جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ فنی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جو دولت اس کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ وہ اس پر قائم رکھے جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو شخص چاہتا ہے کہ سب سے زیادہ کرم مسلم بن جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر رہے۔ (ابن کثیر)

۱۵۷۱۔ اے محبوب! تم نے آپ پر ایسی کتاب انزل کی ہے جو سب اس کی روشنی سے جو دائرہ احاطہ کے اس میں خدایاں کا جلال و کرامت اور جو شخص پر بھی ہاں صدمہ ہے گا تو اس رنگ میں فریم منور کریں کہ توبہ کا اور اگر کسی نے گمراہی میں گئے جس سے پھر لگتا اس کے لیے دشوار ہو جائے گا۔ آپ جن کے وہ ہار نہیں ہیں تاکہ آپ سے یہ مانڈیں جس کی جاننے کو ان میں سے کیوں ایمان نہیں لایا ان میں سے کس پر شک کرتا رہے۔ ان میں سے من و نور کی دولت میں کس پر جو پھر پھر توبہ آپ کا کام دہنیں اور مژدہ دوز میں بڑی دوسری اور احاطہ کے ساتھ پیغام حق پہنچا دیا ہے آپ سے اپنے ان میں اس طریق سے ادا کر دیا ہے۔ اب ان کی

مَوْتِهَا وَالتِّي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيَمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ

اور جس کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا وہی کیڑی میں، غالب میدان میں شعلے پھرنے لگتا ہے۔ ان روحوں کی جن کی موت

عَلَيْهَا الْمَوْتُ وَيُرْسِلُ الْآخِرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ

کا نتیجہ دے کر رہا ہے اور واپس بھیج دیتا ہے دوسری روحوں کو مقررہ مہلک

فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ

اس میں راہ کی نشانیوں کی مثالیں ہیں ان کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ کیا سب سے بنا لیے ہیں اللہ کو جو بزرگ

اللَّهُ شُفَعَاءُ قُلْ أُولَٰئِكَ لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ۝

اور سفارتچی۔ ہاں چاہے اگرچہ وہ اور سفارتچی کسی بھی کے ہاتھ نہ ہوں اور وہی دشمن رکھتے ہیں لہٰذا

گرمی کے متعلق آپ سے کس طرح کا مطالبہ نہیں ہوگا۔

قرآن آیت کا مسموع واضح ہے حضور نے سورتہ وقت یہ وعدہ کیا کہ حقین کو مال ہے آپ بھی اسے یاد کر لیں اور سب سے وقت
یہ دلائل گاہک کر سوا کر دیں: بِرَبِّكَ زَيْدٌ وَحَسْبُكَ نَجْمٌ وَجَدْتَ اِنَّ اَمْسَلْتَ فَطَنٌ فَاَرَحْنَا نَاں رَسْمًا مَا خَلَقْنَا بِهَا
تَحْقِيقًا بِهٖ جَبَّارَاتٌ مَّضَامِينُ۔

ترجمہ: اسے اللہ میں تیرے نام سے ایا یا پھر بستر پر گتہ نہیں اور تیرے نام کے ساتھ ہی اسے انھوں نے گاہک اس نشان میں
اگر تو میری مدد سے حقین کے تو اس پر دم کرنا اور اگر آپس کہتا تو اس کی اس سے حفاظت کرنا جس سے تو پہلے نیک بندوں
کی حفاظت کرتا ہے۔

بتوفی کا لوری سنی ہے کسی کو پہلی طرح اپنے بعد میں لے لیا۔ توفیقہ اللہ مددہ و ربنا و استغنا و متولہ و فیما قال
تعالیٰ روایت حوالہ دے کر ماکہت وقد غفر عن طوت و اسوم بالنبی و معہ

اس قرآن کی دقتیں ہیں ایک ہمیشہ کے لیے روح کو اپنے قصہ میں کرنا اور دوسرے ماضی طرز پر کچھ وقت کے لیے سلی موت
میں اس کا سنی موت ہوگا۔ دوسری صورت میں یہ بینہ کے سنی میں متعلیٰ ہوگا اور یہ علوم ہمار ہوگا۔

اسیے یعنی یہ متحرک بھی عجیب و غریب کے لوگ ہیں کہ ایسے مصروف کر انھوں نے اپنا معاشی فرض کر لیا ہے جن کے پاس صحیح
کڑی بھی نہیں اور عقل و فہم سے بھی باطل کر رہے ہیں۔ یہ ان کے پھر کڑی کے نیت اور تانے ہیں جن کے انھیں تھے جو یہ بیان کرنا
کے باعث ہر قسم کے کم و تسور سے اور قوت و اختیار سے محروم تھے۔

عِلْمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا

اسے جانتے ہوئے عیب اور شہادت کے تو ہی تسلیم فرمائے گا اپنے بندوں کے درمیان، ان مردوں

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ

جن میں وہ خلافت کیا کرتے تھے۔ اور اگر ان کے پاس جہوں نے فرق کیا میں میں جو کچھ ہے

جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ

سب جو اور تمام بھی اس کے ساتھ فرمائیں گے کہ بھلا فدیہ ہو کر دیں اسے بُرے عذاب کے عوض قیامت

الْقِيَامَةِ ۝ وَبَدَّ اللَّهُ مَا لَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا لِيَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۝

کہوں شکہ اور اس دور ظاہر ہو جائے گا ان پر اللہ طرف سے جس کا ان کو مل بھی نہیں کیا کرتے تھے۔

وَبَدَّ اللَّهُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ كُفْرُهُمْ ۝

اور ظاہر ہو جائیں گے ان پر وہ بُرے اعمال جو ان کے کائنات تھے اور گھیر لے گا انہیں وہ عذاب جس کا یہ

يَسْتَهْزِءُونَ ۝ فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا نَجْدًا ۝

لمن دُعا کیا کرتے تھے۔ پس جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی تکلیف تو وہیں پہنچتا ہے جس سے معاف کرتے ہیں

۱۔ حق سے نفرت ہوتے۔

۲۔ آج آفریں ایک دشمنی پر ہاں دیتے ہیں۔ راہ خدا میں فریاد کرنے کے لیے انہیں کہا جانے تو مرنے لگتے ہیں۔ وہ

۳۔ ان آئے والا ہے جب عذاب الہی میں پادوں خوف سے گھبرائے گا اس وقت اپنا مدد بھیجا سوا ہے فدیہ کے طور پر ادا

کرنے کے لیے تیار ہو جائیں گے بلکہ دنیا کے سوا دوسرے کوئی بھی اگر ان کا نہیں ہے تو اپنی جان کا مال کے لیے بطور فدیہ دے

۴۔ اس وقت ان کی صرف ایک ہی آرزو ہوگی کہ عذاب سے نجات مل جائے وہ انہیں کہتا ہے کہ ان ادا کرنا چاہیے۔

۵۔ جب انسان کوئی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس وقت میں پکارتا ہے گڑگڑاتا ہے، دریا دے گا ہے، لیکن جب

۶۔ اسے اس عذاب سے نجات مل جاتی ہے اور جہاں پر اپنی گناہوں کی سزا کا سینہ برساتا ہے تو یہ میں کہتا کہ میرے رب

۷۔ پھر پراچان فرمایا ہے بلکہ کہتا ہے کہ میری دالِ قابیلیت اور مہارت کا نتیجہ ہے۔ میرے جیسا مائن فائق انسان اس پر شمالی

نِعْمَةً مِنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيْتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ

میں نے نعمت ہی جناب سے آگئے تھے کہ یہ نعمت بھڑکی گئی ہے۔ یہ سچا ٹھوس سچا واقعہ ہے جسے دیکھ کر آپ نے فتنہ

وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ

میں نے کہا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے تھے۔ ان لوگوں میں سے جو ان سے

قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ فَأَصَابَهُمْ

پہلے تھے اور ان سے پہلے ان کے لیے جو کام وہ کر رہے تھے وہ ان کے لیے

سَيِّئَاتٌ مَّا كَسَبُوا ۝ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَؤُلَاءِ سَوْصِبْتُهُمْ

کاموں نے کیے ان کے لیے اور ان کے لیے جو کام وہ کر رہے تھے وہ ان کے لیے

سَيِّئَاتٌ مَّا كَسَبُوا ۝ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ

کاموں نے کیے ان کے لیے اور ان کے لیے جو کام وہ کر رہے تھے وہ ان کے لیے

اللَّهُ يَبْطِطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کے لیے ایک حکم ہے اور وہ جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔

کائنات میں ہر چیز کے لیے ایک حکم ہے اور وہ جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کے لیے ایک حکم ہے اور وہ جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کے لیے ایک حکم ہے اور وہ جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کے لیے ایک حکم ہے اور وہ جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کے لیے ایک حکم ہے اور وہ جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کے لیے ایک حکم ہے اور وہ جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کے لیے ایک حکم ہے اور وہ جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کے لیے ایک حکم ہے اور وہ جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔

لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۖ قُلْ يُعْبَادِي الَّذِينَ اسْرِفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ

نقش تیاں میں دل یعنی تم کے لیے شے آپ فرمائیے۔ سب سے پہلے جہود، جسوں کے ریادتیں مکی میں اپنے حضور پر۔

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا

یوسف نے ہر جاؤ، اللہ کی رحمت سے تشبہ

إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِبُوا لَهُ

بلکہ شہر کی سمت بڑھنے والے ہمیشہ بگڑ رہے ہوتے ہیں۔ اور ان کے دل سے کوئی دوسرے رشتہ کی طرف اور کوئی کام نہیں

مشرق کے علاقے اس کے دست قدرت میں ہیں چنانچہ اس کے ہاتھ میں کسی کو کھال اٹھانے میں اس
تقسیم شرق میں بھی اس کی حکمت کی صفا نمایاں ہے لیکن ان شاہوں سے جو کسی کو ہاتھ اٹھاتے ہیں وہ ہیں جو
کٹ جب صفا ہوئے چلتے رہتے ہیں تو ہنسے ہنسے ہنسے ہنسے سے تانی قہقہے کرتے ہیں سرسبز جات ہیں جب شہر کے
شہر بڑھتے ہیں تو ہنسے ہنسے طبعی رنگوں کے ہاتھ سے بھی بدل دیا گیا ہے کادامیں پھرتے جا رہے ہیں جس کے باعث ملک
دن میں جگمگاتے ہیں۔ ان حالات میں اگر کوئی شخص گم ہو جائے کہ وہیں سے نکلوانے کو کہے اور اس کے لیے تو رکاؤں
بند کر دیا جائے تو وہ بھی اصلاحات کے طرف متوجہ نہیں ہو گا۔ وہ گم ہو جائے کہ وہیں سے نکلوانے کو کہے اور اس کے لیے تو رکاؤں
اس طرح خود بھی رہا ہو گا تو کسی سوسم نہ گھٹے تو کسی دل کر کے رکھ دے گا۔

ہی طرح اگر وہ بات کسی کے فہم میں نہ آجائے تو کہنے سے کوئی مضرت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت واسعہ کے سامنے ہر ایک کو اپنا جہاں کی کیا حقیقت ہے ہم کچھ بھی کہتے ہیں وہ غلط نہ ہوگا اور جنت کے دوانے واسطے یہ کھول دینے ہائیں گے ایسا اللہ ہی جو عزیزی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ میں کھڑا ہے جو ہر ایک کی ہر بات کو سنا رہا ہے۔ ہر ایک کے حقوق پہ لکھنے کے اور جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو اس کے دل میں غلطی بھی پیدا نہیں کرتی جو اس کو سب سے پاک ہے۔

یہ دونوں کیفیتیں انسان کے لیے تمنا قابل ہیں۔ اس میں جو خطہ فقط دوسروں کے لیے وہاں ہاں بن جاتا ہے، کو اپنی ذات پر مطلق علم عظیم کا مرکب ہوتا ہے۔ اس کو جو انسانی صلاحیتیں ہونے لگی ہیں، ان کی قوتیں بھی ان کی تعلیم ان کے سہارے دیکھیں، ہم یہ تو انہیں شہرت پر مروجہ وہ بن کر دیکھتے اور قیامت تک دیکھ دیا، اس کی نیکیوں کو یاد کرتے۔ اس کے خاتمہ دیتی، اس پر وہ کیا مریضی نہیں، اور مرگ و ہر لائے بغیر ختم ہو گئیں۔

اسلام پر مبنی حیرت ہے جس کا مقصد دینی دعوے کی صحیح فہم اور درجہ پہنچی کر کے تاکہ سچے سچے اور اصلاح یافتہ افراد سے

مَنْ قَبْلُ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصِرُونَ ۝ وَاتَّبِعُوا

اس سے پہلے کہ آجائے تم پر عذاب ۛ پھر تمہاری مدد نہ کی جائے گی۔ اور پیروی کرو

أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ مِّن قَبْلُ أَنْ يَأْتِيَكُمُ

خوب سے کیا گیا ہے تمہاری طرف سے تمہارے رب کے پاس سے اس سے پہلے کہ تم پر عذاب

الْعَذَابُ بَغْضَةً ۝ أَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ أَنْ تَقُولَ نَفْسُ

عذاب آجائے بغضتہ اور تم نہیں محسوس کرتے ہو۔ اس وقت کہ تم کہو کہ نفس

يُحَسِّرُنِي عَلَىٰ مَا فَرَّقْتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لِنَ

میں سے ۛ کہتا ہوں کہ میں نے اللہ کے پاس سے جو چیزیں تو

السَّاحِرِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ

سحر کرنے والوں سے ہوتا۔ یا یہ کہے کہ اگر اللہ تمہارے لیے ہدایت دے دیتا تو میں جو

الفسق، تہذیب اللہ فی کل فعلی ہر کام میں اللہ سے بڑھ جاتا۔ ان شرط : ایساں من الخیر غیر مطلقاً علی ہر کمال

ان اللہ یصرف الذروب کا معنی ہے کہ اللہ سے فریاد افراد بصورت الذروب، بقاۃ منہا وعدم للواخذۃ غلب

الظاہر واساطط وهو مراد بسترہ وقیل مراد بہ محو اس اصناف بالکلیۃ مع البقاء منہا یعنی بصورت الذروب

کے مزاحیہ ہے کہ ان کے شقیہ کا میں خواہہ کیا جائے اور باطن میں۔ اور بعض نے فریاد کہ دوسرے میں سے ان کو بالکل مٹا دیا جاتا

اور ان کے پاس میں کوئی نہ ہو۔

ۛ اس کا حلف لاکھڑا ہے۔ پہلے تم اپنے رب پر ایمان لائے تھے کہ تمہارے پاس سے اللہ سے ہدایت دے دیتا تو میں جو

کاذب تھے اب سچے دل سے اپنے حلق کی طرف توبہ ہو جاتا اور اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا۔ یہ کہ سرکش

کی حالت میں ہی پیغام مل آجائے اور تم عذاب میں مبتلا کر دے گا اور اس وقت کہ تم کہو کہ نفس

ۛ ہم نے جو بہترین کام تمہاری طرف نکالی کیا ہے اس کو مصیبت سے بچ کر اور اس کی اطاعت و پیروی شروع کر دیتا

یہ کہ عذاب عذاب باقی ناس ہو اور تمہیں نیست و نابود کر کے رکھ دے۔

ۛ اس وقت تم پہنچو گے، یہی نالائقیوں پر اپنے آپ کو لامت کر لو گے، لیکن سب سے نبرد

الْمُتَّقِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً

پہر پھر کا دل میں سے تپا یا یہ کہے گئے جب عذاب دیکھے گا کاش ۱۔ کچھ ایک بار پھر موقع دیا جاسے

فَأَكُونُ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ

تو میں نیکو کاروں میں سے ہو جاؤں گا۔ ہاں ہاں آئی تھیں تیرے پاس میری آیتیں پس تو نے انہیں انکار کیا

بِمَا وَاسْتَكَبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرَى

اور تو گھڑا و تاردا اور تو کو کہنے والوں میں سے تھا کہنے اور بعد قیامت آپ دیکھیں گے

الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وَجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ

انہیں جو اللہ پر جھوٹ باندھتے تھے اس حال میں کہ ان کے چہرے سیاہ ہو گئے کیا یہیں ہے جہنم میں لگانا

مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ۝ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمِثْلِ هَٰؤُلَاءِ

مختار کرے والوں کا ۲۔ اور نجات دے گا اللہ نیکوں کو کاسیاتی کے ساتھ

لَا يَمَسُّهُمْ فِي هَٰئِهِ السُّوءُ ۝ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

نہ چوسے گی اس میں کئی تکلیف اور نہ وہ غمیں ہوں گے نکلنے اللہ تعالیٰ پیدا کرے والا ہے ہر چیز کا

۱۔ ان کی حالت ناگفتہ بہ ہوگی۔ کبھی کچھ نہیں گئے وہ کبھی کچھ۔

۲۔ بارگاہ الہی سے ایک ہی مسکت جواب ملے گا۔

۳۔ ملازم قریبی سمجھتے ہیں کہ حضرت جو بربر و فحشی اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے ۱

تعل کہ حضور نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے اعمال بہت خوشی عطا فرما کرے گا۔ یوں کہ عمل کی شکل بڑی خوبصورت ہو اس کی ہر ایک بڑی طے افروز ہوگی۔ جب کہیں بڑا اور جوت ہوگا تو وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہے گا کہ تم مت گھبراؤ یہ خوف اور ڈر تمہارے لیے نہیں۔ وہ لوگوں کے کاتھنے کے پر شے احسن کیے ہیں تو بے کن؟ وہ جواب دے گا تم مجھے میں بچاتے ہیں تمہارا ایک عمل نہیں۔ دنیا میں تو نے میرے روبرو کیا ہے کھانے پینے اب میں نہیں کھانے

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ

اور وہی سربراہ کا عملان ہے وہی ہر شے کے آسماں اور زمین کی

وَالْأَرْضِ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَيْرُونَ ۝

انہوں میں سے جو کفار کرتے ہیں اللہ کی آیات کا وہی زل خدو میں ہیں۔

قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونَنِي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ۝ وَلَقَدْ

آپ فرمائیے اے ہاجر کیا تم مجھے کہہ رہے ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں گا اور جبکہ وہی کی

أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

وہی ہے آپ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ سے پہلے تھے۔ کہ اگر اللہ سے مل جائے گی تو ان کی نواہی سے بڑھ جائے گی

اور تم سے ہم سمجھتے کہ وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ جس سے اس کا وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے اور وہی کی طرف سے ہے

عَمَلْكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَيْرِينَ ۝ بَلِ اللّٰهُ فَاعْبُدْ وَكُنْ

آپ کے عمل اور آپ بھی خیرین میں سے ہو جائیں گے۔ بلکہ صرف اللہ کی عبادت کیا کرو اور ہر جاہل

مِنَ الشَّكِرِينَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۝ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا

شکرگرموں میں سے اور خدا کی اس بڑی عظمت کو جس طرح خدا چاہے واقعی خدا اور اس کی شان تو یہ ہے باری

قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيٰتٌ بِيَمِيْنِهِ ۝ سُبْحٰنَهُ

زمین کی سطح پر جس دن قیامت کے دن اور سارے جہان پٹے ہوئے اس کے دائیں ہاتھ میں جھٹے لگے پاک ہے وہ

وَتَعْلٰی عَنَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۝ فَصَعِقَ مَنْ فِي

محب ہے اور ہر ترچہ و گمراہ کے شرک سے اور ہر کافر کا ہاتھ کا سر پس من گرا کر گر پڑے گا جو آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ

میں ہے اور جو زمین میں ہے گناہ ان کے جس اندھ ہوتے کا کس طرح ہوں گے چھوڑ دیا

کریں آپ کے ربوں کا عبادت ہی حق ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو حکم دیا کہ ان طاغوت کو یہ پہچان

لے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت شان بیان کی جا رہی ہے کہ قیامت کے دن زمین اپنی دستوں، ٹھک ہوس پہاڑوں، پیکروں مندرجہ

سمیت ایک چھوٹی سی گیدھ کی طرح اللہ تعالیٰ کی سطح پر ہر گناہ و ستم، آسمان پسینہ کر دے گا وہ زمین باقی میں اس کے لئے جہنم

اور ہر گناہ کا دھڑ ہے، قل قل رسول، قلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہ جس دن اللہ تعالیٰ جہنم اودھ جہنم اودھ جہنم اودھ

ہو جائے گا اللہ تعالیٰ اس ملک میں سلوک اور اس دشمنی کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ایک دست تقدیر میں

سے لے گا اور آسمانوں کو پھاڑ کر پھینک دے گا زمین کو اپنے ہاتھ میں لے گا اور آسمانوں کو پھاڑ کر پھینک دے گا

لکے حضرت صدق اعظم نے پہلے لڑا کیا بیان ہے اس لئے جسے جسے جیانی طاری ہوگی اس کا اثر یہ ہوگا کہ لوگوں کو

زمین و آسمان میں سے اس وقت جو لوگ نہا ہوں گے جن پر موت آتی ہوگی وہ اس سے مراد ہیں گے اور جن پر موت آتی ہوگی

پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں عیات غایت کی۔ وہ ہی قیامت میں متفق ہیں جیسے انبیاء، قتل ان پر اس سے پہلے جیانی کی کسی قیامت

طاری ہوگی۔ اور لوگ قیامت میں اس کے لئے ہیں انہیں اس لئے لڑا کر بھی رہا۔

لکے اس لئے کہ اس میں کوئی داخل ہے اس میں مسرت کے مسرت اقول میں۔ جسوت میں اس میں اللہ عزوجل فرما کر لکھ،

لکے اس لئے کہ اس میں کوئی داخل ہے اس میں مسرت کے مسرت اقول میں۔ جسوت میں اس میں اللہ عزوجل فرما کر لکھ،

لکے اس لئے کہ اس میں کوئی داخل ہے اس میں مسرت کے مسرت اقول میں۔ جسوت میں اس میں اللہ عزوجل فرما کر لکھ،

لکے اس لئے کہ اس میں کوئی داخل ہے اس میں مسرت کے مسرت اقول میں۔ جسوت میں اس میں اللہ عزوجل فرما کر لکھ،

لکے اس لئے کہ اس میں کوئی داخل ہے اس میں مسرت کے مسرت اقول میں۔ جسوت میں اس میں اللہ عزوجل فرما کر لکھ،

لکے اس لئے کہ اس میں کوئی داخل ہے اس میں مسرت کے مسرت اقول میں۔ جسوت میں اس میں اللہ عزوجل فرما کر لکھ،

اُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ۖ وَأُشْرِقَتِ الْأَرْضُ بَنُورٍ

میں چہرہ کا ہے کہ تو اچانک نہ کہنے ہو کہ یہ دیکھ کر ہل جائیگا۔ اور گھبراہٹ کی حالت میں ایسے دھبے

رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجَاءَ بِالنَّبِيِّنَ وَالشُّهَدَاءُ وَقُضِيَ

قور سے لائے اور کھڑے ہوئے اور جہنم کے عاقل اور عامر کے عاقلین کے اہمیت اور دوسرے گروہ اور فیصلہ کر دیا

بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۖ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

ہائے گا ان کے درمیان احسان سے حق اور حق پر عمل کی سزا دیا جائیگا۔ اور ہر ایک کو اس کے

عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ۖ وَسَيُقَ الَذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ

اس کے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ سب کا کام دیکھ رہا ہے۔ اور دیکھے جائیں گے کہ ہر قسم کی عین

جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَهْلُهَا فَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

گروہ در گروہ آتے۔ ہر گروہ کے جس آئیں گے تو کھول دیے جائیں گے اس کے صوبے اور چاہیں گے

مَنْ تَعَمَّ آهَانُ آهِنٍ مِنْ فُلَانٍ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ دُخَانُ فَتُحِلُّ لَهُمْ تِلْكَ الْأَرْضُ ۚ وَنُفِثَ

وہاں سے ہر ایک کی حالت ہے اس میں من و خصلت کی موت دے دے گا۔ اور اقل ہے کہ اس سے تندر میں من کے لیے

قَرْنٍ كَرَمٍ مِنْ ثَمَرِهِ ۚ أَيْ جَاءَ بِهَذَا الْكِتَابِ ۚ وَنُفِثَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَرْضُ ۚ وَنُفِثَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَرْضُ ۚ

صورت جابر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی حد تک ہے۔ چنانچہ یہ قور پر ہوش ہو چکا ہے۔ اس لیے اس قور سے

تَبَّحُّرُ الْبَحْرِ ۚ وَنُفِثَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَرْضُ ۚ وَنُفِثَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَرْضُ ۚ وَنُفِثَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَرْضُ ۚ

تپ بیکش میں جو ہے کہ تپ بیکش اور ہوشیار ہیں گے۔ چنانچہ یہ ہے کہ تپ بیکش کی قور میں اور جہنم کے

ہے وہ جس صفا کا قور ہے کہ تپ بیکش اور وہ قور ہے جو جہنم پر مامور ہیں وہ اور جہنم کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ یہ ہے

تپ بیکش سے مراد یہ کہ جہنم میں جہنم کے ساتھ ہے۔ چنانچہ یہ ہے کہ تپ بیکش کا اور جہنم کے ساتھ ہے

جہنم کے ساتھ ہے۔ چنانچہ یہ ہے کہ تپ بیکش کا اور جہنم کے ساتھ ہے۔ چنانچہ یہ ہے کہ تپ بیکش کا اور جہنم کے ساتھ ہے

جہنم کے ساتھ ہے۔ چنانچہ یہ ہے کہ تپ بیکش کا اور جہنم کے ساتھ ہے۔ چنانچہ یہ ہے کہ تپ بیکش کا اور جہنم کے ساتھ ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْثَقَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ

کہیں گے ماری قبریں اس انعام کے لیے جس نے ہم کو اپنا وعدہ اور وراثت بنایا اس زمین پر جس کا

مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ ﴿۱۰﴾ وَتَرَى

اب ہم غریب کے عشت میں جہاں چاہیں گے۔ پس کتنی عمدہ اجر ہے نیک کام کرنے والوں کا اور اُسے جیسا کہ آپ

الْمَلَائِكَةِ حَافِئِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

دیکھیں گے فرشتوں کو حلقہ باندھے کھڑے ہوں گے عرش کے ارد گرد ستے تسبیح پڑھ رہے ہوں گے یہ ہیں اللہ کی مخلوق

وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۱﴾

اور فیصلہ کر دیا گیا تو کہاں کے درمیان حق کے ساتھ ہو گا جس نے اسے سب غرضیں اٹھانے کے لیے جو رب العالمین ہے ستے

آپ سے پہلے کسی کے لیے جنت کا دروازہ نہ کھولا۔

نشدہ دور کی جہم میں چھٹیک دے جائیں گے اور اہل جنت فردوس بری میں اقامت کریں جو جائیں گے۔ اس وقت
نورانی ملائکہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے ارد گرد حلقہ باندھے اپنے رب کریم کی حمد و ثناء کے گیت گاتے ہیں گے۔

لحمہ یہ حمد کہ نہ وہ ملائکہ ہر گاہ غلامی کی کثیر سمجھتے ہیں، اسی لحق انھوں نے اچھا نام لکھا دجیمہ بقدر رب العالمین
یہی کائنات کی ہر چیز اپنے حلقہ ملائکہ کریم و رحیم پر حمد و ثناء کی حمد کرے گی۔

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين طبع الحمد سبحي ومطبعة آفك و

اصحابه ومن تبعه وصحبه الى يوم الدين - ديتا اعفري ووالدي والسنو متسوين

يوم يقوم الحساب - محمد حكيم شاه

مطبعة آفك : ۳۰ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

۲۵ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

۱۹۴۲ء

۱۹۴۱ء

وہیں فلک سیاہ چاکر رکھ دیا اگر کائنات نہ تھی یہ دلوں تلک نہ کی زد وہ بھی اسی جبروتک انجم کے لیے تیار ہو جائیں۔
 ماضی ہی یہ بھی بتا دیا کہ سر سے صوبہ، مگر یہ رنگ لچھا پایا، پیچیم میں کرتا میری وحدانیت پر ایمان میں اتنے
 ترکہ ہیں۔ وہ اگست تھی صوفی جو دلوں کو افشاں سے نمٹنے ہے وہ اس کے امیر، صوفی طواف ہے وہ سرفراز میری
 محو کر ہی سہا میری تسلی کی گری ہے میرے تیرے غلاموں کے لیے وہ ہر وقت میری جناب میں مسرت کی دعا میں آگاہ
 رہی ہے۔ یہ مستحرف نیک عدلی لوگوں کی جلدی وحدانیت کے لیے خدا کا سر میں جہان کے دلوں میں، کھلے ہیں
 کی غفلت اور جلدی دہشت کے لیے بھی صوفی انتہا ہے۔

دوسری چو جوتی محبت سے اس صورت میں ڈر کر گئی ہے وہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو وقت
 قیام دی اور اپنے قتل کی صداقت کو پہلی صلاحت سے ثابت کر دیا تو اس نے وہاں حکمران کی نصیحت طلب کی
 اس میں اس کا دیر پاؤں اور دیر ہوئی نصیحتیں شریک ہوئیں مومن نے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے منصوبہ کیجیے
 میں کی تائید حاصل کر لی۔ انہیں اس صورت کے حکم کے حضرت سے آگاہ کیا اور انہیں بتایا کہ اگر تمہارے موسیٰ کو قتل ہی
 کھلی بخشی دے رکھی تو وہ تمہارے خدا کو بخاؤ کر کہنے کا اور ایک کے گوشہ گوشہ میں خود خدا کی آواز کا دے گا ستر
 یہ ہے کہ حالات کے بہت قابو ہوئے سے پہلے صورت میں کی کر کر دیا جانتے اس وقت قتل کی قوم کا ایک دوسرے نے ابھی
 تک پناہاں پر نہیں کیا تھا۔ خطہ کلہ اور اس وقت سے پہلے مسلمان کا وہ راج کیا کہ وہ مومن لاچار ہو گیا موسیٰ علیہ السلام
 کے کا سامنے اور آپ کی دعوت کی کثات کو یہ دھماکت سے دکر کیا کہ سامنے پر نہاں چھائیہ جلاوہ خود کے طاقت سے
 ان کو وقت تک انہما سے پہلے کی بدینت کی اس دوسرے کے فرخہ خدا نے یہ دوسرے کے سامنے یہ صبر ہو کر ماک میں ملاوا
 یہ دوسرے سے چڑھ ملا اور ایک ہی حال میں ہیں کہ ایک سمت جلاوہ رہا خیر کہے کا حکم دیا کہ اس کے نو پر چڑھ کر وہیں
 میں یہ ایک کریم کی گئی چلے کر موسیٰ کا سر رہی میں ابھی نہیں اور اس میں ابھی ہیں فرسب ہم اسے خدا کے کبار جا میں
 اس سے واضح ہو کر ہر وقت قیام میں جب سو متا خدا کے سامنے تو باطل اپنے تمام کفر و کجیہ و وجہ کا خدا میں کر سکتا
 صورت میں لطف منکلات پرانہ حق کی توجہ خدا کوئی بدتر کی دلائل پیش کیے گئے ہیں تاکہ ایسے کے کوئی نہیں
 نصیب ہو جائے کہ جس کی نصیحت کے یہ کہنے میں وہی رہے اس وقت وہاں میں ہے۔

قیامت کے بعد کا رشتہ کیوں کا و حسرت ناک انجام ہوگا۔ اس میں بھی ضرور کشی کوئی گئی ہے تاکہ جو لوگ اس پر مکتا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ خُذْ الْقُرْآنَ فِي حَقِّهِ
سورہ الرحمن کی ہے

ان کے نام سے شروع کرتا ہوں اور بہت ہی مہربان و بخشنے والا ہے۔ آمین اور کرم

حَمْدٌ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرٌ

حامیم اللہ انگریزی میں ہے کہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بہت سے سب کچھ ہے وہ اللہ ہے بلکہ اللہ ہی ہے

اللہ تم جو دو مخلوقات میں سے ہے ان کی رحمت پہنچنے لگی ہے جس سے ملائے فرا یا کہ یہ سورت کا نام ہے جس کی ترکیب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے۔

قَالَ يَكْرُمَةُ قَالَ اَيْمَنَ صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم حَتَّمِ اسْتَقْرَ مِنْ سِوَا اللّٰهِ تَعَالٰى وَهِيَ مَعَالِيَجُ هَذَا مِنْ رِبِّكَ (قرطبي)

علامہ اسماعیل حتیٰ اس ضمن میں لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہر نام اس کے عوارض پر چھگی خزانہ کی گئی ہوا کرتا ہے جب کوئی شخص کسی اسم الہی کا ذکر کرتا ہے تو اس شخص کی نواح اور اس نام میں ایک خاص مہارت پیدا ہوجاتی ہے جو رفتہ رفتہ کوزائتہ فزادہ کی قریب کر دیتی ہے اس وقت اس بندہ پر ہوا الہی کا طور ہونے لگتا ہے اور حسب استعداد وہ ایمان حاصل کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے الحق سبحانہ میں مروتہ دلالت لاسد و بیس علیہ ماشاء بقدر استعدادہ وکل معانہ تعالیٰ اعظم عند الحقیقۃ (روح البیان)

اللہ تعالیٰ کا ہر نام مضمون کے معنی میں ہے۔ تعویذ، مصدر و کن الموضع المنزل و کسب اس کی ترکیب میں مستند اقوال ہیں یہ خبر ہے مبتدا منقذ (ہند) کی یا حتم مبتدا ہے اور تنزیل اس کی خبر یا یہ خبر مبتدا ہے درمن القدر اس کی خبر

جن انام میں یہ سورت نازل ہوئی گذارنے ستان طرائف اور انتر، پدازوں کا ایک طوفان برپا کر رکھا تھا ہر طرح کے جھوٹے الزامات لگانے کی ہم نوا ہوئی۔ ذات پاک صلی علیہ وسلم، توحید و اعلیٰ، اللہ کی ذات، قدس پروردگاری متاخر پر اعتراضات کی پوچھ بڑ شروع حتیٰ اس جھوٹے پر بیگانہ سے گذاروں کی توجہ اسلام سے ہٹانے کی کوشش میں ڈنڈا مصروف تھے اس لیے اس سورت کا عازر مستقر و ملال اور پُر شکوہ انداز سے کیا جا رہا ہے تاکہ لوگ ہمتیں گوش میں کر اس کی طرف متوجہ ہوں۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ کتاب کسی انسان کی تصنیف شدہ نہیں بلکہ اس میں طرح طرح کی خاموشی کا اظہار ہر جگہ یہ آسمان سے نازل ہوئی ہے اور اس کا انداز و انداز و الجلال ہے جو عریض ہے یعنی سب سے زیادہ مست اور سب سے غالب اور سب سے مہتمم یعنی مہتمم، اعلیٰ، مستقبل اس کے علم کے سامنے یکساں ہیں۔ وہ ہر جگہ بڑی ظاہر و خفی چیز کو جاسے والا ہے وہ کتاب جو آسمان سے اتاری ہو اور اس کا انام لے والا ان عظمتوں اور قدرتوں کا ایک جو وہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے توجہ سے سنا

الذَّنْبُ وَقَابِلُ التَّوْبِ شَدِيدُ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَدَلَهُ

اور توبہ مستحب اور اسے دلا سکتا سخت سزا دینے والا سکتا فضل و کرم دہانے والا ہے جس میں کمال ہے

ہلنے خوب سمجھا جائے اور اس کے ارتکابات کو تسخیم کیا جائے۔

سب قرآن ناسخ فرمائے وئے حدود مقدس کی حدود کی صفات بیان کی جا رہی ہیں۔

سورہ زمر کے آخر میں کفار کے ہر ایک انہم کا ذکر کیا گیا تھا اب اپنی منقوت و رحمت کی ذریعہ ساز انہیں داری کے اندر سے نکالا جا رہا ہے۔ وہ غافلہ سب سے بھی گناہوں کی بدولت پڑ گئے تھے۔ کوئی شخص کتنی ہی بدکار ہو جب وہ اس کے درمیان نہامت و شرمسگی کی سزا سے گزرتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کی پنی رحمت کی ہانک سے ڈھانپ دیتا ہے کسی کو تپ ہی نہیں چٹکا اس سے کبھی کوئی گناہ یا قصور کیا جاتا۔

قابل التوب، یعنی جب کوئی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی ساتھ سرکشوں کے باعث اپنے باب کرم سے نکالتا نہیں دیتا بلکہ اس کی توبہ قبول دیتا ہے اور اس کے گنہوں کا نام بھی مائی میں چھوڑ دیتا۔ توبہ، مصمت ہے توبہ توبہ کا اس کا لفظی معنی ہے مخرج کرنا، اڑنا۔ اور اہل شریعت نے توبہ کی تشریح ان الفاظ سے کی ہے:

والتوبة في التورع ترك الذنب لضعفه والندم على ما فعله منه والعزيمة على ترك المعادة وقد ارك ما امكنه ان يتدارك من الاعمال بالاحادة ودوح البسيان،

یعنی شریعت میں توبہ ان چار چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے کہ گناہ کو قبیح سمجھنے پر توبہ سے پہلے ہو چکا ہے اس پر دل سے شرمسار ہو دوبارہ اس کا ارتکاب نہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لے اور جہاں تک ممکن ہو گناہ سے باز رہے۔

خاف و قابل کے درمیان واؤ عطف ذکر کر کے اس طرت، اشارہ دیا کہ یہ دونوں الگ الگ صفات ہیں۔ اور توبہ کرنے والے کی توبہ بھی قبول کرتا ہے اور جو توبہ نہیں کرتے وہ، تا کہ یہ ہے کہ کسی کو چاہتا ہے توبہ کے بغیر بھی بخش دیتا ہے کیونکہ توبہ کے بغیر بخشش میں اس کی شایستگی کا تصور یہ ہے اس لیے عارفانہ مذہب کہتے ہیں کہ گناہ۔

سب اس کا عذاب بھی بہت شدید ہے جب کچھ گناہ تو کوئی چھڑا نہیں سکتا۔ یہاں شدید عذاب کی صفت مقدم ہے۔

شہ طویل کہتے ہیں فضل و انعام کو۔ الطویل بالفتح۔ لمن یقاتل منہ طائل علیہ و تطول علیہ اذا احتس علیہ احصاح۔ بن منظور نے اس کا معنی قدرت بھی لکھا ہے۔

ذی الطویل المعی۔ ذی القدرة (لسان العرب)

إِلَّا هُوَ إِلَهُ الْمَصِيرِ مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ

اس کے سوا کہ کسی کی طرف دستِ دشمنی نہیں نکال دیا کرتے اللہ کی آیتوں میں

میں جو ذات بن صفات علیہ کادکی تک ہے وہی مخلوق کے قیاس میں ہے اس کے سوا کہ وہ بن صفات علیہ
شعب ہے اور نہ کوئی معبود ہے کی اہمیت رکھتا ہے۔

شعب اس میں اعلیٰ عزت و کرامت کے لیے شہداء ہیں اور ان کے لیے سوش ہے۔

طوائف تفسیر کے ہیں بڑے بڑے اور نصیرت افندہ اقدار ہیں کیا ہے اس کا یہاں گفتا فائدہ سے ملتی نہ ہوگا تمام
کا ایک آدمی میرا نہیں ہادی علم یعنی ہر مذہب کا دوست تھا اس کی پہچانی تھی اور دین کے لیے اس کی محنت کے باعث کیا
اس کو پہچانی کہہ رہا ہے کہ تم نے شہداء کو کشتی آیا آپ نے اس سے پہلے دوست کی فریت دریافت کی اس نے بتایا کہ
تو بہا ہو گیا ہے۔ شراب پیا ہے۔ گناہ کیا ہے اور نہ تو کشتی کو کشتی ہو گیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ کو اصرار کیا کہ جسٹس
۲ سے کہو تو مجھے بتائے گا۔ مدح کی کے وقت تھا آپ کی دوست میں حاضر ہوا آپ نے اپنے کاتب کو بلایا اور فرمایا کہ

”من عمر بن الخطاب، السلام عليكم والى الله، الحمد لله الذي لا اله الا هو عاشر الدب
وقال القوم شدة به العذاب ولا اله الا هو اليه المصير“

ترجمہ : یا عمر بن الخطاب سے سلام تمہاری طرف تم پر سلام ہو جس کی طرف اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں
جو دوزخ لا شریک ہے گناہ ممان کرتے ولا تو نہیں کہہ سکتے ولا است عذاب دوزخ بڑی شدت دلا اس
کے میر و کرئی معبود جس کی طرف سب سے لانا ہے۔

پھر خود بھی اس کی جاہلیت کے لیے دعا کی اور حاضرین مجلس سے بھی ایس کے لیے دعا سناوائی اور یہ خط اس شخص کو دیا
اور دیا کہ یہ میرے دوست کو نہ پھا دیا جب اس دوست نے خط پڑھا تو اس پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی پھر اس نے
آسمانوں کا منہ ہر سے کھا۔ یہ خط اور خط کو لہر پڑھتا تھا یہاں تک کہ اس نے اپنے گناہوں سے توبہ کی حق و حق کی مدد
تو کہ کہ اسے اطاعت و فقیہ کی نہ کی ہو کہے گا حضرت خذوق، علم جس نے حد کو جب اس کی توبہ کی اطلاع ملی تو آپ نے
عرشِ نبوت سے اترنے لگے : حکمہ اما صبروا و راضوا انما بعد رن دلة مستودع و وصو وادوا الله له ورضوا
حبہ ولا یخرو وادوا عن شہا بین حبہ۔ یعنی تم بھی جب اپنے کسی بھائی کو دیکھو کہ وہ راستہ سے کا قدم چھل گیا ہے تو
اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرنا کہ وہ سے یہی راہ پر لے کر شمشیر کر۔ اس کی جاہلیت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور
اس کے خلاف شہادت کے مدگار بن جاؤ یہی اگر تم سے خواہاں گناہ شروع کر دے اس پر دین و دنیا کے تیرے سامنے ہو گئے تو
اپنی صبر پر بچا ہو جائے گا اور سبھی غیبت نفس کا سوال پر اگر کسی میں خود کھل جائے گا
سبحان اللہ! دعوتِ وارثانہ اور تہج و اصلاح کا کیا سکھارہ ہوا ہے۔

كُفَرُوا فَلَا يَغْرُرُكَ تَقْلِبُهُمْ فِي الْيَلَدِ كَذَبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

کافر ہوئے فلا یغررک تقلبہم فی الیلاد کذبت قبلہم قوم

نُوحٍ وَالْأَخْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ

نوح کے اور کئی اوس سے گزر چکے ہیں ان کے بعد۔ اور قصد کیا ہر امت نے اپنے رسول کے سب سے

لِيَأْخُذُوهُ وَجَادُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتَهُمْ

کو اسے گرفتار کریں اور جھگڑتے رہے اس کے ساتھ۔ حق تاکہ جھٹلا دیں اس کے درجہ حق کو پس میں سے ہٹا لیا میں۔

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۚ وَكَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ

پس کتنا شدید تھا عذاب ہے۔ اور اسی طرح واجب ہو گیا انہ کا عذاب

شے بحث و تکرار کسی انعام و تنہیم کے لیے کرنی مشکل رسول کو ملے کے لیے کسی غلامی کے ذریعہ کے لیے اور مشرکین کی اعتراضات کا جواب دینے کے لیے ہوتا ہے یہ بحث و تکرار۔ ممکن ہے اور دنیا پر کام طہیم اسلام کی نسبت سے اور قرآن میں اسے نہاد بعد مبالغہ میں احسن فرمایا گیا ہے یقیناً یہ حد میں اور مبالغہ میں سے قصد ضروری قیامت پہنچنے کے حق کو جھٹک کرنا آیات میں میں بھی تناقض ثابت کرنا ان کی تصدیق کرنا یہ ان کی ایسی قبول کرنا جس سے دوسری آیات کی نفی ہوتی ہو ایسے جملہ کی جرات صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کے دل میں خدا اور رسول پر ایمان نہ ہو۔ مشرکین کے کاذب بات میں فضل تھا وہ قرآن کے بیان کا موازنہ کر ملاحظہ کر لیتے۔ ایک آیت کو دوسری آیت سے متصادف ثابت کرتے طرح طرح کے شواہد و دھمات کا کام دانا اور حق کے من و جمال کو مسترد کر کے ان کی اس بکریا و دروغ شائستہ حرکت پر اس میں سرزنش کی جارہی ہے۔

اللہ جس لوگوں کے دلوں میں یہ مصلحت پیدا ہو تاکہ اگر واقعی یہ حق کے منکر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بچے رسول کو جھٹلاتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ان کو تباہ و برباد کر دے گا۔ یہاں یہ کہیں بڑے سن فرمے کہیں اچھے عقائدی نقطہ لے کر تمام کی طرف اور کسی کی طرف جارہے ہیں اور ہر بار دوست و رشتہ کے ذمیرہ سمیٹ کر دہلیز آتے ہیں۔ ہر شادی ہے اسے کچھ دے دے! تجھے یہ بات دھوکہ دینے والی دے۔ ہم نے کچھ عرصہ کے لیے اس میں صفت دے رکھی ہے مگر انہوں نے اس صفت سے فائدہ نہ اٹھایا تو ان کی تباہی یقینی ہے۔ خدا کا عذاب آئے گا اور ان کا نام و نشان نہ رہے گا۔

اللہ ان سے پہلے بھی کئی بار بحث فرمائی ہے و نیز اختیار کیا ماسوں نے اپنے رسول کو اپنا تہویٰ بنانے کے منشاء پر جانے اور غلط طریقوں سے ان کے ساتھ چھٹکتے رہے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح وہ حق کو شادیں گے لیکن ہم سے مذاہب

تَابُوا وَابْتِغُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ رَبَّنَا وَادْخُلْهُمْ

انہیں جہنم سے گھر سے توڑ کر دے اور سیر دی کی سب سے تیرے راست کی اور بچا لے میں رہ رہ کر ہم سے اپنے اپنے گناہوں سے اور اہل دوا

جَعَلْتَ عَذَابَ النَّارِ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَّاهُ مِنْ آبَائِهِمْ وَ

انہیں سدا بہار اور میں میں کا قرعے میں سے دوا دیا ہے اور عورتان کشش ہیں ان کے والدین

أَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمْ

ان کی بیویاں اور ان کی اولاد سے ایک تو یہی سب سے بہت اور حکمت والا ہے اور انہیں

۱۔ اصل عبارت میں اتنی وسعت حاصل شرف رحمت و عظمت کی تیری رحمت و عظم ہر طرح کو ہے اصل میں ہے پہلے ہے لیکن اس کے بجائے وسعت فرمایا کہ اس کی طرف اشارہ ہو کہ وہت ہی سزا رحمت اور سزا مسلم ہے اور یہاں ہم سے رحمت کو مستقیم کیا کہ یہ کہ بخشش کا ذکر ہوا ہے آپ دعا میں ہے کہ ہے کہ پہلے ان کے لیے کہ فریبہ تجید کی جانے پھر حمد باری کے بعد اسی رسم و رسم کے حضور دست سوال دراز کیا جائے۔

۲۔ یہاں ان کی دعا کا ذکر ہوا ہے۔ ان کی کہ تیری رحمت کا وہ بڑے ہیں اس لیے قرآن کی توبہ کہ قبول کرنے لینی ہیں لوگوں نے توبہ کی دیر سے نبی کے بتائے ہوئے راستہ پہلے ان کو بخش دے اور اس میں عذاب مسلم سے بچا دے اور انہیں جنت و عذاب میں داخل فرما۔

۳۔ اسی آیت کے اس باب میں شروع اور احوال کو بھی بخش دے جو حضرت کی صلاحیت رکھتے ہیں اور بخش جانے کے قابل ہیں۔ بخشش اور حضرت کا وہی حق ہوتا ہے جو ایسا دار ہوں۔ ان لوگوں کا شرفی عابد اور زائد ہونا عورتوں میں کہ کیا ہے لوگ تو قدرت خود بخش دیتے جاتے ہیں۔ ان کو اپنی بخشش کے لیے ایسی اولاد و والدین کے سامنے کی ضرورت نہیں ہوتی علامہ مالکیؒ لکھتے ہیں: بعد مراد بالصلوح ظہرنا انفس الایمان یعنی یہاں صلوح کا معنی صرف ایمان ہے۔ کیونکہ ایمان جب مستور ایمان سے متصف ہوا ہے تو وہ بخشش کے لائق ہوتا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ بات پہلے اس لیے کہی ہے کہ مسطورہ مسطور علیہ میں اختیار یا ایمان میں صلح سے مراد زہد فقری اور سنگ ہر تو پھر یہ مالدین تبرا کے دو میں داخل ہو گئے ان کو عینہ ذکر کرنے کا کوئی نام نہ نہ ہو گا۔ امام بخاریؒ میں ہے روایت کرتے ہیں کہ حسب امرن جنت میں داخل ہو گا قرآن ہے گا میرا ہاں کہاں ہے؟ میری ہاں کہاں ہے؟ میری ہاں کہاں ہے؟ اسے بتایا جائے گا کہ انہوں نے تیری طرح ایک اعمال میں کیے، اس لیے وہ میں موجود ہیں۔ تو وہ جنت میں گاہ میں گاہ میں ہے اور ان کے لیے ایک اعمال کیا کرتا تھا پھر کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو بھی جنت میں داخل کرو۔ یہ روایت اگرچہ مرفوع ہے لیکن مرفوع کے

السَّيَّاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيَّاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ

مؤمنوں کے ساتھ اللہ جس کو تو کھائے سرہوں سے اس دن تو گویا کرتے بڑی رحمت فرماں اس پر اللہ ہی ہے

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَنَادُونَ لِمَ قُمْتُ اللَّهُ

بہت بڑی کامیابی ہے۔ یہ شخص جس لوگوں سے گفتگو کیا انہیں مدد دی کہ انہوں نے کس قسم سے

الْكَبِيرِ مِنْ مَقَاتِلِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ﴿٥٠﴾

میرا دل مست رہا ہے۔ میں ہری سے نہیں ہے۔ ہے (دوسرے) جہان کے غائب، ایسا کہ ہر طرف توں کہہ کر کہنے لگا۔

قَالُوا رَبَّنَا آمَنَّا اَشْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اَشْنَتَيْنِ فَاَعْرِفْنَا بِذُنُوبِنَا

دو گھنٹے بعد سید صاحب نے اپنے دو مرتبہ دوست کی مدد پر مرثیہ لکھ دیا۔ یہیں اب میر احمد ان کے بیٹے کی کھانا

فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ ذَلِكُمْ يَنْتَظِرُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدًا

۱۔ تمہارا بیٹا ہے علی، تمہاری (مادر) کے نام سے اس کی وجہ سے کہ جس پر مانا، تمہیں کہہ دوں گا کہ تم

1. *Staphylococcus aureus* (100%)

میں نے اس کے ساتھ کھانا کھا کر دیکھا کہ وہ کتنا خوش ہے۔

میں نے اس وقت تک نہیں دیکھا تھا کہ ایک شخص کی زندگی میں کتنے کام ہو سکتے ہیں۔

۱۹۔ بطور تہنیت و تحفہ کے ایک سو نو روپے کی رقم ان کو دی گئی۔

کے ہیں۔ لیکن ان کے پاس ایک ایسا ہیرو ہے جس نے ان کی زندگی بھر کی ساری باتیں سنیں۔

وہی ہے جو کہ ان کے لئے ہے۔

وہ وقت کے لئے کہ جس میں وہ اپنے وقت کے لئے کام کرے گا۔

مجلس شورای اسلامی - تهران - ۱۳۵۷

میں نے کہا کہ میں نے اس کے لئے ایک خاص جگہ منتخب کی ہے۔

مسند شریف محمد تقی خان صاحب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

[illegible]

(continued)

كُفَرْتُمْ وَإِنْ يُشْرِكْ بِهِ تُؤْمِنُوا فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝ هُوَ

انکار کر دیتے اور اگر شریک بنایا جائے کسی کو اس کا تو تم میں سے نہ ہیں مگر کا حیدر اللہ کے لیے ہے جو بڑا اور بزرگ ہے۔

الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا وَيَاْتِنَكُمُ

وہی ہے جو دکھاتا ہے تمہیں یہی آیتیں گھسٹا، رزل (دوا) ہے تمہارے لیے آسمان سے رزق نازل اور تمہیں نصیحت

إِلَّا مَنْ يُنِيبْ ۝ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ

قبول کرنا مگر وہ جانتا کہ وہ ہے جو اس کے لیے توبہ کی دعوت کرے، اللہ تعالیٰ کی ماضی کرتے ہوئے اس کے لیے توبہ

پارہ میں اگر بچا ہے۔ کہیں گھسٹوں، اللہ دیکھتا ہے، ما خالصا کہ توبہ بیکم توبہ بیکم توبہ ایہ شرجیہ، انکار کو جب دعوت میں پہنچ دیا جائے گا تو وہ ہی اصل کا قرآن کریں گے تو تسلیم کریں گے مہلت بعد موت میں کا آج تک دکھانا کہتے رہے ہیں حق ہے۔ احقرات گناہ کے بعد پچھیں گے کہ کیا اب اس دفعہ سے بچنے کی کوئی سبیل ہے، جواب ملے گا نہیں بالکل میں اب تمہیں میں رہنا پڑے گا۔

۳۲۔ یہ کسی جرم کی سزا ہے کیا تم جانتے ہو؟ یہ اس جرم کی سزا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی توبہ کا ذکر کیا جاتا، تو تم اسے دھنسنے سے انکار کر دیتے اور اس کے ساتھ جب تمہارے مہر وہن داخل کو شریک ٹھہرا دیتا، تو تم فرماؤ اس بات کو تسلیم کر لیا کہ تمہارے خدا کی توبہ کے انکار کی یہ سزا ہے جس میں تم جکڑ جاؤ۔

۳۳۔ تمہارے متعلق یہ حدیث کوئی کاغذی حدیث کے دستِ نوشت میں ہے تمہاری وہ مہر وہی کو تم نے اسرار سے خدا کا شریک بنایا کرتے تھے وہ اس حدیثی نص میں مذکور ہے کہ اگر کوئی اختیار نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ تو تمہیں اس لیے میں پہنچے گا کہ تم اس میں ایمان ہی نہیں دے سکتے اور جب بھی اس کی توبہ پر ایمان لائے کی قسم دعوت دی گئی تو فرما دیجو مانتے تھے اور جن حدیث کی ایک میں تم یمن رہا کرتے تھے ان کا ذکر کوئی میں نہیں پتا، کچھ تاج قرون کا نام روشن ہو گیا ہے میں مانتا اس لیے اب تمہارے خدا کی کوئی نصیحت نہیں۔

۳۴۔ یعنی وہ تمہیں ایسی خدائیاں دکھاتا ہے جس کے دیکھنے کے بعد اس کی وحدانیت اس کی حکمت، اللہ تعالیٰ کا نام اور علم محیط کا حقرات کیے بزرگوں کی ہمارے نہیں رہتا۔

۳۵۔ اس کی وہ حدیث اور اس کی حکمت کی ایک واضح فتائی بیان کر دی۔ رزق سے مراد وہاں بارش ہے۔ رزق ہی مہر بیکو، سہارا دیکھو یہ مگر اسی ایک فتائی پر غور کیا جائے تو سارے حجاب اٹھ جاتے ہیں۔ البتہ لیکن اس سے فائدہ صرف وہی لوگ اٹھاتے ہیں جن کے دلوں میں رنج و افسانہ کا بذر مرموز ہو۔

الْكُفْرُونَ ۚ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ

اگرچہ ناپسند کریں کہادشہ بعدوجہاترمناذکرئےدوہاشکا،ککٹشہ : نارودناہےدی ہے فصل سے

عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۚ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ

آپ بندوں میں سے کسی کو پتا نہ ہو کہ اللہ نے مخلوقات کے دل میں کتنے درجوں جب وہ ظاہر ہو گئے

[illegible]

شعاع اس آیت عظیمہ میں اللہ تعالیٰ کی جو حق سماعت کئی زبان نروانی جاری ہے، یہاں، یعنی اللہ تعالیٰ میں وہ اپنی مخلوق کے مراتب و درجات کو ان کی بھی استعداد و استعداد کے حوصلہ و طاقت اور سعی و سعی کے مطابق یا بعض اہل مجد و صلاح سے بلند ہونے دو رہا ہے۔۔۔۔۔ اس صورت میں دنیا میں رائج ہر گناہ و گریہ یعنی حق و باطل کے مابین جو اس کا منظم ہے، ہر گناہ کا تہ قبالے کی نشان دہی ہے کہ کون کس شخصیت سے اس کی بصری کا دعویٰ میں کر سکتی ہے۔ اور ہر حال اور عرض کا ایک ہے یعنی عالم عالم کی وادارہ کی کا تحت اس کے تصرف میں ہے۔ ہر چیز اس کے مدد کے مطابق تصور ہے جو رہی ہے۔ اس کا اذن کے بیگانہ پنہاں میں کر سکتا کوئی دنیا ہی جگہ سے کر کہ نہیں سکتا۔ مدد کی صورت و ذات و دولت و صحت و بیماری و صحت و ثروت و سبب اس کی کتاب و روایت کی طور و سائیاں ہیں۔ ۲۰، خلق الموعود، انداز سے دو دیباہ دی ہے یعنی جس طرح آسمان سے ارض انوار کر، اس کی مدد کی مدد کے تقاضوں کی تعمیل کی گئی ہے۔ ہر چیز اس کی طبیعت و مزاج اور دولت کے مطابق مدد ہم ہر گناہ ہوتا ہے۔ ایک طرح میں اس کی اخلاق، و حال و خلق و عہد و ماحول کے لیے اللہ تعالیٰ کی دلی دانا ہے۔

اقتہ صحت میں مداخلت نے جن اس کا معنی میں مصدق کیا ہے۔ دوسری یہی کہ تھانے اپنے بدوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کو بچا دیتا ہے اور اس پر دلی ناز کرتا ہے کسی پر دلی کادول محض اس کا حاصل درکم ہے۔

[illegible]

لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ

پوشیدہ۔ ہر گز اللہ تمہارے پران کے حالات سے کوئی شے گھس کی ہوا تباہی ہے آج کسی کی نہیں اسوہ اللہ کے

الْقَهَّارِ ۝ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ

اور اللہ بڑا۔ آج جملہ دوز خانے کا مرتضیٰ کہ جو اس کے کیا تھا۔ اور ظلم نہیں ہوگا آج

إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ

بیک اللہ تمہارے ست تیری سے سب بے دلا ہے اور آپ ڈرے میں قریب آئے وہ وقت کے سب کوں کے میں ایک

لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاطْمِينٍ ۚ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ

جانبی کے لغت و دشت سے جبرے آئے تھے نہ ہوا خاص کے بچے کوئی دوست ہو دیا سناشی تھے جس کی

کہ جواب دے سکے لڑوی غائب کا نشت جواب دے گا۔ لہذا الواحد القہار

اللہ تعالیٰ ہے صوب کریم کو کہنے کے ہے کہ آپ ان لوگوں کو چوں قیامت سے ڈھلے تاکہ وہ توبہ کریں اور اس دن شیعہ کے عذاب سے بچ جائیں۔ آج کا سنی ہے ست جہانے والی قرآن مجید میں متعدد بار قیامت کے دن کے میں ہی بات ذہن نشین کرانی گئی ہے کہ وہ اصل قریب آتی ہے جس کے لئے میں دیر میں متضرر ہے کہ لوگ ابھی سے اس کی تیاری شروع کر سکیں۔ ایک موقع کے بچے ہے قیامت کی کدستی حلال کی اصلاح کا بہانہ شروع کر دیں۔

اسی قیامت کی چونکا اور شدت کی تصویر کشی کی گئی ہے میں اس دن ہر رنگ مناظر کو دیکھ کر دگر دینی دشت و جوت طاری ہوگا کھنڈ ہوئے پھیل کر گئے میں اکبر کہہ جائیں گے ذہنی جگر ہو ایں ہاں کی گئے تاکہ کون نصیب ہو اور نہ گئے سے ہر مل سکیں گے تاکہ رشتہ حیات منقطع ہو اور قہر تم ہو جگہ گئے میں گئے نہ جائیں گے دشت آئے گی کہ جان پھولے اور دیکھ آرام و سکون ہوگا۔

اسی ایسے شکل وقت میں کوئی جگر دوست میں نظر میں آئے گا جو ان کا غم صلا کر کے ان کے بوجھ ہٹا کر کے اور نہ کوئی دیا سناشی انہیں نے خاص کی شفاعت بارگاہی میں قابل قبول ہو۔

ان لوگوں نے دنیا میں بڑے بڑے لوگوں سے پہلے کاٹے تھے سب اس دن کوئی باران کے ذریعہ تک سے گزرا بھی وہ در کے گا۔ یہ عرب کی نہ جادوق و شوق سے اس بے کیا کرتے تھے کہ قیامت آگے آگے گئی ہو اور میں دھر بھی جائیگا توبہ بہت ان کی سناشی کریں گے اور ان کو آتش مٹے سے کال میں گئے۔ لیکن ان بے چارے بھڑوں کو زلزلہ کشاں کی عزت ہی نہ ہوگی وہ اس

يُطَاعُ ۞ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۞ وَاللَّهُ

سازش مال جائے۔ وہ جانتا ہے نیاست کرنے والی آنکھوں کو اور ہر بات کو چھپانے والی دل اور اللہ

يَقْضِي بِالْحَقِّ ۞ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ

فیصل دینے کا حق کے ساتھ لے۔ اور جنہیں وہ اللہ کے بغیر پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں

بِشَيْءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۞ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي

کرتے۔ کہ کب اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ سے پہلے سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ کیا انہوں نے ہر سیاحت میں کب

الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ

زمین میں نہا کر وہ دیکھتے کہ کیا انہوں نے ان لوگوں کا

دن ان کے کسی کام میں نہیں گئے۔

۞ اللہ تعالیٰ کے علم میں سے ظاہر کی کئی حرکت کوئی حرکت ہر شے نہیں جہاں کرتوں کی آنکھوں کی سیاحت میں رہا

کا بھی علم ہے اور ان کے سیروں کے ہر شے داخل سے بھی وہ غیب و افاق ہے۔

۞ کیا یہ کہ اللہ تعالیٰ نام خالق ہے۔ کام ہے اس لیے اس کا فیصلہ برقی ہو گا اور کتاب کے سیروں میں داخل ہوا ہے ہر شے

داخل ہو کر بے جاں خبر پادشاہت کے لیے ہیں وہ کوئی فیصلہ میں کرتے۔

۞ اللہ تعالیٰ کا بزرگ یہ دوسری اسی عرصہ سے دعوت حق سے رہا ہے۔ اپنی دعوت کی نہاں ثابت کرنے کے لیے ہر طرح

کے شرمندہ اور بھارت پیش کر رہے ہیں یہ لوگ نہ درگوش ہیں اور اصلاحی دعوت کو ان انکساری میں سمجھتے وہ بغیر

کوتے ہیں کہ یہ ضابطہ ساری دنیا میں گئے۔ ان کے پاس دولت کی فراوانی ہے جو یہ عرب کے جس حد تک میں ان کا گھر

ہو گا ہے لوگ درحقیقت سے بچی آنکھیں روش راہ کو دیتے ہیں اسی کی ضرورت ہے کہ اس کی دعوت کو نہیں کر رہے ہیں

کا لباس پہنا ہوا ہے جس کی مالی طاقت نامتو ہے جس کے پاس دولت کو وہ ملک رکھ کر ادھر ادھر کرتے ہیں اور ان سے بائیس

کی جرات بھی کسی کو نہیں ہوتی۔

اس آیت سے ان کی غلط فہمی کو دور کیا جا رہا ہے کہ تم دنیا میں پہلے لوگ نہیں ہو جیسے یہ جاہ و ثروت و دولت

میراثی ہو اور جیسے یہ کس دے لے لگا کر لوگ یہ جانتے ہیں کہ ان کی ہمت سے پہلے بھی یہاں خدا تعالیٰ کی آواز دی جس پر دعوت

وقت میں تم سے کہیں زیادہ نہیں ان کے پاس جسے تم کو اس مخلقت پہنچا کر انہیں شکم قلعے ان کے بدلے ہوئے شہر

جَاءَهُمُ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا

جیسی کے کرتے ان لوگوں کے پاس حق جابجہ ہیں سے
 تو انہوں نے کہا کہ نقل کردہ ان لوگوں کے ہیں کہ جو

مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝

ساتھ ہیں۔ اے اوردو پھوڑو میں گی لڑکیوں کو سنا۔ اور میں ہے کاموں کا ہرگز مگر راجگان سے

وَقَالَ قِرْعُونُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَى وَلْيَدْعُ رَبِّي إِنِّي أَخَافُ

امید فرعون سے (تجسس) لاکر ختم کیے۔ چھوڑ دو میں تیری گرفت کو کب سے ہلانے سے پہلے کہ انہیں کسی نہ کے اندیشہ

أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ۖ وَقَالَ

تجھ کو کہیں وہ تیرا دین بدل نہ دے یا فساد نہ پیدا دے تجھ میں سنگہ اور برسی، علیہ السلام۔

۹۔ اہل اہل حبیبہ اہل وکراہ کے سپرد میں نفع جو ہاتھ میں آئے ان کو خیرات پڑھنا ہوتا ہے۔ اور یہ سب ترغیب کا شیر

ان کے حسبِ مرضی عیدِ معلوم دینے سے کہیں اس کے اپنے صدقہ و ریشہ داری کی ضمانت کو راجین خاطر سے ثابت کر دیا تو ان لوگوں نے آپ کو جانور گرد و جبرائٹ کا شروع کر دیا۔ اس سے بھی عیبِ بات نہ تھی تو تشدد پڑا تو اسے پیچھا کیا کہ کسی سڑک کی سڑکی کی کہنے پہنچے، ہر قسم سے ہمیں، واکاں سے بہت سی باتیں۔ اس سڑک کی حدودی قوت حم پر جانے کی اور وہ کسی طرح ہمارے لیے حوالہ کا باعث نہ بنے گی۔ لیکن اس کی بیدار نشی بھی بالکل ہو گئی۔

انکے کہنا پر اسے اطلاع دی، وہ مالکیہ الکاحرین الاف حلال، یعنی اُسوں سے قرآنِ مطہر پر مبنی علیہ السلام کو کزور کر کے کہنے لگا۔ لو اس آپ کی دعوت کو بے اثر بنانے کے لیے سرپنچا تھا۔ افسہ تھائی دُرُا تہ ہے کہ ان کی یہ چال بددی رہ سے بے شک مکی، مگر مقصد حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔ اُنکے درجہ میں محمدؐ سے نمونہ کتاب ہے کہ اے ایمانِ ملکوت، اگر تم مجھے کچھ نہ کہو تو میں تم پر ایمان نہیں لگتا۔ اُنکے تو تمہاری نہنے کا پاس ہے اور میں سے کچھ نہیں کہتا۔ گویا مبنی علیہ السلام پر اُس نے ظلمت کی پادری کی وجہ سے آپ تک پہنچا دیا۔ اُنکے والد نے خود یہ خاک اگر میں نے بیاد کی کی تو میں مبنی علیہ السلام کا ذوق اُنکے دل پر کڑا سے گل نہ جانے۔

ایسی جگہ کہ اسی جگہ میں سٹیشن کرنے کے لیے (حرم) نے وہ خطوں کا ذکر کیا۔ پہلی بات قرآن ہائی کہ اگر کوئی

مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ

[illegible]

يَوْمِ الْحِسَابِ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ

ایک میں رکھا ہے اور کسی کا یکساں دوس

جو فرعون کے ظالمان سے تھا اور ہمارے

[illegible]

تنگہ اسی علیہ السلام کو حبیبہؓ اس کے اس مشورہ کا عمل ہو تو آپؐ گھبرائے میں پریشان نہیں ٹھہرے تھے آپؐ کی زبان سے وہی کلمہ نکل رہا تھا جو آپؐ نے پہلے ہی کہا تھا۔ دیکھا کہ کھلا ہوا گھبراہٹ کے اس لحاظ سے اہل بیتؑ اور ان کے حواریؑ جو یہاں تک پہنچے تھے کہ ان کے حق کا رشتہ توڑنا ہوا تو ان کو اپنا مدد کئے رہو ہم حقیقت کو چہرے میں نہ دیکھتے۔ پھر بھی تم اسی نبیؐ کے ہر من کا شہدہ ہو جس نے ہرگز نہ انکار کیا کہ اس کے

إِنَّمَا أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ

جس نے خدا اپنے بیان کو کیا تم مکمل کرنا چاہتے ہو ایک مجلس کو اس دور سے کہ وہ کتا ہے یا پھر گارڈ فرمیتے

بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ

چھ ملاکر وہ بے آواز ہے تیسرے پاس وہ نہیں تھا یہ سب کی طرف سے پہلے ہی ہے۔ اگر وہ جیتے ہوئے ہے تو اسے بھونک کر

يَا صَادِقًا يُصِيبُكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

ہم نے جو کہ اور اگر وہ کسی اور نہ ہو اس کو اگر تہہ پہلی تو نہ ہو پہلے کا تہہ نہ ہو کہ اس کے تہہ نہ ہو کہ یہ ہے جیسے کہ میں نے یہ

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۖ يَقُومُ لَكُمْ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ

میں داتا کے حوالہ سے زیادہ دلچسپی محبت ہے اور سرفراز نے میری قوم، داتا کی حکومت شہدی ہے۔ یہ تیسرا اہم مسئلہ ہے۔

فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ الشُّوَرِ جَاءَنَا قَال

مرکب میں کبھی بھے فریاد نہ کون پاسے ہیں نہ کے سب سے اگر وہ نہ مانیے ہیں کہ انہوں نے

وہی رحمت میں پیادہ ہوئی ہے تم پر ہاں گے بیکار کرکھتے۔

عقلمندی قبلی قوم کا ایک فرد حضرت برکی علیہ السلام پر نہیں لایا جکتا تھا۔ لیکن اس نے اپنی قوم کو چاہے ایمان سے آگاہ نہیں کیا تھا۔

میں نے جب ننگہ دھن صحت کھر کو قفل کھڑے کا ستھوڑ چا دیا ہے تو میں نے ان کو اس بارہ سے باز آسکے مٹھیں شروع کی

سے ترس رہا تھا کہ اسے کچھ نہ ہو گا۔ اس نے پتہ نہ کیا کہ اس نے کبھی تھوڑی سی بات کی ہے جس سے کسی تھوڑی سی بات سے ٹھنک رہا ہے۔

تو اسے پکار کر ان کے گرد گھومتا ہے سراسر ایک بھینس تو نے سے بھرا ہے، ہے اسے متھو کی محاسنت دالہ و محبت سے

میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ کر اس کے دل سے اس کی بات کہی۔

ابن ابی حاتم نے کہا کہ اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

اگر اعراس وہ عطلہ نہ رہے تو عورتی سیرگزار و نواح ہستہ کا جس ایسے باغ اس کے سونے سرسراہ کے لیا سیرگشت ہے

ان کے چاکل بڑی عزت و اہم و مدد گاہ ہے۔ یہ حکومت بھاری ہے۔ چاکل کے ساتھ ایک پورے کھیتوں کی زمینیں ہیں۔

میں کسی کل محفل میں کہ جا رہے تھے، سب سے پہلی بات کہی۔ دولت مسلمان نہیں، آخرت کی راہوں ہے ہم اس مملکت کو دیکھو۔

میں چاہتے۔ ہماری زندگی کو گشتِ بول چال کا یہ طوطا بے پروا رہتا ہے۔ اگر کوئی مسودہ لکھتا ہے، جمعہ کے ہی روز صرف کمرہ ایب

فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ

میں فرعون دی مشورہ دیتا ہوں جس کو میں درست سمجھتا ہوں اور میں رہنمائی کرتا ہوں تمہاری گمراہی سے

الرِّشَادِ ۚ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَوْمَ رَأَىٰ أَخَافُ عَلَيْكُمْ قَتْلَ

راستہ کی طرف اللہ اور کہنے لگا وہی یہاں والا اسے میری قوم میں لے آئے ہیں کہ تم پر بھی تمہیں پہلی قوموں کی

يَوْمِ الْأَحْزَابِ ۚ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ

تباہی کے دن پیدا ہونے والے تھے جیسا مال ہوا تھا قوم نوح، عاد اور ثمود کا اور ان لوگوں کا جو

مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۚ وَيَقَوْمُ إِنِّي أَخَافُ

ان کے بعد آئے۔ اور اللہ نہیں چاہتا کہ ظلم کرے اللہ سے میری قوم میں لے آئے ہیں

عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۚ يَوْمَ تَوَلَّوْنَ مُذِيرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ

تمہارے بارے میں ہمارے دن سے اللہ میں روزِ قہر کے چٹ پھیرتے ہوئے نہیں ہو گا تمہارے لیے اللہ کے حکم سے

بہلاؤں گے کہ وہی جانے لگی اس لیے حکمت کا یہی تقاضا ہے کہ تم کوئی گمراہی یا سبک دہی نہ کرو اور یہی ضرورت طاعت سے اس مانتہ ہو کر گئی یہی غلطی نہ کرنا ہے کہ ہر ایک میں ہر گز نہ ہو جائے کہ کسی کے لیے کوئی کوتاہی نہ ہے۔

اللہ فرعون کے کہنا کہ میں نے تمہیں مشورہ دیا ہے میرے نزدیک وہ درست ہے اور میں تمہیں کسی راہ پر گامزن کرنا چاہتا ہوں جس میں تمہاری سبقت ہے۔

اس آیت کے پہلے چنانچہ کفر میں مطلق امکان ہوا تھا جو اس کے بعد آج کل کے فرعونوں کی طرح ملک حجاز اور مکہ میں نہیں تھا کہ وہ کسی نے خلافت میں بھی نہ تھا اور اور مکہ کی طرف سے وہاں گیا بلکہ وہ اختلاف کے گڑے قتل سے برداشت کرتا تھا۔

اللہ اس مردوں کے لیے حبیب کیا اگر اس کی ہند و حکمت اثر انگیز نہیں ہو رہی تو اس کے لیے یہ کھل کر گھٹو شروع کی اور گشتہ مانگیں میں بھی ہوا تھا اس کے باعث تباہ و برباد ہوئے والی قوموں کا ذکر شروع کر دیا اور غویان تباہ ہونے والی قوموں کے حالات سے عبرت لے کر اور اس خطہ کی کش کر چھوڑ دی۔

اللہ خدا ساز اور آہائے یاری کی آسانی میں آہائے ترشہ و غل جہاں ہے کہ کافروں پر ہی تو آزمائشی نہیں ہوتی جب لوگوں کا ایک قیامت کی ہر تباہیوں سے وہ چاروں طرف کے قریب کے پیچھے ہیں انکار سے کی طرح تپ رہی ہوگی انہی سے شروع

مِنْ عَاصِمٍ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۖ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ

سے کوئی بچا ہے دلائے اور جسے گمراہ کر دے اللہ تعالیٰ اسے کوئی ہدایت عطا فرمادے گا۔ اے میری قوم! ایک

يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ ۚ

تسے تسے اس یوسف سے پہلے واضح اور بے شک کے ساتھ آیا کرتے تھے مگر تم میں سے کچھ لوگ اسے گمراہ کر دے گئے تھے۔

حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنَ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا كَذَلِكَ

یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم نے کہا کہ اللہ اس کے بعد کوئی رسول بھی نہیں بھیجے گا۔ اسی طرح

يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ۚ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي

گمراہ کر دیتا ہے جس سے جو شخص بے عقل و لاعلم ہو کر رہتا ہے۔ اسی کو پورا تباہی میں جو جھگڑاتے رہتے ہیں

کی کہیں ایک برساری ہوس کی۔ اسے وہ رش کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے۔ یہاں وہ طرف سے دشمنوں نے گھیر رکھی ہوگی۔ اس
سورہ کی کہ نام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہے۔ اس لیے اس میں کوئی ہم اختلافی ایک خدا سے کوئی مانے کا دعویٰ
نہیں کریں کی حالت کا تشبیہ کیا جا رہا ہے۔

اللہ پہلے ہی کو حق کا ذکر ہو وہ اللہ و ملائکہ سے ہے والی نہیں۔ اب اس میں اور اس کے شرکی کا ذکر ہو رہا ہے۔ مگر
اس پہلے ہی ایک کے ہاتھ سے تھے۔ اس میں اللہ کے نام سے کون ایسا بھی تھا جو واقعہ حق کا وہ حکومت جس
کا راجہ کا وہ سلطان اور حق جب کہ ہر طرف صلہ و انصاف کا وہ برسرِ باقی تھو کہ کی مالوتی قائم تھی جو یہ کہ اللہ کے نام کی
اس طرح اللہ کی جاتی تھی کہ جہاں اللہ اس نام کو شہید ٹھو کہ یہاں سے اس میں حضرت یوسف کے اس انتظام کے ساتھ
یہی پہلی تھی اس میں اللہ کے نام کے ساتھ اس کی قوم نے جو بتوں کی اس میں ان کے خدوں اس کا ذکر مار میں تہیہ کر رہا ہے
ان کی بعد از بیعت ان کے لیے صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت گزری اور اس کی رہایا بھڑکی کہ یہی تھو کہ سے دیکھ رہے تھے
باوجود وہ ان کوئی مانے کے لیے تیار تھے۔ بڑھ کر ہی کی لڑائی فراموشی اور جڑوں میں گھس گئے کہ یہ بھی پہلی باتیں تھیں جن میں تینوں دلائل کے
باوجود وہ تہذیب کا یہ شکار رہے اور ایک کی دلائل میں ہی بیٹھتے بیٹھتے ہو کر رہ گئے۔

تسے اور جب وہ یہ تباہی و توبہ ہو گئی تو پھر کب اس میں سے لگے اس کے لئے ایسی جتنی سبب و بارہ پیدا نہیں ہوگی۔ ان کے
سبب کوئی ہی نہیں تھے کہ پہلے ہدایت سے اس میں عزم رہا۔ اب امکان یہ تھا کہ کوئی ذمہ نہ لے کر بھیجے لائے تو یہ بھی گزشتہ
صفت اللہ کو ماری کی تھی کہ اس نے یہ کہہ کر کہ اس میں کوئی ایسا نہیں آئے گا انہوں نے اس امکان کو بھی کا دم کر دیا۔

آيَةُ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَتْهُمْ كَبْرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ

لہٰذا کی آیتوں میں بغیر کسی اسلطان، دلیل کے ہون کے پاس آئی ہو یہ طریقہ بڑی مداخلت کا باعث ہے اللہ کے نزدیک

الَّذِينَ آمَنُوا أَكْذٰلِكَ يَظْبِعُ اللَّهُ عَلٰی كُلِّ قَلْبٍ مُّتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۰﴾

اور مومنوں کے نزدیک اسی طرح ضرر لگا دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہر معصوم اور باکسرش کے دل پر کٹھ

وَقَالَ قِرْعُونُ يٰهَٰمَنْ ابْنِ بَنِي صَرْحًا عَلٰی اَبْلَغِ الْاَسْنَابِ ﴿۳۱﴾

اور قریحون کے کہنا سے ہانہاں، بامیسرے لیے ایک ادب کا کل اس پر چڑھ کر میں اس راہوں تک پہنچاؤں گا

۳۰۔ آخر میں ایک اصول بیان فرمادیا کہ جس قویا قوم میں یہ تین محراب ہیں جو ہانہاں بن کے ہر بیت ہانے کی کوئی امید نہیں رہتی کوئی سزا کوئی پند نصیحت انہیں ہر اصلاحات سے سب کمال نکلتی۔ وہاں معیروں سے اتنے دوسرے مرتبے ہیں کہ قریحون سے انہیں گھبراہٹ ہو رہی تھی ہے دو تین مہینے ہیں

۱۔ قریحون جس سے بڑھنے والا ہوا حکام دوسرے اللہ تعالیٰ نے دیکھے ہیں ان کی پابندی نہ کرنے والا۔ اسے ہزار سمجھایا ہانے دو پہی ہٹ سے مارتا جانے کا۔ ہم ہی نہیں ہیں۔

۲۔ مثنویاب، وہ شخص جو خشک کی جاری کا ریشہ ہر اس کے سامنے رکھشن دلائل کے ہتھار لکھوں خشک کے جڑ میں اس کے دہن سے نکلتے ہی نہیں۔

۳۔ من بیہادل، جو اللہ تعالیٰ کی بات میں ہے ۲ گول کر گیا ہے ان میں میں میں لانا ہے تصدقات بہت کرنا ہے ہمیں فرزندیں یہ تین محراب ہوں خدا اسیں بھی جاہلیت نہیں دیتا

۳۱۔ قریحون نے صہ یہ محسوس کیا کہ اس مرد مومن کی گھٹو ماضی کو متاثر کر رہی ہے تو اس نے فرما دیا ہانہاں اور کہنے لگا کہ مومن کی صداقت کو پرکھنا کوئی اتنا مشکل کام نہیں کہ جس کے بارے میں پریشان رہیں اور کسی حتیٰ فیصلہ پر نہ پہنچ سکیں۔

ابھی ایک جگہ بیان کیا تھا کہ قریحون نے فرما دیا کہ اس کا سرخ کاٹیں گے زمین پر تو کہیں ہے نہیں اگر اس کا سرخ پرل گیا تو ہم بھی مان میں گئے اور اگر اس کا سرخ پرل گیا تو پھر سب کو یقین ہو جائے گا کہ مومن کی بات غلط ہے۔ پھر ہانہاں کی طرف متوجہ ہو کر کہا ہانہاں! اسے وزیر بنا دے یہ کام تو کرو میں ایک ادب کا کل اس پر چڑھ کر تم اس کا سرخ پرل دے گا راستہ دریافت کریں گے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر نہ چھان رہی ہے۔ (صیاد القرآن جلد سوم سورۃ قصص آیت ۳۱)

ہر وہ چیز جس کے درمیان کسی جگہ خشک وسانی حاصل کی جائے اسے سبب کہتے ہیں یہاں اسباب سے مراد وہ نہتے ہیں جو اسان کی طرف جاتے ہیں یا ان سے مراد اسان کے دوسرے جن کے درمیان اسان میں داخل ہوتے ہیں کل ماضی وہی

أَسْبَابَ السَّمَوَاتِ فَاتَّكَلْنَا إِلَى اللَّهِ مُوسَى وَإِنِّي لَأَكْثُهُ كَاذِبًا وَكَذَلِكَ

یہی آسمانوں کی راہوں تک پہنچیں جہاں تک کر دیکھیں تمہارے کفار اور میں تو جین کرتا ہوں کہ وہ جڑ ہے وہی در

زَيْنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ وَمَا كَيْدُ

کس آراستہ کروا گیا فرعون کے لیے اس کا بُرا عمل اور دک دیا گیا اسے دعوہ راست سے ۔ اور میں تھا

فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ۚ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَوْمَ اتَّبَعُونِ

فرعون کا سارا فریب مگر انکی اپنی تباہی کے لیے لاشہ اور کہے لکادہ ہوا ایمان لایا تھا اسے میری قوم میرے پیچھے جو

أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۚ يَقَوْمِ إِنَّمَا هِيَ الْحَيَوَةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ

میں دکھوں کا تیس ہدایت کی راہ سٹھ اسے میری قوم ۔ دوسری ہنگام پر چھوڑ دے اطمینان دے کہ

وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۚ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَى

اور آخرت ہی میدان طبعی کی جگہ ہے جو بڑے کام کرتا ہے اسے سزا دی جائے گی

إِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنَّثِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اسی قدر اور جو نیک کام کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت سزا دے

ال شئی مہر موجب کا ارشاد اللہ والہاء ۔ واسباب الشافی بیان لاؤں

وہی ساتھ ہی اپنی رائے میں ظاہر کر دی کہ یہ فرقہ عیال ہے کہ کوسنی کی امت میں ستمانی نام کر نہیں۔ ظن اس میں غلطی ہے

تجہ یعنی اس کی شکاری، عیاری، جیل سازی اور دانستہ انکاری کے باعث اس کے بُرے اعمال اسے حسین و خوشا نظر آنے لگے وہ انہی کے پیچھے پڑا اور جو جیل سازی اس سے حضرت موسیٰ کے خلاف کی تھیں وہ سب خود اس کی تباہی اور بربادی کا سبب بنیں۔

تجہ یعنی مہدائی اور نہایت کاراستہ وہ نہیں جس پر فرعون تھیں چلنا چاہتا ہے بیکار توں تھیں رشہ ہدایت کا راستہ دکھاتا ہوں جس پر مل کر تم اپنی سڑک تکٹھی کتے ہو

السَّارِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ فَسْتَكْرُونُ مَا أَقُولُ لَكُمْ

اللہ کے طرف اور دنیا نسبت کر کے دیکھ کر ہنسی میں پس سے پس سے ہونے، مغرور ہونے اور کہے میں کچھ نہیں سمجھنے

وَأَفِضْ أَمْرِ إِلَى اللَّهِ وَإِنَّ اللَّهَ بِصِيرِ الْعِبَادِ ۖ فَوْقَهُ

خود میں پناہ سارا کام اللہ کے سپرد کرنا میں کچھ اللہ کے اچھے دیکھ رہا ہے جسے بدل کر سکتا ہے یہاں اسے

اللَّهُ سَيَبِيتُ مَا مَكْرُؤًا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ۝

اللہ تعالیٰ سے ان دوسروں سے جتنے پہلے کا آدمی سے جیڑ گیا اور سو فتنے کے گھیر لیا وہ جس کو سخت عذاب کے ساتھ

النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ ۖ

دوسرے کی تلک سے نہیں کیا جاتا ہے میں اس پر صبح و شام اور میں روز قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا)

أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۖ وَإِذْ يَتَحَايَجُونَ فِي النَّارِ

داخل کرو دو فرعونوں کو سخت تر عذاب میں ساتھ اور آتے اور چلے جاتے ہوگا، جملہ مروجوں کے ساتھ

تلاش فرعون جو ہے آپ کو لکھنا تھا اس کے اندر اور جو ہے عباد میں آتی ہو گئی یکسر دوزخ کو ہی رہا

لیکن جب وہاں کو اس نے متاخر ہوتے رہ دیکھا تو اس نے صاف کیا کہ ترجیح فرمیری، بات میں میں رہے اور میری نجات

تھیں گراں گزر رہی ہے مغرب وہ وقت تھے کہ جب عذاب الہی تم پر نازل ہوگا اس وقت تم میری باتوں کو یاد کر کے

تلاش تمہارے اس طاقت و افتاد سے خود میں نے گھس گا میں تمہاری غلطی پر نہیں صاف، اعلیٰ میں سرور میں

مجھے علم ہے کہ تم مجھے میری اس حق کوئی پر غیب کر دے گا، مجھے قتل کرے سے بھی مارے آؤ گے نہیں مجھے تمہاری حق دیکھا نہیں

کی دوا پر دیا میں میں کے سپہ سارے معاملات اللہ کے سپرد کر دیے ہیں وہ اپنے بدلوں کے معاملات سے بچاؤ تھا

تلاش چنانچہ فرعونوں سے اس مردانہ کیش کو قتل کرنے کی سازشیں کیں لیکن وہ سب باطل رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے

بندہ کی خود طاقت کو حق ہو گئی اس کا بال بکا کر سکا، ان فرعون سپہ کے لشکر اور جاہ و رحمت سمیت حق کر دیا گیا۔

تلاش فرعون اور اس کا طعن ملتا تھا اسکو سندھ میں ذبح ہو گیا مری حیلہ انتقام ابی قوم کے کہ سلاطین کے کتلے

ہو چکی گئے۔ نہ یابیں ہی حق کا ہول، بلکہ اہل کائنات کا لہر گیا ان کا قصد یہیں ختم نہیں ہوا کہ فرعون اور اس کے برادر

کو مروج و تمام دوسرے کی آگ پر پیش کیا جاتا ہے اور ان میں بتایا جاتا ہے کہ جب عالم برہان کی مصلحت ختم ہوگی تو قیامت قائم

فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

پس کہیں گے کمزور لوگ انہیں جو تکبر کیا کرتے تھے کہ ہم تو تم سے تابع تھے پس کیا تم ڈور

أَنْتُمْ مُقْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ۚ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

کر سکتے ہو ہم سے کچھ حصہ آگ کے مذاہب کا مسئلہ جواب دیں گے حضور

إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۚ وَقَالَ الَّذِينَ

ہم سب ایک ہیں دہن رہے ہیں ایک اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے ہم میں سے حق، ایک ہی دہن میں نکلتا ہے

فِي النَّارِ لَخِزْنَةٌ جَهَنَّمَ أَدْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ

اور ہمیں گے تم سے دور کی قسم کائناتوں کو دعا کرو ہے رب کہ ایک دن تم سے دعا میں کچھ تخفیف سننا

الْعَذَابِ ۚ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُنْ تَأْتِيكُم رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ قَالُوا

وہ لڑکے وہ جواب میں کہیں گے کیا نہیں آیا کرتے تھے تمہاری پاس تمہارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ وہ

ہوگی۔ اس کے بعد انہیں اسی بھڑکنی برائی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔

اس آیت سے صراحت اہل سنت کے مذاہب پر کیا ثابت کیا ہے۔ قرآن و حدیث وہ گڑباجی نہیں جس میں کسی کو دین

کیا جاتا ہے کیونکہ قرآن ہی کو نصیب ہوتا ہے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوتی۔ لہذا اس سے مراد عام پر راسخ ہے۔ مرنے کے بعد

اور قیامت سے پہلے کے وقت کو عالم برداشت کہتے ہیں۔ اس کو دے جاتے دے دے وہ دنیا کا یہاں ذکر ہو رہا ہے۔ ایک سو

جس میں قیامت سے پہلے وہ مبتلا ہیں۔ سو سزا وہ جو قیامت کے بعد امتیں دیا جائے گا۔ حفظ الایۃ اصل کبیر فی اسد الغابۃ

اصل المسئلة من حدیث العبد روح فی القبور۔

مسئلہ کافر سردار اور ان کے پیروکار سب ایک جگہ آتش معلوم میں مل رہے ہوں گے پیروکار کہیں گے اسے جانے سوار اور

دنیا میں تو تم بڑی ڈھنگیں مارا کرتے تھے کہ تم یوں کرویں گے ہم یوں کرویں گے۔ اب اسے اترو دشمن سے کلامے کر جاؤ

مذاہب میں ترکچہ شیعہ کرادو۔

۳۹۵ ان کی بے بسی دیکھنی ہوگی۔

۳۹۶ پھر دور غی ان خرفتنوں کی منت سماجت کریں گے جو جہنم کی حماقت کے لیے مقرر ہیں کہ تم ہمارے بچے دغا لگو

بَلَىٰ قَالُوا فَاذْعُوا وَمَا دُعَاؤُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۚ إِنَّا

کہیں گے بلیکے! ادا دے کہیں گے تم عروسی دعا! آخر اور حقیقت یہ ہے کہ میں ہے کافروں کی دعا مگر محض بہکودانہ جھگڑا

لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ

ادب بھی، مدد کرتے ہیں اپنے رسول کی اور مومنین کی۔ اس دوسری روایت میں اور اس دور بھی دھڑکتے

الْأَشْهَادُ ۚ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعَذَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ

جس دن گواہوں کی ہونے کے لیے، مکر سے بچنے کے لیے اس مرد فاسق کے دوسرے گواہوں کو الگ کی گواہی اور ان کے لیے مست ہوگی

وَلَهُمْ سُوءُ الذَّارِ ۚ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا

انسان کیلئے لادھار کا، جتنی گمراہی اور ہم نے خدا دیا موسیٰ کو راہ، ہدایت اور وارثہ بنا لیا

بَنِي إِسْرَٰئِيلَ الْكِتَابَ ۚ هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۚ

یہ اسرائیل کو کتاب کا، ہر سر پر ہدایت اور نصیحت کوئی غصہ دل کے لیے۔

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

پس اٹھ صبر! آپ صبر کیجئے! وعدہ اللہ کی اور تمہارے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہو، اور سحر کرتے ہو، اور اپنی زبان

کو کسی دن تمہارے مذہب کی شہادت کم کر دی جائے، مرتے کہیں گے کہ تم تو سب سے بھیسا شتموں میں بکاروں کے لیے دعا مانگتے ہو۔ اس لیے تم جاؤ اور تیار کام۔

۵۹ اللہ تعالیٰ نے عروسی فرمایا کہ کھانک دعا تو اور مست سے مل رہی ہے، قبریت کی مٹی تک کیسے بھی نہیں پہنچ سکتی آج ان کا دعا پڑھنا، پڑھنا وہاں کرنا سب سے ضرور ہے۔

۶۰ ہماری مدد ہے رسولوں کے لیے اور اہل ایمان کے لیے ضرور ہے۔ کافروں کی طرح یہ کہنے ہی خوشحال اور کامیاب ہوں، حقیقی کامیابی دعا کرنی فقط ان کو نصیب ہوگی جس کی ہم دستگیری کریں گے۔

۶۱ اصل وراثت کا ترکہ ہم لوگوں کے لیے جرم اور گناہ، تقویٰ میں سزا، لیکن مقررین بارگاہِ محمدیت سے میراثی کا صدر بھی قابلِ مواخذہ ہوتا ہے، یہاں بھی جس ذنب سے استغناک ہدایت کی جا رہی ہے اس سے مراد ایسے امر سے استغنا

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ

کرنا تھوڑا دور۔ یہ کامت پر امام ہے اور ان کے پیروا کہے سے لیکن سنت سے لوگ اس

لَتَأْسِرَ لَاعِلَمُونَ ۖ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرَةُ ۗ وَالَّذِينَ

تجربہ جیت کر نہیں جاسنے شے اور بیکوں میں ہے ادھا اور جینا شے اور (اسی طرح)

کی نفوی کا فرق ذیل کرنا ہے۔ صرف اچھے شخص کو ہی بددور جہان کی عزتوں سے سزا دیکھا جانے لگا۔

منجھ وہ سارے ہیں کہتے ہیں تو میں کہے دو وہ شیخ اسلام کو بھلا منہ کے لیے مسکوتے بناتے ہیں تو انہیں بتا دے وہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کرے گی وہ عکلیاں دیتے ہیں تو بڑا کر۔ آپ آپ سے بہ کی پناہ طلب کر دیں گروہ آپ کی پناہ اور حفاظت میں سے ہوتا ہے ساتھی و باجی اگر اس کے خون کی پیاسی ہو تو اس کا کچھ گاڑ میں نکلتی وہ آپ کی دہلیوز اور القادوس کو بھی سناتے اور ان کے مصروفوں کو بھی سب دیکھ رہے ہیں۔

تو وہ خود سوچتے رہے کہ میں نے جو عہدہ دار اس سال کے مقبول میں رہے کے بعد ہی ہم وعدہ کر کے اٹھائے ہیں گے یہ بات صحت داخل ہے اور جس تعلیم اس کو تشریح کرنے سے ہے۔ جس کے اس اقرار میں جواب دیا جا رہا ہے کہ ناتا کسی نہ ہو کہ جزا داخل کرنے کے بعد وہ کہتا ہے کہ اس کی خاک کے ذریعے بھی کائنات کی وسعتوں میں گم ہو چکے ہونگے اور مشکل کا حصہ تھیں یہ تو سچ کہ جس کے لیے مشکل ہے۔ بلوٹا کے لیے تو واقعی مشکل ہے لیکن کیا مندرجہ تھیں جو سالانہ رہنمائی کو پہنچانے سے پیدا ہونے والے اس کے لیے بھی مشکل ہے ہر خدا کی شہادت اور علم کو اپنی بے بسی اور بے ملکہ کیوں قیاس کرنے پر سوچ کا ہے۔ حارر طائر میں جالدار ہے۔

میں نے یہ تو تم بھی تسلیم کہتے ہو کہ اچھے اور بُرائیاں میں فرق ہے۔ اسی طرح جو لوگ عمر بھر تک کی زبان پر گناہیں کہتے ہیں، اپنے
 طبع کی عواضات پر ہاتھ نہیں لگاتے، وہ کہتے ہیں، اپنا ذاتی نقصان برداشت کر لیتے ہیں لیکن کسی کے ساتھ وہ جھگڑا
 کرتے۔ ان میں اوصاف اور کمالات میں وہ آئین کا فرق ہے جن کی عمر صرف بدستوری، جھیش کوئی میں سر پہنی۔ انہوں نے نہ اپنے ذاتی
 کی قربان گاہ پر دوسرے لوگوں کے مفادات کو قربان کر دیا بلکہ اپنی ذاتی وجاہت اور غائی وقار کی خاطر ہی قوم اور مچھ ملک
 کی فتنہ و تباہی کو قربان کر دیا۔ حسبِ تم بھی اچھے اور بُرائیاں ایک عرصہ پر یکساں گئے کی جرأت نہیں کر سکتے تھو ان میں
 نقصان کے قابل جو بزرگ مروت کو ہی سہر جیات کی آغوشِ مہربانی نہ لے کر لیا جائے تو پھر یہ فرق کہاں نمایاں ہوگا ایک کو ایسی ہی
 کا کیا صلہ دے گا کہ وہ کسی سزا بخشی پڑی بلکہ اس نظریہ کے مطابق تو وہ بد کا جس سے ہے وہ اس کی جڑ سے
 نکال لی اور خوب دوا و پیش دی۔ وہ اس نیک سے جدا ہوا ہے جس کے لیے آپ کو حقائقِ مضامین کا پابند کھانا اور

یعنی دلا سونے کا متیہ ہے۔ دُعا میں کائناتوں سے اندر ترس و آسمان اس کے اُترے سُورہ میں۔ وَاَمْسَكَ، دوسری حدیث میں ہے، اَعْنِ بِنَاصِرٍ قَالِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مِّنْ فَتْحٍ لَّہٗ مَعْنٰکُمْ بِابِ اللّٰہِ عَا، فَتَحَتْ لَہٗ الْاَبْوَابَ الرَّحْمٰتِ، وَاَمَّا سَمِعْتُ اللّٰہَ شَاحِبَ الْاَبْوَابِ مِّنْ اَمْرِ سَالِ الْاَعْلَیِّہِ، رَمَزَہٗ بِی، لَیْسَی حُصْرُہٗ دَاۤیْمًا کَرَمِ شَمْسِ کے لیے دُعا کا رد رہ کھول دیا گیا، اگر اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے۔ اندر قارئین سے حاجت کا سوال کیا بہت ہی پہنچا ہے۔

مُتَرَشَّمُ بِرَحْمَتِ عَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے دُعا، تجھے دے دے کہ یہ یقین بھی زمانے سے کہ جب وہ دُعا مانگے تو اس کے دل میں یہ یقین ہو کہ میرا کرم و رحیم پروردگار میری اس عاجزانہ اور کمزور قیول فرمائے گا۔ عِنَّا اِلٰہِ ہَرْمِیۃُ قَالِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ، اَوْفَرِ اللّٰہُ وَاَسْتَدْرَجَہٗ فَرَقِیۡنِیۡ بِاَنَّا جَاۤیۡئًا مِّنْہُمْ مَّا نَحْنُ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی لَا یَسْتَنْبِیۡہُ مُعَاۤیِنُ قَنِیۡ قَاۡہِ، یعنی اللہ ہے دُعا اظہر تو میں یقین سے، مگر کہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اس دُعا کو قبول نہیں کرتا۔ قائل دل سے مانگی جاسکتے۔

دُعا کی قبولیت کے لیے بھی ضروری ہے کہ دُعا مانگنے والا اس چیز کے لیے دُعا مانگ رہا ہے اس کے بارے میں اپنی شدت اختیار کرے اور انتظار کا اظہار کرے تاکہ پتہ چلے کہ اگر اس کی یہ اہمیت منظور ہوئی تو اس کو قابلِ توفیق بنائے گا اور یہ خدا پرست کرنا اس کے لیے کی بات ہیں۔ حدیث میں ہے: اَدْعَاۤہُ اَحَدُکُمْ فَاَقْبَلْ اِلَیْہِہٖ مَعْرُوۡۃً اَوْ شَتَّ وَ لٰکِنْ یَعْرِضُہٗ یُعْطِہُہُ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا یَسْخَرُہٗ شَیْءٌ اَحَدًا۔ مسلم، میں جب تم میں سے کوئی دُعا مانگے تو اس نے کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو میری مسرت فراج دے، جگہ یہ عرض کرے کہ اسی صریح دُعا پر عرض کرے حضرت نضال کی عید دینے میں کہ ایک دفعہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے تھے تو ایک آدمی مسجد میں آیا، نماز ادا کی۔ پھر نماز دُعا مانگے گا۔ اَللّٰہُمَّ خَصِّرْہٗ زَارَ خَصْنِ، اے اللہ کہے بخش دے اور کچھ پروردگار حضور نے اس کی کیفیت دیکھ کر فرمایا، عَلِمْتُ اَنْتَ صَبِیۡقُ اَنْتَ صَبِیۡقُ اے صابری تُو نے بڑی محنت کی دُعا پر تو نہیں مائل ہوا، اس کو دُعا کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا اَدْعَاۤہُ خَصِیۡتَ فَعَنَّتْ مَا یَحِبُّہٗ اَللّٰہُ تَعَالٰی بِمَا خَوَّاهُ خَلَدَ وَحَسْبُ عَلٰی شَتَّ، اَللّٰہُمَّ یَسِیۡرْہٗ تَرَدُّد پڑے پکے تو بیٹھ جا اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر جب کچھ پروردگار بھیجے، پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگ۔

اس شخص کے چلنے پھرنے کے بعد ایک دُعا دُعا دی، اس سے پہلے نہ پڑھی پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر حضور پاک پر دُعا سمجھا۔ فَتَحَ لَہٗ اَمْرِہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَمْرًا، اَللّٰہُمَّ اَذْخِ لَہٗ خُصْبًا، حضور نے اس کو دُعا دیکھی کہ اے اللہ دُعا مانگ کر تیری دُعا قبول کی جیسے گی وَاَلَا اَتُوۡدُہٗ اَلْاِنْسَانِ، اس سے معلوم ہوا کہ اپنی شہادت تیار دیکھے کے بعد حمد ذکر ادا کرتے ہیں، پھر دُعا دُعا پک پکاتے ہیں اور اس کے بعد دُعا مانگتے ہیں اس دُعا مانگنے کا مسنون طریقہ ہے اور جو لوگ اس چیز سے مدد کرتے ہیں وہ بے پروا ہیں۔

اگر کسی ولی سے اس کی ظاہری مددگی اس کے وصال کے بعد خدا کے لیے اتنا سہ کیا جاسکتا ہے یا کچھ رسالت میں شہادت

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

بلیک اللہ تعالیٰ بڑا فضل دیکھ دے دلا ہے لوگوں پر لیکن بہت سے لوگ اس کی نعمتوں کا

لَا يَشْكُرُونَ ۝ ذِيكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا

شکرا دیا نہیں کرتے۔ وہ ہے اللہ تعالیٰ وہ ہے ۱ وہی اگر کہنے والا ہر چیز کا کوئی معانت کے لائق

هُوَ فَأَنْتُمْ تَكُونُونَ ۝ كَذٰلِكَ يُؤْفِكُ الَّذِينَ كَانُوا يُآيِتُوا اللَّهَ

نہیں بھرنے کے ہیں کہیے راہ حق سے تم لوگوں کو گمراہ کرتے ہو ایسی طرح راہ حق سے منہ پھریا جاتا ہے ان پر نصیب ہوا

يُبْجِدُونَ ۝ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَ السَّمَاءَ

اللہ کی آیتوں کا نکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے بنایا ہے قمر سے پھر زمین کو قیام کی جگہ و آسمان کو بہت اعلیٰ

۱ اللہ تعالیٰ جس کی یہ شانیں اور قدرتیں ہیں جس کی رحمانیت اور کبریاں پر کھنکھاتی ہیں کہ ہر شے اللہ ہی ہے یہی اللہ ہی ہے وہی اللہ ہی ہے ہر شے کو خلقت و وجود سے ہی نے لایا ہے اس کے بغیر کوئی معانت کے لائق نہیں۔ پس تمہیں یہ حیرت کہہ کر دی ہے کہ تم اس کی معانت سے زندگانی کر کے اور اُدھر پلاں پھیلنے کے آسمان پر اسے چھو۔ طائر جو جہاں سے اُڑتا ہے اسی کی تخلیق کرنے والے کے ہاتھ میں

ای قندہ و صرف من اللہ ہی میں کسی چیز سے زندگانی کرنا۔ سر پہرینا لیکن طائر صاحب اسفالی سے اس نطفہ کا خارج منہ یوں چھوڑ دیا ۱

۱ احوال حیل مصروف عن وجہ الذی یحق ای بیگون علیہ ۱ ہمیں ایسی چیز سے منہ پھریا جس سے اللہ رہتا اس پر لازم تھا۔ ایسی سمت سے منہ پھریا جس کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہوتا ہے۔

۱ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا طے کرنے والے پیش کیے جاسکتے ہیں جن میں نعمت کے ساتھ حکمت اور رحمت کی معانت کی جانوری بھی نمایاں ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو قرار گاہ بنایا ذرا اتنی نعمت ہے کہ تم اس پر چلی ہو نہ سکو۔ لہذا تم کو سکنا اور اس میں کمیتی باڑی کر سکو اور اس نرم ہے کہ تم کو تو سچا دھستے لگے تمہارے سوں پر خیر افلاک تلخ دیا گیا ہے جو دیکھو دے کو گندہ نظر آتا ہے اس طرح تم کو کئی آگاہی آئیں سے پتہ چلا گیا ہے جن کا تمہیں شعور بھی نہیں اور یہ طاقت بھی نہیں ہے کہ تم بخود ان سے اپنا بچاؤ کر سکو۔

بَنَاءٌ وَصَوْرُكُمْ فَاحْسَنَ صُورَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۝

اور تمہاری صورت گری کی اور میں بنادیا تمہاری صورتوں کو نیسے اور کہنے کے لیے تمہیں چاہے وہ چیری عطار یا کبیر

ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَرَّكُ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ

ایسی خوبیوں والا، اللہ تمہارے پروردگار ہے، پس بڑی ہی بڑی رحمت ہے کہ تمہیں جو سارے عوالم کو پروردگار ہے، کلمہ ہی میں تقدس دے دیا

إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

کرنے والا، حق میں بلا کچھ نہیں اس کی جلالت کہ پہچان کر اس کیسے خاص کرتے ہوئے کلمہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہر توحید میں

الْعَالَمِينَ ۝ قُلْ إِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ

کا پروردگار ہے آپ دعا دیجیے کہ کچھ سچ کر دیا گیا ہے کہ میں جلالت کو اس حق کی طرف سے ہٹا دے جو

کلمہ کسی سے تمہاری تصویر کشی بھی نہ تھی ہے اور تمہاری صورت پر کر میں اور کشش بیا ہے۔ پھر سے دوسری میں کا ایک
محدود تصور ہے بلکہ میں ہر آئینہ میں ہر رخساروں میں کیں جتنی دکھائی دے رہی تھی یہ کہ جس مقصد کے لیے اس کی تصویر کشی
ہے اس مقصد کو عمل ہمارے پانے کے لیے اس کے پاس پوری پوری صلاحیتیں ہوں

ظاہر آؤ گی کہتے ہیں، اچھا خلق حقیقہ منکند متشبہ انعامہ ہاد البتہ متناسب الاحصاء، والخصیص
صفت لحدودہ، صانع واکتساب، لکھلات درون اعجازی،

یہی یہاں میں سے مراد ہے کہ تمہیں قاست نام کشی اور تمہیں مناسب اندوہوں اعضا عطا کیے کہ اسے حد نما کی
دکھش بیا، تم ہر قسم کی صفت و صفت کے قاستے ہوئے کہتے ہو تمہیں کسب کمال کے لیے جہاں، وہاں اور وہاں قوتیں کہتے ہیں
کلمہ اور تمہارے پیر کرنے سے پہلے ہی تمہارے لیے ہی نہ کہ رنگ و صورت کا ایک دستور ان بھی ہو یا یہ تمہیں صرف تمہاری
حد کی صورتوں کو پھر میں کہتے ہیں کہ تمہارے دو تہہ لطیف کی تکمیل کا سلطان بھی بنتی ہیں۔ طائیت اور نقد دروں مصدقہ احوال ہیں
کلمہ یہی وہ ذات پاک جس کی یہ صفات میں وہ اندہ تعالیٰ تیارا پروردگار ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ علیٰ شانہ کی مرید
صفت کمال کا ذکر ہو رہا ہے۔

کلمہ جب اس کی یہ شان ہے تو اور کرن ہے جسے اس کا شریب عطر ایا جانے اس لیے اسے ضیہ کو پروردگار کے لیے دکھائی
آئینہ ش سے پاک کہتے ہوئے اس کی جلالت کرو۔ خادعہ، غاصبہ، درون العالی،

غاصبہ اسی غاصبہ و غولہ جو غنیمت میں غلامی کا مطلب غاصبہ ہے۔ یہاں غلامی و غلامی کے معنی میں مذکور ہے۔

ذُوْنِ اللّٰهِ لِنَا جَاءَ فِي الْبَيْتِ مِنْ رَبِّيْ وَ اَمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ

اللہ کے سوا کسی کی عبادت کیجئے کرتا ہے جب کہ میں اس سے اس درمیان پہنچا جب کہ اللہ کے لئے کلمہ دیا گیا ہے کہ میں

لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

تراب میں سے پیدا کیا تمہیں مٹی سے

نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا

نطفہ سے پہلے گشت کے وقت سے پہلے نکلتا ہے اور اس سے بچہ نکلتا ہے پھر بچہ کی زندگی میں

اَسَدَ كُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شَيْوْخًا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُتَوَفَّى مِنْ قَبْلُ

تم بچہ کی زندگی میں کو چھوڑ دیتا ہے تاکہ بڑے ہو جاؤ اور میں تم میں سے موت بر لاتے ہیں پہلے ہی اور

وَلِتَبْلُغُوْا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُخَيِّ

اے ہاں! اس لیے کہ تم اپنی حدود میں پہنچاؤ اور تمہیں اس کے لئے دیکھ سکو کہ وہی ہے جو تمہیں

شے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی ہے کہ وہ دینی میں اور دنیا میں بھی خود علی الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آئے اور حضور کو کہے
آپ! میں نے آپ کی طرف رجوع کر کے کی دعوت دی۔ اور حضور انہوں نے کسی بھی چیز کی تائید کی۔ اور انہوں نے پہلے سے کہیں
کو حکم دیا کہ آپ ان میں سے دو لوگوں کو صاف صاف بتائیے کہ آپ نے تمہارے خدا کی عبادت سے دعا کی ہے
میں تو پہلے سے کہیں آپ سے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کہے کہ میں نے تمہارے خدا کی عبادت سے دعا کی ہے
اور ان میں سے کہیں آپ سے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کہے کہ میں نے تمہارے خدا کی عبادت سے دعا کی ہے
کہ ہر ایک کے لئے تشریف لے کر دوں گا میں نے تمہیں یہ توقع دے کر کہ میں تمہاری خوشامد میں ہوں کہ تمہارے لئے جو کچھ ہو سکے
پر تمہیں کا قصور نہ ہو گا میں نے تمہیں یہ توقع دے کر کہ میں تمہاری خوشامد میں ہوں کہ تمہارے لئے جو کچھ ہو سکے

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں اور موتوں کے راز سے میرے کتاب رکاز حاصل ہے نہ ہی میں تمہیں کے لئے افسوس ہے کہ اسکی
آخری منزل تک میرے تمام حصے میں سے اس کی دعا کی لاف طرقت ہے کہ کوئی خدا کی سے بیان کر دیا ہر جہاں میں پیدا ہو گیا
اور میں کو ہم پیدا کرتے ہیں ہم اس کی موت کا وقت بھی پہلے ہی متعین کر دیتا ہے کہ کوئی ہمیں شہید کی موت کی میرا سچا ہے
کسی کو حضور ان کتاب میں پیغام ایل بھیجتا ہے اور کسی کو بڑھاپہ تک پہنچنے کی صلت ملتی ہے اگر تم کچھ کی کوشش کرو تو اس

تَشْرِكُونَ ۚ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَمْ تَكُن تَدْعُوا

شرک کرتے تھے، اللہ کے سوا نیک۔ اہل ایمان کہیں گے وہ تو کہہ چکے تھے کہ ہم تو کسی پر کراہتے ہی۔

مِنْ قَبْلُ شَيْئًا كَذَلِكَ يَضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۚ ذَلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

تھے اس سے پہلے نیک۔ اسی طرح ان کو کراہتا ہے کافروں کو ۱۔ یہ سزا اللہ تعالیٰ پر ہے

تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ۚ ادْخُلُوا

اس کا کہ تم خوشیاں منا رہے تھے زمین میں بے حق اور بے ایمانی سے۔ اسی طرح پہلے میں بھی تیرا کرتے تھے ۲۔ اہل ایمان پر

أَبْوَابُ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوًى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

جہنم کے دروازوں میں تم وہاں ہمیشہ رہے دے ہو میں یہ سزا پر لکھا ہے عقیدہ دار کلمے والوں کا

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ وَاتَّقِ نَارَكَ بِغَضِّ الذِّی

اے صبر آج آپ صبر فرمائیے اللہ کا وعدہ سچا ہے لہذا سو مجھو جو آپ کو دکھائیں اس عذاب کا کچھ سزا میں کا

۱۔ اس وقت میں سے تم چھوڑ دینا کہ اگر آپ بکلاف دیکھا ملے ہے قسم ہمارے رسولوں نے بار بار کہا کہ شرک سے باز
آہاد دیکھو تم نے ایک بدعتی۔ وہ بے پیکر ہے کہ تو کہیں کی سزا پر لکھا ہے وہ نیت کہیں میں اللہ تعالیٰ کو مجھو کہ تم میں کی عبادت کیا کرتے
تھے وہ آج تمہیں دوزخ سے نکال کر اور اس حجاب الہی سے بغیر کر گئے ہیں لے جانے

۲۔ اس وقت ان کی پشیمان کی نشا ہر جانگی وہ کہیں گے کہ آج تو وہ نیت کہیں نظری ہیں آتے۔

۳۔ اس کے ساتھ ہر کج باطنی کے اور کہیں گے کہ ہم تو کسی غیر نہ کی پریشانی کیا ہی میں کرتے تھے

۴۔ ان کی گمراہی اور فسادیت سے عفو کی کہ وہ بیا کی ہار رہی ہے۔

۵۔ بڑی محنت کو کششوں کے ہوجا کر اپنی بدعتی کرتا کرتے پر آہاد۔ سوتے تھے ہر اسلام کے خلاف کی ہر گز اس
تیرے تر جہوتی جاتی تھیں بولا کریم اپنے حسب کرم کہ صبر کی نصیحت فرما رہے ہیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ دین اسلام کی سرفرازی اور
شماروں کی کامیابی کا جو وعدہ آپ کے ساتھ کیا گیا ہے وہ بے ایمان کہہ گا تو یا کی کوئی طاعوتی قوت اس وعدہ کے بیٹا میں
مراحم میں ہو سکتی کفار اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ کس طرح ان کے تلوں کی حدائی کا تخت اوسے ہوتا ہے اور کس طرح
وہی کلمہ کا پیچم اور کچا بست اور کچا بیگوں مضامین لڑا ہے ہر اگر بعض کافروں کے عقل سلک کا اظہار کرنے سے پہلے مرنا نہیں د

نَعِدُكُمْ أَوْ تَتَوَقَّيْتُمْ فَإِنَّا يُزْجِعُونَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

ان سے ہم نے وعدہ کیا ہے یا اس سے پہلے ہی آپ کو دیا ہے اعلیٰ کی کسی کتبہ فرما رہا ہے اور یہی مسئلہ اور ہم نے بھیجے تھے

رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّن

ہجیر آپ سے پہلے ہی ان میں سے ہیں کا ذکر ہم نے آپ سے کر دیا اور ان میں سے ہیں کا

لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ

ذکر قرآن کریم میں آپ سے ہیں کیا شے اور کسی رسول کی مجال نہ تھی کہ وہ سے آتا کوئی نقالی

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ

اللہ کی اجازت کے بغیر جس سب سے گا اللہ کا حکم کر، مقرر کر دیا جائیگا اور انصاف کے ساتھ اور بالکل سچ

ان کو ہی کر رہی کرششوں کی، کمال کا صدور دیکھنا نصیب نہ ہو تو آخر کار انہیں لوٹ کر ہمارے اس ہی آنا ہے و ان الکا
کہ نہ نکل جائیگا ملازم ہوجائے نہ ہی فرماتے ہیں کہ یہ میری تعین محسن، میں اور ایمان کے لیے ہے نہ ہی کہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم
توجہ کا دامن پھینکے ہی مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے۔ اور تعالیٰ جیہ بالقہر تعالیٰ لہ والا ہو علیہ السلام کی
عابۃ الصبر

۵۱۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرّم کو مرے قتل سے پہلے ہی کرششیں کو طرح طرح کے مہربان کا آپ سے مطالبہ کرتے ہیں
اس سے آپ پریشان نہ ہوں آپ سے پہلے ہی ہم سے رسول بھیجے جس کا قصیل مال قرآن میں ذکر ہے اور میں کا نصیب
ذکر ہم نے قرآن میں ابھی بیان نہیں کیا۔ ان کی قوم نے بھی ان سے اسی قسم کے بیوروہ مطالبے کیے تھے۔ اس میں تو پہلے کچھ
کی نہ مل گئی یہ بھی کہہ کر دکر کہہ چکے۔

اس سے کوئی اس غلط فہمی میں نہ جھکا۔ جو کہ جن انبیاء و رسل کا قرآن کریم میں ذکر ہے جن کا علم تو حصر کر ہے اور جن کا ذکر نہیں
اُن کو حصر نہیں جاتے۔ چنانچہ ملائم آفرینی لکھتے ہیں :

ایسا کان لا دلالة لآیة علی عدم علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعدہ الا بآراء الناس صدق کما
تو ہم بعض الناس

یہی کچھ بھی ہر اس تہ سے یہ ثابت نہیں ہو تا کہ حصر کو انبیاء اور مصطفیٰ کی تعداد کا علم نہ تھا۔ اس طرح ہمیں درگزر ہے
درج کیا ہے۔ تمام انبیاء و رسل کے شبہ مروج امام الانبیاء کی تعداد میں نماز ادا کی

وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ ۖ فَآيَ آيَاتِ اللَّهِ تُشْكِرُونَ ۝۹۰ أَفَلَمْ يَسِيرُوا

اور وہ دکھاتا ہے تمہیں اس کی نشانیاں پس اللہ تعالیٰ کی کن کن آیتوں کا تم شکر کرو گے کہ ان معجزات عجیب پر کیا

فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ

زمین کی زمین میں تاکر انہیں نظر آجاتا کہ کیا انجام ہوا ان امم کی جو ان سے پہلے گزرے ۹۱

كَانُوا أَكْثَرُ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَعْنَىٰ

وہ لوگ ان سے قہر میں زیادہ تھے اور قوت میں زیادہ تھے اور اثرات میں اپنی شانوں کے لحاظ سے انہیں بڑھتے

عَنْهُمْ ۖ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝۹۱ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

پس یہ بتائیں کہ عائدہ پہنچا انہیں اس وقت پر جو وہ کاتے تھے۔ پس جب آئے ان کے پاس ان کے پسوں کو پیش دہیں گے کہ

فَرَحُّوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ ۚ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

خوش ہوئے کہ کیا اور ان کے پاس اس علم پر جو ان کے پاس تھا۔ اور آٹھ کار گھیریں انہیں جس کا وہ

يَسْتَهْزِئُونَ ۝۹۲ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ ۚ وَ

مذاق مذاق کرتے تھے تیلہ پر جب خود سے دیکھ پ ہمارا عذاب تو کہے تھے ہم ایمان لائے ہیں ایک اللہ پر اور

کہیں ہرئی ترصفت و تہمت کی یہ گرم بازاری کبھی نہ ہوتی۔

۹۲ سائر قوموں کے حالات سے عبرت حاصل کرے کی طرف مزید توجہ دلائی۔

تیلہ میں ان قوموں کا یہ دستور ہے کہ ان کے پاس نہ تھا کسی طرف سے جب کوئی رسول صبح علم سے کرایا تو انہوں نے کہہ کر تے تسلیم کر سنے سے انکار کر دیا کہ تمہارے علم سے وہ علم جو ہماری پاس ہے وہ نیا وہ کچھ اور نیا ہے جو کبھی نہ تھا ان کے پاس تھیں جو غلطیاں و نظریات انہوں نے اپنے عقیدوں سے دیکھے تھے یا اپنے دیوی دیوتاؤں کے ہاتھوں میں جو من گھڑت افسانوں نے اپنے مذہبی پیشواؤں سے سن رکھے تھے ان کو یہی انہوں نے اپنی طلاق و نکاحات کے لیے کافی سمجھا اور ایمان کرام کی پاکیزہ تصدیقات کی طرف ہرگز توجہ نہ دی۔ مگر علیہ اسلام اور مقررہ علمی کا نہ ایک ہے مقرر اس نے جب آپ کا چرچا سنا اور لوگوں کے اسے مشورہ دیا کہ بہتر ہے کہ ان کی حدیث میں حاضر ہو کر عیس حاصل

كُفَرْنَا بِمَا كُتِبَ عَلَيْنَا مِنْهُ مُشْرِكِينَ ۖ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُكُمْ اِيْمَانُهُمْ

ہم ان مبروں کا انکار کرتے ہیں جو ہم پر لکھا گیا ہے کہ ہم ان کے ایمان سے

لَبَّارًا وَاَبَاسًا ۚ سُبَّحَ اللّٰهُ الَّذِي قَدْ خَلَقَ فِي عِبَادِهِ وَ

تجربہ دیکھ لیا اسوں نے پہلا مذہب۔ یہی دستور ہے اللہ تعالیٰ کا جو (قدیم سے) ان کے بندوں میں جاری ہے اور

خَسِرْ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۚ

سراسر ہار میں ہے اس وقت جن کا انکار کرنے والے نے

کرد تو اس نے کہا: میں قوم مہربانوں سے محتاجہ لیا الی عابد یا کہ ہم مذہب و شانت قوم ہیں، یہی کسی

مذہب ان ما مہربانوں نے ملت کی گھڑیاں انبیاء کرم کا تعلق کرتے اور ان پر پیشیاں گنتے غزاردیں اور جب تمام کار

مداب الہی نے انہیں چاروں طرف سے گیر دیا تو اس وقت ایمان کا اظہار کرنے لگے اور کفر سے بیزاری اور برائت کا اعلان

شروع کر دیا لیکن یہ بعد از وقت ایمان لانے کے کسی کام نہ آیا اور وہ تباہ و برباد کر دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے یہ دستور

ہے کہ وہ قوموں کو سوچنے پہلے اور سمجھنے کی ملت دیتا ہے اور جب وہ دعوت حق کو قبول نہ کرتے انکار کر دیتے ہیں کہ انہیں

صاف سنی سے حرف نہ لکھ کی طرح بنادیا جاتا ہے۔

الحمد لله الذي تتم بترحيمة الطاعات والصورة والسلام على رسوله المكرم الذي بمجاهة تعقل

الاحسان وعلى آله وصحبه ومن تبعهم الى يوم الدين. وباتعقل ما انك انت الصميع العليم

۴ ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ
۱۴ ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ
عبدالمسکین
محمد حکرم مشاء

تعارف

سُورَةُ خُمِ السَّجْدَةِ

نام : مستند مستحق ہیں جن کی ابتداء تم سے ہوئی ہے اس نسبت کی ابتدا بھی تم سے ہوئی لیکن اس قسم کی دوسری سورتوں سے جو چیز اسے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کی آیت ۲۷ آیت سجدہ ہے اس لیے اس کو خم السجدہ سے موسوم کیا گیا اس کا دوسرا نام شکست بھی ہے۔ یہ کلہ تیری آیت میں موجود ہے۔ یہ چھ رکعوں اور چھ آیات پر مشتمل ہے اس کے کلمات کی تعداد سات سو چھیانوے اور حروف کی تعداد تین ہزار تین سو چھاس ہے۔

ترغیبات نزول : یہ سورت تہ عظیم میں نازل ہوئی اس کے بعد نزول کا تفسیل مل، تفسیر نے یوں کیا ہے کہ یہ سورت عظیم حور رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شرف باسم ہونے کے بعد اور حضرت فاطمہ علیہا السلام قبول کرنے سے پہلے در بیان دفعہ میں نازل ہوئی۔

مضامین : قریش کی مذہبی طاقت اور امت کے باوجود آہستہ آہستہ مگر ضرورتی سے اسلام اپنے قدم آگے بڑھنا جاری رہا تھا۔ آہستہ بہ آہستہ مذکر کی ایسی ہی اسلام قبول کر رہی تھی جس کے باعث کھنڈ پر کوہ الم ٹوٹ پڑتا اور اسلام کے خلاف ان کی انتہائی کاروائیوں میں بڑی شدت پیدا ہو جاتی۔ حضرت عروہ جو اپنی شجاعت اور ساری میں بے نظیر تھے ہندوستان میں انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان کے مشوبہ اسلام ہونے سے وہ شک سے ذہنی ضد مر سے دوچار ہو گئے۔ اس مشکل کا حل سوچے کے لیے ان کی ایک بیٹنگ قوم میں منہ ہوئی۔ قریش کے دوسرے مذہب کے علاوہ قبیلہ بنو ربیع بھی وہاں موجود تھا۔ ان کے گھٹل اس نے اپنے آپ کو نبی کیا کہ وہ صومع کے پاس ہانا ہے اور انہیں کہا کہ راہ راست پر لانا ہے جس کا تفصیل ذکر آیت ۴ کے حاشیہ میں آپ حاضر فرمائیں گے جب اس نے اپنی بیوی چوڑی تکرار فرمائی تو اس کے پاس میں صدیقہ صلوٰۃ و السلام نے بھی شکست خلافت والی ہے من کر وہ دم بخور ہو گیا اور مانا سامنے کے کہ ہیں اہل۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کلمہ کے وہی سابقہ اعتراضات تھے جس میں وہ موقع پر بڑی شدت سے دہرایا کرتے۔ ان کا بیلا اعتراض اس پر تھا کہ قرآن کلام الہی ہے یہ بات ان کے ذہن میں آتی ہی نہ تھی۔ کسی کہتے یہ خود گذار ہیں سنا ہے، کسی کہتے کسی سے کہہ کر آتا ہے اور پھر وہیں رکھا ہے۔ یہ شخص اتنا غرور تھا کہ اس کو ذکر کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا گیا بلکہ بڑھتی اور قطعی انداز میں یہ فرمایا کہ یہ اس صاب کا کلام ہے اور من درجیم ہے اس ارشاد الہی سے وہ شک کو دشمنان خود کو خم پر جو کفار کے دہکوں میں پیدا ہوتے رہتے تھے۔

ذہرا اعتراض توحید باری پر تھا وہ اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتے تھے کہ خدا ایک ہے، بلکہ بہت سے بتوں کو انہوں نے اپنا سمجھنا سکھا تھا یہاں بھی ان کے اس خیال داخل کی تردید کرنے کے لیے دلائل تحریر کا ذکر کیا گیا جس کے آئینہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا لہذا علم محیط اور کبریائی کے جلوے جنگ سہجے ہیں۔

یہ انہیں مستند کیا کہ میرے محبوب کے خلاف جو دشمنی تم نے اختیار کر رکھی ہے اس کا نتیجہ ڈاہنہ ناک ہو گا تم سے پہلے بھی بڑی بڑی طاقتور و زوردار قومیں گزر چکی ہیں جن کی مادی ترقی اور معاشی خوشحالی سن کر آج بھی تم حیران و ششدر ہو جاتے ہو، انہوں نے اپنے انبیاء کے ساتھ جب اس قسم کا سلوک کیا تو انہیں تباہ و برباد کر دیا گیا، اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں بھی اسی قسم کے عذاب سے دوچار کر دیا جائے گا۔

قیامت کا ذکر کرتے ہوئے اسیں بتایا کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو قہار کے اعضاء یعنی اور ملائی گواہ کی حیثیت سے قہار سے خلاف شدت دیں گے اس وقت تم اپنے جرائم پر کچھ پردہ ڈال سکو گے۔

گفتار اپنے تمام جیلے بد سے کار لاپتے تھے تا کہ اسلام کی پیش قدمی کو وہ دیکھیں لیکن کلام انہی کی اثر انگیزی نے ان کے تمام مضمرات کو عاکس کر دیا، اب انہوں نے یہ طے کیا کہ جب بھی قرآن کریم کی تلاوت کی جائے اس مسئلہ میں قرآن آرائی شروع کرے گا کہ شورش غضب میں کوئی قرآن نہ جس کے لیکن ان کی یہ تدبیر بھی ناکام ثابت ہوئی۔

اس سورت میں، بل میں کی شان استقامت کو بیان فرمایا اور اس کے بعد ان اہل ایمان کی دعا پر تلاوت کیا جو اللہ تعالیٰ اپنے اہلے بندوں پر فرماتا ہے، ساتھ ہی ان مکالمہ اخلاق کا ذکر کیا جن سے ان کی سیرت مزین و آراستہ ہے۔

آخر میں بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کا خود محالظ و نگہبان ہے باطل کی یہ مجال نہیں کہ اس میں کسی جانب سے بھی گھسنے کی جرات کر سکے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۝ اِنْ يَنْصُرُواكَ فَتَكُنْ مِنَ الْغَايِبِينَ ۝ اِنْ يَكْفُرْ بِكَ فَتَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ اِنْ يَنْصُرُواكَ فَتَكُنْ مِنَ الْغَايِبِينَ ۝ اِنْ يَكْفُرْ بِكَ فَتَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝

سورۃ النمل سورۃ النمل کے نام سے شروع کیا گیا جو پچاسی سورۃ النمل کے نام سے شروع کیا گیا ہے ۵۳ آیتیں ۹ رکوع

حَمْدٌ تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ كَتَبْتُ فَصَلْتُ اَيْتُهُ

حامد سے تائید کی ہے سورۃ النمل میں دو صبیحہ اور اس کی طرف سے ملے یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں کسب سے ملے اگر تم کو رحمت یا قرآن کا نام قرار دیا جائے تو یہیں سورۃ النمل اور اس کی طرف سے ملے اگر تم کو رحمت یا قرآن کا نام قرار دیا جائے تو یہیں سورۃ النمل اور اس کی طرف سے ملے

ملے گذر اس بات پر ہندو تھے کہ وہی خدا کا کام ہیں بلکہ حضور علیہ صلوٰۃ و سلم کو خدا کا کام سے لیکر لہذا ہذا دوسرے کو خدا دیتے ہیں ان کے ہاں ذمہ داری کو خدا کرنے کے لیے ان گنت روش و لاف پیش کیے گئے لیکن وہ اپنی ہمت سے باز نہ آئے ایسے لوگوں کے سامنے میری وہ دل پیش کرنا ہے خود تھا اس لیے یہاں بعد دعویٰ لایا کہ قرآن میں نصرت اللہ خلیل اللہ جلیلہ میں تم تسلیم کر دیا کہ یہ صحیفہ رشید و ہدایت کسی انسانی دماغ کی تخلیق نہیں بلکہ اسے رحمت الہیہ نے نازل فرمایا ہے آج میں اسے ترک نہیں بھی مانتا ہوں گا۔

یہاں وہ کہتا ہے کہ اس کی رحمت ہے وہاں اس کی حمایت ہے ہمارے پر ولادت کرتے ہیں تاکہ اسے دوسروں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا ہو اور وہ خود بخود کچھ کہتے ہیں اور ہندو اور غیبت اس کے ارشاد کی تعمیل کو اپنا شعار بنالیں یہ قیامت تک آتے والے لوگوں کے دل سے اس خط غیبی کو دور کر دیا کہ قرآن کی تعلیمات کسی وقت بھی ان کی معافی تھی، علی اور اصحابی تھے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ بلکہ یہ کہ کسی ایسے ترطن کا یہی چیز نہیں ہیں میں اس کو سب سے زیادہ اچھے بہت دھماکا ہے، ائمہ کو برقرار رکھنے کا طریقہ اور اسے اس کی تصدیق کوئی بہت شہر کا اس کا رعبا پر کیا کرتی ہے۔ ان کے جذبات کا کچھ غفلت ہوتا ہے یہ کہ کس قسم کی ذہنی گرفت یا سماجی پیمانہ کی کاٹنا بھرنے میں۔ خود یا اس بات پاک کا انداز کیا جو اصحیح ہے جو رحمان و رحیم ہے۔ اس کی شایہ رحمانی تو نہیں پھرنا ہوتا، نزل کی ہندو نہیں ملے کہتا جو ادھیحہ کر عمل ہوتی ہے۔

اگر تم اپنے خدا کو دیکھو، حکام عظام کو دیکھو تو دیکھو کہ وہ دنیا کی مسرتیں ہمارے نظاروں کی اور اگر تم نے اس کی طرف سے ہے رنگی برتی تو آخر کوئی مذکورہ دستہ نہیں اپنا لائے گا۔ اس میں اور تو شاید بہت کچھ ہو لیکن اس میں رحمت و شفقت کا وہ عنصر ہرگز نہیں ہو گا جو رحمان و رحیم پروردگار کے ارشادات میں موجود ہے۔ یہ تسلی یہ کتنی ہوگی کہ خداوند رحمن کی ہدایات کو چھوڑ کر تم کسی جاہل، خود مرغرو غرض اور کہنا کہ تم کے پاس سے نکلے دستور کو اپنا تے پھر

ست رحمن و رحیم نے جو کتاب نازل فرمائی ہے اس کی بڑی عمل یہ ہے کہ وہ باطن و خارج اور ہمہ قسم ہے اس میں کئی بہت

قُرْآنًا عَرَبِيًّا الْقَوْمُ يَعْلَمُونَ ۝ يَشِيرُ أَوْ نَذِيرًا فَاعْرَضَ الْكُفْرُ

بیان کر دی گئی ہیں یہ قرآن عربی میں ہے اس لئے کہ یہ لوگوں کیسے ہے جو عربی نہیں سمجھتے ہیں شیعہ مذہب کے ۱۵۰ روایت فقیر کر رہا ہے

فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝ وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي الْكِنَةِ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ

وہی ہم پر یہ بیان میں سے کہتا ہے وہ انہوں میں کہتے ہیں کہ ہمارے دل اس میں بند ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے دلوں میں اس کا

وَفِي آذَانِنَا وَقُرْءَانٍ مِّنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَأَعْمَلْنَا

اس طرح آپ ہمیں بلاتے ہیں کہ اور جانے کا ذریعہ مگر یہ ہے اور جاننے کی زبان اور سمجھنے کی زبان کہ حجاب ہم پر کیا ہے کہ ہم نے

غَيَّبُوا ۝ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ إِلَهُ

ہم نے گھپے ہیں آپ (اللہ) میں انسان ہی ہوں۔ ہمارا تمہاری مانند ہے (وہی) کہہ رہا ہے میری طرف کہ تمہارا خدا وہ

نہیں، اس میں اللہ اس کا تائب تک نہیں جس کی ترک پہنچنے کے لیے غیر معمولی عمل و فکر کی ضرورت ہو۔ یہ ایسی کمال اور وحی ہے کہ

یہ قرآن عربی زبان میں ہے جو تمہاری مادری زبان ہے جس کے اسرار و معارف سمجھنے کی تم میں پوری استعداد ہے۔

قرآن اعزیتاً منصب علیہ مدح ہے۔ اس سے فائدہ وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جو علم و فہم کی صفت سے محروم ہیں۔ یہ عقل اور اہل لوگ اس کی قدر قیمت کر لیا جائیں۔

ملنے والے دنیوی و دینی کاموں میں یہی لوگ کرتے تو کھاتے و کھاتے کی خوشخبری دیتا ہے جو اس کے احکام بحال کرتے

ہیں اور جو لوگ اس کی ہدایات پر کاربند نہیں ہوتے ان کے اہل بیت سے ڈرتا ہے تاکہ وہ اپنی اصلاح کریں

شع کفار کی ہمت دھری اور غضب کا ذکر مہربان ہے تمام باطل فرقے اپنی ہمت پر اسی طرح قائم رہتے ہیں انہیں

لاکھ کھڑے دیکھ کر کام میں لیتے باطل پرستوں کے پاس حق کی ہر شے کے مقابلہ میں ہی ایک گوشہ حیات ہے کہ وہ نہ

ماروں۔ انوں کا درد کرتے رہتے ہیں ان کے کہنا کا معنی ہے اس سے مراد وہ پکڑا، عافیت ہے جس میں کسی چیز کو

بہتر طریق پر پیٹ کر رکھ دیا جاتا ہے۔ و قسرت۔ خستہ میں ہر وہی۔ جفاقت و پھندہ۔ یعنی ہمارے اور تمہارے درمیان ایسی

دیوار حائل ہے کہ تمہارے حق کا ذرا اس سے غور کر کے غمگین نہیں ہرچ سکتا

شع کہہ سکتے تھے کہ ہمارے درمیان یہ دیوار حائل ہے کہ وہ اور استعداد ممکن ہی نہیں۔ یہ آپ کا یہی امر حق ہم تک

اِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ

پہلے ہیے کیا تم دن نکار کتے جو اس ذات کا جس نے پیدا کیا زمین کو دو دن میں جسے اور غیر کے ہو

لَهٗ اَنْدَادُ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوٰسِيًّۭا مِنْ

اس کے لیے قریب قابل اور رب العالمین ہے اسکا وہ جن کو بن سکتا ہے اور اس سے ہی جسے میں زمین میں کوئی جگہ

فَوْقَهَا وَبُرُكٌ فِيْهَا وَقَدَرَفِيْهَا اَقْوَاتَهَا فِيْ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَآءٍ

جو جسے اوپر، جسے جسے اور اس کے کتب میں جسے اور اس کے کتب میں جسے اور اس کے کتب میں جسے اور اس کے کتب میں

چاندروں سے بھرنا ہوا ہے۔ بارگاہی سے اس میں جو بھرے گا وہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ حق منشور ہی غیر قطعاً قطعاً
 دہونے والا ختم نہ ہونے والا

جسے ان چار دنوں میں اپنی قوم پر ہی نصرت کا اور علم و حکمت کے ایسے دلائل و شواہد پیش کیے ہیں کہ کوئی کلمہ راوی ان
 کا انکار نہیں کر سکتا۔ ان دلائل کو بیان کرنے کے بعد ان کے یہ دیا امت کیا جاتا ہے کہ وہ تم سے یہ اسرار و شریک بنا دیا ہے
 جن کی تم پر عبادت کرتے ہو اور انصاف سے متوازن میں ان صفات مانع علیہ میں سے کسی نعمت کا انہوں پر نہ ہو کہ
 اگر جواب ملیں ہے اور نصیب ملیں ہے تو چہ تم سے بڑے کام اور اتنی کون ہوگا جو جسے کو آفتاب کا ہر دو قطرے کو سمندر
 کا ہم پایہ جانا کرنا ہے۔ پس یہ تم میں بتایا کہ یہ زمین جس پر تم آباد ہو اور جس کی فضا میں تم ماضی رہتے ہو اس کو تم سے کسی بڑے
 یا کسی بڑے تار کے ہیں نہیں کیا ہے۔ یہ ساری پھر یہی تو کلی نیست سے مست جو نہیں رہیں تو جسے ان یہودوں کی تفسیر سے پہلے
 موجود جسے اس وسیع و وسیع زمین کا یہ اولیٰ والا اللہ تعالیٰ ہے جو سامنے جہانوں کا پروردگار ہے۔ جب حقیقت یہ ہے
 تو تمہیں جیانیں آئی کہ اس کے ساتھ شریک علیہ بنے ہو اور اپنے ان بنوں کو اس کا مسخر بنیں کرتے ہو یہ اس کو یہ زمین
 بنانے میں جو صمد و در وصف نہیں کرنا پڑے کہ وہ وہی میں اس کی توفیق ملے کر وہی۔ اس کی قدرت تو اس کو ختم مان میں ملے پڑے
 کر سکتی تھی۔ لیکن یہ تم کی اس کی حکمت کا تقاضا ہے۔

یوم سے فردیہ دن میں جسے خلق وقت ہے یا تحقیق کا دور پہلے کی مرتبہ اس مسئلہ کی وضاحت کر رہی ہے
 جسے روزہ جیسی جیسے ہے و اسبغہ کی : جو چہ زمین میں گڑی ہوئی ہو۔ جو گدا و کوہی میں فزونی کہتے ہیں کہ گڑیاں
 اور حاریریاں پہنچ کر اپنے مگر ذیل دیتے ہیں۔ پہاڑوں کو وہی اس سے کہا کہ ان کی جلاہ زمین میں دودھ کی گلی گئی ہوئی
 ہیں۔ پھر نہیں کہ میں زمین کی سطح پر رکھ دینے گئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے کہہ زمین کو اصطلاحی حرکت سے محفوظ کر کے کے لیے
 زمین میں باہم پھیلانوں کی نہیں مگر وہی میں لیکن یہ پہاڑ کسی ایک کی طرف زمین میں سارے کے سارے دیکھتے ہوئے نہیں

لِلْأَرْضِ أَنْتَاطُونَ أَوْ كَرِهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ﴿۲۳۷﴾ فَقَضَاهُنَّ

زمین کو کر کے آباد، قبیل حکم ادا کر دے تو انہیں کہے لیے، غرضی سے کیا مجبوراً نہ تھیں وہیں کہ ہم کوئی حوشی و غشستہ حاضر ہیں کہ ہوسو یا

سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَّا

انہیں سات آسمان تھیں دو دنوں میں اور وحی فرمائی ہر آسمان میں اس کے حسب حال اور ہم نے مزین کیا

السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ وَحِفْظًا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ

آسمان دنیا کو چراغوں سے تھیں اور اسے حسب ہر گونا گونا گویا تھیں یہ اسارا تھیں اس کے حسب حال سب کو تھیں

الْعَلِيمِ ﴿۲۳۸﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ ضِغْيَةً مِّثْلَ ضِغْيَةِ

العلیم کے ہے قضا ہے پس اگر وہ بدھ گئی تو گمراہی کریں تو پھر وہی ہے کہ میں نے انہیں اس کے بارے میں

میں نے زمین و آسمان کو تھوڑا کہ میں خدمت کی ادائیگی کے لیے جس میں میں کو اکابرین کے لیے نہیں جدا کیا گیا ہے، اسے پھر اگر کے لیے حاضر ہو جاؤ اس میں تھوڑی دیر میں کا کوئی دخل نہیں بلکہ ہم نے حکم کی بجائے آدھی صوبہ ہے۔ تم پاسو یا نہ پاسو ہر حال میں نہیں ہمارے دربار کی تعمیل کرنا ہوگی۔

میں نے زمین و آسمان کے ایک سان جو اب دیا ہے ہمارے حق و ملک ہم بعد غرضی قبیل ارشاد کے ہے حاضر ہیں۔ میں نے چنانچہ سات آسمان بنا دیے تھے اور ہر آسمان کے حسب حال وہاں احکام و ہدایات نازل فرمائیے تاکہ ہر آسمان کی مخلوق مثلاً و عداوتی کے مطابق ہی زندگی گزارے۔

میں نے حسب سوسج طوب ہو جاتا ہے۔ شام کاؤ خند کا پھیلنے لگتا ہے تو لگتا ہے ہر سنے تہا ہے آگہ بچان شروع کر لیتے ہیں رات کی وحشت اور تاریکی کی گھٹن اس چراغ سے کافور ہو جاتی ہے چرخ نیلوری کی یہ بھی سونی جیت دل کو نیا سرور اور تاریکی بخشتی ہے۔

میں نے یہ معنی مطلق ہے یہی حِفْظًا جعظ یہی معنی ہے، اس کو جتنا عیسویت اور دواؤں بتایا ہے، شامی مضبوط اور حکم سے بنایا ہے جس میں کوئی روز نظر میں آتی کوئی شک و گمان نہیں دیتا۔ ہر طرح کی بیرونی دخل و اندازوں سے اسے محفوظ کروایا گیا ہے۔

میں نے یہی یہ سارا لغت ہر چیز کے لیے مناسب محل اور مقام کا نہیں، ہر چیز کی بڑی چیز کے لیے فرائض و واجبات کا نہیں یہ نیز اصول نظام، یہ ساری مشکو بہدی اور اس منقولہ بندی کی عمل تعلیق اس عداوتہ قدوس کی قدرت کا کرشمہ ہے۔

عَادُ وَثَمُودُ ﴿۱۸﴾ اِذْ جَاءَتْهُمْ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ وَمِنْ

جادو ٹوڈ کی کرکڑ کی مانند جلاکت خیرا ہم کی گئے کہ یاد ہے جنبہ سے تھے انکے پاس رس مائے سے ۱۸

جو سب سے بدست اور بڑی گھٹ والا ہے۔

اگرچہ قرآن حکیم ہی کتاب میں جس میں کائنات کی تخلیق اس تخلیق کے لئے اور ابدی کائناتیں مقصد ہر اللہ جلاکت خیرا
عالم کے مشرق و مغرب کے مختلف مقامات پر موجود ہیں، ماس میں کی مختلف مقامات میں مختلف مرحلوں سے گزر کر اسی طرف آ رہی ہے علامہ
آؤسی لکھتے ہیں:

اِنَّ عَرْشَهُ تَعَالٰی کَانَ قَبْلَ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَلٰی الْمَاءِ۔ فَاَحْدَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ اِمَامِ، مَحْمُودَةٍ فَارْتَفَعَ
رَبُّهُ وَوَحَّاهُ، فَاَمَّا الرَّبُّ فَهُوَ عَلٰی وَجْهِ الْمَاءِ، وَخَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ اَبَدَیَّةً وَاحِدَةً مَّجْمُوعَةً مِّنْهُ اَوْرَاقُ
الْمُتَّحِدِ حَتّٰی فَاَوْقَعَ وَخَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ السَّمٰوٰتِ۔ (ذریعہ انسانی)

یعنی زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پانی میں حرارت پیدا کر دی۔ اس سے
جھاگ، دھواں، بخار، بخار پانی کی سطح پر باقی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں مٹی پیدا کی اور اس سے زمین بنائی اور اس میں
اوپر ٹھکانے ہوئے، اس سے اللہ تعالیٰ نے آسمان کو پیدا کر دیا۔
ماس میں کی جیسے تحقیقات بھی اس نظریہ سے بہت قریب ہیں۔

۲۹۔ ان آیات قیامت کے مشابہت کے بعد کی وہ کھروصلوں کی رہ کو چھوڑ کر اگر وہ راستہ پر گامزن نہ رہیں تو وہ پیدائش
جس عذاب نے عاؤٹو ہوئی قوس کو نیست و نابود کر کے رک دیتا تھا، وہ عذاب انہیں بھی راگہ کا ڈھب عذاب سے گاہ جب عذاب
انہیں جلاکت خیرا سے گھیرے گا تو وہ یہ کہنے کے خدو رہیں گے کہ ایں کسی سے بد وقت خبر دہی نہیں کیا تھا اور روچے
بچاؤ کی تہ پر کرتے۔

اندرت کا عام طور پر اتنا ہی معلوم بیان کیا جاتا ہے کہ میں سے ڈرنا۔ حالانکہ اللہ کے عاؤ کا اطلاق اس ڈرنا پر
ہر کتاب میں کہ اگر کم دو صورتیں ہیں۔ ایک تو وہ دور بد وقت ہو جس میں کہ جب پھر آسمان سے بر سے خدو عاؤ
تو خطرہ کا اللہ نہیں لگے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ سے مقصد صرف عذاب کی خبر دینا نہیں ہوتا بلکہ اصل مقصد اس شخص کی
چرخائی ہر کتاب سے کہ وہ ہے بچاؤ کا نظام کرے۔ بیان العرب میں ہے کہ سب کہتے ہیں: اَنْذَرْتُ الْعَوَمَ سِیْنِ اَعْدُو
الْبَحْرِ وَهَذَا اِسْمُ الْعَصَةِ وَهَذَا الْعَصَا وَهَذَا الْعَصَا وَهَذَا الْعَصَا وَهَذَا الْعَصَا وَهَذَا الْعَصَا وَهَذَا الْعَصَا
بچاؤ کی جاعقہ بدل کی اس شدید نرا کہ کہتے ہیں میں کے ساتھ بکل کی کرے الصلحۃ، الصلحۃ، اللہ عاؤ
الرعدۃ یسقط علیہا قطعة نار۔ یہ اس کا لہری ہی ہے لیکن اب اس کا اطلاق ہر ملک عذاب پر ہی ہوتا ہے عاؤ اس
کی قرینت کسی قسم کی ہو۔ کل عذاب صاعقۃ، صاعقۃ العرب۔

بَغِيرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنْ قُوَّةٍ أُولَئِكَ مَدَوَاتُ اللَّهِ

باقی مسئلہ اور مجھے کے ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے ؟ کیا انہوں نے یہ جان کر اللہ تعالیٰ جس

الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ

سے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ قوی ہے اور وہ ان کی آیتوں کو انکار کرتے تھے

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ مُمِيسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ

ہم ہمیں کے بھیج دی ہیں بدست صدمہ کی تھوڑی مدتوں میں تاکہ ہم انہیں چکھ سکیں

کو درد مثر طبعی عذاب ہے۔ قسم درسا ہے شیطان کی اس دھوکہ کا مادہ طری ہو گیا۔ جب صور میں صاعقہ صادر ہوئی
تک پہلے نزوۃ میں کرنا اور جس کے لب ہاں تک پہنچے کہ لگاتار نہیں رہا اور مسدود ہوا جس کو میں کہیے وہ
میں پر باد مومیاں گئے۔ وہاں سے اٹھا اور اس حالت میں ہلنے کے بجائے حمل قوتیں بڑی سے جی سے اس کا اندھا کر رہے
تھے وہ سیدھا چل گیا اور وہاں نہیں ہو گیا کہ وہ خدا کے کے بعد جو میل سب کو اس کے گھر پہنچا اور وہاں پہنچے ہی
اسے زامہ شروع کر دیا۔ عذاب اسلوا ہوتا ہے کہ تو نے کہ عذاب اسلوا ہوتا ہے۔ کا وہ ان اختیار کر لیا ہے اور اس کے درمیان
نے تیرا دیا ہے کہ تو نے اس سے پہلے پہنچے ہیں تو تم چند لمحہ کر کے پیش رفت ہے جس عذاب اس صدمہ سے ست پر
نہو انکین یہ بھی جی حالت کی برگی تھی کہ لگاتار تم سے اس کے بعد میں ان سے بات تک نہ کروں گا اور اسے ابڑا مل تم غیب
چلتے ہو کہ میں تم سے زیادہ دھندہ ہوں بات ہے کہ میں سب پر دھندہ ان کے پاس گیا میں نے تم کو اس پر غور پر ان سے
تیرا دیا کیا نہیں اسوں نے کہ عذاب دیا کہ نہ شرب نہ جلاو ہے اور نہ کھات۔ اس سے سوا کہ کی آیات پر مستطاع
کر دی کے عذاب صاعقہ عذاب و نمود و کھٹ پہنچے تو میں نے میں رہا کا واسطہ کرنا عذاب بھی کرنا اور ان کے
بھول پر ہاتھ نہ دیا۔ اور تو سب جانتے ہو کہ عذاب گھٹو کر ہے تو غیوٹ میں ہوتا ہیں ڈر گیا کہ میں تم پر عذاب نازل نہ
ہو۔ و نقد عظیم ن حکمت اوقات شیطان یکدہ حکمت ان یہ قول علیکم حدیث

۱۰۰ قوم عذاب اس سے ہے ماب ہو کہ وہ حق ٹکڑے ٹکڑے ہو اس میں ایسی کثرت طاقت پر تھا کہ عذاب کسی کو بھلا
میں ملے تھے حق کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف ہی حق کے دل سے نکل گیا تھا۔ ارشاد فرمایا جس بول نہیں گھٹنے کے تھاری
تھوڑے۔ حال و طاقت وہاں سے۔ قتل سے ہوں بڑے عذاب اور بعد میں آج کوئی آدمی نہ رہا تھا میں کہ کتنی تھوڑے تھے
ہر نیکیاں بناو کہ کیا تھوڑا تھا حق ہے جو یہ سارے ساتھیوں کے لیے تھوڑے تھے کیہ تم اس سے بھی طاقتور ہو کہ وہ ان کی جہالت کر سکتے ہو

۱۱ الصفة، الصفة، و ریح صرصر ای بارانہ و صواع، صحت عذابی ہو کہ عذاب کہنے میں مشدقہ

عَذَابِ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ

وقتِ امیرِ مذہب کس دجی تک ہیں۔ اور عذابِ کادربِ دوستِ یادہ سو گئی ہوگا

وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ۚ وَأَمَّا سُودُ فَهَدَيْنَهُمْ فَاسْتَعَبُوا الْعَمَىٰ

اور ان کی ہرگز مدد نہ کی جائے گی۔ مگر وہ سو گئے تھے تو ہم نے ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا

عَلَى الْهُدَىٰ فَآخَذَتْهُمْ سُلْبَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا

پر ہدایت پے۔ اور ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا

يَكْسِبُونَ ۚ وَنَجِّنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۚ وَيَوْمَ نُحْشَرُ

کی کرتے تھے۔ اور ہم نے ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا

أَعْدَاءَ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ

کہ ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا

لَهُمْ فِيهَا شُرَكَاءُ بِيَعْلَمُونَ ۚ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ

کہ ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا

لَهُمْ فِيهَا شُرَكَاءُ بِيَعْلَمُونَ ۚ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ

کہ ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا

لَهُمْ فِيهَا شُرَكَاءُ بِيَعْلَمُونَ ۚ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ

کہ ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا

لَهُمْ فِيهَا شُرَكَاءُ بِيَعْلَمُونَ ۚ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ

کہ ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا

لَهُمْ فِيهَا شُرَكَاءُ بِيَعْلَمُونَ ۚ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ

کہ ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا اور ان کو گمراہ کر دیا

عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

آج بھی تو وہ بڑا ہی سادہ اور سچی شخص ہے۔ وہ اپنے تمام کاموں کی طرف سے ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو بہتر بنانے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

وَقَالُوا الْجُلُودُ هِيَ لِمَ شُحِدَتْ عَلَيْنَا قَالُوا اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي

اور وہ کہیں گے اپنی کاٹ ہے ^{۳۵} کہ جانے والے کوئی کیوں دی وہ کہیں گے احمق ہے جس میں میں نے کہا ہے نہ

أَنطَقَ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

نئے قس کے گریا کیا ہے سر شے کویت اور اسی کے قسیں چہ کیا تھا پہلی مدت و سہی کی طرف تو کوئے جا رہے ہو۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا

اور تم میں بھیہا سکتے تھے ہے آپ کو اس لئے سے کو کو اسی۔ دین شہانہ ملاں شہانہ لای

تھانیا یہ ہے کہ سب حاضرین کی موجودگی میں شمس کے منہ کا پید ہو گا اگر کسی کو کوئی بطور گواہ پیش کرے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ اس کا نام لے گا مگر وہ حاضر ہو جائیں نیز نیک جان کے اقل حصے سے صحت آئے وہی مسوں کو خواہ مخواہ اور پیش پہنچا اس کا بھی مدعا نکلیا جائے اور بکا ملک کی یہ عاریں کے، حشہ منہ نہ کوئی شامیں کا سامنا کرنا ہیں نہ اپنے وقت ان کا لگ کر کاٹ دینی جائے۔ جو رحوں اور عکف النفس میں ہوا ہوا و قتال و رحمت الجیش و اجست اولہد علی آخرہم
ولی القریل فہم جو رحوں ہی تجس اولہد علی آخرہم (لسان العرب)

نفس کا اپنی خواہش سے رک جائے، اس کو مذہب کا روح کہتے ہیں۔ جب لشکر کے ہر آدمی اپنے کو پہلی قدمی سے مددگار بنائے، ہمارے لشکر کا آخری حصہ بھی میرا بنے۔ یہ فوج کا مسیحا تقسیم کر دینا، ایک ٹکڑا گروہوں میں بانٹ دینا بھی ہے۔ ترجمہ سی کے مطابق کیا گیا ہے۔

میں نے گواہ جرج ٹیمپل ریگانڈر کا کلام دے دیا ہے اور چارلس ایمان و مہال کا ناقابل تردید ریکارڈ پیش کیا ہے۔ اس کے بعد
یہ ثابت کے بعد اگر کوئی شخص کرنا کاتھن کی گرجی میں سے نکال کر اسے گاتھن احصاء کو برائے لاکھ دیا جائے گا۔ اس کے بعد
کسی کو دہشتہ نکال دیا جائے گا۔

۳۵ وہ بڑے پھنسیں گے اور اپنی کھاؤں کو کرے میں گئے

جواب دیں گے: کیا تصور ہے جس ناطق معصوم کو کہے جو میں تو خدا تعالیٰ نے حکم دیا اور تو ہم پر ہلنے لگے۔

بھاری کیا مہل کہ ختم مدد کر سکیں اور صرف ہم ہی نہیں ہر چیلوٹی رہی اور گواہی دے رہی ہے۔

أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ

تمہاری آنکھیں اور نہ تمہاری کھوپڑیاں بلکہ تم تو یہ گمان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جان ہی نہیں جانتا

كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۚ وَذِكْرُكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ

اکثر اعمال کو جو تم کرتے ہو ۚ اور تمہارے اسی گمان سے جو تم اپنے رب کے بارے میں کیا

بِرَّكُمْ أَرَدْتُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۚ فَإِنْ تَصْبِرُوا فَالنَّارُ

کرتے تھے کہ میں تم پر نیک کر رہا ہوں پس تم ہو گئے نقصان اٹھانے والے ۚ پس وہ صبر کریں یا نہ کریں آگ ہی ان کا

مَثْوًى لَهُمْ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ۚ وَ

نکاح، ہے ۚ اور اگر وہ استغاثہ کر لیں تو وہ بھی ہیں سے نہیں ہوں مگر حق پر اللہ راضی ہوا ہے

میں تم دوسرے لوگوں سے تو گنہگار نہ رہے بلکہ وہ بھی کہنے لگے ان کی نظروں سے چھپ گئے لیکن اپنے آپ اپنے

میں سے تمہارے لیے پردہ کیا کیسے ممکن تھا۔
میں جگر تھرا تو یہ خیال تھا کہ قضاے میں اہل کی جبروت اللہ تعالیٰ کو بھی ہوتی تھی لہذا تم نے حق و باطل کا بار بار گمراہی کا اور

تمہاری ہی خیال تمہیں نے ڈرا۔
۱۰۔ جب اسوں نے وحی کی رنگ میں دوزخوں کے اہل پر صبر کیا تو سب وہ

آخری جہنم میں ملے جو کام بھی پھر وہ کہتے رہے ہیں اس میں کسی کی سزا نہیں۔ ۲۰۔ یہاں آؤ پھر عوا کا لفظ مفرد ہے اصل

عبارت ہوں ہے۔ فاستبصروا اور پھر عوا اس صحت میں مطلب یہ ہوگا کہ چاہے وہ صبر کریں یا جرم ارتکاب

کریں اب آگ سے نجات پانے کا کوئی راستہ اس میں نہیں ملے گا۔
۱۱۔ استغیب کا معنی ہے طلب العتبہ، العتبۃ، الرضا و کسی کی خوشنودی اور رضا طلب کر۔ عرب کہتے ہیں

استغیبہ فاستغیبی اسی استغیبہ عارضہ عارضہ (الصالح، یمن میں نے اس سے گزارش کی کہ وہ راضی ہو جائے

تو وہ راضی ہو گیا یہاں بتایا جا رہا ہے کہ کفار و مشرکین قیامت کے دن جب جہنم کے کدے پر ڈاکو کھڑے کر دیے جائیں گے تو

وہ کھڑے ہوئے شخصوں کو دیکھیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کو رہنمائی کرنے کی کوشش کریں گے بڑی سہولتیں پیش کریں گے

زمین پر ناک دلا کر رکھ دیا جائے گا لیکن سب بے ثمر۔ و ما بعد من العتبۃ یعنی یہ ان لوگوں

میں سے نہیں ہوں گے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔

قَيِّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ قَابِئِينَ اَيْدِيَهُمْ وَاَخْلَفْنَاهُمْ

اور ہم نے مقرر کر دیا ان کے لیے کچھ ساتھی ہیں جن سے آواز نکالیں یا سیں اٹھائیں اور چھپے لیا جو ان کو شک

وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْ اَمْرِ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ

اور ثابت ہو چکا ان پر فرمان و عذاب، ان قوموں کی حیران جو ان سے پہلے گمراہ ہو چکی تھیں

الْبَحْرِ وَالْاَنْسِ اِنَّهُمْ كَانُوا خَيْرِيْنَ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

جہوں اور انسانیوں سے وہ سب اچھے انسان تھے اور کچھ لگے وہ کافر

لَا تَسْمَعُوا هَذَا الْقُرْآنَ وَالْغَوَافِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ

مت سننا کرو اس قرآن کو اور غوغاہوں کو تاکہ تم پر غالب نہ آجائے

شک ان لوگوں کو شاید کہی یہ خیال آتا ہو کہ وہ روم است سے جنگ لگے ہیں انہیں اپنے بڑے املاک پر پش پشنگ اور مذمت کی محسوس ہوتی ہو لیکن ان کے مصاحب جن کا کام ہی خوشنڈ کرنا اور باغیوں کو خوب ظاہر کرنا ہوتا ہے وہ ان کو جا علیوں سے باز نہیں آتے۔ ان کے ہنسے کا ان کو بھی ایسا دکھ ہونے میں پیش کر کے جب کہ ان پر بھی گناہ گن ہوئے تھا ہے ظالم اور ہمارے گناہ گنوں کے لیے بھی گناہ گن کر کے رہتے ہیں لیکن ان کے مصاحب انہیں اور کرتے رہتے ہیں کہ سرکار عالی جو قائم آپ نے کیا ہے اسی میں شک اور شک کی تھا کارزار مخصوص ہے۔ یہ تو بڑی قوانین جو آپ بنا رہے ہیں مگر پر ہیں۔ جب تک یہ قانون نافذ ہو گا حکومت میں ہی نہیں سکتی اور جب ان ظالم اور جاہل قزاق کے خلاف جنگ سے گوشہ کش سے صلیبی احتجاج ملے ہوتی ہے تو احتجاج کرنے والوں پر دشمن کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگا دیا جاتا ہے۔ شیوہ ہوتا ہے کہ گوشہ کشی کرنا اپنے مذبح کا بڑا غریبی کر دیتا ہے۔ ہر شخص کو اس قسم کے گوشہ کش اور بد قماش بد ستوں سے اپنے آپ کو فخر دکھانا ہے۔ خصوصاً اسباب افتخار کا عرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی گراہ گئی ہوتی ہیں اگرچہ آپ کو اور اپنی قوم دکھ کو تباہ و برباد نہ کر دیں۔

شک کفار قرآن کی ہیبت سے غرور ہیں اس کی دل میں گھر کر جانے والی تاثیر ہے کہ وہ براہ نام ہیں اس سے بچنے کی ایک ہی تدبیر انہیں کوئی ہے کہ جس وقت قرآن پڑھا جائے تو اس وقت شر ہو جائے شروع کیا جائے کہ وہ قرآن کو نہیں اور نہ کسی کو سہے کر سکتے ہیں۔

فقط اسی تدبیر سے اسلام کے بڑے بڑے پیروں کے سامنے بند باندھا جاسکتا ہے۔

۴۳۱

فَلَنذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

پس ہم ضرور پکھائیں گے کفار کو شدید عذاب کا مرہ، اور انہیں جہنم دیں گے

أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ

پست بڑا اس کا بدلہ (کا جو وہ کیا کرتے تھے) یہ ہے سزا اللہ کے دشمنوں کی

النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا

یعنی جہنم۔ ان کے لیے اس میں ہی سب سے ٹھیکے کا گھر ہے۔ یہ سزا ہے اس بات کی کہ وہ ہماری آیتوں کا

يَجْحَدُونَ ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرَنَا الَّذِينَ

انکار کیا کرتے تھے اور کافر کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں دکھا وہ لوگوں (جہان)!

أَضَلَّنَا مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنسِ نَجْعَلُهُمَاتُحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا

جہنم کے ہیں مگر یہ کہیں اور انسانوں سے ہم انہیں دھوکا دیں گے اہم قدموں کے نیچے تاکہ وہ ہمارے

مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْهَمُوا

پست ترین لوگوں سے تھے۔ بلکہ وہ دھوکا دیں گے کہ جہان میں وہ اس قول پہنچے سے تمام

تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نام کی جو سزا تھی بڑی سخت ہے اس جو بڑے حمل کر کے پہلے وہ اپنی قوت پہنچتے

تھے جب انہیں دھوکا کے بعدی عذاب میں جھونک دیا جائے گا اس وقت انہیں وہ سید اور قائم یاد نہیں گے

جن کے دھوکا دہنے سے وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو بتایا کرتے تھے اور قرآن پر طبع طرح کے فوائد اخذات کیا کرتے تھے

انہیں رہ رہ کر ان فیضانِ حق سے آگے کا اہل و انت پیس گے اور کہیں گے۔

۳۔ اے رب! ایک دھڑ میں وہ شیطان دکھا دے جو جنوں اور انسانوں میں سے میں مگرہ کیا کرتے تھے اگر وہ تھی

ہمارے تھے چلے جائیں تو ہم ان کو سبے پاؤں تلے رکھ کر رکھ دیں اور ان کا ٹھیکہ لگا ڈالیں تاکہ اہل جہنم کی نظروں میں بھی ان

کی دانت اور پستی آشکارا ہو جائے۔ ۴۔ اہل زمین و اہل کی دنیا کی رنگ اس میں ان کی غفلت و کوتاہی اور غلطی میں جس

تَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَكَةُ الْأَتَّخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَابْشُرُوا

آگے میں آن پر لٹنے، اور غیب سے آگے، گھر سے اور باہر سے آگے، قہقہے لہاتے ہو

مذاہبِ انیم میں انیس متوا کیا جانے کا دور کس طرح ایک خاصہ ہے انھیں مجھے حق نامہ کے اثر و تہذیب تذکرہ کے بعد بے شک کے بہتوں کا ذکر ہو چاہے اور دنیا و آخرت میں جو فتنے اور آج اس کو کشتی بنائے والی ہیں ان کا دشمن بیان کیا ہو چاہے تاکہ دل خود بخود ان کے نقش پا کو حسرت و ہمت کے لیے مجبور ہو جائے۔

ان مخلصین آج سو سو دھیتیں شکار کی گئی ہیں۔ شان بدست کیا ہے، اور شان بدستوری کس کو کتنے ہیں۔ شکیں مدگی تیرے ہے کہ امان نہان سے آفر کو سکیرا پھردگار انتہائی ہے۔ سو پھر خود کو کچھ ہے کل سے ہے قول اصل سے ہے امداد اور مہدات سے چنی مہر اور مہر توں ہیں اس کی خدیں کرتا ہے۔ رمان سے یہ کر دینا کر پیرا پھردگار انتہائی ہے آسان لیکن فرج نہایت خد کی ہے اس پر دستہ رہا نہی نیست و مہر اعلیٰ کا لام ہے۔

حضرت انس سے روای ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حدیث تلاوت فرمائی کہ چاہے قتل العاص
شعتر کثیر ہو جس سے موت عیبھا ہو جس سے استغفار فرمے ایسی روگ کے کو تو کہتے ہیں کہ رُبَّنَّا اللہ
لیکن پھر اگر اس کا عار کر دیتے ہیں جو وہی احمد و کعبہ اس سے موت پر تابت فرمے۔ با اس کا شمار اس مرد میں ہوگا
ملا تا کسی کے لئے۔ رشیدین سے اس حدیث کے تحصیل نقل کی ہے علامہ فرماتے:

[illegible]

حضرت عثمان سے مروی ہے۔ اخصاص احمد جو عمل کہتے ہیں ملاحظہ ہو کر سکتے ہیں۔ یہ ابوہریرہؓ کا وہاں کوئی فعل نہیں ہوتا۔ حضرت سیدنا علیؓ مرتضیٰ سے روایا ملاحظہ کی اور انہیں استغماست ہے۔

عارف باوجود فائزۂ اللہ تھے کہ استقامت ایک مختصر لفظ ہے۔ اس سے دُشمنیت کے نام احکام کی بجا آؤمی اور جن ائمہ سے مذاکرہ کیا ہے ان سے اجتناب اور گھر دم تک اس طریقہ کار پر ثابت قدمی

حضرت مہیا بن عبد اللہ النخعی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قس بن یزید الاسلام قبول نہ کرنا اسلئے کہ احد قبیلہ نے اسے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو اسلام کے باغی قرار دیا ہے۔ اسی بات پر نبی کریمؐ نے فرمایا: اے مہیا! یہ لوگ مجھے ایسی بات بتا رہے ہیں کہ حضورؐ کے بعد مجھ کو کسی سے نہیں ملے گی حاجت۔ یہ ہے

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ

دوسری زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی شے اور تمہارے لیے اس میں ہر وہ شے ہے جو تمہاری طبیعت

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَكْتُمُونَ ۚ نَزَّلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝۱۰

اور تمہارے لیے اس میں سچے سچے جو تم مانتے ہو شے ہر بات سے بہت بخشنے والے اور مہربان کے طرف سے نازل

مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ

اس شخص سے بہتر کس کا کلام ہے جس نے دعوت دی اللہ کی طرف شے اور نیک عمل کیے شے اور کہا کہ

شے یعنی نیک کاموں کی اور اللہ کی راہ میں تمہارے جدا گانہ ہر ذریعہ تمام حق بات تمہارے دلوں میں ڈال دیتے ہیں اور ان
انہی طرف توجہ دینی رہنا کہتے ہیں میں تمہارا بھائی اور کامیابی ہے اور راحت میں تم دوستی کا دل میں ڈال کر یہی داکر یہی کے کہ
شفاعت سے توجہ دینی اور دکر چنے اور جب قبر سے اٹھو گے تو تمہارا شاندار استقبال کریں گے (درج سالی)
شے تم جو پڑھو گے تم جو مانگو گے وہ دیا جائے گا۔

شے یہ عبادت صحابہ انصاریت ہے پانچوں تمہارے اعمال کا سوا دہ نہیں ہو گا بلکہ رب غفور رحیم کی طرف سے ہر بات
ہر گہ بندہ صابر اور خداوند خوش میزبان سب اللہ کی شان ہے کیسا اعزاز ہے اور تمہارا کم ہے۔ اللہ اعلم
محمدی و عہدک انکم و قائدکم السعید و مرشدکم السعید۔ اللہ صل علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ
و ہارک و مسلم۔

شے بیک وقت ایمان لانے اور اس پر ثابت قدم رہنا بہت بڑی بات ہے لیکن اس سے ادک ایک اور مقام ہے جس پر آپ صلی
بند ہونے کے لیے کوشش رہنا ہر بندہ مومن پر لازم ہے۔ وہ یہ کہ لوگوں کو بھی تدارک دے کہ جس کی دعوت سے دکر دئی پہ بیان لے
کی دعوت سے اس کے سچے رسول کی فراہم دہی اس کی نالی کی ہوتی تو آپ کے مقام کو بھالانے کی ترغیب دے کہ حضرت
اسی بات پر مطمئن نہ ہو جائے کہ اس نے اسلام کے چہرہ شریک سے اپنی پیاس کو ٹھکانا نہ کر لیا کہ ان شے لوگوں کا وہ بھی اس کو بغیر
کو اسے جو رنگ نظر عبادت میں ایک قطرہ آب کے لیے ترس رہے ہیں اس کے دل میں یہ شدید جذبہ مرکب ہر طرح اس کے دل میں
نذیک زندگی میں ایمان کی شمع روشن کر لے ہے کہ ایسی کھیتوں میں شکر کیا کھانے والا کرئی شخص بھی اس قدر یقین سے مہروم نہ
رہے خود سوچے اس مقام کو مقام رفیع کہیں نہ کہا جائے کیا اس سے بھی زیادہ غیر غریبی اور بھلائی کا کوئی جذبہ ہے۔

آیت کا لہجہ اس قدر کا مضمون ہے کہ اس کو کسی کے ساتھ شخص نہ کیا جائے بلکہ جو یہاں سے اس کے لیے یہ دعوت کشا دہی
لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ تبلیغ و ارشاد میں حضور مہربان عالم اور مجتہد علیہ و آلہ و سلم کا جو مقام ہے اس کے کسی کو

اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ

میں تو اپنے رب کے خواہ و بارہدوں سے ہوں متھے جس کی بجائے برائی کی اور بُرائی صحت

کیا سمیت ہو سکتی ہے۔ حضرت من بصری مگر اس کثرت کو کم کہتے تھے اس کے باوجود جب بھی یہ آیت تلاوت کرتے دیکھ کر تشریح کرنے لگتے تو ان پر وہی ایک کیفیت ظہور پاتی اور یہی گہرا اثری وقتے دکل الحس اذا قرأه والقیۃ یقول هذا رسول الله۔ هذا حبیب الله۔ هذا ولی الله۔ هذا صفوة الله۔ هذا خیرة الله۔ هذا والله احب الی الله من الی الله۔ اقرطیں کہ اس دیکھ تالی کے ایک دس اللہ میں حبیب اللہ میں ولی اللہ میں خیر اللہ میں صفیہ اللہ میں رسول اللہ میں۔ یہ تمام الیٰ ربین سے حد تواری کو۔ یاد ہو جوت ہیں۔

اٹھ لوگوں کو دعوت دے کہ خود غافل میں چھٹا، جس طرح نام طرہ پر دیکھا جاتا ہے۔ مگر وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے ظلم کی فہم کی پوری فہم ہی سے کرتا ہے۔

اٹھ رہاں سے یہ کہو دیکھیں مسلمان نہیں، کہیں سے کل کی بات ہے کہ اتنے انجام سے یہاں اس کو بیان کیا گیا ہے ہم سب اپنی مشال کے دورے کرتے ہیں لیکن اس سے حق کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ باطل کو کیا ناک پہنچتی ہے۔ آج کل یہ سب بجا ہے لیکن آپ ذرا تضرع کریں اس ماحول کا جس ماحول میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اس وقت جو شخص اپنے مشاغل ہونے کا اعلان کرتا تھا وہ گریہ و گرس کو دعوت نام دیتا تھا کہ توجہ پر ہتھ رہنا میری ملکیت کس کر لے جی جی مول۔ بہت پرلہ و بھاری جھگڑا میری بھائی بہن کو دو سال کا ہے وہ بکا اور لکھنؤ دیکھنے ہوئے انکا ماحول پر لکھا تھا میری دلوری کے لیے کوئی میں آئے گا۔ تم سے کوئی وار نہیں میں ہوگی نیسے ماحول میں یہ گناہ گریہ مسلمان ہوں۔ سب نہیں کا سہ اور حق صابین کا ماحول اس کے کا اعلان کرتا ہوں ایسا اعلان کرنا۔ ایک کے پس کی، مت نہ تو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آج بھی اس اعلان کی دہر داریوں کو قبول کرنے کا پورا احساس کوستہ ہونے پر گناہی صحت مسلمان بڑے ہی دل گردے کا کام ہے۔ اسی لیے تو ماحول مروجے دیا تھا جو گویم من مسلمان بلزم کو دائم مسئلہ استب لا اذرا

اور پہنے انداز میں مگر مرد آبلوی کا یہ شرابی خوب ہے!

یہ حقیقت نہیں آسمان کتابی سمجھ بیٹھے۔ ایک ہیں گا دیا ہے اور ذوق کے جانا ہے

میں یہاں حقیقت کے طور پر پہلے بتا دیا کہ یہی گہرا اثری وقتے دکل الحس اذا قرأه والقیۃ یقول هذا رسول الله۔ هذا حبیب الله۔ هذا ولی الله۔ هذا صفوة الله۔ هذا خیرة الله۔ هذا والله احب الی الله من الی الله۔ اقرطیں کہ اس دیکھ تالی کے ایک دس اللہ میں حبیب اللہ میں ولی اللہ میں خیر اللہ میں صفیہ اللہ میں رسول اللہ میں۔ یہ تمام الیٰ ربین سے حد تواری کو۔ یاد ہو جوت ہیں۔

مَا يُلْقِيهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝ وَإِنَّمَا يَنزَعُكَ مِنَ

اور میں نہ لیتی دیتی جاتی ایسا کہ مگر بڑے خوش نصیب کو اور اللہ سے دے، اگر شیطان کی طرف سے ہے

الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

دشمن میں کوئی دوسرا پیدا ہو گا اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ لے بے شک وہی سب کو سمجھتا ہے اور سب کو دیکھتا ہے

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا

اور اس کی آیت کی شب و روز ہیں سحر و جادو کی آیت کی آیت ہے اور چاند بھی شے کعبہ کعبہ کو

لِلْكَافِرِينَ هُمْ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ غِلْظٍ عَظِيمٍ ۝

کافروں کے لیے یہی ہے ان کی حقیت تو یہ ہے کہ وہ شخص یا ایسی وحش کی وجہ سے اور اللہ اقبال ہے جس کو اس مقام تک سال میل

ہوئی ہے علامتیں منظور رکھتی کہ شریعت کہتے ہوئے کہتے ہیں اکل الارضی و التلقی ہر کوئی مستقبل و صہ قول

تعالیٰ و ما یفعلہا الا الذین صبروا الا و قبل فی قولہ ما یفعلہا ای ما یفعلہا ویرثہا لا الصابر و الصابر

ترجمہ ہی کے مطابق کیا گیا ہے۔

شے اس مضمون کو تم کہنے سے پہلے ایک بڑی پیدی، مٹ کدوی، خناتم اپنے من میں سے خوبصورت روایات تو لگنے

کی کوشش کرو گے شیطان بھی نہیں سمجھتا کہ کسے کسے اپنی کوششوں کو تیرے کر کے گا۔ وہ بھلا یہ کہہ گا، اگر کتب سے کہتی

وات برہم کی حق پاکاری کا ایک ایسا جیسے بیکو دنیا کے سامنے پیش ہو جیسے کہ کر دل میں اقتدار اس کی طرف کھینچے چلے آئیں

وہ غلام و ملک ہمارے گا اور لہذا ہر وجہ کر کے کہہ کرے کہ میں بات صادر ہو جانے جس کا فتنہ بنا کر وہ تیری سیرت

کی دشمنی اور جادو سیرت کو تم کر کے ایسے اپنے دشمن کے اس وار سے تجھے بھی بیٹھ کر بنا رہا ہے ایسا ہو کر بچنا پانا چاہیے

جب بھی شیطان کوئی ایسی بات تیرے دل میں ڈالے تجھے چاہیے کہ ایک لمحہ صبر کے بغیر اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے

کے لیے استہارہ تاکہ وہ شیطان کے شر سے تجھے محفوظ رکھے۔ تو اس فی کائنات بد نہیں کر سکتا تجھے اللہ تعالیٰ کی مدد و توفیق

کی ضرورت ہے اس لیے ہی بے کسی اور تیری کافروں کرتے ہوئے بڑی ماحولی سے دفاع است کر کے تجھے شیطان کی

سے ماریش سے بچانے وہ تیری دعا است سے لگائے نہیں دے گا۔ وہ تیرے حال دل سے خوب آگاہ ہے۔

فروع یفرغ موعا کاسنی دل میں دوسو ڈان۔ وہ دوسو ہر ایک دم سے انسان گناہ کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے

مَدْعُطٌ مَطِطٌ کہتے ہیں موعا، پہلے کہتے ہیں، فروع الشیطان و موعا و نقضہ فی القلوب پتہ پتہ لایقوسا

مرتب المعانی یعنی (دشمن)

شے اب پھر شرک کے بطلان اور توحید کی حقانیت پر دلائل پیش کیے جاتے ہیں، موعا اور ہر ایک شرک و فحش

لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدْ وَاقِلٌ لِّذِي خَلَقَهُنَّ إِنِّ

موجودہ کر اور نہ چاہ کر بلکہ سجدہ کرو اللہ کو جس سے انہیں پیدا فرمایا ہے اللہ اگر تم

كُنْتُمْ إِتَّاءَ تَعْبُدُونَ ۖ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ

داخلی اس کے پرستند ہو یہ بھی اگر وہ کبر کرنے دیں تو ان کی سمت میں وہ دوسرے جو ان کے

رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۝

رب کے پاس میں تسبیح کرتے رہتے ہیں اس کی شہ و روز سب سے اور وہ میں جھکتے سب سے

وَمِنَ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً ۖ وَذَآ اَنزَلْنَا عَلَيْهَا

اور اس کی آیتوں میں سے یہ بھی ہے کہ تو دیکھتا ہے زمین کو کبودہ کسی وقت جبکہ جو ہے تو مہم آتے

الْمَاءِ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۖ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُغْنِي الْمَوْتِ ۖ إِنَّهُ

میں اس پر بارش کا پانی تو غمر سے غمر ہے اور کھل اٹھتا ہے تب تک وہ تار پھٹ کر جاتا ہے اور یہی وہ

کے موجود ہو رہا ہے جسے تیار ہوا ہے کہ یہ خود کچے ہیں یہ تو اس خالق کائنات کی قدرت و حکمت کی شایاں ہیں۔

جو کام اس نے ان کے پیدا کیا ہے اس کو انجام دینے میں مصروف ہیں۔ رات کو یہ خام ہو جاتا ہے اور صبح کا کہیں پتہ

میں چھتا صبح ہوئی ہے تو صبح آواز شایاں کرتا ہوا خود ہوتا ہے اور پھر کہ گھٹوں سے بوجھل کر دیتا ہے اگر یہ موجود

ہوتے تو یہ وقت نہ جگہ موجود ہوتے ہر طرف دھڑلے دھڑلے ہوتے ہیں لیکن سرنگ کی دھڑکی کی تھڑاٹھ ایک ایک شریک

خدا ہے۔ رفتار کسی کی تیز کسی کی سست ہیں گویا ان احوالات میں بھی بے شمار حکمتیں ہیں جو اہل نظر سے پوشیدہ ہیں۔

اللہ ن کو سجدہ نہ کرو بلکہ اس میں ہی کو سجدہ کرو جو ان کی مالت ہے۔

اللہ اگر کفار اس فعل صراحت کو تسلیم نہ کریں اور جو روئے زمین سے بارہ آئیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بجا نہیں سکتے یہی

واقعیت کو ہی تباہ کر رہے ہیں ان گنت آدمی مرنے والے ہیں لیکن ان کے ایمان کے اس کے بعد دشمنوں کو ہیں۔ نہ جھکتے ہیں نہ

جگہ سے ہیں بلکہ اسی ذکر کو سب پر ہی ان کی زندگی کا انحصار ہے۔

اللہ یہاں سجدہ تلاوت نہ چاہیے بلکہ ان کے نزدیک یہاں کسا اور کئی نذرانہ توبہ کی پر سجدہ تلاوت لازم نہ ہے

اللہ اپنی قدرت کی ایک اور روشنی ظانی لا کر روایہ میں کا مشاہدہ وہ آئے بعد کیا کرتے تھے۔ اھتر روشنی سے

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَيْمَانِكَ

کسی اللہ پر ایمان کہ جانتا وہ ہر چیز کی طرف قادر ہے۔ جبکہ جو لوگ جانتے ہیں کہ میں ہی ہوں سے اس لئے کہتے ہیں اللہ

لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْكَ ۚ اَفَمَنْ يُلْقِي فِي النَّارِ خَيْرًا مِّنْ يَّاتِيْ اٰمِنًا

وہم سے بچے تو سے ہیں۔ تو کیا جو پہلے ہمارے گناہ میں وہ ستر ہے یا جو آئے کا امن و سلامتی کی بات

يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۚ اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۚ اِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۱

قیامت کے دن وہ ستر ہے انہی کو جو کچھ چاہیں وہ کر لیں اور وہ خوب دیکھ رہا ہے۔

اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا كُفْرًا وَآيَاتِنَا تَأْتِيْهِمْ دَغْوًا ۚ اِنَّهُمْ لَكَاِبِتٌ ۚ اِذَا كُنُوْا

بیکہ وہ لوگ جنہوں نے قرآن کو نہ مانا اور آیتیں آتی ہیں تو وہ دھوکہ دے رہے ہیں اور کھینچ رہے ہیں کہ یہ

لَا يَأْتِيهِمُ الْهَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ۚ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ

میں کے روپ میں آتا ہل۔ اس کے سامنے سے اور نہ پیچھے سے کچھ نہ آتی ہوتی ہے

حکمت کرنا چاہتے ہیں۔ بھولنا۔ بھولنا۔ بھولنا۔

اللَّهُ عَالِمُ غُيُوبِ النَّاسِ ۚ اِنَّهُمْ لَكَاِبِتٌ ۚ اِذَا كُنُوْا

اللہ جاننے والا ہے لوگوں کے گھپتوں کے۔ انہی کو جو کچھ چاہیں وہ کر لیں اور وہ دھوکہ دے رہے ہیں اور کھینچ رہے ہیں کہ یہ

لَا يَأْتِيهِمُ الْهَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ۚ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ

میں کے روپ میں آتا ہل۔ اس کے سامنے سے اور نہ پیچھے سے کچھ نہ آتی ہوتی ہے

اللَّهُ عَالِمُ غُيُوبِ النَّاسِ ۚ اِنَّهُمْ لَكَاِبِتٌ ۚ اِذَا كُنُوْا

اللہ جاننے والا ہے لوگوں کے گھپتوں کے۔ انہی کو جو کچھ چاہیں وہ کر لیں اور وہ دھوکہ دے رہے ہیں اور کھینچ رہے ہیں کہ یہ

لَا يَأْتِيهِمُ الْهَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ۚ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ

میں کے روپ میں آتا ہل۔ اس کے سامنے سے اور نہ پیچھے سے کچھ نہ آتی ہوتی ہے

اللَّهُ عَالِمُ غُيُوبِ النَّاسِ ۚ اِنَّهُمْ لَكَاِبِتٌ ۚ اِذَا كُنُوْا

اللہ جاننے والا ہے لوگوں کے گھپتوں کے۔ انہی کو جو کچھ چاہیں وہ کر لیں اور وہ دھوکہ دے رہے ہیں اور کھینچ رہے ہیں کہ یہ

لَا يَأْتِيهِمُ الْهَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ۚ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ

میں کے روپ میں آتا ہل۔ اس کے سامنے سے اور نہ پیچھے سے کچھ نہ آتی ہوتی ہے

مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝ مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ

بہت گنت نئے سب عید سننے کی خوشی ہے جیسے : انہی سماج : ایک بڑی خوشگامی پیروی کو آپ

مِنْ قَبْلِكَ إِنَّ رَبِّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۝

سے پہلے تھے جبکہ آپ کو بڑے دھڑکاہٹا ہوا بیان کے لیے بہت بخشنے والی اور انکسری سمجھیں، اور بالکل غائب ہو گیا ہے اور

جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ لَأَرَبْنَاهُ إِذْ نَسْجِي

اس معاذر کے ساتھ کہ مجھ نے قرآن مجلی میں یہ تو جتنے کہیں لکھا ہے کہ میں نے تجھے اپنی بیٹی بنائے گا، ابھی ہے کہ میں

وَعَرِّقْ مَقْلُ هُوَ الَّذِينَ اٰمَنُوا هُدًى وَ اَشْفَاةً وَالَّذِينَ

اور یہی بات ہے کہ آپ دیکھیں۔ تو ان نام کے دھوکے سے آدابیت اور فساد سے بچیں اور

کہہ سکتے۔ یہ ایسا مجید قدر ہے جس کے تمام اطراف محفوظ ہیں کسی جہت سے اس کے امد کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا۔ گنبد
مگر اس میں گز بڑ کرے کہ کوڑھوں کی اور مردہ ہو سکتی کافی۔ یہ اچھوتوں کے لئے ایک خوب میں مذہبوں کے لئے کی ناپاکوں
کی لیکن معذرتاً کام ہے۔

تو کفار و کفاروں نے ان پر ہر گھم کے اظہار کیا۔ آپ سے پہلے جو رسول شریف سے آئے ان کی اہمیت کے، بھاریوں نے ان پر ہر گھم کے اظہار کیا۔ آپ سے پہلے جو رسول شریف سے آئے ان کی اہمیت کے، بھاریوں نے ان پر ہر گھم کے اظہار کیا۔ آپ سے پہلے جو رسول شریف سے آئے ان کی اہمیت کے، بھاریوں نے ان پر ہر گھم کے اظہار کیا۔

بنت ان کلمہ کا بھی موجب حلال ہے قرآن کریم فصیح و فہمہ والی زبان میں نہایت کیا گیا ہے۔ اس کی آیات باطل و منحرف اور اس کا مفہوم باطل و آشکار ہے۔ لیکن یہ اس میں جوں سے جوتے۔ اور اگر یہ قرآن کسی بھی زبان میں نہ لایا جاتا تو پھر یہ کہنے کے بغیر کیا لائے اور انہوں نے تو عربی اور عربی زبان میں یہ کتاب اس پر نہایت بھاری دلیلی ہے۔ میں کہہ چکا ہوں کہ یہ کتاب ہے۔ دیگر انہیں تو فی حق عرض کو نہ سے کام ہے۔ لی میں ہے تب بھی عرض کرتے ہیں۔ کسی بھی زبان میں نہایت بھاری دلیلی ہے۔ عرض کرتے ہیں۔

۱۰۔ کہہ دیجئے کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ وہ اس کے لئے ایک کتاب بھیجے جس میں وہ اس کی اصلاحات کی طرف توجہ دے۔

لَا يُؤْمِنُونَ فِي أَذَانِهِمْ وَقُرْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى أُولَٰئِكَ

وہاں میں لائے ان کے کانوں میں ہوسوی ہے اور وہ ان پر اس حال میں مشغول رہتا ہے ۔ انہیں

يُنَادُونَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۖ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

گراں نیکو جگہ سے دور کی جگہ سے اور ہم نے عطا فرمائی موسیٰ علیہ السلام، مگر کتاب نہیں

فَاخْتَلَفَ فِيهِ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ

اس میں بھی بہت اختلاف کیا گیا ہے سچہ اور اگر ایک بات نے پہلے ہی سے آپ کے رب کی طرف سے تو راہی، مہل

بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ۖ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

کر دیا، چھوڑ دیا اور ایک جگہ میں مبتلا ہیں انکے پاس میں جسے نہیں کرتے والا ہے جو ایک عمل کرتا ہے

فَلَنَفْسٍ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْنَاهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لَبِيعٍ ۖ

تو وہ اپنے آپ کے لیے اور عورتی کرتا ہے اس کا وہاں اس پر ہے اور آپ کا بہت فریبوں پر ظلم کرنے والا نہیں ۔

إِلَيْهِ يُرْدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ مِنْ الْأَشْجَارِ

اسی اللہ کی طرف لوٹا جاتا ہے قیامت کا علم لے اور میں حق کوئی پہلے یہے ملاؤں سے اور

وَالَّذِينَ كَفَرُوا سَكَتُوا لِصُوتِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ أُمُوتُوا وَهُمْ لَا يَأْتِيهِمْ عِلْمٌ ۚ

پھر سے ہیں اور وہ ہر وقت تک و مشغول ہیں ہی گرفتار رہتے ہیں ۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا سَكَتُوا لِصُوتِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ أُمُوتُوا وَهُمْ لَا يَأْتِيهِمْ عِلْمٌ ۚ

میں نے اس کو شک میں بیٹھ گئے ہیں ۔

سچہ یہاں اللہ تعالیٰ کے علم محیط کا بیان ہو رہا ہے ۔

مَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بُعْلَةً وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ إِنِّي شَرَكَاؤُكُمْ

دعا مل سولی ہے کرتی مادہ اور۔ بچہ سنی ہے اسے علم کے ہیں۔ اور جس پر وہ اپنے بکائے گا کہ کہیں میں بسے شریک

قَالُوا أَذُنُكَ مِمَّنَّا مِنْ شَهِيدٍ ۖ وَضَلَّ عَنْهُمْ فَأَكُنُوا يَدْعُونَ

کہیں گے ہم پہلے ۸ میں کچھ ہیں ہم ہیں سے کوئی بھی شہید کو بی دلی کاشنہ اور اگر ہو نہیں گئے تو سے علی وہ پہلے ہدایت

مِنْ قَبْلُ وَظَنُوا مَا لَهُمْ مِنْ مَّخِيصٍ ۚ لَا يَسْمَعُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ

کیا کرتے تھے اور وہ نہیں کریں گے کہ اب جگہ تھے کی کرتی تھیں۔ نہیں انہیں انسان سوال کی دعا کرے

الْخَيْرِ ۚ وَإِنْ فَتَنَهُ الشَّرُّ فَيَوْسُقْ فَنُوطٌ ۚ وَلَٰكِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا

سے تھے اور اگر اسے کوئی حلیف پہنچے تو اس میں یوسق اور نہ تھیں جو تھیں۔ اور اگر ہم چھٹا میں سے رحمت کی تھی

مِنْ بَعْدِ ضَرَاءٍ مَّتَنَّهُ لِيَقُولَ هَذَا إِلَىٰ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً

سے اس حلیف کے بعد جسے پہنچے ہے تو اسے ہے کی کا سخن میں تھیں اور میں میں میں کیا کہ قیامت نہ ہوگی

سے قیامت کے روز میں سے ہر چاہا جائے گا کہ تھیں سے وہ میں نکرت نکلیں کہ تو میرا شریک ہائے تھیں تھے وہ کہیں ہیں تو نہ نکروا میں گھا اور کہیں گے کہ ہم نے تو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ ہم ان کی مثال پر کر دیے گے کہ ہرگز یاد نہیں۔ یا اس آیت کے اس جہد کا مطلب یہ ہے کہ وہ آج یہاں نظر میں آسکے ہیں میں سے کوئی بھی ان کو آج میں نہیں دیکھ رہا۔

سے جب یہ دعائیں، گئے تھے تھے تو شک کی نہیں ہیں نیزت و بہات کا یہ مطالب کرتا ہے ان کی فرست تھی اور ہے کہ ختم ہونے میں ہیں، تو صابر اور حلیف پہلے تو میرا اصل ایمان جو رحمت و بار رحمت ہے اور اسے توں تھیں کہ اب اس کے بچہ کی کوئی امید نہیں۔

تھے اور اگر ہم اس کو اپنی رحمت سے نوازتے ہیں تو میرے اعلیٰ و اعلیٰ محبوب و عزیز ہائے مائے ہے کہنا ہے کہ میں اپنی قابلیت، ذہانت اور تجربہ کے لحاظ سے اس کا جی حق شک کی رحمت تھیں پر کی ہوئی اور اس سے پہلے ہمارا کیا مانا۔ یہ شک مزاج تھا مجھے قیامت کی بروقت ممکن دینا ہے اور میرے دل و عشرت میں جگہ ڈالنا ہوتا ہے ہلایات تو یہ ہے کہ قیامت آئے گی ہی نہیں یہ لوں ہی میں ہوا تو وہ ڈرتے رہتے ہیں اور اگر بالفرض آج ہی تو میری کو جو

وَلَيْنَ رُجِعْتُ إِلَى رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ

اور اگر میں لوٹا گیا، ہے رستہ کی طرف تو دنیا پر سے بے شکے و پامالگی لڑائی کو کر سکا۔ یہیں کیا ہی ہے میں عزت کو

كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۖ وَإِذَا النُّعْمَا

کریٹا کا وہوں کو بکارت انہوں سے کیے اور ہم سوچیں گے اس میں سخت عذاب اور جب ہم اعلیٰ والے

عَلَى الْإِنْسَانِ أَغْرَضَ وَنَاوِمًا جَانِبَهُ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرْفُ ذُو دُعَاءٍ

میں انسان پر تو وہ دیکھتا ہے، مگر پھر مٹتا ہے اور پڑھتا ہے کہ تمنا ہے اور جب سے عظیم تکلیف ہے تو میں ہمارے

عَرِضٌ ۚ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مِنْ

کہہ لگ جاتا ہے۔ آپ مزید اسے کہو، تم کہے بلا کہ قرآن میں کی طرف سے جو صبر تم سنا، سنا کہو کر کہ

أَضَلُّ مَنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۚ سَتَرْنَاهُمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَ

بڑا وہ گمراہ ہے اس سے جو اختلاف میں بہت دور چل گیا ہو۔ ہم نے انہیں ایسے ہی حجابوں میں ڈال رکھا ہے

فِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَّبِعِنَ لَهُمْ آتَا الْحَقِّ أَوْ لَمْ يَكُنْ بِرَبِّكَ

اور ان کے لیے تسووں میں تاکہ ان پر واضح ہو جائے کہ قرآن واقعی حق ہے شے کیا ہے کافی ہیں کہ آپ رستہ

یہاں و درہت و صلوات کے منصب پر نہ ہیں قیامت کے مذہبی ہیں ہی انہیں قرآن کی سلامتی دی جائے گی اور ان

سبک دہوں کو تو وہیں ہی کر لیں پڑھے گا۔

شے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس قوم کو تو جبکہ دعوت نہ رہے تھے اپنے دہری کی مدد

کے لیے ناقابل ترمیم اور کجی و فتنہ پیش کر رہے تھے۔ لیکن کفار کے لیے آگ کو تھپک لڑھکائی دی و پھر دی

نئی ہے وہ کسی کسی طرح نام رکھتے تھے۔ اسلام کے خلاف ان کے بہت بڑے شدید اور ان کے بارے میں نہایت کیا

تھے۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جب ہا میں گئے تھے تک مار کر دے جو ان کے بھائیوں گئے۔ یہ بھی بھائیوں میں اکثریت ظالموں،

ناچاروں اور خلیفہ سے ملنے کے دعوں کی ہے ان کی یہ مجال کہاں کہ ہمارے نبی کی حد نہ کا تختہ الٹ سکیں۔ جب

جائیں گے ان کو عیادت کر کے کہ دیں گے ایک ظالم میں ان کے حالات میں اسلام کے دشمن متقبل کے یہ ہیں ہی

میں یہ یکتا طاقت میں رہ چکا ہو اسے دئے اور شے پر اپنی قدرت رکھے دئے اور تعالیٰ نے یہ آیت اعلیٰ ازل اور
اس میں ایک ہی جگہ (ازل) میں کے لفظ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ ہو کر رہے گا لیکن واقعات و حالات بتا رہے تھے
کہ اب اگر میں ہو سکتا اس پتھر کی کے ہند ہوئے گا اور صرف کرنا امکان نہیں۔

فرمان ہم اس میں اور خود کی ہدایت میں ایسی کتابیں دکھائیں گے جس کے بعد جس حق کا رواج
الطاف رکھ رہے ہیں۔ عین یقین ہو جائے گا کہ یہ حق اور کچھ ہے اور سادہ سادہ ایک خدا و معنی و شے پر قائم
رہے کے بعد انبیاء و شہداء کے بیان کے پے کر لی جائے۔ یہ جانے کا انتخاب کہ اپنی آواز سے گی انھیں حق ہے
کی کڑی خاموشی سے تیر ہو جائے گی۔ اور پھر گئے غفلت میں گئے وہ ان کے تاریک سینے کو نور ہو جائے گا
تھیں گے۔ وہ ان کے دل سے نور اس دن کے آئے ہیں اب کرنی رہا دی رہی ہیں جب ان کے ہاتھ میں مشعل ہے
ہوئے گئے اور وہ ان ہاتھ میں نور کو یہ رہا کہتے ہیں ایک دوسرے سے سخت ملے جا رہے ہیں گئے ان میں کرا
اپنے ہاتھ سے قرین گئے اور ان سے ان کے آبا و اجداد کے بعد اور ان کی حقیقت ظاہر کر رہے ہیں۔

وہ آیت جنات کرنی کی ہے اس میں اللہ میرے دو فرما ہے

وہ انصاف و ان کے سوا سادہ اور اپنے گھروں سے نکالے ہوئے لوگ کو انصاف تک اور جہوں تک حاصل
ہو جس تک کہ ان کے اور خود سادہ کے یہ ان میں شکست سے مدد نہ ہونے کی اس کا ان کے دوسری جگہ بیان تک بھی
حق و انصاف کا ان کے لئے ہر ایک چھ آئے تھے اس میں قرینہ بیان بھی آیا تھا کہ ایک ایک انسان کو
پڑائی گئے اس کو کھانے کرنی کے درختوں میں کائنات دیکھیں گے لیکن قدرت سے ہرگز نہ دیکھا اس سے ان کی انھیں کھانے
دیں اور وہ اس لئے سخت ایک ہر سو چنے پر ہو گئے۔ ان کو اپنی ہی سورتی کتا تھا کہ جب جب کراہی تاج وہاں کر
نے کر کے سے محنت کر کے دئے رہے گی یہ پھر بھی نہ دیکھیں گے کتا بھی چھوڑ دیں گے۔ کر کے دے کر وہ ہی کلمہ ہوئی
اس پر ناظر خواہے کہ کتا کا یا کرنا تھا اور اس سے ان کے مختلف دھنوں کے پر خاصے دئے دیں کہ کے قریبی تھے
ہوئے تھے ساراں کو یہاں سے کتا تھا یا کتا تھا میں انہی طاقت میں نہیں کہ اس سے کتا کی چیتہ کی کر تک سکے یا اس پر اپنی
ناگہ کی جگہ کر کے پھر بھی لوگ شرف و معہ میں ہر کے ضروری ہر جب حملہ آور ہونے نہ کر سکی اور اس کے شہ
وہمیلان کا راستہ ہو کہ کے عہد قیام جی ہر با ملاقات و محنت کے ساتھ ان کے متبادل میں پھر سکا۔ صرف پکا راستہ
میدان جنگ میں دشمن کو پہلے دیکھتے ہی ہر کو تک فتح کیے جگہ لوگ جہاں گئے وہاں ہر محنت بن کر رہے۔
اس بات کے چہرے سے دست و گھبراہٹ کے ہر کو صاف کیا۔ جو کہ وہ ان کی کلا کی کہ بھوں کو پا رہا نہ کیا اور فرشتہ کی
مدد سے ان کے ہاتھ انہوں کو پہلے دلائی اور ان میں سے پہلے کشن انسانیت میں سارا کی وہاں کے لوگ اپنے
فانچین کے اطلاق میں کے طور پر ان کی سیرت کی بھی دیکھا کہ ان سے اتنے شرف و شہ سے انہوں نے پتا دل نہ رہا
چوڑ کر وہ ان کے انھیں کلا میں تھیں کیا۔ اہی ہادی رہا چوڑ کر نہ فی نیاں کو پائیا اپنے قریب تھیں و ثقافت کو مدح

اِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ اَلَا اِنَّهُمْ فِيْ مُّرِيَّةٍ مِّنْ اِنْقَارٍ

ہر چیز پر گواہ ہے ۝ سو ایہ لوگ کب میں فنا میں ہے سچے

رَبِّهِمْ ۝ اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّخِيطٌ ۝

کے پاس میں شے پوری غور وہ سر پر کر گھیرے ہوئے ہے

میں اور وہ بے شک اور ثبات کو تھا کیا اسلام کے برقی جھنک اس سے بڑی روش و دل ہو گیا ہو سکتی تھی کہ اس کتاب جیسی بڑا یہ عالمی اثر اور غیر تاتہ خود کی جہد میں کا پینٹ کر کے دی کہیں وہ ان کو سازا جہد و جہالت و وحشت کی تمام چیزوں میں لڑا ہو سکتا۔ ہر دم و مکان میں ڈاک کی وہاں کوئی چیز نہ تھی تو جیسے کوئی شے چپ گئی کے چھوڑا جس کے سوا کھانچہ کر لی نہ ہاں نہ اور کسی وہ صبر کر کہ وہ طے کے آتے پ و انساں پیدا کیاں کرے گئے کہاں وہ بہت اور شہدائی کو ایک ایک کر کے اپنے ہاتھ سے دل کیا کر سکتے تھے اور کہاں یہ احساس جہد و وحشت کر وہیں اس میں مسرت کر کے کیم میں اس پر کر کھینچے سے ملک کہتے ہیں جس میں ایک کیز تری کے ان سے دے سکتے تھے یہ فرما تھی ہوا سے کم نہیں ہو رہا ہے سچے پر ہمارے بھاتے تھے کہ ان کی بات ہے ہر ہن کے ہاتھ میں گل بل کر کہ مددی ہے لیکن اس سے بھی زیادہ حیرت دہی یک وسعت و جودت کا دل وہاں تو بظاہر فرما تھی لیکن گہرا تھا۔

اس آیت کا دور رسا مسودہ یہ بتا رہی ہے کہ کتاب میں ہر غفلت میں عروج و حرک دعوت سے رہی ہے لیکن ملک اس میں خود فکر کی رحمت ہو شت میں کہتے کائنات کے دنہ دنہ میں جو جہاد بھی ستر ہے اس سے یہ حال میں گہرا صرف اپنی تھکی ساخت پر جو کرپ میں ہیں جو رکتیں ہو رہا تھیں ہو کر گئی ہیں مسلمانوں کے شرف و عبادت میں پانچ گئے ہیں اور کیا کیا نام انجام دیتے ہیں ان کی جہاد میں ان کاوں کو نہ نظر رکھتے ہوئے جو مسلمانوں کی گئی ہیں خود اپنے کی وضع کلیتہً کو دیکھتے ہیں آجنا ہے کہ یہ کسی علم و حکیم مسی کی تخلیق کا ہے۔ ان کے اندر جو چھوٹی بڑی چیزیں ہیں ان میں خود کر کہیں نہیں کرنا ہے گا رہیں خود وہاں کہ جس کی بات دعوت سے ہے اس کے نیز اور کہنے سے ہے۔

پیارے ذویہ - لوگوں - چاہے - نیک اور بد کی کوئی بڑے سے بڑا انسان۔
 لکھ اے محبوب! ان تم کو وہ رہاںوں کو جو ہدایت پر چلائے کے لیے میں غرض ہاں ہودی اور متقا مت سے آپ شب و روز کوشش فرما رہے ہیں اور میں سنت دھرمی، ملک و کجی اور ہزار ہائی کا طریقہ اصولی سے اختیار کر رہا ہے
 یہ دونوں باتیں ہم جانتے ہیں ہمیں کا شہد کر رہے ہیں ہم آپ کے دشمنوں کو کام کرنے گئے اور آپ کے ہر ملک پر
 کرمت و عذاب کا تہہ و ثانی نہیں گئے

لکھ آج میں بتا رہا ہوں کہ میں کے دل میں قیامت کے بارے میں غم نہ ہوتا ہے وہ کئی ایسا آدمی کی بخش سے رہیں آج

ماتھے ہزاروں دلائل پیش کیے جائیں وہ اس میں لائق امانت ہی نہیں سمجھ کر وہ اس دنیوی زندگی کو ہی سبب سمجھتا رہتا ہے اس لیے اس کی ساری کوششیں ایک ہی نقطہ پر مرکوز ہو کر رہ جاتی ہیں کہ وہ زندگی کے ان اہم وسائل میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے، زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرے اور نوپے سے اونچے اونچے منسوب تک رسائی حاصل کرے۔ اس کے لیے سب سے پہلے شرف انسانی، عزت نفس اور اخلاق عالیہ کی قربانی بھی دینا پڑے تو وہ کوئی عجیب محسوس نہیں کرتا۔ وہ فقط اپنی ذات کو سمجھنے اور اس کو اُتار چا کر کے کے لیے ہر سستی بڑے عطا کر دیکر ہر امانت کی قیمت کے ساتھ نکلیں جاتا ہے۔ لیکن یہ بڑا اہم آخر کار ہٹکا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت سے سرچرہ کا اعجاز کیے ہوئے ہے اور یہ لوگ بھی اس کے علم و قدرت سے باہر نہیں۔ جب وہ علیم و قدیر ان سے انتقام لے گا تو ان میں اپنی ماقبیل معلوم ہو جائے گی۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين شفيع المنيين رحمهم الله
سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين۔
ربنا تقبل مني انك انت السميع العليم رب اور عی ان اشكر لعتك التي نعت علي و
علي والهي ونا عمل صالحا ترصاء واصليع لي لب دريتي۔
ان تبت اليك والى من الصالحين۔

محمد کرم مشاء

لیتہ المجلعة ۹ ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ

۱۳ دسمبر ۱۹۷۲ء

تعارف

سُورَةُ الشُّورَى

نام . آیت نمبر ۴۰ میں شوری کا تلفظ ہے یہی اس سورت کا نام ہے۔ اس سورت میں پانچ رکوع قرآنی آیتیں آٹھ سو ساٹھ کلمات اور تیس چھپائی سو اسی حروف ہیں۔

زعمانہ نزول : سورہ کوئی سے اختلاف تک یہ سات سو تیس میں ہی کا آغاز ختم سے ہوا۔ ان سب کا زمانہ نزول قریب ہے۔ مضافی کی کیسیت اس کی تائید کرتی ہے۔ اس کے معاملے سے چلنا ہے کہ یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جبکہ مکہ کا حال اور خلافت اپنی آسٹا کو تک پہنچی تھی۔

مضامین : حضور پر عالم علی اند علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا تو بل کہ سراپا حیرت و تعجب ہی کہ وہ گئے ان ہی میں کا دامن ہر طرح کی کلاشوں سے آلود ہے ان ہی سے کسی کو منصب نبوت پر فائز کر دیا گیا ہونے کیسے ہو سکتا ہے ان کی اس حیرت کا آثار یہ کہہ کر دیا کہ نور انسانی میں ظہور سے دلنے اگر یہ پہلے ہی ہوتے تو تم انہی منصب ہی حق بجانب تھے لیکن یہ مسئلہ نبوت تمام علیہ السلام سے شروع ہے۔ ان ہی سے کسی کی نبوت پر نہیں اعتراض نہیں اعتراض ہے تو اس ہی برقی و جوشمیری ذوقی ہوتی کشش کو ساحل پر پہنچانے کے لیے آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نبی کا اعلان : اللہ تعالیٰ کی توحید کا انکار اور سب سے شہر مسجدوں کی بنیاد پائے کا جوگ دنیا کا ہمارے قہر نے شروع کر رکھا ہے اس کا تعاقب تو یہ تھا کہ اس کی پست جاتا تھا اور ہر دم برہم ہو جاتا اور قہر رانا و نشان ہی ہوتی رہتا لیکن اللہ تعالیٰ حضور جس سے وہ نہیں ڈرتا جو کہ نہیں کر دیتا بلکہ نصرت دیتے تاکہ تم غور و فکر کر سکو۔

یہ بھی بتا دیا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہوتا تو فرشتوں کی طرح سلسلے انہی ہی کے ذریعہ فکر و جدات و دعوت میں سرگرم ہوتے اور کوئی بھی سرخو اطراف نہ کرتا لیکن اس کی حکمت کا تعاقب تھا کہ انہی کو اقتید و ارادہ کی نعمت سے نواز دیتے تاکہ ان ہندوؤں کی طرف جاننے و دعوت اس کے لیے ہوا ہو جانے میں اس کو اور حقوق کی رسائی نہیں جو لوگ اپنی مرضی سے عقیدہ اور عمل کی گری اختیار کرتے ہیں ان کو اپنے کیسے کی سرچشمتی پسے گی۔

اس حقیقت سے بھی پردہ اٹھا دیا کہ جس طرح وہ قہر و طاقت اور ملک ہے اسی طرح اسی کو یہ زیادہ کہہ سکتا ہے کہ ایک ایسا نظام حیات تجرذ کے جس کی پناہ تم ہادی کی سادگوئی سے سرور ہو سکو جس طرح کسی غیر کو خالق نہیں مانا جاسکتا اسی طرح اس کے غیر اس کی حقوق کے لیے کسی کو مبالغہ حیات مقرر کرنے کا اختیار ہی نہیں دیا جاسکتا۔

تمام ایہا۔ ابتدا سے ایک ہی دی کی دعوت دیتے آئے ہیں۔ انہوں نے انسانی معاشرے میں اخلاق و انتشار کی کبھی حکم رہتی نہیں تھی۔ البتہ ان کے بعد آئے دے اپنی غرض سے اپنی سرداری کا رکھ جیسے کے لیے باہمی تفرق بازی کا آغاز کیا۔ آیت ۱۵۱ خصوصی تو جب کی سخن ہے جس میں دس احکام دیے گئے ہیں۔

نبوت پھر کاردار ہیں اس کے ذیل سے ہیں دولت کا نہیں چاہتا۔ یہ وہی اس دسویں کا تمہ سے کوئی اجر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ ہاں میرا ایک ہی مطالبہ ہے کہ تم باہم شیعہ و شکر ہو جاؤ۔ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو تاکہ تمہاری یہ دنیوی زندگی ہر قسم کی بے حیویوں اور تکالیف سے محفوظ رہے اور تم کیسلی کے ساتھ اپنے رب کی عبادت اور اس کی مخلوق کی خدمت، بجا آئے سکو۔

دنیا کی تقسیم وہ اپنے حکیمانہ انداز سے کرتا ہے۔ مگر ہر ایک کو رزق فراہم فی جہانے تو لوگ سرکش اور باہمی ہوجاتے ہیں۔ اہل ایمان کی متعدد خبریں پہلے بیان کی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ غلبہ خیال کی گروہ اپنے گریو، معاشی اور سیاسی تمام معاملات باہمی مشورے سے طے کرتے ہیں۔ اسلامی ریاست کا یہ وہ اصول ہے جس پر اگر عمل کیا جائے تو اسلامی سوسائٹی میں امن و مطلق انسانی اور دینی شہ کا کوئی قطرہ نہیں رہتا۔

ان کی خبروں میں سے اس غلبہ کو بطور خاص ذکر کیا آیت ۱۵۲ اگر مسلمان ہے طہارت اور بے حیبت ہیں جو کہ خائف اسے جوتیاں ہارنا ہے اس پر ظلم و تشدد و ہمارے کے اور یہ سر جھکانے کا حوالہ ہے اس تذیل کو برداشت کرنا ہے بلکہ وہ انتقام کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب تک ہمارے لئے سے جی نہیں آتا، دشمن پر قابو پانے کے بعد اس کو معاف کر دینا بھی ممکن کا شیوہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہے ہی کو جس مختلف طریقوں سے وہی پہناتا ہے ان کا ذکر ہی کر دینا کہ کسی کو نقصان نہ پہنچے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِأَيِّدٍ خَفِيَّاتٍ

مختار علی اللہ کے اسم سے شروع کی جملہ دعائیں میری سیدھی رگوں میں لکھی گئی ہیں ۵۵ بہت بڑی اور کچھ

حَمْدُ عَسَقٍ ۖ كَذَلِكَ يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ۖ

عظیم بین قوم نے اسی طرح کے حسابِ نجرہ کی دوا دی ہے کہ آپ کی قربت اور ان قوموں کی قربت آپ سے ہے

اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ

گنہگارمہ اللہ جبر و دستہ اندر است و آنچه ای کلمہ بگوید ۲۰ روز چہ در هر روز بخواند ۱۰۰ بار

الْعَلَى الْعَظِيمِ ۖ تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَضَّرْنَ مِنْ قُوَّتِهِنَّ وَالْمَلَكُ

ہے۔ اصل اور حقیقت والا ہے۔ تو یہ ہے کہ جہاں نور ہے، انہیں کچھ سسپنڈ نہیں رہا ہے۔ جسے اور ایسا نہیں ہوتا کیونکہ فرشتے

منہ پر عروبہ غفلت ہے۔ اس کی تشریح اور اُن کی ہے۔

۱۰ حضرت یحییٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ بیٹا تھا جس کی ہانسی سے دو کھانسیں برآمد ہوتی تھیں۔

میں سنا، جوں ویہ نہیں کرے۔ ہاں میں کہہ رہا ہوں کہ کون کون سے چیزیں ہیں جن کو دیکھ کر انسان کے دل میں سنا، جوں ویہ نہیں کرے۔ ہاں میں کہہ رہا ہوں کہ کون کون سے چیزیں ہیں جن کو دیکھ کر انسان کے دل میں

بات چکے گئے۔ ان کے درمیان اچھا ایسا تھیں۔ تاہم ایسا چرچا نہیں ہو سکا کہ ان کے درمیان کسی قسم کے برائے ہو۔

۱۴۰۰

عنه

اسلامی دنیا کی تمام قوموں کا کہنا ہے کہ اگر کسی قوم پر غلبہ ہو جائے تو اس کی ترقی ہو جائے گی۔

تجربہ کاروں کے ہاتھوں میں جو چیزیں سب سے زیادہ قیمتی ہوں گی ان کے لیے وہ سب سے زیادہ اہم ہوں گی۔

میت تجویز کردہ علاج سے مراد کون سا علم اور شہادت ہے کہ اس بات پر حیرت ہے اور ان احکام کو کس قدر غلطی سے

انجمن کے جن کلاس کاہنوں نے جاننا ہے، یہ جو قسمت اس کاہنہ کے کام کو کشش کثیفی کا قوسیدہ کی تعلق احساس

کے مولک ہیں۔ ان کا طبعی تصور ہے کہ ان کی قسمت یہ ہے کہ وہ چرچا میں نہ آئیں، بلکہ وہ کوئی خاص اور بڑی خاصیت نہ رکھیں۔

۱۹۹۰ء میں پاکستان میں ایک نیا دور کا آغاز ہوا۔ اس دور میں پاکستان میں ایک نیا دور کا آغاز ہوا۔

[illegible]

سید امین ۲۴۴۴ ۱۴۱۵

إِنَّكَ قَرَأْنَا عَرَبِيًّا وَتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ

آپ کی عرب قرآن عربی زبان میں تاکہ آپ قرآن میں نذر کر سکتے اور جو اس کے پاس دہاں ہیں اور تاکہ آپ نذر کریں گے

الْجَمْعَ لَا رَيْبَ فِيهِ فِرْقَانِ فِي الْجَنَّةِ وَفِرْقَانِ فِي السَّعِيرِ ۝ وَلَوْ

جہنم کے دن سے جس کی کہ ایمان کہہ سکتے ہیں اور وہ دونوں ایک ہی جہنم میں ہوں گے اور اگر

شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي

چاہتا ہے کہ وہ ایک قوم بن جائے مگر وہ داخل کرنا ہے جس کو چاہتا ہے اسے

اللہ دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ شکوک و شبہات کا نہ ہو بلکہ قطعی پر حق دیتے ہیں اس کے بعد وجہ وہ اصل سے
چلتے پہنچتے اور رکھتے تو حضور کو اندہ ذمہ ہوتا اور وہ ہے افسوس خاطر ہے اللہ تعالیٰ جہت میں سے یہ ہے جب آپ کے نبی
خاطر کیوں ہوتے ہیں آپ پر ان کی قرآن کی کوئی ضرورت نہیں اور ان کے پاس یہ ہے کہ ان کی ہر ایک بات کا اصل حقیقی حق
تھا وہ آپ کے اصل طریق پر ہی کر دیا۔ آپ یہ جانیں اور ان کی قسمت آفتاب وایت ظہور ہو چکا اس کی کرنا ہے سارا عالم
بجرا رہا ہے۔ یہی ہے اب بھی انکو اور غضب کرنا ہے ان کے کھود شرک کے انہیوں میں ناکہ لڑیاں دوسرے میں۔ انوکھیل
انکھیل جو کسی کا خاص امر نہ ہو۔

شعبہ ہے جب سے ان تواریخ میں نے عربی زبان میں آپ پر نازل فرمایا ہے تاکہ کو تمام زمینوں کی اصل ہے اس کے بعد مافوق
آپ ہر وقت نمودار کریں اور اس کے شرف و غریب میں پہلے جسے جسے دیانت تھی وہاں پہلوں ہیں ان کو آگاہ کریں کہ قیامت کا
دن ہے گا۔ خدا نے ان کو اس کے لئے تیار کیا تھا کہ ان کے لئے تیار کیا تھا۔

لے اس روز مافوق کی تقسیم عربی وکی عرب و غیر عربیہ نام اور یہ نام کہ خداوند پر نہ ہوگی بلکہ ایک وہ اعمال کی بنا پر
ہوگی۔ نیکو کار جنت میں اور بدکار جنت میں کی جہنم میں ہوں گے۔

نہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو ان کو بھی راہ کی راہی اور اختیار نہ دیتا جس طرح وہ سری مخلوق ہے چنی وچر اس کے احکام کی
قیل کر رہی ہے۔ اسی طرح حضرت انسان کی اس کے احکام کے لئے سرگھڑ رہتا۔ لیکن یہ محبت الہی سے گواہ کیا کہ اس کی صفت تخلیق
کلیہ شاہکار عمل کی راہ سے نمودار ہو گئے۔ اور ان کی طرح ہے اللہ وہ ہے اختیار نہ کی گزار کر دہی ملک ہم جو اس کے خدا تعالیٰ
نے انسان کو راہ اور عمل کی ایک گرد آلودی حفاظت تاکہ وہ مافوق پر پہنچی ہو تو یہی مافوق سے اندر گر کر وہ گرا ہی پر کار ہو جو تو اپنی
مافوق سے جو لوگ ہایت نبول کریں گے اور کسی کی رو پہنچتے ہیں گے تو وہ قدم بر حضرت مافی ان کی عہد افزائی کرتی ہے گی اور جو
پر نصیب جائے مخلوق وہ غضب کریں گے تو ان کے حال پر بھی دیکھا جائے گا۔ اگر طاقت کے لئے ہیں گے پر وہ مفرجوں کے تو

رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ قَلِيلٍ وَلَا نَصِيرٌ ۝ أَمْ اتَّخَذُوا

دوست ہیں اور جو ظالم کرتے ہیں ان کا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔ کیا انھوں نے ہمارے

مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَالُوا اللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى

اسے چودہ گروہ دوست قرار دیا ہے پس اللہ ہی حقیقی کارساز ہے اور وہ زندہ کرے اور مرے ہوئے کو

ان کی منت سبست نہیں کی جائے گی کچھ ہاتھ نہ آیا دیکھو۔

مطلب ہر وہ شخص جو خدا کو اپنا دوست قرار دے گا اللہ تعالیٰ کی فراموشی کے بجائے اس کی نافرمانی کرتے ہیں
وہ ظالم ہیں۔ ایسے ظالموں کا نہ کوئی دوست ہو گا نہ کوئی مددگار۔ — کئے اتنی ہیں کہ خدا و توانا پر دروغار کو چھوڑ کر جس کو
انھوں نے اپنا کارساز بنا لیا ہے۔ پہلے میں اور تمہیں نہیں کہنا کارساز بنا کر انھیں کیا فائدہ ہو گا جو ایک گڑھی میں بنا سکتے ہ
ان کا کیا بھلا کریں گے۔ انسان کو پہلے کہ وہ اپنی ہستی کو اپنا کارساز اور حلی بدلے جو ہر قسم کی خدمت کا مالک ہو اور وہ صرف
اللہ تعالیٰ کی ولایت ہے جس کی خدمت اور طاقت کچھ عالم ہے کہ پہلے تو مرہ کو کھنڈن میں رہا کہنے کے شکل کا کام لیا
کہنے لگا وہ جیسے کہ وہ کہنے کی طاقت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ موصوفہ ہوں کہی زمرہ میں کہہ کر فرما دیوں
کہہ ہی رہا فرمادے۔ قال الواسطی رحمہ اللہ فیہ القلوب باطنی وریق الا نفس بیا لا مستعد حاصل فرماتے ہیں
کہ جب کسی طرح پر پکا کر فرماتا ہے تو وہ زندہ ہوتا ہے اور جب چاہے تو نفوس اس سے مر جاتے ہیں لیکن یہ سعادت فقط
ان کو نصیب ہوتی ہے جو کہ کئی اور نافرمانی کی روشنی کو ترک کر کے اطاعت و امانت کی راہ اختیار کرتے ہیں جو خود و کبر
کے اندر چھوڑ کر مجر دیار کو اپنا شہر بناتے ہیں۔ مولا ناسخ نے خوب کہ ہے۔

۱۔ شریعت بندش و خوبی میں جبر سید ذرا پھولتی نہیں

۲۔ دربار میں کے شودر سر پر سنگ خاک شومال پر دی رنگ سنگ

۳۔ سان تو سنگ بودی و فرشتہ آسمان و یک زمانہ خاک باش

ترجمہ

۱۔ راست کے سامنے آواز و راست کرو۔ اگلا یہ یاد آئے پیشوا کے پیروں کے سامنے کھڑے کرو۔

۲۔ ہم مدین پتر سر سبز میں جھٹکتے ہیں چاکر تھکے چھوٹے چھوٹے گیس۔

۳۔ لئے آواز اس سلسل قوطی دکھانے والا پتر بند۔ چار ہی بات کو آواز اور کچھ جھٹکے

یہ ٹی بی ہوتی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَىٰ

باری عز و جل کا ہے۔ اور کیا بات میری ہے جس میں اختلاف ہوا ہے اسے اس کا فیصلہ اللہ

اللَّهُ ذِيكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ فَأَطِرُ

کے پروردگار۔ میں اللہ پر سب سے زیادہ تکیہ کرتا ہوں اور اس کی طرف میں لوٹتا ہوں۔ اور یہ کہ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَعَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمِنْ

واللہ آسمانوں اور زمین کا جس نے تمہارے لیے تمہاری نفس سے جوڑنے اور جوڑنے

کے کسی نظریہ کے حق یا باطل ہونے کسی چیز کے محل وقوع ہونے کسی عمل کے نتیجہ اور نفع ہونے میں اگر تمہاری کسی قوم سے اختلاف ہو یا آپس میں تمہاری بات میں نزاع ہو تو تمہاری عقل و فہم سے ہی حل کئے کی کوشش کرو گے تو تمہارا ہمتا ہی ہونے کا اختلاف کی جگہ کوئی بات ہوتی ہے کہ اس بات سے اختلاف کے بجائے جاننے کا اور دیکھنے کے پانی عقل تمام کو نجات دینے کے لئے اپنے عبادہ و عبادت کے فیصلہ کے لئے سرپرست بن کر آگیا ہے جو عظیم ہی ہے اور عظیم ہی اور جبریم ہی ہے اور کریم ہی۔

جس نے وہ نعمت جو عقل و ایمان و دلوں و صفات سے موصوف ہے یہ اللہ تعالیٰ ہے۔ میں پروردگار ہوں میں سے ہے تمام کام اسی کے پروردگار ہیں اور جس کی جگہ کوئی مشکل پیش آئے تو میری کتابیں اسباب و وسائل کے مجاہد میں ایک کر نہیں لے جائیں میں عجب ہی سے اسی کی ہدایت میں رہتا ہوں تم خود دیکھو کہ کیا پائی کسی کے قدم خیم رہی ہے اور فتح و نصرت کا دعویٰ کسی کے سر پر ملے گا۔ اچھے تمہارے وسائل کی کثرت اس لئے وہاں کی نعمت و رحمت کے باوجود پسپا ہو رہے ہو، اور میں اپنی ہے وہ وہاں کے باوجود اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہوں۔ کیا یہ اس امر کا کٹا ثبوت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ہر وہ کسے حلقہ میاں بیت دیا کرتے ہیں۔

جس نے اللہ تعالیٰ کی دوسری صفت بیل کر بیان کر دی ہے کہ بلند ہیں اور پتھریں کا پیرا گئے والو کی دہی ہے اور ان کو ہولنا بارون سے ہلا کر دے دی ہے۔ اس کی قدرت و حکمت کی نزائیں حلقہ ہوں کہ اس نے تمام عالمی نظام کو ہی پیدا نہیں کیا بلکہ زندگی کی ہر چیز میں اس کا دل نبھانے حال اس کے حلقوں کو بند رکھے حال اسی کی بخش سے حق ہی پیدا کر دی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہی میں اس کا نظام ہی قرار دیا تاکہ جب تک فانی کائنات کی ہر چیز بخشنے یا ہوسے اس کی تائید ہی ہوتی رہے اس میں بھی کسی کو نہیں پہونچ سکتا۔ ہر جگہ سے کمال کو پہونچنے دیتی ہے۔

صرف انسانوں کی اور انہیں اس کا نظام نہیں خراب کر کے طریق حیات کی گونا گوں خدمات میں کام لے رہے ہیں

الْأَنْعَامِ أَوْ جَائِذُكُمْ فَهِيَ لَيْسَ كَيْفَلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ

سے ہی بڑے ہمارے وہ چرواہے جو تمہاری بیل کے دوسرے ہیں اس کی مانند کوئی چیز نہ ہے اور وہی

السَّمِينَةُ الْبَصِيدُ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْطُ

سب کو اپنے ہاتھوں سے دھکے دیتا ہے اس کے قبضہ میں ہیں آسمانوں اور زمین کے مقادیر کی لکھنے والی کتاب اور وہی

الزَّمَرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ شَرَعَ لَكُمْ

دین کو جس کے لیے چاہتا ہے اور تم کو جو چاہتا ہے اس کے لیے پختہ ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بقول چاہتا ہے

مِنَ الدِّينِ مَا وَطَى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا

تمہارے لیے دوسری جس کا جس نے حکم دیا تھا نوح کو اور جسے ہم نے بتایا ہے وہی یہاں ہے آپ کی طرف اور جس کا

آپ کی طرف اور وہی یہاں ہے اگر ان کی ساری باتیں سنیں اور انسان کی روزگاروں میں رہتے ہوئے ان کی باتیں سنیں اور ان کے

ایں حکم کے ساتھ ساتھ اللہ کے حکم کی پیروی کرنا شروع کرے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اللہ کے ساتھ ہوگا اور

تیس دن کے گوشہ نشین ہوگا ہے اللہ کی خیر کا وسیع دائرہ وسیع ہے اے اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اور اللہ

اللہ کوئی چیز نہ ہے جس کی باتیں سنیں اور ان کی باتیں سنیں اور ان کے حکم کے ساتھ ساتھ اللہ کے حکم کی پیروی کرنا

کون سے ساری کا اور چھوڑ کر گیس پانہ نہیں مل سکتی وہ سب اللہ کے حکم کے ساتھ ساتھ اللہ کے حکم کی پیروی کرنا

کی حالت بار کو دیکھ لیں یہاں ہے اور کوئی ہے جس کی یہ باتیں سنیں اور ان کی باتیں سنیں اور ان کے حکم کے ساتھ ساتھ

اللہ با وکالت انسان نہیں مایل کسی سے بدشاہوں اور اہل شرارت کی محبت کا دم بھرنے لگتا ہے اس طرح ان کے

ظلم و ستم کا انداز اور روش کھسوت کی سرگرمیوں میں ان کا ہاتھ نہ لگتا ہے وہ ہاتھ نہ لگتا ہے کہ جو حکم وہ کر رہا ہے اور جو کام اس کے

میں چاہتا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس میں لگا کر ان کی باتیں سنیں اور ان کے حکم کے ساتھ ساتھ اللہ کے حکم کی پیروی کرنا

کر رہا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس میں لگا کر ان کی باتیں سنیں اور ان کے حکم کے ساتھ ساتھ اللہ کے حکم کی پیروی کرنا

اور اپنے محبوب سے ملے ہوئے کو دیکھ لیں یہاں ہے اور کوئی ہے جس کی یہ باتیں سنیں اور ان کی باتیں سنیں اور ان کے حکم کے ساتھ ساتھ

کے قبضہ قدرت میں ہیں اللہ کی قدرت اللہ کی قدرت اللہ کی قدرت اللہ کی قدرت اللہ کی قدرت اللہ کی قدرت اللہ کی قدرت

تنگ دست کرنے جو محبت وہ اپنے کسی بندے کو عطا فرما چاہے اسے کوئی جہاد کا خبر ملے اس میں بھی شک نہیں کہ اللہ کی قدرت

وَضَيْنَا لَهُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَ

جمہوریت کی تہذیب پر سیم ، سنی اور عیسائی عقیدہ کو کراسی دن کو ایک شے اور

گناہ چاہے سب کو لڑنے نہیں سکتے اس لیے بندہ بندے سے قتل کا جو حکم ماننے سے قائل ہو جائے گا تو اس کے ذوق و حوصلہ کے مطابق جو تو کو کم و اکثر میں کے وہاں پر حاضر ہو کر اس پیمانہ کیوں اس کے دشمنوں کے سامنے جھک جائے یہ اس کی حق تعالیٰ کی ہدایت لکھی جائے اور خداوند عالم کے اور چاہے رہیں تو وہ کبھی خدا کی کوئی گناہ

کلمہ ہے۔ نہ تعلیم کی طاقت نہیں اور محنت و کوشش کی تابان ہے۔ سب اس میں ترقی کئے نام کو ہے اور نام رکھے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ جس کی تائید اور عمل کے لیے سب سے اولیٰ اصولوں میں سے ایک ہے شمع کے مضمون میں کیے گئے ہیں۔ شمع سن کو دینے پر تکرر شدہ شمع، مظهر، اوضح و مبین کی تفسیر پر کوہ نما، اس کو یوں جاس اور آتش کا گنڈہ شمع کی گنڈہ شمع ایک ہی ہے۔

انٹرویو: کہ وہ اپنے تعالیٰ میں کی جلالت شان کے تہ کہے جو ہے ہیں اسی سے اس دین کو تہ و ریخ اور دین کو رہا جس کا حکم
اس نے دوسرا افضل حضرت نور علیہ السلام کو دیا تھا اور میں پر تپ کہے کہ وہ بلا سہیہ، جدیدہ کی گاہی تھی ہے اور چہ وہ دین
ہے جس کے جیسے یہاں حضرات (امام سوم) اور چہ جیسہ سلام کو وصیت فرمائی کی تھی پھر رسالت کے چہ وہ رشتہ و رشتہ صہ و
چہ نہیں اور العزم رسول کے جیل لقب سے وازہ گیا ہے۔ قرآن پلا اور تازی رسول اور عقیق و ہور و شہر میں شریعت لے دے
یہ جیل انقدر رسول ایک ہی ہوئی۔ وہ ایک ہی نظام حیات کے داعی اور منیع تھے صرف داعی اور شہزادی سے بلکہ اس کے مونس
اور اس کو پر وازہ فرماتے منے کی تھے۔ جیسے کہ ہم نے ایک دو صوفی کی تحریر میں نہیں کی اور اپنے پہنے دوسری صوفیہ ادا ان تہوں
کہنے کے لیے نہیں کہہ کر ایک اور صوفی ایک دین کے لیے کو شکر ہے۔

حلقہ ریت کے کس کس سے کا پتے سے کیا تعلق ہے اس کے متعلق دو قول ہیں۔ یا تو یہ شجر کے ٹھنڈے کا پتہ ہے۔ اس صورت میں یہ ٹھنڈا مروجہ گلابیہ جتنا ہے غلطی کی خبر ہے۔ حکم کے پتے سے کوئی بے حد سوال و جواب کی گستاخانہ کوہ کیا ہے۔ میں کاظم اللہ تعالیٰ سے اس دوری و ملامت سے رنجوں کو دیکھتا ہوں۔ اسی غلطی سے اللہ تعالیٰ نے اس افسوسناک تجربے اور غلو بہرہ و ہر وقت اس سے یہ امر واضح ہو گیا کہ تمام تہذیب کو ہی غمزدگی کا شکار کیا تھا کہ اس دین کو قائم کرو۔ لوگوں کی عقلی و دنیوی زندگی سے رنج کرو۔ تاکہ لوگوں کے اعمال میں ہی دین کے طالب میں نہ مل جائے۔ صرف روافی و محبت دینا اور سدا محبت کے لسان کو زبان کی کہنے دینا ہی اس سبب کا کافی ہے۔ یہ تھا بلکہ ان کی ہمدردی ہی تھی کہ جہاں یہ حکم حیات مانا گیا۔ وہاں سے رنج کیا جائے۔ ہر جہاں پر رنجی سے وہاں یہ اہتمام کیا جائے کہ یہ روافی پذیر نہ ہو۔ ایسے حال میں کہ کثرت سے اس کی پوری پوری ساخت کی جائے جو اس کو عقلی زندگی سے بے دخل کرنے پر منتج ہو۔

یہ نصب اللہ جبرائیل اور سل کی عظیم البرکت مددگیوں کا نصب امین تاجری نصب امین تی است تحفہ فی سادیا

لَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي

تَفَرُّقَ دُائِلِ اس میں بہت گراں گزرتی ہے مگر یہ بدعت میں کی وجہ سے نہیں جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ میں پسند ہے نہ

افضل اصوات و اعلیٰ اشیائے کعبہ کے لیے یہی جانب اللہ متوجہ کیا گیا ہے اور اس میں بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ پہلے آکر دھوا جائے گا۔ ان کے کہنے پر عینیت کو امت کا شکار دیا گیا۔ اور ایک بہت گراں شدہ وقتوں میں اسٹ کے لیے ہفت روزہ کو دیں کہ اگر اسوں نے یہی وجہ سے اور عینیت کو فرقہ بازی کی خبر کو تو یہ قریب قریب وہی کے دیر سے وہ عہد و بارہ ہو سکیں گے۔ ان کا انقاد پارہ پارہ ہو جانے کا ان کی ہوا کمر ہانے کی تہہ نالی سناڑوں میں اس کو توڑ کر تفریق کی بات ہے۔ جس میں ان کے اسطفا کی کوششوں کے باعث وہ دن قائم ہو چکا ہے۔ وہ اس کا ہلے سناکی مشن کو یہ ہفت روزہ اس کا شہرہ یوم ہے ہاں کہہ سکتے ہیں۔ اس کے قرآن کی وہی شدہ حکمت پر خود متفق رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اور خود رسد عالم منی اللہ علیہ وسلم کے واسطے رشادت عالمی انجام دینے ہیں۔ ہے اعلیٰ ہے فرید ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جرت المجاہدۃ بغير عقد خلع ریفۃ لا سلام من عقدہ میں نہ ہفت روزہ ایک ہفت روزہ کے لیے یہی باعث ہے۔ عینیت کی امتیاز گراں اس نے گراں پسند گئے ہے اسلام کا رشتہ آزار پہنچا

حضرت ابی ہاشم فرماتے ہیں کہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسقط علی المجاہدۃ رد تہاں کی نصرت و رحمت کا ہر ہفت روزہ ہے حضرت سید ابی ہاشم سے کہنے کی یہی بات کہ حضرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جرت المجاہدۃ بغير عقد خلع ریفۃ لا سلام من عقدہ یا بعد الشدة والقاہیۃ والصحیۃ والاکام والتطہر والصلوۃ والجماعۃ والمعاشرۃ (رواہ احمد، بیہق، مسند، غفرلہ) جس طرح کہ ان کے لیے میرا بروکے ایسا شیطان ایسی کے لیے میرا ہوتا ہے میرا ہے۔ ان کے ایک ہفت روزہ والے یا دور کے لیے جس طرح کہ ایک طرف ہر حال کے لیے کوئی چیز ہے اور میں میں اس بات سے خدا تاجل کی تم گروہ گروہ ہو جاؤ تو یہ ہر وجہ سے کوئی باعث ہے ہفت روزہ عام لوگوں کے ساتھ رہو۔ اعظمی

نہ نہ محبوب، یہ وہی ہے جس کی رحمت آپ کے لیے ہے جس میں مشرکین کو زندہ آگیا ہے۔ اس دین کو قبول کر کے کا مطلب تو یہ ہے کہ وہ پہلے ہی مسلمانوں کے قریب تعلق کریں جو کہ ایک بااثر و گراں سولے کے کہنے پہلے آئے ہیں۔ یہ وہی ہے خیم رحم و دواؤں میں ہاں کا سناڑو قائم ہے اور ان کے ہر حصے سے فرار کریں۔ ان تمام کو جھٹک کر ہم سے چھوڑ دیں۔ وہ مشرک اس تین کو قبول کرنے کے لیے ہر گز تیار نہ تھے۔

نہ عمار بن شکر یحییٰ کی تشریح کہتے ہیں کہ عینیت احتیاج ای اصطفا میں اس سفر میں یا بن سستیہ کہتے ہیں اجتماع اشقیٰ ی استارہ میں اس کا پسہ کرید و هو مشفق من جہت اشقیٰ و احتیاجہ لعمک۔ جب کہ چیز کو اپنے لیے خصوص کر کے تو عینیت کہتے ہیں جہت اشقیٰ میں سے ہے جہت العارفی الخوض یعنی میں نے عرض میں ہاں میں کرید۔ اس میں عرب) اور افسانہ مخالف اس شکل کوئی تشریح کہنے کے لیے کہتے ہیں۔ والیہ اللہ العبد المذنب

إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ۚ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا

ای حالت میں کوہاتا ہے اور ہدایت دیتا ہے، جو لوگ اس کی راہ پر رجوع کرتے ہیں اور جہنم سے لوٹنے میں لگتے ہیں۔

مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

اس کے بعد کہ آپ ان کے پاس پہنچے، مگر یہ فرقہ نہیں رہی حد کے باعث تھا اور اگر یہ ارکان پہلے نہ ہو چکا ہوتا

انہما علی بعض النہی بتصلیہ بحسبہ النوع من العبد بلا مصلی من العبد وذلك لان یسب دو نوعوں میں بقدر ہر قسم
من العبد یفرقون والشہد آ۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو چاہے تو وہ اسے اپنے پیغمبر الہی سے مخصوص کر کے جس سے میر
سہی کے اسے علیٰ حق کی عینیت حاصل ہوتی ہے، یہ نعمت الہیہ کہ وہ اور وہ عقین اور شہادہ میں سے جس مقرر میں کوہمت ہوتی ہے
اس بات میں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی دھوڑ میں دین کی کوہی۔ را ایک صورت قیاس کے کہ وہ بعض اہل سہادہ کے کسی
کوہے قریب اللہ رحمت کے لیے ہے اور اس کو کوہی حدیث و احسانت سے سہرا دہا ہے، یہ نظم جیم انبیا، اگر کوہی حدیث اور شہادہ
پر کیا جاتا ہے۔ وہ دوسری صورت یہ ہے کہ، انہی برحق سے جو میر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی کے لیے یہی بہت وقت کٹے، جب
کوہی شخص جو اس ریت سے وہ مطلب پر گہر میں ہوتا ہے، یہ شخص دایمہ کے، اللہ تعالیٰ کی طرف میں سہرا دہا ہو چکا ہے تو پھر تو فیجی الہی اس
کی دھوڑ میں کرتی ہے اور اس کا اثر کوہی کے خلیہ میں کھل جاتا ہے۔

محنت اور طاقی، زحمت و زور و دلاور۔ کڑاں حضرت۔ یہ کہے کہ سہرا دہا ہو چکا ہے

تجربہ اگر تو اس کا دل ہے تو پہلے سب سے تجھے حق کے لیے اس کی طرف نہ دیکھو اس تک کہ اگر اللہ تعالیٰ سے یہ مانگ لے کہ
میرے دل کے ساتھ ہے۔

لاہرانی ہی رحمت اللہ علیہ اس کو لیتے ہیں، کائنات الصلوٰۃ میں یہ تجلیہ و تجلیہ اللہ تعالیٰ میں حیرت انگیز اور مہر
اللہ تعالیٰ ہمہ الاشیاء و الحمد یقولون۔ ومن ما اب اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ
من حسبہ و نظری یہی صوبہ کہ اس طرح ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ خود ہی قیاس ہے اور اسے، اپنی رحمت کی طرف کھینچ لیتا ہے جس
میں اس بندے کے اختیار کا کوہی دلی نہیں ہوتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو چکا ہے اور وہ انبیا اور حدیث میں الہی جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف
رجوع کر کے پھر اللہ تعالیٰ اس کی رہائی فرماتا ہے تو وہ میرے جیسے صوبہ کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے۔

اللہ تعالیٰ کو کوہی کا دلی ہے کہ رحمت اللہ علیہ اس کو لیتے ہیں، کائنات الصلوٰۃ میں یہ تجلیہ و تجلیہ اللہ تعالیٰ میں حیرت انگیز اور مہر
اللہ تعالیٰ ہمہ الاشیاء و الحمد یقولون۔ ومن ما اب اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ
من حسبہ و نظری یہی صوبہ کہ اس طرح ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ خود ہی قیاس ہے اور اسے، اپنی رحمت کی طرف کھینچ لیتا ہے جس
میں اس بندے کے اختیار کا کوہی دلی نہیں ہوتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو چکا ہے اور وہ انبیا اور حدیث میں الہی جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف
رجوع کر کے پھر اللہ تعالیٰ اس کی رہائی فرماتا ہے تو وہ میرے جیسے صوبہ کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے۔

مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى لِّقَضَىٰ بَيْنَهُمْ وَلَكَ الدِّينُ أَوْرَثُوا

آپ کے دین کی طرف سے کہ انہیں ایک خدمت سمیت دینے آئی ہو پھر اس کے دین میں سے جو روگ وراثت ہونے لگے

الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَنْ نَرِي شَيْئًا مِنْهُ مُرِيبٌ ۖ فَلِذَاكَ فَاذَعُ

تھے کتاب کے ان کے بعد وہ اس کے حق میں نہ دیکھیں اور غریب ہے جسے اس دین کی طرف سے خدمت ہونے لگے

کسم بزم کر رہی ہو جانتے بوجھتے ہونے غلط ہو رہی تھیں۔ ہر ایک ہر ایک کے انفراد سب کے سب نے تو یہ طلب ہیں۔
تھے ان کے رتوں کا تقاضا تو یہ ہے کہ تیس دن تیس دن کے لئے رہے لیکن آپ کے سب نے اپنی رحمت و رحمت
کے شب نظر اس ایک مقررہ وقت تک سمیت نہ دی ہے اس لیے اس وقت تک ان کی رسی وکیل ہے کہ جو کتنا ہے کہ
اس بات میں ان کی پیشکش ہوش بگھڑا رہیں۔ یہ وہ کہیں پر نہایت جو اور وہ قوم کہ ان کی ہمشعش کا سا ان کریں۔ اور اگر ان
کے یہ ہر دو کی لڑائی عالم ۱۰ دور مقررہ مہلہ تک انہوں نے جسے کی کشش کی تو جب مقررہ وقت آجئے گا تو پھر رات میں ان
کو حرف خط کی طرح شاد ہونے لگے گا ان کا اور دشمن تک ہی رہے گا۔ ان کی عزت تک پہنچے پر وہ اس سب سے لڑائی کو ہی رہے گا۔
تھے یہ کہ کے شرک جن میں گزشتہ قوس کی نہی کے بعد ان میں بھی کتاب کا واسطہ ہے کہ سماعت نصیب ہوں تھی
وہ مثل کے اندر سے ان کے نصیب میں مسئلہ کی کیا یہ کتاب خدا کی کتاب کہ وہ سب سے نہیں۔ غریب فقیر ابو عبد اللہ بن العربیہ
نظری میں تک و شب ہوں میں حق اور سچ پیہ ہوں کو نہیں کہتے ہیں۔ (نظریہ)

گئے عوام ان کی کثیر سے نیت کی نصیب ہوں کہ تھے ہونے لگے ہیں کہ اس نیت کہ یہ تمام اس حالت میں۔ ہر گز اپنی ہامیت
اور اظہاریت کے احاطہ ایک مستقل طلب ہے اور اس کے بقاء و بقاء سے قطع ہر کہہ بھی دیکھا جاسے تو اس کی اظہاریت کا کوئی فرق
نہیں۔ تاہم اس آیت کی نظیر صرف آیت آخری ہے جس میں اسی طرح کے دس احکام ہوں کہ گئے ہیں۔
اب ہر سب سے اختلاف کے ساتھ ایک ایک ہر گز کی وضاحت کی جاتی ہے۔

۱۔ غلط بات واضح تاکہ اس سب سے اس کے ساتھ اس کے خلق ملا کے دوزخ میں پہنچا دیے کہ وہی حد و حد
کی وجہ سے لگاتار ہر دوزخ میں ہر گز نہیں ہو سکتا ہے کہ کوئی وضاحت کا ٹیکہ لگتا ہے اسے جبب۔ آپ اپنی ہی پہلی
اور اس میں ہی تو یہ کہنے کی دعوت دیں تاکہ وہ اس کے ساتھ کہ انہوں میں دوزخ میں جسے ہی ہوں دوسرے کہ ہے کہ اس کا
مشا اب دین ہے جس کے ساتھ ان کا تمام ایدہ و بدل کو دیکھتے ہیں پھر یہ جسے کہ آپ کو ہی دیت کی گئی ہے۔ آپ خلق خدا کو
اسے کہوں کہ خلق کی دعوت دیں۔ اس نظام صداقت سے صرف آپ اپنے خاص فحش ہی ہو وہ دوزخ میں ہر گز شرک و حرب میں ہر گز
جو ہی اس دعوت کی دوزخ سے متاثر نہ ہو کہ جسے قبول کیے وہ اس سے بے غریب ہو گئے۔

۲۔ واستغفر کما أمرت صرف اس دعوت کو قبول کر لیا ہی کافی نہیں تھا اس کو قبول کر کے اس پر نٹ جانا۔ ورجوم

وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ

اگر اسی کے لیے حکمت غائب ہے، آہ تو ان روزوں میں سے نازل کیجئے کتاب کو حق کے ساتھ اور نازل کیجئے میری کتاب

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۝ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ

اور تمہیں کیا سزا دے شید وہ غری قریب ہی ہو۔

لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ

جو ایمان نہیں رکھتے اس کے لئے اور جو ان کو ماننے میں وہ غلط رہتے ہیں س سے ۔ اور وہ ہلکے ہیں

أَنَّهُ الْحَقُّ إِلَّا إِنْ الَّذِينَ يُمَانُونَ فِي السَّاعَةِ كَفَى ضَلَالٌ بَعِيدٌ ﴿١٥﴾

کہا جی ہاں۔ یہ لوگ شک کرتے ہیں فہمست کے شوق، وہ بڑی گراہی میں مبتلا ہیں

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝

فرداں بہت ہر اہل ہے ہے بڑے بڑے روتے ہیں کہ کچا سنا ہے اور وہی قوی اور نرم و مست ہے۔

[illegible]

حقل ہدی کا قصہ اس طرح کہ مراد علی نے غنیمت سے مراد انھیں کو روایات ایک لفظ میں کہ میرا اس کے پیئہ کی غنیمت کہ وہ
 اسے بھی وہ لوگ جو قیامت پر توجہ نہیں دیتے وہ اس کے بعد پراپا ہونے کے لیے بے تاب ہیں ہمارا وہ مذاق کہتے ہیں کہ قیامت جلدی
 ہو جائے تاکہ ہماری ہلکی جگہ تمام چلے جائے اور سب کو پتہ چل جائے کہ حق پر کون ہے۔ ہم یہ سنے وہی کا پرچار کرنے والے قیامت کے
 پہلے گفتار کی یہ حکمت کہ اس پر ہے حتی کہ وہ مانتی اس کے منتظر تھے عدول سے جانتے تھے کہ وہ فیصلہ کنی گزری تھیں۔ بلکہ ان کا یہ کہ بعض
 افراد مذاق تھا جس لوگوں کو قیامت کی تدبیر تھی۔ وہ اس کے تصور سے کسب نہ تھے۔

فقہ عظیم، اللہ تعالیٰ کے واسطے سے جس میں سب سے بڑا حصہ اپنی انھما میں کہ شریعت کہتے ہیں کہتے ہیں، قال ابن الاثیر فی
تفسیرہ الطییبہ والذی جامع لہما الرق فی العمل والضمم بدق نق لنصالح و یصلہا اللہ فی قدرہا
لہ من حدیثہ، یعنی یہاں کہتے ہیں میں نے یہ چیزیں جمع کیں ہیں، واللہم جس میں میں اور شریعت اور کتب جو دیگر زنی اور زنی

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ

کیا ان کے لیے شریک ہیں جنہوں نے مقرر کیا ہے ان کے لیے ایسا دین جس جس کی اللہ نے اجازت میں ہی اللہ

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَفُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ

اور اگر ان کے لیے لفظ کی قسم ہے تو ان کے مقرر کی ہو چکا ہوتا ہو سکتا اور جو خدا ہیں یقیناً ان کے لیے

عَذَابٌ أَلِيمٌ تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُمْ

دردناک حساب ہے آپ دیکھیں گے ظالموں کو کہ ڈر رہے ہوں گے ان کے گناہوں سے جو انہوں نے کئے وہ وہ

وَأَقْرَبُ بِهِمُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَةٍ

ہو واقع ہو کر رہے گئے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ بہشتوں کے باغوں میں

الْجَنَّةِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ

ہوں گے انہیں ملے گا جو وہ چاہیں گے اپنے رب کے پاس سے یہی بڑا فضیل ہے

ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

یہ وہ چیز ہے جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے

اللہ وہ دین جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لیے پسند فرمایا ہے لہذا اس کو مانگتے نہیں اور ان قواعد و ضوابط کی ہر
آن کا حوالہ کرتے ہیں جو رحیم و کریم ہے وہ دیکھنے والے کی طرف سے ہر ایک کے لیے مقرر کیے ہیں جو موت سے بندوں کے لیے دین تو وہ
کمالی قول ہے چنانچہ یہی ہم ان کے خدا ہے انہیں چاہیے کہ ان کے خدا سے گفتگو کریں اور خدا کی پیروی کریں یہی ان کے خدا ہے جس کے لیے ہم نے تو
ہیں نہیں جو انہوں نے یہ کہاں سے لے لیا ہے انہوں نے کوئی اور خدا بنائے ہوئے ہیں اور یہ ان کا نادر کیا ہو رہا ہے
اور ان کے خدا کے خدا کو وہ خدا ہیں یہی پرہیزگاری سے کار بند ہیں مگر ان کے خدا تعالیٰ کے بغیر کوئی اور خدا نہیں
ہو سکتا کوئی اور قانون ملتا نہیں ہو سکتا

اللہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے جس کے لیے ایک ہی مقرر کیا ہے اس لیے یہ بتاتے ہوئے ہیں کہ ان کا کچھ مرغل گیا ہو

اللہ تعالیٰ کے دستانہ عالموں کی جو کائنات ہے اس کا ذکر ہو رہا ہے

قَلِيلٌ وَيَمْنَعُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحَقِّقُ الْحَقَّ يَكَلِّمُهُ إِنَّهُ عَلِيمٌ

اللہ اور مٹاتا ہے الباطل اور حق کو کلمہ اور ثابت کرتا ہے حق کو پہلے ارشاد کرتا ہے۔ یہ کلمہ وہ جانتے والا

يَذَاتُ الصُّدُورِ ۚ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ ۚ وَ

یہ جو کلمہ سسوں میں ہے۔ اور وہی ہے جو توبہ قبول کرتا ہے اپنے سسوں کی۔ کلمہ اور

جہاں پر ظاہر حیرت کرتے ہیں اس کی ترویج فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو توبہ اپنے سب سے ذرا بہتر ہے جس کا اس کے خوف سے ہر وقت ہر مرتبہ ہو جس کی احتیاد کا یہ حال ہو کہ وہ نئی راہ پر اس کے ادنیٰ کے بغیر کوئی خوف بھی رکھتا ہو کہ اس کی سستی سے توبہ کی مانگتی ہے کہ وہ اپنے ملازمہ اللہ کی طرف ملامت منسوب کئے گا۔ پس اگر آپ کا اس سے محبوب اللہ تعالیٰ کے صف سے سزاوار ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس پر نگرانی ہوتی ہے تو ایسا ممکن تھا لیکن آپ کا مقصد توبہ ہے سب کے انوار و تعلیمات کا مبدیہ ہے آپ کے ہاں سے اس میں نفع پیدا ہوتا ہے اور ہم تک بھی ہیں کی جانتا۔

کلمہ اگر یہ کلام حدود کیم کا نازل شدہ ہو گا بھلا آپ سے کفر ایسا تو اللہ تعالیٰ اس کا نام و نشان بھی نہ دیتا اس کو یہ ترقی ہے عروج اگر نصیب نہ ہوتا تو کیا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے کہ وہ اصل کو آخر تک بھڑکتا رہتا ہے اور حالت کئے ہی سنگین کیوں نہ ہوں جن کا اصل بالا ہو کر رہتا ہے۔

اگر اصل و قریب کے باعث اصل کو چھ دو بار عروج نصیب ہو اور اس کی عظمت اور عرض نامتناہی کی وجہ سے حق کو عروج و عروج نصیب ہو جائے تو اس سے نہ اصل حق پہنچتا ہے اور نہ حق اصل کی طرف کچھ عروج حاصل ہو سکتا ہے اس کا وہ انکار کر سکتا ہے باہمت اور حق و جبر کو جبر اور انہوں میں برتری حاصل ہوتی ہے یہ کچھ زمین کے حق اور باہمت اور اسحاق باطل کے پیچھے ہونے کی اصل میں ہو سکتی اس طرف بین الاقوامی سار شمولی سے مسلمانوں میں اختلافی و اشتراکیہ کے لیے ہر راہ کی جھوٹی نوبت کی اگرچہ قرآنی اصل لوگ تسلیم کریں تو اس سے مراد کی برکت کی پجاری ثابت میں ہو سکتی ہے مقرب وہ وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے فتنہ و فتنہ کا ٹکڑا بھٹانے کی اور اس کو دے دے دے اس پر پتہ کار بھیجیں گے اور اس سے ہی برکت کا ٹکڑا کریں گے اللہ تعالیٰ۔

کلمہ ان انکاروں کے گمراہی سے فرم کے دے کہ کچھ یہ بتایا جا رہا ہے کہ توبہ کا وہ عازہ کھاتے ہیں لای پاس ہے آئے۔ اگرچہ توبہ سے توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔

صحت جائز ہے وہی سے کہ ایک امر بنی سبب ہو گیا تھا اور کہے گا اللہ تعالیٰ مستغفرک و اتوبت الیک و کبر۔ اے اللہ میں تجھے معصرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں پس اس سے کبیر توبہ کی اور غار پڑھے لکھ سبب ماننے سے غار پر توبہ نہ کرے لکھنے لکھنے ای سرعۃ اللسان جالک مستغفرک توبۃ الکھامین و اتوبتک تحتاج الی التوبۃ کہ وہاں سے توبہ توبہ کہ اچھوٹوں کی توبہ ہے۔ یہ ایسی توبہ ہے جس سے توبہ کہ اعزوری ہے اس نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین توبہ کیا ہے ؟

هُم يَنْتَحِرُونَ ۝ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا

(مناصب، چاہتے ہیں اور بُرائی کا بدلہ دینی عزت ہے۔ پس جو معاف کر دے

فرمایا ہے ۱۴۸م کانو بیکر ہوں ان میں لے لیا انہم فحقروا علیہم الفساق یعنی اہل ایمان اس بات کو ذمہ پاسند کرتے تھے کہ وہ اپنے آپ کو ذیل و خوار بنادیں بلکہ فاسق اور فاجر ان پر دست و داری کر لیں، بلکہ یہی لوگوں کے سامنے وہ فساد کی چٹان بن جائے اور بدست مغروروں کو کھل کر رکھ دیتے ہیں۔ طبرستانوی نے اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں خوب لکھا ہے۔ وقفاں الیہ مساوی وحکمہ مساواہات الفضائل مہا کراہۃ التبدل و حی لا یتخالف وحکمہ بالاعتراف فانہ یفسا عن عجز المعصوم والانتصار عن عقاومۃ الملحم وللحم عن العاجز معمودۃ وعن المتطلب منہ موم لانتہ اجراء والغیرۃ موریضہ دی فراتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی بنیادی عریوں سے توصیف فرمائی۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کسی کے سامنے اپنے آپ کو ذیل و خوار ظاہر نہ کرے کہ زہد پاسند کرتے ہیں۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ آیت پہل آیت کے خلاف ہے جس میں غلطان اہل کماست بیان کی گئی ہے بلکہ کماست سے یہ پہل آیت ہے کہ باہر در دما دے خود گرد کرے کہ استر ہے اور نہ مقابل دشمن سے انتقام لینا میں حکمت ہے کہ وہ اس علم محمد ہے اور زبردست سے علم مدحوم ہے بلکہ اس طرح وہ ظلم کرنے پر اور زیادہ جری ہو جائے گا کسی نے جواب کیا ہے۔

۱۔ ادا انت اکرمیت الکرم مکنتہ

۲۔ وان انت اکرمیت الشیم قسوها

اگر تو کسی شریف آدمی کی عزت کرے گا تو وہ ذات اعلیٰ سے گوارا کرے گا اور اگر تو کسی کج خلق آدمی کی عزت کرے گا تو وہ اور زیادہ کج خلق ہو جائے گا۔

۳۔ فوضع الشدائی موضع السیف بالعزیز

۴۔ فضعز کو وضع السیف فی موضع الشدائد

یہی جہاں تلووار استعمال کرنا چاہیے وہاں شدائد سے کام لینا چاہیے جس طرح شدت کے موقع پر تلووار کا استعمال سزا آگے ہے۔

۵۔ کیونکہ نظام سے انتقام لینے کی شمشیر تلواریا گیا تھا جو سب تکا کہ ستم لینے والا ہے تو ان کے بدلے اور ان کا ظلم جو شمشیر میں خود قائم ہو جائے اس لیے وہ انتقام نہ دے گا کیونکہ ستم لینے والی انصاف کہ نظر کا خودی ہے حتیٰ زیدی کہ جسے تو یہ کہ ہے حتیٰ زیدی کہ اس پر بھی کہہ سکتے ہیں۔ انتقام کی اجازت سے کوئی اس خطا میں نہ گناہ ہو جائے کہ سب سے کچھ غنیمت کی گناہ ہے جس طرح چاہے وہ اپنے دل کی بیزاری کا قدر ہے۔

إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۖ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

اوجہ و احوال کر کے پیش کیا ہے کہ امور میں سے یہ ہے کہ ہر من کو خدا تعالیٰ نے اس کو جس کا کوئی

مَنْ وَلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهِ ۖ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوْا الْعَذَابَ

کار ہا میں جس کے بعد ۱۰ اور آپ کو دیکھیں گے ظالموں کو جب وہ انہیں کے عذاب کو پہنچائیں گے

يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيلٍ ۚ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا

کہہ رہے ہیں کہ کیا واپس ہونے کا کوئی راستہ ہے ۱۱ اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ ان کے ہاتھ ہوں گے

خُشَعِينَ مِّنَ الدُّلَىٰ يَنْظُرُونَ مِّنْ طَرَفٍ خَفِيٍّ وَقَالَ الَّذِينَ

پر اس حال میں کہ وہ اور اور ہوں گے دست بٹا دیکھتے ہوں گے انہیں سے چھوٹی ۱۲ اور کہیں گے

۱۰ غلام حرم کی نصیحت کرتے ہوئے ہی رشتہ نے کہا ہے قال ایت ما عقد علیہ عقبہ من احسن

امثال ما عملہ ۱۱ یہ کام پر میں کوڑا کر کے لگا ہے تیرے دل کو بھونک رہا ہے ۱۲ ان میں سے ایک اور ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو بھونک رہا ہے ۱۳

۱۴ میں نے غرضت علیٰ کذا ادا امدت فصلہ و قطع علیہ ۱۵ جب تو کسی کام کا قصہ ۱۶ وہ کہے کہ وہ کہتے

ہیں غرضت علیٰ کذا ادا اصحاح و طالع و احب کہتے ہیں العزم والعزمیۃ عقد علیہ عقبہ علی المصداق الاصل کوئی کوئی

قبیلہ پر دوسرا پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ ایت کا غرضت بیان کرتے ہیں طالع و احب علیٰ کذا کہتے ہیں کو بھونک رہا ہے ۱۷

۱۸ میں نے غرضت علیٰ کذا ادا اصحاح و طالع و احب کہتے ہیں العزم والعزمیۃ عقد علیہ عقبہ علی المصداق الاصل کوئی کوئی

۱۹ میں نے غرضت علیٰ کذا ادا اصحاح و طالع و احب کہتے ہیں العزم والعزمیۃ عقد علیہ عقبہ علی المصداق الاصل کوئی کوئی

۲۰ میں نے غرضت علیٰ کذا ادا اصحاح و طالع و احب کہتے ہیں العزم والعزمیۃ عقد علیہ عقبہ علی المصداق الاصل کوئی کوئی

۲۱ میں نے غرضت علیٰ کذا ادا اصحاح و طالع و احب کہتے ہیں العزم والعزمیۃ عقد علیہ عقبہ علی المصداق الاصل کوئی کوئی

إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ

آپ کی طرف ایک ہاتھ لگام پٹے سے ششہ غائب یہاں ہے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے ششہ

وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا تَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ

لیکن ہے شہید، ہم نے یہ ایسا کتاب کر دیا کہ جو ہم دیتے ہیں اس کے حریفوں کی حالت میں ہے مگر اس سے اور ظاہر آپ

دی گئی جس کی کماؤ دی پر وہ پیر طیارہ ہو رہے تھے اسی وقت ملا تھیں آپ کے سب سے شہید کی ایک طرف دی کی یاد پر خوب ہوئی تھے حضور نے فرمایا کہ اس کا سلسلہ ختم ہو گیا آپ خوش غرض ہو گئے یعنی میں کوئی عیب دیکھنے نہ پاتے تھے یہ تمام انیسواں جواب کی شکل میں جو دی ہوئے اس پر آپ کی اس حقو نے طاقت کی دعا کاں بٹشوں میں تکلمہ اللہ الا وحینا ہدیہ پر وہ کام ختم کی صورت میں جو دی ہوئی ہے اسے اور میں وراحت جواب سے تیرے کیا اور جو دی ہوئی ہے کہ اسے تھے اس پر آپ کی اس تقریر اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ظہر انہی کہتے ہیں کہ یہ میری کمر لیا کہ ہم سے مخصوص ہے میں ان سے مخصوص ہوں بالامیدہ علیہم السلام (دعائے اسلامی) ششہ میں دعاء سے عواذ قرآن کریم ہے میں طیارہ دعا ہم کو زندہ کرتی ہے اسی طرح قرآن مجید دوسری صورت ہادیہ دعا کرتا ہے اس سے ہے کہ میں دعا فرمایا گیا کہ ایک دعا وہی کی مذکورہ تمام نہیں ہیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وہی کی ان تمام قسموں کا زندہ ہوتا تھا

ششہ بظاہر اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبوت سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کتاب کا علم تھا ایمان کا تحقیق طلب ہر سب سے کہ کیا آپ کو ہم کو ششہ سے پہلے ہیں کتاب کا علم تھا ہے یا نہیں؟ آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ثابت ہو سکتی ہے؟ جب قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم یہ آیت پڑھتے ہیں وَتِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الَّتِي كُنَّا نَقُولُ لَكَ قُرْآنٌ نَّجْمٌ اِنَّ تَعَالَىٰ حُضُوتِ یحییٰ علیہ السلام کے شوق و جذبے سے یہ کتاب: لہذا کہ یہی تھے کہ ہم نے انہیں علم و حکمت سے شرف فرمایا حضرت ان میں اس کے نور کے مطابق آپ کی ہر ممکن مدد تھی اور ہم نے اسے مدد فرمائی اور یہی ہے حضرت میں علیہ السلام نے گواہ ہیں ہی اعلان فرمایا اللہ جل جلالہ انہی کتاب و حقائق نبیہا و حقائق صارا کا اس کا کشف یعنی میں اللہ کا بعد ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے ہر ایک نبی بتایا ہے اس سے کہجے ہر ایک بتایا ہے جہاں کی میں ہوں حضرت یوسف علیہ السلام بھی کسی نبی تھے کہ جہانوں نے ان کے گھر میں رہنا حال کر کریں میں ان کا اہتمام اس وقت انہیں اللہ تعالیٰ نے یہ شہادت عطا فرمائی اَوْحَيْنَا اِلَيْهِ حَقَّ سِرِّهِمْ هَذَا یعنی ہم نے ان کی طرف وہی کی کتاب انہیں ان کے سر میں رکھی کہ حق اس میں اللہ نے بھیجی میں ہی حضرت لیل سے حزن کیا تھا یہ امت افعال و مقوم مستحق فی انشاء اللہ من انصاف میں اسے پہلے بزرگوار آپ کو جو ہم بتا رہے ہیں اس کی تعمیل کیجیے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آپ کو جو ہم بتا رہے ہیں

اگر ان حضرات انبیاء کو پہنچیں میں میں ہی اس پر گامی غرض کی گئی تھی اور ان سے وہ فیضانِ حق تعالیٰ کا تہہ حاصل ہوئے جو حضرت
 اللہ تعالیٰ پر کمال ایمان کا ہی ثمرہ بنتے ہیں تو حضرت فرزداد عالم اللہ علیہ السلام کے تعلق یہ کیسے فرض کر دیا جائے کہ حضرت کی بیان در
 کتاب کا علم تھا سرور کائنات کی قبول۔ طالع برکت مدد کا صلہ کیا جائے تو یہ بھی اس سلسلے کی گنجینہ کہ ہے۔ حدیث پاک
 میں ہے۔ لَمَّا أَشْنَأْتُ مَعْصَتَ اللَّهِ الْإِزْوَاشِ وَفَضَّلْتُ الْإِنْشَاءَ وَالْعَمَلُ وَشِئْتُ مَعَاكِمَاتِ الْعِبَادَةِ تَقَطَّعَ الْإِزْوَاشُ
 حُرَّتِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ مِنْهُمَا لَمْ تَزَلْ لَمَّا عَمِلْتُ مِنْهُمَا لَمْ تَزَلْ لَمَّا عَمِلْتُ مِنْهُمَا لَمْ تَزَلْ لَمَّا عَمِلْتُ مِنْهُمَا لَمْ تَزَلْ لَمَّا عَمِلْتُ مِنْهُمَا لَمْ تَزَلْ
 اہم کرنے جاہلیت کے کاموں کا بھی دانا دینیں کہ صرف وہی تھے۔ یہاں یہ ایک نکتہ تھا جس نے مجھے کیا یاد پڑا ہے جس نے ان کا قصد نہیں کیا۔
 حضور پہنچیں میں اپنے بچاؤ کا سب کے براہِ کتب شام گئے اس وقت تک کہ وہ سب سے فوت ہوئے۔ اس سے حضور میں اہمیت کی
 عبادت و انجمن تہذیب کے لیے اس نے صورت گرفت و حزی کی تم کھنڈے کے لیے کہ حضور نے اپنی کسی کے اور مدارِ شاد فرمایا
 لائنیں یہاں سے غور تہہ مآب حضرت شینا قاطع ہوا۔ یہاں سے سب اہمیت کی تہذیب کے واسطے کہی
 استامت پر وچو۔ بعد کے تہذیب و تہذیب سے ہے اور کسی سے نہیں۔

انبیاء کے پہنچنے کے اس لمحے کے بعد ہر فرقہ و تہذیب نے خود اپنے نصیبات اللہ عظیم
 و تشریف انوار امداد حق یصلوا العتبات و یصلوا ماصطفا اللہ تعالیٰ لہم بالنبوت فی تحصیل
 الخصال الشریعۃ دون حرامۃ و لا روضۃ۔ چہاں کے ملکات میں ہر گز نہ ہونے لگا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی
 تہذیب نہ دے۔ ان کے طہریں میں معرفت کے اسی پر گئے تھے ہیں یہاں تک کہ ان تک پہنچے ہیں اور اس درجہ کہ
 اللہ تعالیٰ ہر تہذیب کے لیے نہیں بنی ہے۔ وہاں سب مہم میں کمال حاصل کیجئے ہیں۔ انہیں کسی شے اور ریاست کی ہی ضرورت
 نہیں ہوتی۔

ظاہر موصوف فرماتے ہیں الصواب اسے محصور قبل النبوة من الجہل باطنہ و صغارتہ و الغفلة عن شئین من
 ذلک وقد تباہدت الاہل والابرار من الانبیاء بتفرقہم عن عہد النقصۃ مذ ولدوا و نشأوا علی
 التوحید ولا یان علی شریک انوار المعارف و لھن الطوائف السعدۃ و من حالل سیرہم مذ صباہم الی جمعہم
 حقیق کذلک و قرئی، سچ ہے کہ انبیاء کو اس وقت سے پہلے ہی اس بات سے محروم ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات
 سے وابستہ نہ رہیں۔ ان میں ان کے ہاں کو تک ہی بکثرت میں ہمارے آثار و محمد میں ہی سے ثابت ہے کہ انبیاء پہنچیں
 ہی ان میں سب سے پاک ہوتے ہیں اور ان کی عظمت اور اہمیت ایمان پر ہوتی ہے۔ ہر طرف سے ان ایمان پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ
 کے اہل کی ملک سے وہ سب سے ہیں۔ انہوں نے ان کی سیراں کا مطالعہ کیا ہے ان کے نزدیک ہر سچ
 سب حقیقت حال ہے۔ ان میں اس نیت کا معلوم کیا ہے؟ ہر فرقہ نے خود جواب قائل کیے ہیں کہ یہ جواب ان میں سے
 نہیں پسند ہے۔

ما کنت تدعی سادۃ کتب لولا انما علیک ولا الایمان لولا ہدایتنا لک یعنی آپ پر اگر ہدایت نہ ہوتی

تعارف

سورة زخرف

ناظر: اس کا نام زخرف ہے۔ یہ حکایت ۲۵ میں مستعمل ہو چکا ہے۔ اس سورت میں سات رکوع قرار دیے گئے ہیں اور تیس ہزار چار سو حرف ہیں۔

ترجمانہ نزول: یہ بھی ان سات سورتوں میں سے ایک ہے جہاں کی ابتدا حشر سے ہوئی اور اس کا زمانہ نزول بھی اس سلسلے کی سورتوں کے زمانہ نزول کے قریب قریب ہے۔

محصا صلیں: دیکھئے تو قرآن کریم کی ہر سورت کی طرف اس سورت کی ہر سورت کی طرح ہر اجابت کو متوجہ کر رہی ہے جب آپ اس کا مطالعہ کریں گے تو اس سے غفلت ماندہ رہیں گے البتہ چند ایسی آیتیں ہیں جہاں آپ کی خصوصی توجہ کی سختی ہیں:

۱۔ عام طور پر یہاں یہ کہتے ہیں کہ اگر تمہیں کسی انسان کا شکریہ ادا نہ کیا جائے، بجز انا، شکر ہی اور سرکشی کو پناہ بخار بنالیا جائے تو تمہیں اپنے احسان کا سلسلہ بند کر دیتا ہے۔ اگر آپ کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اذراہ لطف و احسان میں اپنی منت اور وہی کے نزول کا سلسلہ جاری کیا تاکہ لوگ جاہلیت کی راہ سے ہٹ سکیں لیکن اس نعمت کی قدر کرنے کے بجائے کفار نے اس کا مذاق اڑا کر شروع کر دیا، چاہیے تو یہ مذاق ان کی ناشکری کے باعث یہ سلسلہ بند کر دیا جاتا ہے۔ اگر اسی کے گپ لہجہ میں انہیں دیکھ کے کہنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ استغاثی کا عدول انہیں کی جانے گی، تمہیں نفس اور شیطان کے رحم و کرم پر چھوڑ سیں دیا جائے گا۔ بکھر قرآن کریم آفتاب ہدایت ہی کرتا ہے۔ مطلع حیات نہ چکا ہے گا تاکہ اس کی روشنی سے فائدہ اٹھا کر جس وقت بھی کوئی شخص اپنی منزل کی طرف بڑھنا چاہے تو وہ بندہ سکے۔ ہم تم سے کہہ دی سرکشوں کے باعث مارا نہیں ہو کر یہ نعمت سلب نہیں کریں گے۔

۲۔ تم خود مانتے ہو کہ آسمانوں و زمین کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے پھر قرآن ائمہ سے بتوں کو خدا کیسے بناتے ہو اور ان کی فرمائشیں کرتے ہو۔ ۱۶ اس وقت کہتے کہ ان کی ہم تو وہی کہہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوتی ہے۔ اس نے کہا ہا تو ہم نے بتوں کو پوجا اگر وہ نہ چاہتا تو بھلا ہماری کیا مجال تھی کہ ان بتوں کی طرف تھکنا کر بھی دیکھتے ہیں یہ یہ احترام ذکر و بکر ہمارے خدا پر کرو جس کے اذراہ و مشیت کے ہم پابند ہیں۔ ان کے اس مطالبے کو یہ کہہ کر رد کر دو کہ یہ محض حماقت اور حماقت ہے۔ اگر ان کی اس توجہ کو قبول کر لیا جائے تو پھر دنیا بھر کے گناہوں کو سنو جو انہیں مل جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو انہیں دیکھتا

زمانہ وغیرہ) ہوتے ہیں اگر وہ نہ چاہتا تو کسی کی کیا مجال تھی کہ وہ کوئی تازیانہ حرکت کرے اور حب خدا کے جذبے سے سب کچھ بھول جائے کہ پھر یہ سب سے کام نہیں لے سکتے یہ جہاں تک رضا و مشیت کا فرق بھی نہیں جانتے۔ بے شک اس جہان میں جو کچھ چاہے اس کے ارادہ و مشیت سے چرہ پاسے لیکن ضروری نہیں کہ وہ اس پر راضی اور خوش بھی ہو۔ اس کی رضا انہی کاموں سے حاصل ہوتی ہے جس کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے۔

۳۔ انیسویں بات پر بھی نعمت اعتراف میں تھا کہ منصب نبوت کے لیے ایسے شخص کو چنا گیا ہے جس کے پاس نہ مال نہ ہے اور نہ رحمان و رحیم کا محبوب و جگر۔ وہ کتنے عزیز و عزیزوں میں دو مشورہ شریک تھا اور طائفہ ان میں سے بڑے بڑے دیکھتے تھے جن کی ثروت و امارت کی گرد و نوا میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ جی کے اثر و امتداد کے آگے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں ان میں سے اگر کسی کی اس منصب پر فائز کر دیا جائے تو یہ وحمت بڑی نہ صرف ہے بلکہ اس کے کرنے میں پہلی حالت۔ ان کے اس اعتراض کو یہ قرار دیا کہ اگر بہت اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اس کو تقسیم کرنے کا انہیں حق کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بستر مانتا ہے کہ اس نعمت عظمیٰ کی اہلیت کس میں پائی جائے اور اس انعام کا کون مختار ہے۔

یہ بھی بتا دیا کہ یہ کتاب تقدس یہ صحیفہ زلزلہ و دہشت جو بہتے آپ پر تازا فرمایا ہے اس کا نزول آپ کے لیے اور آپ کی ساری قوم کے لیے وجہ عروج و شرف ہے اس کی برکات سے نہیں سمجھ سکتے۔ یہ نبیوں و مرسلین کی دنیاویاں و دوزخیاں کی بندیاں حبیب ہوں گی اس کے فیضان سے قافلہ انسانیت کی قیادت کا منصب تمہیں سونپ دیا جائے گا جسے جو جہت سمجھو اس کی تعلیمت کو اپنی ترقی کی راہ میں رکاوٹ مت خیال کرو۔ پھر شرعاً صدر سے اسے قبول کرو اور خوشی خوشی اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔

اسی ضمن میں حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے حالات کی طرف بھی اختصار کے ساتھ اشارہ فرمایا تاکہ ہر مصلحت میں ان کی اولوالعزمی یا حسب تکمیل ثابت ہو۔

عَنْكُمْ الَّذِي كُذِّبَتْهُ أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ ۝ وَكَمْ أَرْسَلْنَا

تم سے اس ڈکڑا دلہن کو اس وجہ سے کہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ۝ کتنے اور ہم نے بھرت پیسے ہی

مِنْ نَبِيِّ فِي الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ

نبی پہنے لوگوں میں ۝ اور میں کو ان کے پاس کوئی نبی نہ گروا کرتا، اس سے کہ

شریعت متواری نہیں کر سکتی یہ عالم ہے میں نے جو نیکو امتیں بھیجیں ان کا یہ حال تھا کہ وہ اس کا حکم نہ مانے۔

۝ نبی پہنے لوگوں میں ہے، اللہ تعالیٰ کو پہلے جہاد سے پہلے ہی ان کی محبت سے اور ان کے حال پر خصوصی نظر عبادت ہے

اس وقت میں اس کا ذکر فرما رہا ہوں جو پہلے اللہ تعالیٰ علیہ السلام کو حکم لکھ کر بھیج کر دیتا تھا، ان کی بدگمانی کہ ان کے پیغمبر

جبرائیل سے اسلام کی حدیث ثابت کرتے، حضور کی ہی زندگی کا یہ حال تھا کہ ان سے تباہی و ترقی کی کوشش نہ کرنا اور جہاد ہی

سے رسول سے شریعت تھی، اس کے بعد جہاد کا حکم اور اس حکم پر ان کی تباہی یا جہاد سے روز پرستوں کی تباہی یا جہاد سے قوم تباہ کیے

یا شکر ان لوگوں سے چشم عنایت پھری جاتی، ان کو ہمیشہ کے لیے نظر انداز کر دیا تاکہ وہ بدی و بدیوں کے سامان اندیشہ نہ رہیں

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں رہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری رحمت میری رحمت، میری شفقت ایسا نہیں کہ جسے کسی جہاد یا جہاد

میں انہیں دوزخ میں دیتے رہیں گے، خداوند تعالیٰ ہی سے انکار کرتے ہیں اور اسلام کو کامیاب بنانے میں عقل و دماغ اس کے تمام

تعمیلوں کو پس پشت ڈال دیتے۔

اس آیت کے حکمت بھی غور طلب ہیں۔

حارہ قرطبی کہتے ہیں کہ سب کوئی شخص کسی چیز سے منہ پھیرے، اسے نظر مارا، گھسے، تو عرب کہتے ہیں قد صریح عہ

صفتاخذ عرضت عہ وقتکتہ (قرطبی)۔

ظاہر ہے ظاہر اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں، ای نہ صلیکھ ولا نصر فکھ وما یجب علیکھ لان کنتم قوما

مسرورین ای لان مسرورکم (لہذا اگرچہ میں نے تم کو مسرور کیا ہے مگر تم کو نظر انداز کر دے گا اور تم میں ان امر سے واجلست سے مطلع نہیں

کریں گے، میں نے تم پر لازمی ہے اور یہاں پہلے کہہ دیا کہ اس کے نوکر ہو، صفتا کے متعلق ظاہر آدمی کہتے ہیں کہ یہ ضرب کا

مصرول مطلق ہے جیسے قعدت جلوس کے معمول لڑاؤ میں ہی قرار دیا جاسکتا ہے، اس وقت صفتا صاف ظہور کے سما

میں جہاد کا دعویٰ ملتا ہے۔

۝ اللہ تعالیٰ پہلے سبب مختار علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے رسول بھیجتے ہیں کہ اللہ کا آپ کے ساتھ یہ ناقول اور اس سے

ظہور اسانی روح کوئی نازل آتا نہیں، جو رسول پہنچتا ہے پہلے ہی سے تمہیں ان کے ساتھ ہی، ان کی قوموں سے اس کی قوم کا برکت دیتا تھا، تم

میں اس کا مستحق نہیں، مگر میرے ساتھ تم، ہمارے بیوقوف و اللہ ابھارا انکشاف (قرطبی)۔

لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝۱۵ اَوْ مَنْ يُنشِئُ

رحمان کی طرف کی ہے تو اس کا چہرہ زرخیز رہے گا یہاں تک کہ اس کا رخسار چمکے اور اس کا دل جس سے جبر جاتا ہے شہتہ کیادہ والی اظہار ہے گا جبر ان

فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ۝۱۶ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ

پرستی سے رہا ہوا لیکن وہ نہ ہوا کہ وقت اپنا نہ مارا نہ تھا نہیں کر سکتی تھے اور انہوں نے غمراہی سے دشمنوں کو

کی طرف اشارہ ہے کہ اپنے لیے تو نہیں کوہنہ کہتے ہیں اور نبیوں کو اندھ قتل کے کہتے ہیں مبالغہ ہے۔
 غمراہ یعنی ان کی وہی حالت یہ ہے کہ اگر ان کو بتایا جائے کہ ان کے اس نبی پر ہوا ہے تو ان کے گھر میں مطلب نام کی ہوتی ہے۔
 چہرہ پر ہوا کی کسی سیڑھی چلی جاتی ہے۔ دل غم و اندھ سے جبر جاتا ہے۔ بڑی میرت کی بات ہے کہ ایسی جس کی نسبت
 اندھ قتل کی طرف کہنے میں انہیں عیا نہیں آتی۔ ان کی بڑی غمی ہے تو گھر میں آتا جا بسند کر دیتے ہیں ان کی چیت
 بیگم نہ کہ مہنر کی نامہ زہرانی عترت سے گنتی ہے۔ ایک عرب حدیث ہے کہ ماہدہ کی اسس جہڑی کو بڑی
 بیانی کرتی ہے۔

مَا أَزِلُّ حَمْرًا لَا يَأْتِيَنَا يَظِلُّ فِي بَيْتِ الْمَلِكِ يَلِينَا

عَصَبَانِ لَوْ لَا ظِلُّ الْبَيْتِ وَالْمَا مَا خَلَدَ مَا أَعْطَيْنَا

یعنی یہ کہ خادما ہر گزہ کر گیا ہر گزہ کہ اب وہ چلتے آتے ہیں اور ساتھ دلی مکان میں رہتا ہے وہ اس لیے
 غصب نامک ہے کہ ہمیشہ کیوں نہیں جیتیں۔ اس پر ہوا کیا قصہ ہے میں چوٹا ہے وہاں ہم جاتی ہیں۔
 شہ ان کی ان قسم کے صوبہ ہونے کو ایک دوسرے خانہ سے بیان کیا جا رہا ہے میں کیاں کو تازہ نم میں جاتی ہیں اور کبھی
 میں اپنا ہوا جامع طور پر بیان کہتے ہیں۔ چپکاتی ہیں۔ کیا ان سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ملکیت خداوندی کے فرائض و نعمت کو
 کو بیانی سے انہم لے سکیں۔ ان میں زور و آواز کو شیر و گستاخ کب میدان میں آتے تھیں اور ان میں جنت و دین کی استعداد
 کو وہ بیان سے حق کا رول الا کر سکیں۔ ایسی بے معرفت ہوا کی اندھ قتل کو کیا ضرورت ہے۔

اس آیت سے علم لے پر مستند اندھ کیا ہے کہ عورتوں کو راز پرستنا جائز ہے۔ حدیث نبوی سے بھی اسس کی امید تھی ہے۔
 عن ابی شریحہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الخمریر واللعاب حرام
 علی من عکروا فتن وحلالا لانا شہا یعنی ریشم اور سونے کا استعمال میری اُمت کے مردوں پر حرام ہے اور
 عورتوں کے لیے حلال ہے۔

عورتوں کو جس سے تعدد و تفریق نہ ہو جو جس سے نہ کر آئے ایک ہی رہا رہی تھی۔ اندھ کیوں کہ اسے
 اس کو باور میں کہ اس سے ابتدا تلو سے عورتوں کے لیے راز کی محافظت واجب نہیں ہو سکتی۔ و ما کام ہفت قرآن ۱۳۵

الَّذِينَ هُمْ عِبَدُ الرَّحْمَنِ إِنَّ اللَّهَ الشَّهِيدُ مَا خَلَقَهُمْ سَتَكْتُبُ

جو رزق دہ رہی کے جسے ہیں، عزتیں ملے گی یہ جو خود تھے ان کی پیدائش کے وقت انھوں نے ہمارے لیے

شَهِادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ۝ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ

ان کی کہ وہی اور ان سے پانچ سو ہوئی ملے اور انکے کہتے ہیں کہ اگر چاہتا اس واسطے ہمیں تو جبر نہیں رہ پڑتے ملے

ملے یہاں کی لغت دنیاں اور دنیائیں حقیقت کے سراسر خلاف ہیں، فرشتے تو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں جو ہر وقت اس کے فکرمیں مشغول رہتے ہیں اور اس کے بول و حکم کی بے چون و چرا اطاعت کرتے ہیں ان کو کلاموں نے خدا کی ریتوں کنا شروع کر دیا ہے یہ کنا ظلم اور کس قدر نا انصافی ہے۔

ملے ایسے نامعلوم اور غریب جہان کا یوں ازما آ کر اس کی کئی دہری تو یہ کیا یہ لوگ اس وقت مر رہے تھے جب اس نے فرشتوں کو پیدا کیا اور ذاتی مشاہدہ کی بنا پر یہ اسی کو نہیں کہہ سکتے ہیں، اگر ایسی بات ہے تو اس پر شہادت پیش کریں۔ ان کی یہ شہادت خبیثہ کن ہمارے کی جب وہ روز قیامت ہمارے مذہب پر پیش ہوں گے تو ہم اس شہادت کے متعلق ان سے پانچ سو کرں گے ان کو جواب دیں گے یہ جی سے تیار ہو رہا ہے۔

ملے اگر کوئی اندیشہ اس غلط فہمی کا شکوکہ دے کہ وہ بڑا بڑا کہہ دے اگر کوئی باہمی اپنی جہالت کو علم و عقل نہیں کہہ سکتے تو انہم کو قسم کا مگر بڑا سوچیدہ جو ہوتا ہے اور اس کے تیر میر ہونے کے امکانات بہت قلیل ہوتے ہیں، وہ اپنی سدا سدا استقلال بہت کو مستویست کی جان نہیں کرتے اور اگر اس کا کسی کی استویست کی طرف متوجہ کیا ہونے تو وہ بات ملک نئے کار وادار ہیں ہوتا۔

اہل کراچی قوم کی صورت حال سے دوچار تھے۔ سب نہیں دیکھا ہوا کہ فرشتوں کی جہالت نہ کی کہ وہ تو خدا کی مخلوق اور اس کے بندے ہیں، یہ بڑی نامناسب بات ہے کہ حقائق کو چھوڑ کر غلوں کی بدگوشی شروع کر دی جلتے تو کہتے کہ ہم جسے اور اسے ایسا کہتے پلے آتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ ہوتی تو ہماری جہالت نہ تھی کہ ہم ایسا کہتے، اس نے جس ایسا کہہ سکتے ہلا نہیں دیا۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ یہ کام اسے پسند ہے یہ دلیل پیش کر کے یہ کہتے کہ انھوں نے اپنے وقت کی معیشت کو اپنی دلیل سے ثابت کر دیا ہے جس کی صداقت میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں، پس اگر اس میں خدا کی کیا جہالت تو یہ دلیل اور حکمت سے بھی کہ وہ اور ضعیف ہے اگر اس میں تسلیم کر لیا جائے تو جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہے تو پھر تو محمد کی نصیحت ہر شب اپنی ہیں علم و فہم کی مشق ہر روز غلوں کی کہ وہ دلی پر ہوتی ہے۔ غلوں، ناچوری، ناگہانی، شک و فہم سے ہر کی جہالت میں اسے دلی و دلوں پر ہوتی ہے۔ ہیں ان کے بیان کردہ امور کے مطابق یہ میں حساب ہے اور ان پر دیکھ کر اس کا حقائق کا حق ہے اور وہی کا انکسب کہہ سکتے ہیں کہ کوئی منطقی پاسیہ کیا ہے اپنی پیش کردہ دلیل کے مطابق ان سب غرضات کو جاننا اور متعین قرار دینے کی عزت کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لٰبِيْهٖ وَقُوْبٰهٖ اِنِّىۤ اَبْرَءُ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝۱۸۰

اور یاد کیجیو، جب کہ ابراہیم کے اپنے باپ سے اور بی بی و بھائیوں سے یہ کہہ رہا تھا کہ میں تم سے جدا ہوں گا۔

الَّذِى فَطَرَنِىۤ وَاِنَّهٗ سَيَهْدِىۤنِ ۝۱۸۱ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِى

اس کے لئے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہ سب سے زیادہ ہدایت دے گا۔ اور اسے ایک کلمہ بنا دیا ہے جس کا

معنی ہے حضور سرور عالم علیہ السلام کے مدنی حرکت و یکسو کے باوجود قرآن کریم کی دلی تائید و اعتراف ہے کہ اللہ کے ہاں
کلمہ کو شکر ہی سے جانتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے باپ و اماں کی پوجا کے لئے تیار نہ تھے۔ اس لئے اپنے آپ کو مذہبی
تقلید کی آسیر و غیروں میں سے بکڑ دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی عرش و عرشہ نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے
اس کے ہاں جو صورت و اہام علیہ السلام کا طریقہ اور پیکر نہیں کیا ہوا ہے کہ دیکھو حضرت لیلٰیؑ نے جب اپنے اسلاف کو اور اپنی قوم
کو راہ حق سے ہٹا دیا تو اسی سے نصیحتیں کر دیتے تھے کہ جو صورت ابراہیمؑ کی اطاعت اور اس کے بنائے ہوئے کلمہ کے
حق اور حرمت گزارو۔ اسی نسبت کے باعث جب محمدؐ میں تیس حرمت و مستحکم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جب
انہوں نے اپنے گمراہ پیشروں کی بدشعوریاں کو اطمینان نہ کیا تھا تو تم ہی آپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے گمراہ آباد و ماسجد
سے اپنی بات کا طعن کر دے۔ گمراہ و مست، آسمان نہیں گر پڑے گا۔ یہ ان آیات سے اشیاء کی بات ہی کہہ رہی کہ اگر تم
عقل و بدشعور سے کام لیا نہیں چاہتے اور تقلید کرنے پر ہی مشرعوں کو تقلید کرنا ہے تو ابراہیم علیہ السلام کی کردہ
کیا خالق ہے کہ عقل کا حسد و رنج بھی لگی کر رکھا ہے اور تقلید کے لئے ابراہیمؑ جیسے صدق شہداء اور ماسجد پر چھوڑ کر
اپنے لوگوں کی تقلید پر اذکار کا نئے پتھر پر اسان کھالے کی کتنی غیبت۔

فتوۃ: مسند ہے اور اس میں مسند کے طور پر مشتمل ہے۔ جامعہ تفسیر، مجمع تفسیر و تفسیر سب مائتہ میں
یہ اس طرح مشتمل ہوتا ہے۔ طرز قلمی نام صحت و برہنہ کا قون نقل کرتے ہیں، قال ابوہریرہؓ وقت نزول مس
حکذا وانا مسہر۔ لا یستثنی ولا یجوز مع لامہ مصدقہ فی الاصل۔ اور ترجمہ: "مسند
مجموعہ تفسیر، مجمع تفسیر و تفسیر سب مائتہ میں ہے۔

۱۸۰ شکر کے ساتھ کہتے ہیں کہ ابراہیمؑ نے تمام سمجھوں سے بیزار ہو کر اس کی تم پر پیش کرتے
ہیں میں صرف اس کا پرستار ہوں جس نے مجھے پیدا کیا۔ وہی مجھے ہماری ہیبت و خجستہ قدم کے گارڈ ہے جسے جنت و جہنم
کی طرف ہر طرف سے ہٹا دے گا۔ اسی عیش و شادی کی طرف سے خوف و ہراس دے گا۔ تم ہی سمجھو کہ کیا کلمہ ہے جو
کسی پریم کے خالق ہیں اور وہ کون ہے۔ کہانی کہہ رہے ہیں اور میں پورے دل سے کہہ رہا ہوں کہ یہ کلمہ ہے جو میرا خالق ہی ہے
اور میرا دستگیر بھی۔ میں اسے چھوڑ کر کسی غیر کی طرف کیوں دوں؟

عَقِبَهُ لَعْنُهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ بَلْ مَكَتُ هَؤُلَاءِ وَابَاءَهُمْ حَتَّى

اولاً دس چھ کاکڑے اور اس کی طرف راجہ جاکر اس کے ہاتھ میں دے دے۔ پھر اس کے ہاتھ میں دے دے۔ پھر اس کے ہاتھ میں دے دے۔

کئی گیلان کے پاس جی اور کھوں کر بیدار کرنے کا طریقہ ہے اور جب یہ اہل کے پاس حق تو وہ کہے گئے کہ تو جاؤ

(Musical notation)



مِنَ الْفَرِيقَيْنِ عَظِيمٌ ۝ اللَّهُ يَلْبِثُ مَوْلَاكُمْ رِجْسًا يَكْتُمُ عَنْ قَوْمِهِ

رفیق جود، اسے روبرو کر کے ہمیشہ بٹھکے بے پرواہہ مشکوٰۃ کھانہ قانونِ کرم میں حصہ مقدماتِ راس کا ذکر کرتے رہا ہے سوہنہ تہذیب

آیت و تفسیر در حقیقت اینها اسرار حقیم بدیده و مقبول آید که حضرت ابراہیم علیہ السلام فرموده است جنتوں کو دیکھو

حق برائت قدم رهنے کی دست فراموشی العقب الذریعۃ می باشد اور دلیل.

جسے میں سے محبوب: آپ فرمائیں کہ کوہِ مرت ویاہِ رخ کے حالات سننا ہے شاد ہے اس طرح اس لئے کہ جو کوہِ مرت کو میں ملے وہاں جاہلیت

محققین و نویسندگان

مجلس ان لوگوں نے عرض کیا کہ اگر آپ کو اختیار دیا جائے تو یہ سب کچھ تو یہ تھا کہ انہیں

پیشتر اور اس کی خفا سزا دی جاتی اور اس کی کیسٹ دیا گیا کہ وہ اپنا لیکن جہادی و حسرت سفاحی کو حسرت دی الدیر و نیو کی جنگ کے ساز و

ماہان سے اور مثلاً دانا سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ حضرت درانکے بھائی کا فی مہتمم اب کوہِ حق جلوہ گرا، انہیں چاہیے تھا کہ

اور اس نوبہ میں جنت اپنے کسی دوا کو نہ دیتی کہ اسے دوسرے رسول کی کیمیا کی حیات افزائی کی نصیحت اس دوا پر دیا جائے اور اس پر عمل کرنے لگے۔

ایہ پختہ ہوئے اور ایک اٹھاسے جاؤ گے حضرت اگیز خط سے تعبیر کیا اور اس پر ایمان لائے جسے صاف صاف اٹھارہ دیا۔

۲۹۔ پہلے تو کعبہ حرب اس بات کو تسلیم کر کے کہ یہ بتیہ نہ تھے کہ کوئی ایسا نبوت کے منصب پر فائز ہو سکتا ہے کہ اسے

فرز کر یا ملے گا یا باور نکلا ہے تو میرا من منصب کے لیے کسی ایسے شخص کا انتخاب ہونا چاہیے جو انوارِ رسالت کا ایک چمکدار اور عالمگیر

اس کا جواب میرے دل میں تھا۔۔۔ اس جنگ کے دو مشنوں شرفیہ، کہ جو طاقتوں کے لیے تھے تو مارا دیا اور مارا دیا۔

[illegible][illegible]

بَيْنَهُمْ قَعِيشَتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

ان کے دریا میں رہا ہوا بہت گراں آدمی زندگی میں ۱۰۰ اور ہم نے ہی بچا کر ہے جس کو بعض پر مر تب

ہیں۔ منصب نبوت کے یہ ہیں جس کے کسی کو منصب کا اپنا یہی نشانہ ہوگا اس کی راہ میں سے جلی ہو نہ موت کو روز قیامت کے لئے اور اس کے حکام کے ساتھ تہنیت نہ کہے چنانچہ ولید بن مغیرہ سے مروی ہے کہ اس نے کہا سو کاں مایا بقولہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حقاً لعنہ علی او علی بنی حصوہ۔ میں جو کہ یہ کہہ رہا تھا کہ یہ تو یہودیوں پر ہوتا ہے یا یہودیوں کے سرور یا ہادیوں کے سرور پر ہے شک اس بد نبوت کے افسوس کا حامل ہے کہ میں تین ہفتے تک کئی عظیم فضیلتوں کی اس ذات عظمیٰ کا تحمل نہ کر سکتا۔ وہاں منصب علی کی یادگاریں ہر جگہ سے محسوس ہوتی تھیں لیکن اسے کفر و غفلت کا جو سیدہ قہلے مقرر کر کے کہ کہ یہ وہ وقت ہے بد بختوں کا کہ سات بات بجا نہ آئے مگر جو اس کے ساتھ ہوا اس کے ساتھ ہوا اس کے لئے حکمت و برکت کا یہ سپر میں بلکہ اس کا سیار یہ ہے کہ ولید بن عمر کی لاشوں سے پاک ہو کر رہے والے اور میرت آفتاب سے تابعت ہو جو حرم و حرم کا یہ عالم ہو کہ مصائب و کام کے چار ٹٹ پڑیں تو وہ گھبرائے اور پسپا ہل گیا کہ کہ بلکہ بے سکون ہو کر اس کے ساتھ منہ کن منہ کی طرف بڑھتا چلا ہوتا تھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ رحمتا علیہ کیجئے ہیں، فان الرسا قس منہ منصب عظیم لا یبق الا عظیم ولہ ولہ لیسوا انسانا ربہ روحانیہ قیامت میں عزم النفس بالغضبطی والمصاقل والکسلات القدمیة وکمال الاستعداد لقتلہیات الدنایة والصفاۃ لالقرنہ بالرخاۃ الدنیویة۔

ترجمہ ایمکار سالت ایک منصب عظیم ہے، جہاں تعالٰی کی طرف سے دی جاتا ہے اور یہ کسی غیر ہمتا کی کوکسز دوسرے کلمہ نہیں سمجھتے تھے کہ ایک مدد ملی ہے۔ اس کے لیے عزیزی ہے کہ اس خصال صدیقی کا حکمت کی طور پر اور اس میں مذاقی اور صدیقی تہیہ وہ کہہ داشت کہ نہ لال استواء ہو، و نیوی ربیب و نریست اور ملو صدیق کی سال کوئی اہمیت نہیں۔

تسلط نہایت اور ملت احمد قادیانی کی خصوصیت تریخ و ملت ہے کیا یہ رنگ اس کے رحمت کے خزانوں کی تقسیم پر منحصر ہے۔ میں کو چاہیے کہ میں دیکھ دوں کہ میں کو چاہیے علوم کہدیں۔ شیعہ کا یہ عقاب ہے اور خانیہ شیعہ و حجاز میں ان کی پند و پارسہ کا کہ وہ مل ہے۔ اس کے محکمہ اور ہے۔

یہاں دو مدت جس پر یہ فوجیں خیر ملتے، وہ جس کو یہ نبوت کی اہلیت کے لیے بیداری شرط قرار دیتے ہیں یہ بھی تو ہم ہی کے ان کو
حاصل کی ہے اور اس معاملہ میں گروں غلطی اور غلطیوں ہیں۔ کسی کو ترک کیا، کسی کو رجز کی کو جہان نصرت و توان بخش دی، کسی کو کسی حدادت
اور کسی بنوہی کمال حفاظت دیا، کسی کو انجیل و احکام کی تعلیم دی، کسی کو یہاں سے انجیل کے دشمن اور یہاں سے دشمن کو حل کرنے کی
خاصیت بخش دی، کسی کو مدت دی، اندک کسی کو کام دیا، اور اس کا یہی معاملہ ہے جو اس کے دیا تاکہ نصرت کے سدا ہر روز میں پوری ہوئی رہیں۔
اگر سب ماضی ماضی کی جتنے تو کہہ گا ہوں میں تو رفتہ رفتہ یقین ہی کو چاہتا ہوں کہ ان میں کام کوئی نہ کرنا اگر سب لوگ مختلف ہی
صلاحیت کے بلکہ جتنے تو تمام کس کا کرتے۔ اگر سب سے شاعر جتنے، خواہ وہ رفتہ رفتہ شاعری جتنے تو ساری دنیا میں مشاعرہ تو ہی

الْقَرِينُ ۖ وَلَنْ يَنْفَعَكُمْ الْيَوْمَ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنْكُمُ فِي الْعَذَابِ

[illegible]

مُشْتَرِكُونَ ۚ أَفَأَنْتَ تُسَمِّعُ الضُّمَامَ أَوْ تَهْدِي الْعَمَىٰ وَمَنْ كَانَ

حصہ چار پر ۴۵ کہتا ہے کہ آج کے عیسائیوں کو یا رادک اجاتے میں اہل حق کو اور اہل حق کو

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۖ فَوَاعِظُهُ يَكْفِيكَ فَاتَّامِنُ مِنْهُمْ مُنْتَظِمُونَ ﴿١١﴾

کمل کھڑی ہیں تیرا ہے پس کریم کے عاتیں آپ کو داس دال سے توہرگی بھان سے دل میں گئے یا ہم

نُزِيلِكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ وَأَنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُونَ ﴿١٧﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَا

انہیں کھانسی کے دو مناجات ہیں، ان کے ساتھ کچھ اور بھی ہیں مگر یہ پوری طرح قاصر ہیں۔ شکلہ اپنی جہل سے کہنے رہے ہیں۔

آئیے اس خود ستانی اور خود غیور میں رہنے کی خاطر ذرا سب سے بہتر دوست کی ایک شام درتے ہیں۔ ہم نے یہاں پہلے سے
 بہتر اور اس سے بہتر کوئی بھی نہیں دیکھا۔ خدا کے لئے جو کچھ کرنا چاہتا ہے، وہ سب کچھ کر لیتی ہے۔ ہمارے دوست نے ہم سے
 کہی کہ کوئی روحانی چیز، نہ پشیمان نہ ہو، کہہ سکتے ہیں اور اپنے اس دوست کے ہاٹ میں یہ وہاں پہنچنے سے پہلے اس کا اشارہ
 یہ کہتے ہیں۔ اس کے ہاٹ جب وہ ہے آپ کو کہہ سکتے ہیں، مگر جو ہاٹ میں تو فریاد ہوتی ہے، ختم ہوتی ہے اور کہتے ہیں۔
 یا لیت بیٹنی، یا گائش۔ میں نے اس کو کور کیا، جو کہ گائش، میرے اور اس کے درمیان تانہ تانہ دوری ہوئی تھی، مشرق
 اور مغرب کے درمیان سے۔ اس پر یہ کہتے ہیں، کوئی اور یہ تیرا تھی، کہہ سکتے ہیں۔

حکومت اب ٹورسٹ پکارتا ہے۔ اسی میں سب سے بڑا کام ہے جو عوام و خلیفہ کو دے سہ۔ اب کہہ سکتے ہیں جو نہیں جانتے تھے وہ اب جانتے ہیں۔

لکھنے سے محسوس ہوا ہے کہ اس سے نہ نہیں افسوس کہ دیکھیں آفتاب چمکتا ہے نہیں کیا وہ کائنات کے کچھ دنیا بھر تو رہی ہے ایسے ہی
کے دور میں گھسپ اور میری راستہ چمک چکی کہ وہ اس صدمے سے جسے ہم نے محسوس کیا وہ اس کی ایک ہی بات ہے کہ ان کو نہ سنا اور نہ
ہمایت کو تو نہیں کیا۔ گھسپ ان کی جہاں نصیبی پر غمزدہ نہ ہو۔

۱۲۰ ہر جہاں کہ سر ہو ملک، ہر اس جگہ کو جی کشت مل کا پی نہ ملے گی، لیکن اللہ تعالیٰ کے مدد سے ہر ملک کے مطابق جیتے رہے۔
اس لئے ہر کام کے لیے ایک مناسب وقت مقرر کر کے رکھ دے، وگرنہ کبھی بچے نہ پنے فیصلوں کو برعکس کار و کھل میں تبدیل نہ ہائے
۱۲۱ ہر شے میں ہر ازی تو دو کوسے جیسے یہ اندیشہ ہو کہ ہر عیب و نقائص سے نکل گیا، پھر اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ کوئی یا کوئی خدشہ نہیں۔

يَا لَذِي اَوْحٰى اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنَّ لَكَ لَدُوْلَكَ

اس (ذوال) کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے بہت شک آپ سید کی راہ پر ہیں شک اللہ شہید ذوال

وَلِقَوٰكَ ۚ وَسَوْفَ تَسْكُوْنَ ۝ وَسَلُّ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

آپ کیلئے وہ آپ کی قوم کیلئے اور رشتہ داروں کیلئے بہت شک میں ہو گا کہ وہ آپ پر ہیں ان سے جس پر ایمان لے آپ سے پہلے

کسی سرکش کو کئی ذلیل ہے اور وہ اس میں غصہ میں تھا ہر کتا کی طرح جو جلتے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی حیثیت ایکس پر تو

سے ہی کہ ہے
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو فرما رہے ہیں کہ ان کفار کو سزا دے گی اور مردہ کی لیکن ہر شخص کو سزا دینے کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ یعنی تو آپ کے سامنے کیفر کردار کو ہی مانیں گے اور جو کی ہاں گئے ہیں آپ کے دجال کے ہر خطاب کے شکم میں کس دیا ہونے گا۔

شک اسے پہلے دشمن آپ ان کی شر گئیوں کا کوئی اثر قبول نہیں جو کتاب ہدایت ہم آپ پر نازل فرما رہے ہیں اس کو بڑی مہربانی سے غماز رہیں بلاشبہ آپ راہ راست پر گھری ہیں۔ کیا یہ آپ کے قدم پر ہے۔ آپ کے دین کو علم نصیب ہو گا۔ آپ کا کتاب حکمت ہمیشہ ہمیشہ کا رہے گا۔ نا لایاں اور مردہ میں غفلان لوگوں کا تھیں ہیں جس سے تیرا امن چھوڑ دیا تیرا ذات اور کے بغیر کسی اور کو ہی حقیقت کار کرنا پ۔

شک ذوالکامیابی اس شرف عظیم ہے۔ علامہ آوی فرماتے ہیں وہ حکمران ای شرف عظیم و ذوال العالی میں یہ قرآن مجید کو قبول پذیر نہیں یہ ای محنت ملے گی کہ آپ کے لیے گناہ باعث مدد و شرف ہے اور آپ کی امت کے لیے بھی ہر ای انتظار و انتظار سے کیا پادشاہت دہانی جس کی کوئی نہ ہوئی مظلوم اور مظلوم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب اللہ تعالیٰ کی پادشاہت دہانی کی شان رفیع کا کون اعانہ لگا سکتا ہے اور جس امانت کو یہاں تھا ہر امت رحمت خدا کا لفظ اس پر شک کے جتنے بھروسے کرے بجا ہے

شک امت محمدی علی صاحبہا افضل صلوٰۃ و علیہا اجر کہ وہ دوری کا اس اس دلیا جا رہا ہے یہی یہ وہ ہیں تمہیں اس لیے میں دیا گیا کہ اس سے تم صرف اپنے قلب و نگاہ کو روشنی کرو جو کہ تمہارا حق ہے کہ جہاں جہاں اندھیریوں نے اپنے نیچے گھاڑ رکھے ہیں وہاں چھوڑ دو اس نور سے وہیں اٹھا کر دو۔ ہم تو اسے اس کے ہاتھ میں پوچھیں گے اور اپنی طرح باؤ پر کس ہو گی۔
شوخی قسمت ملاحظہ ہو آئی صحت یہ ہے کہ سب سے زیادہ اہمیرا وہ ہیں جہاں عالمی قرآن کی بستی ہیں یہ عالمی پناہ گی،
اخلاقی انکشاف اپنے عروج پر ہے کہیں کہیں مشرت کہہ آدیں اس کے کہیں جس طرح مغفرت و انصاف اس کی رو میں ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں کل ہم کیا نہ کر جائیں گے؟ بلاشبہ یہ کہہ کر کہیں ہر گاہ اتنی دنیائی کے باوجود محبوب خدا کے واسطے شفاعت کر کر سکیں

وَأَطَاعُوهُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ فَلَمَّا أَسْفَوْا كَانَا اتَّقِمْنَا

سورہ اس کی پہلی کہلے کی درحقیقت یہ آدمی ان لوگ تھے ۱۰۰۰ ہر سب اسلئے کہ یہ آدمی گنہگار تھے

مِنْهُمْ فَأَعْرِضْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ۝

۱۰۰۰ انہیں ہم نے اجماع کر دیا ۱۰۰۰ اور بنادیا ہیں پیش رو اور کہ دوست پیوں کے ہے ۱۰۰۰

وَلَمَّا ضَرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ وَ

۱۰۰۰ اور جب بیان کیا جائے کہ مریم کے درد ۱۰۰۰ میں کمان توں کی قوم اس سے ٹوڑ دے گا پادشہ اور

ابن احوال واستغفیر کی توبہ کرتے ہوئے کہتے ہیں ۱۰۰۰ متعلق قوم ۱۰۰۰ فاستعمل قومہ ۱۰۰۰ اپنی قوم کو امتیاز دیا اور

پہلی بھی پہلی باتوں سے انہیں دھوکہ دیتے ہیں ۱۰۰۰ گھیب ہو گیا ۱۰۰۰

۱۰۰۰ وہی قوم اس کے دھوکے میں آگئی ۱۰۰۰ ہوں نے ان کا کفر و شرک کو دیکھا اور وہ اپنی قوم سے انہیں غلامی کی

۱۰۰۰ نیک شہادت ان کے ہے ۱۰۰۰ اگر ان کو دیکھو کہ ان کے ہاں ان کی حالت کا یہ ہے ۱۰۰۰ ان کے ہاں ان کے ہاں

۱۰۰۰ ان کی قوم اس کے دھوکے میں آگئی ۱۰۰۰ ہوں نے ان کا کفر و شرک کو دیکھا اور وہ اپنی قوم سے انہیں غلامی کی

۱۰۰۰ نیک شہادت ان کے ہے ۱۰۰۰ اگر ان کو دیکھو کہ ان کے ہاں ان کی حالت کا یہ ہے ۱۰۰۰ ان کے ہاں ان کے ہاں

۱۰۰۰ ان کی قوم اس کے دھوکے میں آگئی ۱۰۰۰ ہوں نے ان کا کفر و شرک کو دیکھا اور وہ اپنی قوم سے انہیں غلامی کی

۱۰۰۰ نیک شہادت ان کے ہے ۱۰۰۰ اگر ان کو دیکھو کہ ان کے ہاں ان کی حالت کا یہ ہے ۱۰۰۰ ان کے ہاں ان کے ہاں

۱۰۰۰ ان کی قوم اس کے دھوکے میں آگئی ۱۰۰۰ ہوں نے ان کا کفر و شرک کو دیکھا اور وہ اپنی قوم سے انہیں غلامی کی

۱۰۰۰ نیک شہادت ان کے ہے ۱۰۰۰ اگر ان کو دیکھو کہ ان کے ہاں ان کی حالت کا یہ ہے ۱۰۰۰ ان کے ہاں ان کے ہاں

رَبِّي وَرَبِّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ

میرا اُمی نہیں ہے، رقیبہ! اُمی وہ ہے جس کی عہدت کیا کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ پرانتھاف کہنے کو کہ گئے

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ قَوْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ

دکان کے گرد و پیش میں میں جاگت ہے عالموں کے لیے دروازہ حجاب کے دھ

الْيَمِّ ۖ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ

ہے۔ کیا یہ لوگ مسلمان بننا چاہتے ہیں؟ اگر نہیں تو ان کے لئے اسلام کی دعوت کی ضرورت نہیں ہے۔

لَا يَشْعُرُونَ ۖ الْآخِلَاءِ يُؤْمِنُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوًّا إِلَّا

غیر ملکی نہ ہو۔ کہے دوست اس اور ایک دوسرے کے دشمن ہیں گئے پرانے کے دوستی اور

الْمُتَّقِينَ ۖ يُعِيدُ لَكُمْ يَوْمَ الْيَوْمِ وَلَا تَأْتِيكُمُ الْمَوْتُ وَلَئِنْ تُمْرُقُوا عَنْ آلِهَتِكُمْ إِصْرَ كَسْفٍ ۚ إِنَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ مُغْفِرُونَ ۚ

۴۔ تیار ہوا، اس وقت کے سب سے پہلے کے بعد، آئی ایم پی کوئی خوف نہیں اور دم دہی غرور ہو گئے۔ (ص ۱۰۵)۔

تھے یہ تو آپ نے کیا نہیں فرمایا کہ یہ بہت ہی عجیب طرح کی فتنہ ہے کہ اگر زیادہ دیکھو تو آپ کو اس کا راز معلوم ہے۔ اس کی عہدیت گناہی وہ بہت ہے۔ آپ نے اس کی فتنہ کو چھپے ہوئے میں فرشتوں پر عجیبہ گدی جھڑی وہ قتل ہونے والے تھے۔

شائعہ الہی کے بہرے متعلقہ اس کی تفصیل سے کہ ہے، تاہم ہر شیعہ القرآن میں ہر ذیل صحت اللہ تعالیٰ کے لئے، القرآن میں ہر

آیت ششم: چهارم

۱۰۔ تیاست کے ذریعہ کے ساتھ یہاں چائے کی دکانیں اور دھندلے گھر بنائے گئے ہیں۔ اگر اس کے حقے کا ضابطہ ملے گا

دست پر سطر لکھ دیا جانے۔ وہ ایک دوسرے سے غور جاننے کی کوشش کریں گے لیکن دوسرے عجیب لڑی کا اعلان کریں گے۔ یہیں وہ لکھ

جیو سیرنگا رہتے اور عمر بھر ان فصلوں سے فائدہ نہ رہنے کی بددعا اس کے بعد بھی وصیت ہے کہ چنانچہ امام شمس الدین نے روایت نقل کی ہے جس میں

هروية رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مضى قبل يوم القيمة ليس له القبرين يحضر اليوم فانه لا يخلو

الذی یقینی کہ اس میں وہ ایسے ہی جہت مند ہیں جو اپنے جلال کی قسم میں کہہ گئی ہے کہ اس کے لیے جو ایک اور جہت مند کے لیے وہ

کئی روایتیں ہیں کہ یہی شخص صاحب ایمان ہے، جو درپردہ کئی بہ ظلم و ستم اور فساد علی و سلم لو ابق محمد بن محمد بن ابی القاسم

وجعل واحدك المشرق والغروب جميع القسميه حاييم القمامة يقول هذا الذي كنت تمنه: لا حمره على الله تعالى يديكم

عبد الحليم
134
عبد الحليم

أَمْنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۖ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ

ایمان لے آئے تھے ہماری آیتوں سے اور وہ مسلمان تھے۔ اچھے لوگ داخل جہنم گئے ہیں تم اور تمہاری بیویاں

تُخْبِرُونَ ۖ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِيفٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا

خوشخبری دیتی ہے۔ گردش میں ہیں ان کے پاس سونے کے تھال اور مسابک وہاں

مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَكْدُّ الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۚ

جو چیز جو وجود ہوگی بھلے دل پسند کرے اور آنکھوں کو لذت ملے۔ وہیں رہیں گے ہمیشہ وہاں کے اچھے اور

بِذَلِكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أَوْفِيتُمْوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۖ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهٌ

یہی وہ جنت ہے جس کے بارے میں تم کو وعدہ کیا گیا تھا تھا۔ اساتے پھر وہاں کھڑے ہیں

خبردار اگر وہ جنت اللہ کے لیے ایک درجہ سے بہت گنت تھے اور اس میں سے ایک شجر میں اور وہ مسابک میں رہتے تھے۔ یہاں
کے وہی اندر تھیں ان کو کھانکے کا اور وہ مسابک کا گلاب وہاں ہی ہے جس کے ساتھ وہیں سے جنت کا تھا (دیکھی)

لکھ ہی لوگ جو جنت تھیں کہ یہاں میں جنت کہا گئے تھے انہیں یہ شجر ہمارا بنایا جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے
الطمر مع من احب کہ وہ درخت پر آویں اس کے ساتھ وہاں کے ساتھ سے جنت تھی تو طمر فرمائی کہ جب شان پہل مسطوری
صاحب لہو انھوں نے اس طرح سے اس کی سنگت سے جنت میں جملے کے تو یہ خوف کیا اور فرمایا کہ

نصفہ ان کرش صیروں کو کہ جنت کا نام ہی جنت میں طمر سے ہے اور تمہاری بیویاں ہی وہاں پہل تو تمہاروں کا نہیں کہتے
جسے کہتے ہیں ای خیروں میں وہاں نظر میں ملے گی وجوہ سکھ بھی تو اس کے ساتھ سے خوش ہو گئے کہ جنت کی نشان دہی
لکھتے چروں اور چلتی چلتی تمہارے قیام ہو گی۔ تمہاروں کا ایک سو کہ یہاں ہے۔ قال رجاء طحون تعالیٰ استقم و
لو لہم تمہاروں معانہ تنکروں کے معانی جامع قیہ و معنی صوب یعنی میں سے تمہاری بیویاں کو نہی شہ و عزت سے جنت
میں پہنچنے کا راہی ہے گا

مفسرین جو یہاں کے اور انہیں میں سے نصفہ میں ہر شخص کو دی ہے گا اور سب نفس ایک ہی پر ایک صوب کا نہیں ہوں
کے سب انہیں ایک ہی چیزوں کو کہہ کر کہوش میں ہر ایک نفس کا اپنے فرق وہ ہر شخص کی اپنی جگہ ہوگا

بے ڈر ہر ہر کوئی

نصفہ ہی اپنی پسند ہی رہی

كثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ - إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابٍ مُتَخِلِفُونَ ﴿٧٧﴾

ہیں ان میں سے کواکے درجہ پہلے ہے بے شک جسم مہاب منور میں ہمیشہ رہیں گے

لَا يُفْتَرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا

وہ کہ کیا ہے کہ، یہ مطلب ہے کہ شہر میں توڑ جیٹے گئے اور جسے وہی چھڑک کر غلط کیا گیا ہے وہ اپنی چوڑی عمر

هُمُ الظَّالِمِينَ ۖ وَنَادَوْا بِإِمْكَانِكُمْ لِيَقْضِيَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ

وہ اپنے دل کے گوشے پر دیکھ کر اسے ایک شہسوار کی مانند سمجھا۔ اساتذہ کی طرف سے وہ ایک لڑکے کی طرح

مَا كُنْتُمْ لَقَدْ جُنْتُمْ بِإِثْمٍ وَلَكِنْ أَكْثَرُكُمْ لِلْحَقِّ كَافِرُونَ ﴿٢٢﴾

کرسچن ہمیشہ بھلا اور سچے ہونے کی بات کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کی باتیں سچ ہوں، مگر ان کی باتیں ہمیشہ غلط ہوتی ہیں۔

حضرت کو ان پر یہ ایم کہ سب سے پہلے تم کو یہ شیبہ خضہ تھیں۔ تم ان کے ہاتھ کی دھاری پر سب کو تو ان کے ہاتھ پر لگے۔

اور ان کے دل میں غم و اندھنہ حالت تھی۔ یہ فکری و جسمی کمزوری و دماغی کمزوری کے اس سلسلہ میں ایک نئی صورت

اسلامی تاریخ نویس کے مفاد حسب درجہ کی بحث کے حق میں یہاں تک کہ ایک شخص نے یہ فرمایا کہ یہاں تک کہ

[illegible][illegible]

چندین دفعہ کسی کام پر کہ جس سے غفلت نہ کرے اور اس کے دوسرے کاموں پر غور نہ کرے کہ جتنا کام کرے گا اسے کرے گا اور

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

میں نے اس کو دیکھا کہ وہ ایک اور شخص کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا۔

عزیز! تجھ سے اور کبھی نہ ملے گی یہ خوش قسمت ہے کہ تجھ کے یہاں میرے کچھ کاموں کے سوا دوسرے کاموں میں مبتلا نہ رہا ہوں۔

میرزا محمد علی خان قزوینی

مکے مدینہ کی حجاز پر چڑھ کر گئے پھر حیدرآباد کی ایک طرف چلے گئے اور وہاں سے حیدرآباد کی طرف چلے گئے۔

أَمْ أَمْرُكُمْ أَضْرَافًا بُرْمُونًا ۖ أَمْ يَحْسِبُونَ أَنَّا لَأَنسَمُهُ بِرُءُوسِهِمْ ۚ

ہاں اگر اس سے کہی تعلق فیض و بار ہے تو میری پہاڑی بیوی کے شیش شیشے کی پودہ تھیں رہتے ہیں کہ جو تھیں تھیں ان کے روبرو احد سمر کوئی

نَجْوَاهُمْ إِلَيْنَا وَرُسُلَنَا الَّذِينَ يَكْتُبُونَ ۚ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَنِ

کو ایں مکتے ہیں اور ہمسایہ مکتے ہیں کہ اس نئے نئے رشتے میں شہدائے واپس آج نہی حال گرمی کا کوئی

وَلَدُّكَ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَبْدِينَ ۝ سُبْحَانَ رَبِّكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ

کوچہ ترقی پسند ہے۔ اے ایس کا پرانی جڑا شے پاک ہے۔ آسمانوں اور زمین کا پھر دور گار، ادا

کون صورت نہیں تو لے چکے۔ پھر یہ سب سے عزم کر کر دے ہیں موت کے لئے بہار کام قائم کئے۔ بواب کے گاہ بہشت
کلیں، تو نہ نہ ہو سکے اور وہی انھوں نے روئے ہوئے کی شکل سے خداوند میں اور ہی سے تیار دی نکادے۔

فقہ جہری کہتے ہیں ابو حنیفہ الشیخ الحنفیہ (صحابہ کرام پر کبریا کرنا) کہانے دارانہ وہیں جس کی حالت صحت سے
کی طویل بحث نہیں کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے پر سب متفق ہو گئے اور قتال روکتے ہیں کہ ائمہ خیر سے جو سب کو
شہید کرنے کا پڑنا عید کر یا ہے تو ہم بھی مائل ہیں ہم سے بھی وہ جو فیض کر یا ہے کہ ہم سے جو سب کی حالت کریں گے تم اپنی کا
ہل کر نہ کرنا کہ تم کو کے اور تم کو ای سے شہید کرنا سے میری ناکامی و ناکامی کا سبب نہیں ہے۔

۱۰ کیا کئی خیال کیجئے کہ وہ چھپ چھپ کر چپکے چپکے جو سب سے بندھے ہیں ان کا سینا کھلیں اس لیے بالابا جو وہ چاہیں گے نگرہریں گے۔ نہیں ایسا بڑا نہیں۔ سبکدہ: ہمارے گھر شے تھی نہ مٹل نہ شریک نہ تھیں جو روگیاں تم کہتے ہو ہم ان کو سنتے ہیں اور ہمارے گھر شے تھی نہ ہوا نہ تھیں۔ تہا اکلی مارا ہے جس شے نہیں۔

میں نے اس سے پہلے کہ وہ کوئی نیا سنا اس طرح وہ اس سے بھی متروک کہ اس کی کوئی اولاد جو وہ
نہا جو سب الوجود نہ ہو گا بلکہ ممکن ہو جوتنک ہو جائیں جو گنڈا کہ نہ خدا ہوتے کے لیے ضروری ہے کہ وہ میں ہیں
تے متروک اس مضمون کو پہلے جو عبارت نقل ہو کر حوالہ دیا گیا ہے یہ بیان یہ ضروری ایک ہوتا ہے سبب اس
کا اشارہ ہے۔

لے گا کہ تم سب جانتے ہو کہ میں اس قدر تنہا کا پوسا کھاتا ہوں کہ اگر میں تم سب سے مل کر کھاتا تو اس کا کھانا بڑا بڑا ہو۔ ایک میں کھانے کے لیے ساتویں تہری ذیہ دوازہ پانچ تھانہ تہری پانچویں کو ہشت تھانہ چھ لیکن اس کے وجود اپنے وجود پر حق ادا ہے ایک دھانی کے زیرِ کھجور کی جگہ ہے میں کہ تم زرا سوچو جس کھانے میں پانچے سب کی اتنی جگہ داتا جتنی ہو جس کی دلت دینے لکھ کر تیر جگہ میں بروقت ہر کسبھی رتھی ہر جس کی دوسری باتیں بہت جاتی ہیں اگر اس کا کھانا بنا

تعارف

سُورَةُ الذُّخَانِ

ہام : اس سورت کا نام الذخائن ہے۔ یہ گہرے گہرے ڈھانچے میں رکھی ہوئی ہے۔ اس کا نام ذخائن ہے۔ اس میں زمین، مروج، مشاؤون، آتشیں، تین صد چھاپیں، کھلتی اور لپکتی، پھاروں، انکس، جوت ہیں۔
ترجمہ منقول : اور سو میں اس کی ابتدا قسم سے ہوتی ہے۔ ان سب کا زمانہ نزول قریب قریب ہے۔ اگرچہ سالوں کے بعد کے تھے۔ اس کے بعد چار سو سال قبل تھے۔ ان میں سے ایک سو تیس سال قبل تھے۔ اس کے بعد اس کے زمانہ نزول کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

کھار کا غبار اور اسلام سے ان کی بدولت حب سے بڑھے گی اور انہوں نے اسلام میں کسے کے نام میں نذر دیا مگر یہ ظلم و تشدد و شرور کر دیا۔ اس دور عالم میں اعلیٰ و اعلیٰ نے اس کی ان کو حد تک پہنچا دی۔ مثلاً کہ اگر دولت کا داران کے دماغوں سے نکلے اور حب سے وہ بے وقوف سے جان ہوں پر تھے تو شاید ان کے دل کیسی جانیں اور ان کی کتبوں کی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے حب سے ان کی دنیا میں فروغ دیا۔ پھر پرستار ہو گیا۔ ملک مانی سے ہر طرف خاک اڑنے لگی۔ ایشیائے عربیہ اور ایشیائے عرب میں۔ جو در کھانے پر مجبور ہو گئے۔ انہیں یقین ہو گیا کہ یہ حضور کی دعا کا اثر ہے اور حب سے حضور کے دست ہمارے دعا کے لیے آگاہ تھی۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیا چیز ہے۔ چنانچہ ان کے حکمرانوں کا ایک وفد جس میں جو سفیر تھے، ان کے ہاتھ میں ہاتھ اور تھی جو کہ حضور دعا میں اور تعالیٰ میں اس وفد سے نکلتے تھے۔ ہر حضور بیان لائیں گے۔ سزا رحمت و رافت تھی کہ ہمارے وفد کے لیے نئے پیر پرستار شروع ہو گیا اور قحط کی طاقت انہیں میں سے انہیں نکالتی تھی۔

مضامین : اہل مکہ کی دنیاوی و دینی چیزیں جہاں ہیں اور انہیں کا طلاق یہاں سے ہے۔ قرآن کریم کو وہ کلام الہی ماننے کے لیے تیار تھے۔ اس مسئلہ میں شکوک و شبہات کے وہ انداز لگا دیا گئے۔ ان کے ازالہ کے لیے قرآن و حدیث میں ہے۔ اس کا انداز بیان اس کے لیے ہر ملک مضامین خود بتا رہے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ تم یہ کہتے ہو کہ اس کتاب کے نزول سے تم کو ان کے مصائب اور پریشانیوں میں جتنا ہو گئے۔ ہر وفد میں کجاست نے چاروں طرف سے گھیر رہے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کتاب قریب و برکت کا سرچشمہ ہے۔ وہ رات میں میں یہ ناز ہوئی اس کے نزول کے باعث دوسری راتوں پر فریاد لگے۔ ان سال کے بعد جب وہ رات لوٹ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے درپے رحمت میں جڑیں آجاتا ہے اور اس کے گناہوں کو غیبت میں سستادی جاتی ہے۔

دو سرار لوگ جس میں وہ بڑی طرح جھلکتے، شرک تہذیب نے ان کی قوانین کا آخری قطرہ ٹکسہ جس پر تہذیب اس سرمد میں اس کے علاوہ کی طرف توجہ مبذول کی جا رہی ہے۔ ان میں تباہی جا رہی ہے کہ زمین، آسمان اور مہیوہاں باطل کو تم اپنا خدا کہتے ہو جو کل ملک ان گھوٹے پتھر کی صورت میں کھلی پناہ میں ہے جو کہتے تھے تمہارے کسٹنگز آتش نے انہیں اٹھا دیا اور پتھر فن کی قوت سے اس سے ایک صورت تراش دی۔ تم خود ہی بتاؤ یہ ہے جان پھر بھی جو کہیں تمہارے نفع و نقصان کے مالک بن سکتے ہیں۔

کہہ کر مخاطب کہہ کے فرمایا جا رہا ہے کہ تم اپنی دوست اور اشرار سوئے پر ہنسے نازوں ہو اور اپنے معاملات پر چڑی ہو۔ مصلحت جو تمہارے خیال ہے کہ نہیں اصل پر احوال کے بچے کی نئی دعوت کو تمہیں کہے کی ضرورت نہیں تمہیں وہی ہر کہنے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ بالکل مسیہ عداست ہے۔ جن نظریات و افکار کی بنیادوں پر تم ہے احوال کی دنیا غیر کر رہے ہو وہ بالکل صحیح ہیں۔ تم نے وہی ہر کہنے کے جوہر ان اختیار کر کے ہیں ان میں کسی اصلاح کی گنجائش نہیں اس لیے تم یہ بات اپنی میں سحر کرتے ہو۔ اللہ اللہ تعالیٰ کے پیار سے دسوں کی مختلف کوششوں کو مارا اور ہونے دیتے ہو یہ ممکن نہیں منگا پڑے کہ تم سے پہلے فرعون نے بھی روش اختیار کی تھی اور تم صوبہ جانتے ہو کہ باقی ہندو جہاں اس کا انجام کتنا جہنناک ہوا تھا۔ وہ لوگ قیامت کے ہی منکر تھے اور اس انکار پر انہیں شدید عذاب تھا۔ وہ تو قیامت کی حکمت بیان فرمادی کہ اگر قیامت کے عذاب سے گھبرانے کو خوار کر دیا جائے تو یہ جہاں ایک کھلی عذاب میں کہہ رہے تھے کہ جس میں جس میں لائی اس کی جینس کا قانون نافذ ہوگا۔

مُنْذِرِينَ ۖ وَفِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ۚ أَمْثَلُ عِنْدَنَا إِلَٰهًا كُنَّا

تجربہ کار ڈاکٹر شفیق شاکر کی اس سوانح پر ایک نیا جلد ہے جس کا نام "میر کا مکتبہ" ہے۔

لوگوں کا مفاد تبدیل ہو رہا ہے۔

طعنہ کہ امام سے اس نصیحت کے ممکن میں بہ کثرت بھی کہ ہے کہ بعض اوقات اور رحمت کو دانی لحاظ سے دوسروں پر نصیحت
مہر نہیں ملازیم خواہ اسلام کہنے میں کہ دانی طعنہ پر کوئی نصیحت نہیں اگرچہ کسی خاص وقت یا مقام میں بعض اعمال کے بعد یا پرستش کے
بعد ان کو نصیحت حاصل ہو جائے۔ یہاں کہ نصیحت کی حد اس شخصیت کی طرف سے پہلے تو اس کے باعث وہ وقت اور وہ جگہ
مشرف و محترم ہو جاتی ہے۔ اس مقام پر چاروں کو کہتے ہیں البقیۃ النقص علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یا علیہ
الفضل النافع الزیویۃ والاسلامیۃ حق قیل وحبہ القول بہا الفضل من العشر رشید علیہ السلام

ترجمہ وہ جگہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت فرمایا وہ جگہ تمام عقائد سے افضل ہے یہاں کعبہ کا گہرا ہے اور یہاں سب کی پوری ہے کہ وہ جگہ عرش سے کہ افضل ہے۔ صاحب فریقت و معرفت فرماتے ہیں ان شاء اللہ یہ جگہ و قدس ہے۔ بیلا یخوف الصبیحہا من الغمیر یذهب غشاہا طرب یتصور ہواور الوصل یعنی وہ رات پر کثرت اور مسرت کے اعتبار سے بہت بڑی ہے صاحب زندہ انہ تعالیٰ کی جناب میں دل سے حاضر ہے تمہارے اپنے سب کی تکمیل کا شاہد کہ تمہارے اور نور وصال کے وقت حاصل کرتا ہے۔

[illegible]

دیکھا جا رہا ہے کہ اس وزارت میں جو فوٹو جو عالم تحریر میں غائب فرما سکتا ہے انہماں دی کے لیے تینوں میں سالانہ ہر کے لیے اس کے لئے متعلقہ فرائض کے بارے میں تحصیل سے تیار ہوتا ہے اور اگر بقیہ صوبائی تعلق جو تو مطلب یہ ہو گا کہ نہ تو ان کے لئے اس کے متعلق پہلے سے ملتا ہے۔ اگر حکم سے مراد یہ ہے کہ ایسا کام جو سرکار حکومت کی حکومت ہو یا حکم سے مراد حکم ہے یعنی یہ فیصلہ کرتا ہے اس میں کسی طرح کا تعلق نہیں ہے۔

شاید یہاں یہ فیصلے بری راہ پر آتے ہیں۔ اس وقت سے حاکمیت کے لیے یہاں جو فیصلہ ہمارے بارگاہ سے صادر ہوگا، یہاں جو فیصلہ برکت کا حامل ہوگا، بدل و عمان کا آمیزہ ہوگا۔ اس بارگاہ وامت میں جو فیصلہ کیا جاتا ہے، اس کی عظمت شان کے اندر کے لیے اس وقت میں جس دنیا کے الفاظ کو لکھ کر گئے۔ آج ہم ماری تھے، ہم اس کے تصور سے جس کے دو درجوں میں اگر درجوں میں اس کے منصب سے

جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ۖ ثُمَّ تُوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ ۖ إِنَّا

گنگے کی تشریف لے آ کر مددگس رسول - چرواہوں نے منہ پر یہ تھا اس سے اور کہا گنگا جہاں ہے، دیوار ہے ۱۴۰ بم

كَاشَفُوا الْعَذَابَ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۖ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطِشَةَ

دور کے مشاہیر اہل علم کو ان کی طرف سے قہر کفری جواب دیا گیا۔ جس میں دوزخ میں اٹھیں پوری شدت سے کڑی ہو گئی۔

الْكِبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ قِرْعَانَ وَجَاءَهُمْ

داسی بندر سمندر اسی سے، اور لہے میں لگے قلعے اور جہازوں پر چلتا اس سے پہلے قوم و عربین کو، اور پھر اس کے پاس

یہ بات کہ کرم میں ناز بنو۔ ان میں قحط شدہ کی آمد کی اطلاع دی گئی پھر اس قحط سے بہرہ ور شدہ لوگوں کے مدینہ میں جو تہیہ کیا اس نے
حالی تھی کہ اس کا ذکر کیا گیا۔ فی بعض حصے کتاب کیا کہ ان کا وہاں موجود تھوڑا سا قحط بھی ہو رہی تھی، باعث قحط وہاں سے بہت سے لوگوں
نہر سوہی اکرم علی، قحط قبل طبع و سلم کی روشنی تعلیمات اور روحانی ہجرات کے موجود بیان کو اس میں کیا کہ اب اتنی سی بات سے وہ
جہالت کیسے قبول کر سکتے ہیں۔ اس کا شفقو ان سے بتا دیا گیا کہ ان سے = حباب ایک حوصہ کے پھل دیا جانے کا لیکن وہ پتے
کر کر تو اس سے صاف نہیں آئیں گے۔

آیات کی یہ تفسیر جو کلامی سے نفور ہے اس کو ان اعلیٰ درجہ کے متعلمین کے سامنے پیش کیا جیسا کہ میں دواخانہ طہارت قیامت کے نسخوں میں لکھ چکا تھا درست نہیں۔ بے شک قیامت سے پہلے ہی انھوں نے ظاہر ہو گا جیسے حدیث میں مذکور ہے۔ وہ انھوں نے طہارت قیامت میں سے نہ لگا کر اسے لکھ دیا ہے جس کا ذکر میں آیات میں ہے اس لیے طہارت کی تعداد میں نہیں جیسے بعض حضرات کو غلط فہمی ہوئی ہے۔

[illegible]

عالمہ حبیبہ سے صاحب کو گھڑاؤں کی بیچ پر لگا کر دیا۔ انھیں مشینیں کھینچنے کے کارگر یہ خطاب لیکر تھوڑی سی رقم دھروانی سے ہاتھ باندھنے کے میں طلب ہے کہ صاحب بڑی مہربانی میں انھیں گئے اور اپنی کردار سے باز نہیں آئیں گے۔ پھر بھی جو کچھ وقت کے لیے ان سے خطاب الی دیتے ہیں اور صاحب سے عاشق بن گئے ہیں کہ تم وہی کر وقت کر کے تمہارے احباب سے ملو۔ پھر تو انھیں کچھ پس گئے تو بدلے کے کچھ ڈنڈے دیے۔ اس دن سے شروع ہوا کہ ان کی ہر حرکت پر ان کی قیامت کا رونا ہی۔

رَسُولٌ كَرِيمٌ أَنْ أَدْعُوا إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ إِيَّايَ لَكُمُ رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ وَ

[illegible]

أَنْ لَا تَعْلَوْا عَلَى اللَّهِ إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَنِ مُهِينٍ وَلَمَّا عَذَبْتُ

۱۔ حق پرستوں کے مقابل میں کفار کے ہر تہمت کو رد کیا گیا۔

1. *Handwritten musical notation on a five-line staff.*

(continued)

فردا است که اگر تمام خدمت در دنیا با همه کارهایش تمام شود و در روز قیامت که

سید محمد کا احمد صاحب کی مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں کی توبہ کرے وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

مسافر زبانت کے اسٹج پر اتر کر لڑکے سے تھوڑے سے مسرت ہوا تھا تو وہیں کمرہ سے مل لگاؤ سے عزت میں مسکندہ خندہ

فطرت سے ہر لمحہ ملحق مسافر ہوا۔ محمد کے اسٹارٹنگ پوائنٹ کوئی بڑی دولت یا شہرہ سے دلچسپی نہ تھی۔

جسے دوا میں کڑواؤ لگواتے ہیں۔ اسلئے کہ کھجور کا صحت دہشہ دلائے کہ وہ میں ایک سو بیڑا کہ کھجور کے

اس سے زیادہ بڑے پیمانے پر یہ سب گنبدوں کی تعمیر ہو چکی ہے۔

جن کو ان کے اہل بیت سے جدا کر کے ان کی صحبت کے لیے ایک خاص جگہ تیار کر کے رکھی گئی تھی۔

یہی ہے جو ہم نے پہلے دیکھا۔ حکومت کا تو یہ کہہ کر ہنس دینا کہ اس نے گلاب کی بجائے گندمی مرچ کھانے کی کوشش کی تھی۔

موجودہ کے علاوہ، ملک میں ایک اور ایسی ہیروئن بھی ہے جو عوام کے خلاف فسادات کے بہت سے واقعات کی بنیاد پر اس کی طرف سے متعلقہ محکمہ کی طرف سے

کابل کے بننے سے پہلے یہاں پر چھوٹے چھوٹے گھر تھے جن کے اندر لوگ رہتے تھے۔

کہ مذکور کے بعد میں نے حضرت مولانا صاحب کے پاس حاضر ہو کر ان سے یہ عرض کیا کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

عمر بن الخطابؓ نے کہا کہ اگر میری حکومت ہو تو میں لوگوں کو صرف اللہ کی حمد و ثناء سے خوش رکھوں گا۔

ہو رہی تھی کہ وہ کھانا کھا کر اپنے کمرے میں جا کر سو جائے۔ لیکن اس نے سوچا کہ اگر وہ سو جائے تو اس کے دل میں اس کی یاد آئے گی۔ اس لیے وہ کھانا کھا کر اپنے کمرے میں جا کر سو جائے۔

جہاد باقی کا انحصار کتنے جہاد میں کوہنہ کی جلد کی تھوڑی سی جگہ پر ہے۔ سب تو اس سے آگے بڑھیں گے کہ یہ سب جہاد کے جہاد کے جہاد ہیں۔

کے ساتھ ساتھ ان کے لیے بھی ایک ایسی جگہ کی ضرورت ہے جہاں ان کے لیے ایک ایسی جگہ کی ضرورت ہے

[illegible]

بدھ کی کاٹھیں دیتی ہے، جس کا رخا ہونے کا سرمایہ ہمارا گھسٹہ ہے، جسے وہ لوگ اپنی ہڈیوں کے

لئے میں دعویٰ کرتا ہوں کہ یہ سب کچھ صوبہ میں ہی ہو رہا ہے۔ لیکن اگر شہر کے قریب سے گاڑی کا انجن ٹھیک ہو گیا۔

يَرْبِّي وَيَرْبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُون ۚ وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ فَأَعْتَزَلُون ۝

پنچ سبکی اور تشدد سبکی کہ پھر پھر نہ کرنا ہے ۔ خدا کرتے ہیں جس کے لیے تیریں تو پھر جسے کہیں ہر مانو سنو

فَدَعَا رَبَّهُ أَنْ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ۚ فَأَنزَلَ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ

پھر دعا کی کہ یہ سب کہ ہیں مجرم اور مجرم ہیں ۔ اُن کو اپنے عباد کے لیے رات میں اتار دیا

مُتَّبِعُونَ ۚ وَاتْرِكُوا الْبَحْرَ هَؤُلَاءِ إِنَّهُمْ مُنْقَرِقُونَ ۚ كَمْ تَرَكُوا

مستحق ہیں ۔ اور یہ کہ سب کا حق ہے ۔ یہ سب سب کے لیے ہیں کہ ان کے لیے سنو ۔ یہ کہ

سنو فرعون اور اس کی قوم کو جس میں ہلاکت کی رحمت تھی کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

کاشحہ چمکے ۔ آپ نے ان کی اس میں بھی پرکھ دیا ۔ فرعون اور اس کی قوم کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

فیس کہ جتنے تم کہتے ہو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

اگر پھر اترنا تو اس کی سزا سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

سنو بستر ہے کہ تم میری بات میں وادوں میں سے آو اس میں تمہارا بھلا ہے اور دین کی حاکم سے لیکن اللہ ہی

تیس راہ میں ہے کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

عیش کا حق دار اور اللہ کی بات میں وادوں میں سے آو اس میں تمہارا بھلا ہے اور دین کی حاکم سے لیکن اللہ ہی

نور و اس کا انہام پڑا وہ تک ہو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

حکمران کی طرف سے اور اس میں تمہارا بھلا ہے اور دین کی حاکم سے لیکن اللہ ہی

سنو جب وہاں پہنچے کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

ظلم کہ سنو میں اور اس میں تمہارا بھلا ہے اور دین کی حاکم سے لیکن اللہ ہی

کئی دفعہ وہاں رہا کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

سنو حکم ہو اس کے بعد کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

کہ سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

دلت کہ سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

فرعون اور اس کا انہام پڑا وہ تک ہو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو کہ ان کے لیے سنو

مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ ۖ إِنَّ هَؤُلَاءَ لَيَقُولُونَ ۖ إِنَّ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا ۖ

ہم میں مرتع آزمائش تھی ۱۵۷۔ بے شک یہ کفار کہہ رہے تھے ہیں ۱۵۸۔ جیسے ہے اچانک سے جیسے ہمارے (ہم)

الْأُولَىٰ وَمَا لَمْ نَحْنُ بِمُنْشَرِينَ ۖ فَاتُوا بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۱۵۹

پہلی موت ۱۵۹۔ اور نہ ہمیں دوبارہ اٹھایا جائے گا ۱۶۰۔ پس آؤ ہمارے دلائل کو ۱۶۱۔ اگر تم سچے ہو ۱۶۲۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے ان کو اس سبب میل کیے لیے منتخب فرما دیے کہ اس نذر میں جتنی قومیں ہیں ان سب سے اس
دوبارہ امت کو اٹھانے کی اہلیت صرف بنی اسرائیل میں تھی۔

۱۵۷۔ ان کے دوس کو دیکھیں سے ترک کرنے کے لیے انہیں بے شمار محنت دکنے گئے اور حقیقت یہ ان کا امتحان تھا ۱۵۸۔
ان کی آزمائش تھی کہ آیا وہ اس امر کا حق رکھتے ہیں جو انہیں نیکو کہتے ہیں یا نہیں۔

۱۵۹۔ پہلے کفار کہہ رہے تھے کہ ان کو کفر سے باز نہ کر سکیں گے کیونکہ یہ تو یہی تھے لیکن جب ان کی زندگی میں کرنی دیا تو ان
کو سمجھانے کے لیے فرعون اور اس کی قوم کا ذکر کر دیا۔ بتایا کہ ان کی مکشس بھی بہت دور کی اور تفسیر کی تھی جس طرح تباریج

لیکن ان کی ہمارے مشیت اور حکومت و سلطنت سے تم کو زور کی یہ نسبت نہیں وہ بہت بڑی سلطنت کے مالک تھے ان
کے طریقے سونے چاندی سے بہتے تھے ان کے اس عرصہ میں نہ غیر زور کی زمینیں تھیں جو کہ دریا سے نیل سے نکل جہن نسر پیرا

کرتی تھیں جب انہوں نے قبول حق سے انکار کر دیا تو ان پر بار و مشیت ان کو عرب طوا کی طر بات دیا گیا تم جو سوچ کر تم جیسے
طاقت مند کہ غضب الہی کا امتحان کرنا کرنا

اس ضمنی بحث کے بعد اب پھر شکر الہی کہ جسے ہم نے جو یہ ہے دیکھتے ہیں کہ آپ میں غراہ لڑا قیامت اور مناب علم
سے ڈرتے رہتے ہیں پہلی دفعہ جب ہم موت کو یاد نہیں گئے تو ہمیشہ بیشک کے لیے وہی کا سلسلہ متعلق ہو جانے کا اس کے بعد

کوئی زندگی سے نہ کوئی مشورہ نظر۔

الموتیٰ لاولیٰ سے مراد پہلی موت پہلی موت کے لیے ضروری چیز کہ کوئی دوسری موت بھی ہو۔ قالوا الا سنموت فی
التسمید الاولیٰ خلفہ بعدہا التسمیۃ ثانیۃ وقد یقولون لہ ما من وقت لا یسکون ۱۶۰۔ سو ہی اپنی کتاب التسمیۃ میں کہتے ہیں کہ

تسمیۃ میں انہوں نے کہا بتا دیا کہ کتنے ہیں کبھی اس کے بعد دوسرا وقت ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔
تسمیۃ دو قریب قیامت پران کے سلسلے میں دو قریب قیامت کے گئے وہ تسمیۃ ثانیہ کی موت لگاتار دیکھنے کہ ہم تسمیۃ اس

بات کو تسمیۃ تسمیۃ کہ جب ہم ہماری مظلوم دلیل پیش کر دے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے آقا و اجداد جو سر پہ ہیں تم ان کو زندہ کر دو۔
ہم مان لیں گے کہ ہم جیسا کہ ہمیں گے اور قیامت بھی قائم ہوگی۔ ان کا یہ مطالبہ سراسر ناحق تھا جبکہ ان سے کہیں کہیں کہہ دیا تھا کہ

وہ ان دنیا میں مرے کے بعد زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔

أَهْمُ خَيْرٍ أَمْ قَوْمٌ تُبْعُ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَهْلَكَهُمْ إِيَّاهُمْ كَانُوا

ہمارے لوگ اہم ہیں یا ان کے قوم جس کی قوم پہلے سے ان سے بہتر تھی ان کے اہل ان کی جگہ پر گئے تھے

پہلے اس طرح ایرانی کے بادشاہ کو کسری اور سیر کے مصلحین کو خاقان کا تھا، تھا اسی طرح بین اور حضرت نوح کے زمانہ کا شہنشاہ تھے۔ یہاں اس وقت آپاٹ کے ترقی یافتہ نظام کے باعث بڑے بڑے دار و قیاس کے لوگ منتقل اور خوش حال تھے یہاں کے مصلحین کے خلاف جیسے ہوتے تھے ان کی شوکت اور سختی کے باعث ان کے جبر و طاقت اور شوکت میں ان کی بڑی دھماک مٹتی تھی اور سب ان سے خائف رہا کرتے تھے۔

اولیٰ کہ لوگ جہاں سے کہہ جاتے ہست گم ہوتے جہتہ جہتہ تو یہاں کی ایک ہے۔ شیخ کی قوم قوت میں نہ بدوہ دولت مند اور طاقتور تھی ان میں زندگی کی جڑا میں اور سوشل جیز میں نہیں تو ان کا اثر عیش و لعبہ میں ان کی عظمت و دولت کے اندر خود تھا جسے ان زمانہ زور و عزم میں قیاس خوب علم کے موجب بنوں نے روزگار سے منہ موڑ کر جاری باوقالی اور بغاوت پر آمادہ ہو گئے تو جہنم ان کو جگ کر دیا ان کا ہم وطن ملک بھی بکلی نہ رہا۔ بھر تم سے پہلے تھی تو میں گری ہیں اسوں نے جب سرکشی کو اپنا دھرو بنا تو ان کو اسی حسرت تک باجمہ سے دوچار ہوا پڑا اب وہ دیر تا دیر گم گم کی جاتے پر ہائے رنوں کی عداوت پر کمر بستہ ہو اور جہتہ بات کو جھٹکے ہو کیا کہی نہیں کسی بات پر غور کیا کہ تیری اس دوش کا اہم کس قدر خوفناک ہے۔ ہوش میں آؤ اقل سے کہہ دو۔

مفسرین کہہ رہے ہیں کہ اس جگہ میں سے ایک نئی مشق ہو ملامت کا نام اور کتب بتا دیا کہ اس نے سب سے پہلے خدا کو پر حق طلب چڑھا یا جب اس کا رند و بیہوش کے مقام سے ہوا تو اس کے فکر کے علم و حس سے بتا دیا کہ یہ نیا آخر الزماں کی ہجرت کا ہے۔ اس جگہ میں سے ایک کشش اور نہ مالی طاقت کی سوس ہوتی کہ اس نے مصلحت کے نام ایک خوشگام لکھی جس میں اپنے بیان کرنے کا ذکر کیا ہو۔ یہ اتنا ہی کی کہ میرا بیان توں بماندہ روز قیامت لکھی اپنی مصلحت سے گروہ نہ کیا جانے مگر قرطبی اور دیگر علماء نے اس واقعہ کو بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ مگر قرطبی نے وہ ذکر کیا ہے جس میں نئی مصلحت بیان کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے آخری الفاظ یہ ہیں:

فان لم يدركك فاشمعي ولا تمشي يوم القيامة فاني ان كنتك لا تولى الخ

ترجمہ اگر میں اس جگہ پر نہ ہوں تو نہ کہ یہ بات سے بہرہ مند ہو سکی تو میری مصلحت فرمائیے اور قیامت کے روز مجھے فراموش نہ کیجیے کیونکہ میں آپ کے ان باتوں میں سے ہوں جو پہلے گزرتے ہیں۔

اس کے بعد اعلان ہوا ہے۔ ان میں سے ایک طاقتور نے اس جگہ قیامت کی اجازت چاہی۔ اور شام نے ان کی رہائش کے لیے مکانات تعمیر کرائے۔ ان کو رہنے کی ضروریات فراہم کیں اور ان میں جو سوز و گریہ عالم تھا اپنا کتب اس کے محلے کیا اور اسے وحیت کی کہ اگر تجھے زیارت نصیب ہو تو میرا حصہ بھی حرمیت کا امداد اپنی اولاد کو جاہلیت کے گم جانہ میں کہ یہ طاقت نصیب

مَجْرُوسٌ ۖ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِلْعَيْنِ ۖ مَا

مجموعہ تھے اور شمس پور قریب بمبئی آسمانوں اور زمین کو جوڑنے اور کدو میں سے کیا کے طور پر تھے نہیں

خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِأَمْرٍ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفُضْلِ

مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ^١ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَى عَنْ مَوْلَى شَيْئًا وَلَا هُمْ

معاذ اللہ کہ یہ بے مقرر وقت ہے۔ میں بدلتوں دوست کسی دوست کے درکار نہیں اسے محاورہ نہ اسی کے

یہودی اور مسیحی کے تین کاروبار حضرت مسیح کے ایک حجازی شاہی گھرانے کے سبب رحمتِ عظیمیوں میں ملے تھے تو ان کا حکم

حجرتِ نیکو میں جلیسہ پہنچے تو میں مگر کہہ کر اسے ناکھڑا کر دیتی تھی وہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی گود میں کہہ دیتا تھا اور یہ اس کا عالم کی

ادارے کے جس کو یہ خط ملا تھا اس نے وہ پیر بھی لکھ دیا۔ حضرت جلی جلی صلوٰۃ و سلاما نے حضرت تین علیؑ کو ان کے والدین کے حکم دیا کہ

نہ کہ کوئی ساری خصوصیت یہ خطائی کی کہ اس کا یہ قول دیکھا کہ اس کی نصاحت کی درخواست کو بھی منظور نہ کیا۔

تھے۔ ان کی قومنوں میں پورے صوبے کا ان کا میزبان تھا اور ایک دوسرے کے درمیان میں رہنے کی

مفسرین یا جو ان کی تفسیر کا کام لیتے تھے، ان کے لیے ایک روئے پر چھت کا، چھوٹے مکان بنائے گئے، وہاں اصول و ضوابط

میں نے جو سب کچھ لکھا ہے اس پر غور کیا۔ وہ اس بات پر یقین دلا دیا کہ جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے۔

و کائنات کے لئے یہ ہے جو ہر شے کے لئے ہے

[illegible]

کے لیے شام نے کامیابی کے لیے ہر چیز کا جائزہ لیا۔ یہی ہے کہ وہ صبح کے چھ بجے اس کا کوئی فیصلہ نہ کر سکی تھی۔

۱۔ قصہ حبیب شہزادہ شمس الملک، شہنشاہِ قسطنطنیہ کا بیٹا، جو عیسائی مائیں سے پیدا ہوا تھا، اس کا تعلق عیسائیوں سے تھا۔

کے علاوہ مقررہ شہر کی نعمت بھی مشترک ہو چکے ہیں کہ وہ مل جل کر اپنے منصوبے کیسے بنائیں گے۔ اس کے علاوہ مطالبہ ہو گیا ہے کہ

ہیں۔ قیامت نکلے گی اور ضرور آئے گی۔ جس روز تم اپنے خالق کے نزدیک کیے جاؤ گے جہاں بیجاہوں سے بچائی کا اظہار

کیا کہیں گا اور مجھے عاشقین و مہنگار پر ہرگز قتل کرے گا۔

۳۲۔ ولایتِ یاسمت کے یہ ایک وطنِ مقدس و پاک ہے جس میں اس سر کے بارے میں پہلے سے کچھ اور کیا جمل

یہ ساری محامید پر مصر ہے کہ چاہے اس پر یقین ہے اور اس کے دلوں کی گھیلیں کے لیے یہ باری شہداء کے داد اور چاہے غامی ولی

1973

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ۖ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ

ہر قسم کا پہل آمینہاں سے ملے گا۔ چھکین کے وہاں موت کا ذائقہ پسند اس

الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۖ فَضْلًا مِّنْ رَبِّكَ ذَٰلِكَ

پہل موت کے۔ اور انہیں جہنم سے بچا لیا ہے انہیں جہنم سے۔ ہر قسم کے سببوں سے انہیں اس سے

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۖ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

بڑی کامیابی ہے جس کی تیرے روحانی پاس سے آسان کر دیتے ہیں تو آپ کی زبان میں تاکو وہ نصیحت کریں

فَارْتَقِبْ إِلَهُمُّ مُرْتَقِبُونَ ۖ

سو آپ بھی انتظار کیجیے وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں

کی باتیں لے رہی ہوں۔ خود بخود اس کا کسی سے گریز نہ ہوگا۔ عین مع ہے عینہاں کی اور موت جس کی

آنکھیں بڑھی اور حوسرت ہوں۔
ملکہ جو پہل طلب کریں گے جس پر ہواوتی تھوڑی وہ ذرا پیش کر دے گا۔ یہ فکر ہو گا کہ مظلوم ہوتا نہیں ہے کی اور وہ

ختم ہونے کا اور پیش ہو گا۔

ملکہ یہ سب ہندو لڑکیاں یہ سب زہدہ و درویش یہ سب کڑھیں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا شرمسار کی اللہ تعالیٰ نے ہم پر اس

دنیا میں بھی ایسے ہیچے انعامات کیے ہیں کہ ہم ہر چیز شکر و اکر نہ کریں ایک صحت کا شکر ہی اور انہیں جو سکتا ہم میں سے ہر سے سے
پڑا سختی اور ہراسہ و خوف نہیں کر سکتا اس کے عملی ماحول پر لگاؤ سے نکل ہیں وہاں میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں۔ اس لیے قیامت
کے روز یہ عبادت و دل سے متعلیٰ ہندو پر ہوتے گا۔ اس کا اصل و اصل ہی کہا جاسکتا ہے۔
ملکہ ہم نے قرآن کر آپ کی ہر دلی میں داخل فرمایا جس کا کھانا کے لیے ہے۔ اب بھی اگر وہ نصیحت قبول نہیں کرتے
تو ان کی قسمت میں ہے سبب کرم آپ کی تھوڑا سا نصیحت ہی سے تھوڑا سا کرے جب ان کی برداری کی تھوڑا سا نصیحت آپ پہنچے تو
ان کو ان کے کر کوئی کی سزا مل کر ہے گا۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ فَهُمْ يَكْفُرُونَ ۚ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ۚ رَّبَّنَا أَتَيْنَاكَ أَهْلًا تَسْبِيحُكَ الْعَالَمِينَ

تعارف
سُورَةُ الْجَاثِيَةِ

نام : اس کا نام ہاشیہ ہے۔ یہ فقط آیت نمبر ۲ میں لکھا ہے۔ اس سورت میں چار کروج بنتیں آیت نمبر ۱۰۱
سواٹھی کھات اور دو بیٹے ایک سوا کیا فاسے حروف ہیں۔
زحانہ نزول : اس سات سورہ میں سے ایک ہے جس کا آغاز حسم سے کیا گیا ہے۔ مضامین و احکام
میں یکسانیت اس بات پر بھی دلالت کر رہی ہے کہ ان کا تفسیر یکساں ملامت میں ہوا۔

مضامین: ① حقیقہ توحید کو تسلیم کرنا ان کے لیے بڑا دشوار تھا۔ اسی دشواری کی وجہ سے انہیں کلمہ کے لیے عالم رنگ و بو کی ہندویں اور پتھروں سے بنا بھری ہوئی ایسی روشنی متانہیوں کی طرف توجہ مبذول کرنی چڑھا چار کر اپنے بدلے دینے کی حکمت مالد تھابت کا واسطہ اور علمِ وحی کی شہادت سے دی۔ چشمِ عکس کی توجہ میں قاسم کی پہنائیوں کو دیکھو، انہیں دھوا دھوا دھوا کی توجہ میں کی سیر کر، حیوانات کے بے شمار انواع و اقسام پر نگاہ ڈالو، اگر وہیں ایل دھند کے دقیق نظام میں غور و فکر کرو، یہ سب نہیں اس حلقہِ عظیم کا چٹسہ ہی جو تقدیر و حکمِ ربی ہے اور وحدہ لا شریک بھی البتہ کذاب الٰہ کا ایک قدم قدم پر قدم ان روشنی قدوس کو نہ دیکھ سکتے ہیں، انہی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کے بعد ان پر یہ احسان کا ذکر فرمائی ہے، انسان کو بہرہ ور کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی بتا دیا کہ ان کی تہذیب و تمدنات وہی لوگ جانی سکتے ہیں جو فکر و تدبیر کے جوگر ہیں۔

(۲) کا اسلوب پر جو ہے پایں اعلان کیے گئے انہیں بیان کیا گیا کہ ہم نے اس قوم کو کتاب حکومت اور سنت کی گریباختیار امانی فرمایا۔ اسکی حدیث کے باعث اس زمانے کی تمام قوم عالم پر اسکی نصیحت اور جرأت بخشی ایسی کہ جسے بعد ان میں ابھی حدود و طوات کی دبا چھٹ نہ تھی۔ وہ ایک دوسرے کو نچوٹا کھاسے کھے پئے مختلف و حذر میں نہ گئے اور اس آسمانی دین کو انہوں نے جس طرت پارو پارو کر دیا کہ وہ ان کی اجتماعی زندگی میں بدستور کی قسمت سے عروم ہو گیا اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دیا کہ ہم نے آپ کو بھی ایک شریعت ایک بیان انشاء عینت عطا فرمایا ہے۔ آپ پر لازم ہے کہ اس کا اثبات کریں۔ ورنہ تمام اہل اوف و افوں کی طاعت و کریں جو آپ سے منسوب کی خواہشات کے بندے بن کر رہ گئے ہیں۔ اگر آپ سے بغیر حق تعالیٰ ایسا کیا تو جو دنیا کی کوئی طاقت ہماری گرفت سے آپ کو نہ بچا سکے گی اسے علامان مصطفیٰ بنے نہ رہیں۔ یہاں تک کہ ان اسلام اپنے حلق و ملک کا دھڑاں نہ سمجھ کر کیا

اس کے بعد بھی ہم سر پران تک کو بہانے کا لڑا سزا و امداد کو اور اپنے مقصد کو کہ کسوں کے ارادوں کو جو کہ کسی شخص اور
سرزنش کی ضرورت ہے صاف بتا دیا کہ ہماری دی ہوئی شریعت پر عمل کرو، نہ خلاف الہی سے تمہاری نجات کی
سبب والی بند ہو جائیں گی۔

آیت ۳۳ میں بھی غور فرمائیے۔ ارشاد ہے جو ہم سے کافروں پر عمل نہیں کرتا گویا وہ ہمیں خدا نہیں مانتا اور جو نفس کی
پر فرمائش کو روک کر ہے گویا اس نے اپنے پنا خدا اور معبود بنالیا ہے ایسا شخص علم و فضل کو پتلا ہی کیوں نہ ہو وہ راہ راست
سے ہٹ گیا ہے۔ ایسے بدعت سے ہم دتر بڑکی تو میں سلب کر لی جاتی ہیں اور اس کے ہدایت قبول کرنے کا امکان ہی
بالی نہیں رہتا۔

کفار کا عقیدہ تھا کہ میں بھی زندگی ہے۔ مگر وہ زمانہ ان کی موت کا پہنچا لگتی ہے۔ نہ قیامت برپا ہوگی اور نہ وہ ۱۱
ہی اپنے گناہوں کا سوال پیدا ہوگا یہ عقیدہ انہیں اپنے آپ کو جادو سے دھنوں میں طالعہ و دھن کی قیمت پر اس سے دستبردار ہونے کے
لئے تیار تھے۔

شورت کے اختتام سے پہلے ان کی اس دلیل سے عقلی طور پر فزونی تھی اور ارشاد ہوا کہ قیامت برپا ہوا خدا و فضل
نہیں بلکہ میں حکمت ہے اور عقل کے تقاضوں سے کلیتہً ہم اہل تک ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص جس نے عمر بھر تقویٰ
کا اپنا شعار بنائے تھا اور آئینہ حش و عیش دینے والا شخص وہ توں کیساں جملہ دنیاوی پیش و مشرت نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ
دی ہے اور وہ اس روشن حقیقت سے انکار نہ کرتے۔

يَسْجُدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ وَلَقَدْ يَسْكُرُونَ

سجود کرتے ہیں اور پھر شراب پی کر جنت کی باتیں ہمیشہ بھول جاتے ہیں۔ ۱۳۰ آیتیں

حَمْدٌ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّ فِي السَّمَوَاتِ

مطہریم۔ تہذیب کی ہے یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو برہنہ است اور حکمت و علم ہے اس لیے کہ آسمانوں اور زمین

وَالْأَرْضِ لَآيَاتٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُتُّ مِنْ دَابَّةٍ

میں اس کے آسمانوں اور زمین کی آیتیں ہیں ایمان والوں کے لیے اور خود تمہاری ہی شکل میں حدیث میں آیتیں ہیں جو وہ پھر اس سے

آيَاتٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝ وَاخْتِلَافِ النَّبْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

آیتیں ہیں ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں۔ یہ کہ دشمنی میں وصال میں اور جو آیت ہے اللہ تعالیٰ کے

اس لیے پہلی دو خود توں کی ہیں اس نعمت کا اندازہ اس وقت کرنا کہ اس سے ہر ایک کی کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے کہ اس کا یہ سیال سلسلہ جہاں تک کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے مشق میں یا گوں اور شخص آپ کو یہ کام سکھاتا ہے کہ اس کے یہ آیتیں جہاں افراد ہیں اس کا یہ سلسلہ کہ اس کے ہر ایک فرد کو اس کا بیان کر دے اس کے حیات سب ہر ایک کے لیے کہ یہ اس آیت اعلیٰ ہر وہ ان سبھی آیتوں کا کام ہے جو پڑھتی ہے اور حکیم ہیں اس کے تبارکی طلاق اس میں ہے کہ اس عزیز و حکیم کے ہر شے کے ہر ایک ایمان کے عمل پر اور اس کے کہ اس کی آیتوں کی فراہم داری میں ہی اس کا یہ سیال اور کمال کا ماحول ہے

تبدیل و اصول اس معمول مسئلہ کے معنی ہیں۔
اسلام کہ یہ ہرگز گونا گونا گوں غفلت کی بنا پر اسے سونے میں مشغول نہ کرے کہ اس کی تعمیری صلاحیتوں کو کو کھلا کر رہے اس وقت کہ وہ اس کی اس بات کو سمجھ کر کہ اس کے یہ اسلام اس صورت حال کے حالات طہر وادفہ کرنا ہے وہ انہیں کہہ رہا ہے کہ اسے اپنی ساری قوت بروئے کار لاتا ہے لیکن اگر وہ میرا فائدہ کا حال نہیں وہ تو بروہی اپنے نظریات کی پرستی کو پس منظر پر لیتا ہے اس وقت کہ اس کی دعوت دینا ہے وہ اس کی دعوت کو اپنی کون و مکان کی وجہ سے اس کی صفات کا پورا پورا قابل توجہ شہادت ہے اس میں اس کی طرف سے ہر شے کو کہ اس کے اندر اس میں ہی اس کی صلاحیتوں کو جو وہ ہے کہ وہ اسے شوق و رغبت سے سمجھ کر اس کے ہر ایک ایمان میں رہائی ہے کہ وہ اس کے اندر اس کی صفات وادفہ کے اس مقصد کے لیے کہ اس کے یہ پھر اس کے ہر ایک ایمان میں رہائی ہے کہ اس کے ہر ایک ایمان میں رہائی ہے کہ اس کے ہر ایک ایمان میں رہائی ہے۔

يَسْمِعُ آيَاتِ اللّٰهِ تُثَلِّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُخْرِجُ مُتَكَبِّرًا كَاَنَّ لَمْ يَسْمَعْهَا

ترجمہ: اُنکے لئے قرآن کو پڑھ کر سنائی دے گی اس کے سامنے ہر چیز کا تصور، نہ وہ جانتا ہو کہ وہ سن رہا ہے اور نہ اسے سمجھتا ہو کہ اسے سنائی دے رہی ہے۔

فَيُخْرِجُهُ بِعَذَابِ الْيَمِّ ۚ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَ هَاهُنَا دُورًا

ترجمہ: پھر اسے دھوکے سے نکال دے گا کہ وہ سمجھتا ہو کہ وہ سن رہا ہے۔ اور جب اسے کچھ آیتوں سے کچھ پتہ چلے گا تو وہ یہاں سے دور

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۚ مِّنْ ذُرِّيَّتِهِمْ يَتَّخِذُونَ وَلَدًا وَيُغْنِي عَنْهُمْ كَسَبُهُمْ

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے عذاب سزاوار ہے۔ ان کے لئے ان کے بچے ہیں۔ ان کے بچے ان کے لئے عذاب سے بچا دیتے ہیں۔

كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

ترجمہ: ان کے لئے کچھ کام ہیں جن کے لئے ان کے بچے ان کے لئے عذاب سے بچا دیتے ہیں۔ اور ان کے لئے عذاب بڑا ہے۔

هَٰذَا هُدًى وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رَّجْزِ الْيَمِّ ۚ

ترجمہ: یہ قرآن ہے اور ان کے لئے عذاب ہے۔ ان کے لئے عذاب ہے۔ ان کے لئے عذاب ہے۔

عَذَابُ الْيَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ يُخَوِّشُ الْمُكَذِّبِينَ لِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ

ترجمہ: عذابِ بحر ہے۔ اور اسی طرح ان کے لئے عذاب ہے۔ ان کے لئے عذاب ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رَّجْزِ الْيَمِّ ۚ

ترجمہ: ان کے لئے عذاب ہے۔ ان کے لئے عذاب ہے۔ ان کے لئے عذاب ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رَّجْزِ الْيَمِّ ۚ

ترجمہ: ان کے لئے عذاب ہے۔ ان کے لئے عذاب ہے۔ ان کے لئے عذاب ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رَّجْزِ الْيَمِّ ۚ

ترجمہ: ان کے لئے عذاب ہے۔ ان کے لئے عذاب ہے۔ ان کے لئے عذاب ہے۔

اللَّهُ شَيْئًا وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ

دیکھا نہیں گئے۔ بادشاہ تمام لوگ ایک دوسرے کے دوست میں اور انہیں محال پر یہ گمان کہ دوست جیسے

هَذَا ابْصَارُ النَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٨﴾ اَمْ حَسِبَ

یہ نصیرت اللہ و ایمان کا سبب اور اس کے سپہ سالار و اہل بیت و جنت میں سے ہے، جو نہیں سمجھتا کہ یہ شے کیا خیال کر رہا ہے

الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَجْعَلَهُمُ اللَّهُ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ہن انگوٹے سے جو تنہا کہتے ہیں، یہ ہیں گا کہ جو بنیادیں گھمگھماتیں ہیں جو اس کی مانند جو بیان دے رہے ہیں۔ ایک عمل کرتے ہیں کہ

سَوَاءٌ قَتَلْتُمْهُم أَمْ لَمْ تُقَاتِلْهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ

یکساں کے لئے ان دونوں کامیاب و ناکامیوں کے ساتھ ساتھ یہ جو کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس کے ساتھ

تو اگر تو نہیں کریم گے تانے سے نہ سارے کو چھوڑ دے گا تو یہی جانتے ہیں اور تو بھی کہ نصرتِ خدا سے یہ کتنے نہیں رہے۔
 اللہ تعالیٰ تو صرف ان لوگوں کی حاجت لے لیتے ہیں جو اللہ کی راہ میں جان و مال قربان کر رہے ہیں اور ان کی حاجت لے لیتے ہیں۔

فرمانبردارى كواپى زمينگه شهيد نيافته چي

۱۔ قرآن کریم نہ صرف ان لوگوں کے لیے اورایت کا کچھ ہے جو اس سے متغیہ ہو یا چاہتے ہو کہ وہ ہمیں شریعت کے گواہ بن جائیں بلکہ یہ ان کے لیے بھی ہے جو اس کے لیے پسند اورایت کا کچھ ہے۔ اس کو اس کی کچھ اور اس کے ارشادات کو حضرت

شہ گندھرب قیامت پایدن نہیں رکھتے تھے۔ چاروں کی زبان پر نہ تھے کہ ہم تھے اسی کی وجہ کہ کاسب سے ملنا تصدیق نہ کر
نہ خوب اور پیش میں اور صاحب شہ میں احترام کی محبت سے دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہاں سے قیامت کے لمحہ سے نہ ہلا کر اسی

ایک اور ایک ہمارے کی فہم کی کہ وہ ایک کتاب کی کہتے تھے تو میں نے اسے جو نسخہ دیا تھا، اس کے کچھ ترقیاتی کام کیا تھا۔

انہوں نے سرود کیسے پڑھیں؟ یہاں ہر مذہبی گروہ میں سکے گا وہ بڑی ٹوکی کے کیکٹے لپٹ کر رجعت الی راف ان کی وسعت
 فلسفی اگر ہمارے ہیں بڑے سب کی اوصاف رنگیتا کے ماں بڑی جملہ چیریں میں لگے۔ ان کی اس عظیمی کو دیکھنا ہمارے

جس کے لیے یہ کام اور ایسا کام جس میں مسئلہ نہیں کہ حق کی مدد سے جیت لیں تو صرف یہی ممکن جو خیر سے بدلے اور دوسرے فرد پر مبنی اصولوں کے خلاف ہے۔

[illegible]

فلله الحمد رب السموات ورب الأرض رب العالمين وله كل شيء في السموات والأرض
وهو العزيز الحكيم
والصلوة والسلام على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وأهله الطيبين الطاهرين
الذين هم المرسلون والمرسلين وعلى آله وصحبه ومن تبعهم إلى يوم الدين.
وأطهر السموات والأرض من الدنوس والنجاسة آمين تسليماً وتسليماً ولعلنا نلحقهم بالجنة الموصولة
ببابها أجمعين آمين

تعارف

سُورَةُ الْاِحْقَافِ

فَلَمَّا آتَتْ مِثْلَ الْاِحْقَافِ كَاغْدَرَتْ يَدُهَا حَتَّى كَادَتْ تَسُوتُ
بِأَعْيُنِنَا فَوَدَّعَيْنَا أَنِ الْاِحْقَافُ كَاغْدَرَتْ يَدُهَا حَتَّى كَادَتْ تَسُوتُ

لی مائتہ منقول: یہ سورت جنت سے پہلے ہے تو ذکر میں آئے ہوئے اس کی پہلی آیت مائتہ کا سبب اور لو
قصر میں اس سورت کے سبب آئے ہیں اس لیے کہ اس سورت میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
یہ کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
ہو یہ قیامت میں اس کی کوئی بات نہ رہے تھی۔ قیامت میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
ہو یہ قیامت میں اس کی کوئی بات نہ رہے تھی۔ قیامت میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
کاغدری مائتہ کی مائتہ اس کو ایک سورت میں بد کر کے نئی مائتہ بنائی تھی کہ مائتہ اس سورت میں بد کر کے نئی مائتہ بنائی تھی کہ مائتہ اس سورت میں بد کر کے نئی مائتہ بنائی تھی کہ
قابل ہر مائتہ سے مائتہ میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
کے یہ مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ

اس سورت میں جنت کی مائتہ کی مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
ہر مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
سورت میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
اور مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
یک مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
کائنات کی مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ
کی مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ مائتہ کے دور میں مائتہ کے کلمات صاف بیان کیے گئے ہیں کہ

مضامین: جیسے مذہب، بلا سطور سے واضح ہو گا کہ یہ سورت نہایت مکہ دسویں سہل کے آگے نہیں سہل
کے آگے نہیں کو میں نازل ہوئی اس لیے اس میں اس کی صحت کی طرف سے کوئی توجہ دی نہیں گئی ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے اصل کے لیے ہی اور کچھ
کا پرہیز چاہے کہ اسے قتل کا وعدہ استہراستہ کوئی کیا ہے قیدیت نہیں ہے وہ جن شہادت میں بڑی طرہ آگے بڑھنے
تھے ان سے بچنے کا میں راستہ بتا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے بعد وہ اپنے جس خود قتل اور خود قتل کے دھم کا شکایت
اس کو چیل کیا گیا ہے۔

عوام ان اس اسطور کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اور مرد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت و صورت
سے مسح ہو کر اسلام کی طرف راغب ہو گئے تو لوگ اس میں شش عوام کو یہ کہہ کر اس سے بڑھتے گئے کہ اسے لوگوں میں بکھڑا
اس جیسے شہر میں اس سادہ عوام میں علم و فہم میں جس سے پائے کا کوئی دوسرا آدمی ہے یا کوئی ایسا شخص ہے جسے احوال عام کا تجربہ
ہم سے زیادہ ہو تا رہا ہے کہ کہ جب اس کی خبر حالت میں چلائی گئی ہے صاحب اور دوست بھائی ہے مزید برآں جاری کشت
کا سترہ بڑی ہفتہ کی ہے۔ اپنے کشت کی بار بندی کے باعث اچھی بات کی طرف ہم سب لوگوں پر ہفتہ سے جاتے ہیں۔ اگر
اسلام کوئی ایسا دین بناتا تو اس طرح فہم و تجربہ اور کشت کی اس کو نہیں کہنے میں جو بچہ جانتا اور یہ جانتا کہ اس معاملے
میں ہم سے ہفتہ سے جانتے ہیں کہ کوئی شخص تھا اس لیے جو اس کی کوئی بات نہ کر اس بات کے لیے کافی سند ہے کہ یہی کوئی
صوف کا نہیں بگاڑا شخص ہے۔

یہی کہ اگر وہ بھی نئی میں یہ وہ عمر ہو سکتا ہے۔ خود ہی اسلام کے سرچشمہ شیریں سے نہیں باب نہ ہونے اور جہاں تک
ہو گا اسلام کو کیا اس سے فائدہ کتنے ہے۔

اسلام کی پاکیزہ تعلیمات میں نہ تو یہ بڑا فساد و فساد ہے اپنے ختم ہونے والی اور کشت کی ہیں اس کی وضاحت و تادیب کے
حوالات کا ذکر کہ کہ نہ کوئی ایک کوئی اور دوسرا کلمہ۔

آیت ۱۱ میں ایک کافر کی سختی کا بھی ایک تصویر صاف دکھائی گئی ہے۔

ایک کو تو قلم ملے گا جاکے حیرت حال کہ نہ اس کی رحمت دی گئی ہے۔ اس کی بددی کی وجہ بتاتے ہوئے دیکھا کہ نہ قلم
نفا میں بڑی کثرت و حفاظت حاصل ہوئی تھی۔ اس میں غامبی علی علیہ السلام میں ہر صحت کی تھی۔ اگر چاہتے تو اپنے ہندو لوگ مسلمان
کا شک واکتے اور وہ جاننا نہ تھا اس وقت کے ستر میں جاتے تھے کہ یہ آیت اس سے ہے اعتدالی بلکہ ان کا استہراستہ اور ایمان کی گریب
کی حد سے ان میں بڑا کہ کہ نہ کوئی۔ پھر نہ مل و دولت ان کو چاہے جس سے بچا سکا نہ علم و فہم میں ان کا کمال و حدت
ان کے کسی کام آئی۔ اسی کے لیے ان کے با حلف و عہد کی طرح نیست و نابود کر لیے گئے۔

گناہ و شر میں ان کی طرف سے جب حدود و حدود و حدود کا احاطہ کیا جائے گا وہ مسلمانوں کو ایت پر پختہ میں کوئی
تذیہ و درگشت نہ کہتے۔ خود ملت پاک جو یہ کبریا علیہ التیہ و التیہ کو بھی جی کر سکتے تو ان کی برہمیت کا متاثر کرنے کے لیے

انہو تعالیٰ نے اپنے حبیب کو صبر کی ذرا سی مستحق کہنے کا حکم دیا اور شاد و غما و ماحصلہ کا تصور اور الخالہ و العیون میں
الوسل ہے شک و الجحش کے لیے ہمیشہ صبر ہی ایک ایسا بہتر ہے جس سے وہ دشمن کے کردار و فریب کا بھی تبادلہ نہ کرے
میں اور اسی سے مسلح ہو کر دشمنانِ حق کے جدید ترین مسلح جنگی ہتھیار کو بھی ناکارہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ ہم سے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام
بھی ایسی بہتر راستہ باطن کو شکست دے دی اور حق کا پرچم بند کی اور ہم غلاموں کے لیے بھی کامیاب اور غلامانہ کا کوئی طریقہ ہے۔

سُورَةُ الْاٰحْقَافِ ثَمَانِيَةٌ وَخَمْسُونَ آيَةً اَبْتَدَا بِسَمِ رُكُوْعَاتِ

سُورَةِ الْاَحْقَافِ كُلِّهَا وَهُوَ اَمَامُ الْوَيْلِ وَهُوَ اَبْتَدَا بِسَمِ رُكُوْعَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی ہے جس نے ہمارے لیے رحمت اور رحمت کے واسطے سے

حَمْدٌ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ مَا خَلَقْنَا

عَالِیْمٌ اَللّٰهُیْ ہے یہ کتاب اللہ کی طرف سے وسیع مدد سے ہے اور اس کے لیے

الْاَرْضُ وَالْاَرْضُ وَمَا بَیْنَهُمَا اِلَّا رِیَاحٌ وَاجَلٌ مُّسَمًّى

کائناتوں اور زمین کے درمیان ہے اور یہاں ہے زمین کے مابین اور زمین کے مابین

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے رحمت کے لیے

کوئی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی شخص کی بات کو سنا کر خوش ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ

طرح واضح ہو چکی ہے۔
 طائر انصاف اصفیٰ اپنی شہرہ آفاق مفردات القرآن میں اس خط کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں: المدينة: المعروفة
 اندر کتبہ بصرب من الختل يقال حدوثه عریة نحو حطت وشعرت

فی اللہ تعالیٰ وقول الشاہر لا فہم لا عری ولت المدی من تحریف لعل لک العربی وقامت یعنی دایت اس
 معرفت کہتے ہیں جو ان شخصوں سے حاصل ہوئی ہے۔ عریہ ذہانت سے کسی چیز کو کھانا اس کے پھر گئے ہیں کہ دایت کا خلاف تعالیٰ
 کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔ شاعر کا یہ مصرع میری اس قدر قابل ذکر الہامی ہے کہ یہ شاعر کا ہاں اللہ ہی ہے

طائر مدیہ کی شہرہ آفاقوں یعنی امیر انصاف اصفیٰ القرآن میں اس کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں: طائر مدیہ
 دیت شہرہ۔ عریہ قال شیعہ انصاف عریہ لعل لک العربی والمدينة۔ وصرح عریہ بان المدينة

اخص من المدی وعلیہ بصرب من لصلیة ویدا لا یطلق علی اللہ تعالیٰ لعل لک العربی وقامت المدی ویت المدی
 فن عریہ لا عریہ راجع لکس۔

ترجمہ: یعنی دایت نہ تھا خودی شہرہ آفاق اور نہ کے ساتھ ہی اس کا تعریف کیا جائے۔ دایت کا منہ سے
 ہوا یا۔ میرے شیخ کہتے ہیں کہ علم و دایت ہم سنی ہیں لیکن دوسرے ان سنت نے تصریح کی ہے کہ دایت علم سے جدا
 جلد و قیاس سے کسی کو ہانا دایت کہہ سکتا ہے۔ اس لیے اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر نہیں کیا جاتا۔ دایکہ دیت کہ دیت کی است
 اس معرہ میں دایت ہاری کی طرف کی ہے یہ اس کو گزیری ہے۔

طائر مدیہ سے دیت کی تشریح ان الفاظ سے کی ہے: المدينة: یعدک العقل بالقباس علی حسیہ۔
 یعنی عقل کا ذریعہ قیاس کسی میر کو ہاں۔ (رد المحتار جلد اول ص ۹۰)

اسی تصدیقات سے واضح ہو گیا کہ دایت کا مفہوم یہ ہے کہ خود فکر، عقل، تخیل اور قیاس آتی ہے کسی چیز کو علم حاصل کرنا
 یہ مفہوم ذہنی نشیں کے ساتھ آیت میں غور کریں الہی شاعر ہی آتی ہے جب کہ نہ قصص کی ضرورت نہ ہے کہ۔ لیکن کا قول کہ
 نہ کہ گاہ آیت قرآنی میں بھی تصدیق اور دایت مجھ سے تصدیق کی ضرورت ہی نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ ہے حبیب کرم علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہے کہ آپ ان کا ذکر نہ کرے کہ میں ہی عقل و
 فہم ذہانت و فطانت اور قیاس سے ذہیر جانتا ہوں کہ محبت میں میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جاسکتا ہے۔ میں یہ جان
 سکتا ہوں کہ اس دنیا میں میرا کچھ پر اپنا حق ہے۔ میری دیت کا کچھ کیا ہوگا تصدیق کی نہیں کہ اور کی
 سزا ہے کہ ان امور کو میں اپنی فہم و فراست سے نہ تصدیق ہاں سکتا ہوں اللہ اعلم۔ میرا علمی سویر میری عقل و شعور کا نشیں کچھ
 اللہ تعالیٰ کا دایہ ہے اگر میں نے غور و فکر سے ان محتاج کو جاننا تھا تو میں شک و شبہ کی گواہی نہ دیتا تھا اور میں یہ حق
 پہنچا تھا کہ میں کو ہاں اور ہاں کوئی پر کوئی نہیں میرا علم و فہم و فطانت تعالیٰ کا دایہ ہے اس میں شک و شبہ کا ذرا نہ رہے۔

تعبہ اندریٰ سے روایت کی گئی ہے۔ حایو جی افی سے علم قدس اور کا شروت ہے۔ مکملانے والا اللہ تعالیٰ برہنہ سیکھے والا مصطفیٰ علیہ التہیہ والسلام، برہنہ کا عالم الغیب والاشہاد ہے اور کثیرہ غایہ عزاکو شرف نہیں ہے۔ جیسے والا سب العالمین ہیں اور سبہ والذریعہ قلعائین ہو۔ وہاں کی سبیل نوکیسے؟ کوئی نقص ہو گا تو کس جانب ہے؟

آخر میں مفسرین کرام کی پندار بھی حاضر فرمائیے آپ کا آئینہ دل ہر قسم کے گدو گدو سے پاک ہو جائے گا۔
علامہ ابن جریر طبری سے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تصدقاً اقول کہے ہیں میں سے ایک قول حضرت ابن جریرؒ
کہ ہے: **وَأَفْرَأَتُمْ** میں، **لَعَالِي** الآخرة فماد اذله قبل علم الله على الجبۃ حتی أحد هیث قال فی الرسل
ولکن قال: **مَّا أَدْرَى** مَا یَعْبُدُونَ وَلَا یَسْکُنُونَ فِی الدِّیْنِ مَا جَرَحَ کَمَا احْصَرَتْهُ الزَّیْطِیَّ:

یعنی یہ کہنا کہ حضور کو یہ علم تھا کہ آخرت میں حضور کے ساتھ کیا کیا جائے گا تو ایسی نازیبا بات سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں حضور کو اس وقت سے اپنے اہل بیت کے علم تھا جب در اول ادوج انہیں بھیجا۔ سے حضور پر ایمان لائے گا وہ وہ لیا گیا تھا۔ لکن یہ بات کا مطلب یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا میرے ساتھ تہیہ کی طرف جلا وطنی کر دیا جائے گا یا نہیں۔ ابی جبریر حسن بصری کے قول کے مستقیم قرار دیتے ہیں۔ ولکن ذلک انما نقض الحسب وشریبہیں اللہ النسبہ مناصب فاعلم بہ وہم کذب بہ صاحبہ۔ یہ من قومہ وخصیرہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے ہی حکیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس دنیا میں جو معارف حضور سے کیا جانے والے تھا اور جو لوگ آپ کے قوم و درود سے کفران کے ساتھ جسے والا تھا اس کو بیان کر دیا۔

ملازمین شاپوری کہتے ہیں۔ وامہم یہ الزا الدولیہ من قبل مصد وہا فی الدریہ من جہۃ
الوہی یسی عو کلو جان پیسے کی غمی کی گئی ہے اور جو بدیر دی مطا ہوا اس کی غمی نہیں۔

ملام آؤسی کے قریری شریع و ضبط کے ساتھ اس شخصیت گریبان کیا ہے۔ ولدی طست نہ ان، مصفیٰ حسن
نظر الدہیہ من غیر بیعتہ انوی مولد کات الدہیہ تحصیلہ او امانیہ و سواد کلان ذلک فی
الامم الدہیہ قواؤ احروریہ و اعتقادہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم ہم یعتقد من الدہیہ حتی
اولی من الصائم باندہ کتابی و صحافتہ و مشقوہ و العلم بانشیاء بعد الصائم بہا کمال الذم لم
تخطہ احد حیرہ من العلمین۔ (زمرہ العلماء)

ترجمہ میرے نزدیک پسندیدہ قول ہے کہ نبی کی روایت کی ہے جو وہی کے بغیر جو خواد تفصیل جو یا جہاں اس کا تعلق نبوی حاکمیت سے جو یا آخری مالا مستحب۔ آوی کہتے ہیں کہ میرا حتمیہ یہ ہے کہ حضور طبع الصلوٰۃ والسلام نے اس سے دنیا سے انتقال میں فرمایا جب تک حضور کا اثر قلب کی ذات اس کی صفات اور اس کے شوق کا علم اور تمام ایسی اشیاء کا علم جو دیکھ کر مال ہے نہ بے دیا گیا۔

والله اعلم بالصواب وعبد محمد بن الشواب واليه المرجع

هَذَا آفَاكُ قَدِيمٌ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَامًا وَرَحْمَةً وَ

ایہ خبر دیکھیں کہ کورانی پر تو یہی رحمت ہے جسے خدا کو اس سے پہلے کتاب کوئی دینا اور رحمت بن کر آئی تھی ہے۔ اور

هَذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِّسَانِ عَرَبِيٍّ لِّيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَى

یہ کتاب، قرآن، جو اس کی تصدیق کئے دے دے ہے عربی زبان میں ہے تاکہ ہر وقت ہر دار کد سے عاموں کو اور عرشِ نبوی سے

لِلْمُحْسِنِينَ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ

نیکوکاروں کے لیے شے ہے شک بن و گن کے کیا ہو۔ یہ وہ لوگ تھے جو پہلے ہی نبوتِ قدیم سے ہیں کہ ان کو خوف نہیں

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ

انہیں اور وہ تلکین ہیں گئے شے یہی لوگ سلی ہیں ہمیشہ رہیں گئے ہنس

کہ ایک جی پر کہ قبول کرنے میں یہ لوگ بر اعظمِ تجرہ دولتِ شہرت سے ملے تھے۔ ہر سے دور تر ہیں نبوت سے ہاتھ سے ہر گز نہیں۔ ہم سے اسرار کو خوب ماننا ہے۔ اس میں ایسی خبریں دی گئی ہیں جن کی وہ سے ہم سے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔ گو تم خود بتاؤ کہ تم ان مصلوں سے پہلے طریقی ہیں کہ سمجھو کہ یہاں دونا تجرہ کار بھی ان کا منتجب کیا ہوا مستحق ہے بے ہمت کرنا چاہتے ہو یا جزا ہم دانشوروں اور پناہ دہ مشائخ و دوسرے اختیار کیا ہے اس پر پناہ چاہتے ہو۔

شے یہ لوگ خود بے نصیب تھے۔ شک و مت نے ان کو قبول حق سے محروم رکھا۔ اب ان کی مرضی ہے کہ ساری دنیا اس فیض سے محروم رہے۔ اس لیے وہ بڑی شد و سے اسلام کے پاس میں بھونا پر و چیدہ کرتے ہیں کہ یہ بھوت ہے ایسا بھوت جس سے ہر بلا ہار رہے۔ غیب و امان کے نزدیک نہ ہوا۔

شے ان کے اس دعوے کے رد میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ قدیم بھوت میں بکتہ قدیم بھائی ہے۔ ایسی بھائی جس کو ہر زمانہ کے پاکیزہ لوگوں نے قبول کیا اور جزو جانِ نایابِ قرآن کریم سے پہلے پہلے موسیٰ علیہ السلام پر تواریکات ماری کی جو بعینہ وہی رحمت و حق رہی جس کی دعوت قرآن و تک ہے۔ قرآن کریم تواریکات کی تصدیق کرتا ہے اور جو لوگ علم اور مال و مال کی روش اختیار کیے تھے ہیں ان کو ہر وقت ہر تارک اکام سے گواہ کرنا ہے اور جن لوگوں نے تقویٰ و پارسائی کا پناہ شعار بنا رکھا ہے انہیں لوید رحمت سنانا ہے اور ان کی وصلا قرآن کریم ہے۔

شے اس کو بیان مستم المبرہ میں گزرتا ہے۔ آیات ۳۶۰-۳۶۱ کے حاشی ملاحظہ ہوں۔

ذُرِّيَّتِي ۚ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ

ہیں ان فرشتے۔ یہ جسکی تیرا کرتا ہوں تیری جانب میں اور میں تیرے لئے مسلمان ہوں۔ یہی وہ

الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ

انہیں (میں) قبول کرتے ہیں جو بہترین اعمال کو اور درگزر کرتے ہیں جو ان کی برائیوں سے۔

مذکورہ بندہ موسیٰ کے عقائد و نظریات اس کے افکار اور سوچ کا معیار اس کی آرزوؤں اور اسگوں اور اس کی نشوونما اور
کا پس منظر اس قدریت کے تقاضے میں دیکھا جاسکتا ہے۔

سب سے پہلے وہ ان انعامات، ماحولیات کا احترام کرتا ہے جو اس پر کئے گئے ہیں۔ جس سے معرفت اس کو کہہ
اس کے والدین کی بھی ذرا یاد ہے۔ احزابِ نعمت پر جس میں قرآن کا حق مشکراہ کہ جسکی توفیق مانگ رہا ہے اور یہ
توفیق و توفیق کے لحاظ سے نہیں بلکہ اذہن غیبی کے گھر سے طلب کی جا رہی ہے کہ اگر اس غلطی سے طلب توفیق کے ساتھ
ساتھ ہی معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز کی توفیق مانگی جا رہی ہے اس کے دل میں اس کی شہید گئی اور جو درجہ شہید گئی ہو پانی ہوتا ہے
ظاہر آگاہی فرماتے ہیں رضی اللہ عنہ و ولحقہ من اور ہتہ بکندہ ای جعلتہ مولانا یہ راجع الیٰ تعجبہ انہی اللہ تعالیٰ
ظاہر این تصور فرماتے ہیں اس بات میں اور غیبی لاسی یہ ہے کہ میرے دل میں شکر کا خیمہ اٹھا کر اور مجھے اس کا شوق ہے
وہمسی اور ہوس، انصاف و انصاف، رمان و رمان

اس لحاظ سے اسکی دعا کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیں
اس کے بعد عمل صالح کے لیے اتنا ہی جاری ہے۔ لیکن وہ عمل صالح نہیں جس کو کوئی صالح کہیں کوئی توفیق و توفیق
کے پھول ہر ماں میں لیکن یہ کسی دوسری طرف کے باعث ہر گاہ انہی میں سے استر و کر دیا جائے اس لیے جو جس کی کہیے یہ نہ مل
کی توفیق و رحمت و رحمت جو جتنی بھی ملے ہو۔ پھر عرض کرتا ہے کہ انہی ایسا نہ ہو کہ جب تک میری شمع جلتی رہے تو میں
کا اہل بیت ہے اور میری شمع ملے اور وہ غفلت کا نہ دیا جو چاہا جلتی میرے ساتھ جو اولاد ان کے ہے اس بد سے کو حلا
فرمان ہے میرے سید اول کی اولیٰ رکھ ان کو شیطان کے منہ میں پھنسنے سے بچاؤ ان کی بینش تیرے حضور میں ملتی ہیں
ان کے دل پر تیرے انور و رحمت کی برکت ہوئی ہے۔ ان کے سینوں کو اپنے محبوب کریم طہیق اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی برکت اور رحمت میں وہ ملت سے مال غرنا، جب تک نہ دے۔ جی تیرے بندے بن کر تیرے پیارے رسول کے مقام
پہن کر اور تیرے دین عظیم کے سچے گھس بندہ خدا قبل خدا میں کر رہا ہے۔
وہ صبح لی فی ذریعتی میں رقی لہوئی کے احوال سے بھی میری
دعا کے آخری جگہ کیا ہیں انہی رسول کی انتہی و خدا کا مظہر اور بدہ عرض کرتا ہے میرے سبب۔ سب سے

الْبَحْرِ وَالْأَنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَيْرِينَ ۝ وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ مِمَّا عَمِلُوا

اور انہوں میں سے شلہ چھ شلہ و سراسر گئے ہیں تھے۔ اور ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ

وَلِيُوفيَهُمْ أَجْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يظْلَمُونَ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ

اور ان کے مقابلہ میں ان کے اعمال کی طرح ان کے لیے نہیں کیا جائے گا۔ اور ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ

كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبَتْكُمْ طَبِئَتُكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ

گناہ کر گئے تھے اس لیے کہ تم نے دنیا میں اپنی طبیعت کی طرح گناہ کی تھی اور تم نے دنیا میں اپنی طبیعت کی طرح گناہ کی تھی

بِهَآءِ الْيَوْمِ يُخْزَوْنَ عَذَابُ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي

اس لیے کہ تم نے آج تمہیں ہر گناہ کا عذاب دیا جائے گا جس کے برابر تم نے جس کے برابر تم نے

اس کے لیے کہ تم نے

شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ
شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ
شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ
شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ

شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ

شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ
شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ
شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ
شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ
شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ
شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ
شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ
شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ
شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ
شلہ ہر ایک کے لیے تہہ ہیں گناہ کے عمل کے مطابق شلہ

اَسْتَعِجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ اَلِيمٌ تَدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ وَّ بَأْسًا

عذاب ہے جس کے لیے تم جلدی چاہ رہے تھے۔ یہاں تک کہ وہ ہر شے کو تباہ کر دے گی۔

رَبِّهَا فَاصْبِرُوا لَا يُرَى اِلَّا مَسْكِنُهُمْ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ

رب کے حکم سے یہاں سب پر بھیج دی گئی تو وہ دکھائی دے گی جیسے ایک چھوٹی سی جگہ۔ اسی طرح ہم سب کو دیتے

الْجُرْمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ مَكَنَّاكُمْ فِيْمَا اِنْ مَّكَنَّاكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا

جس جگہ کو۔ اور ہم نے ان کو وہ قوت و طاقت بخشی تھی جو ہم نے نہیں دی اور ہم نے مہلک کی تھی

لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْئِدَةً فَمَا اَغْنٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا

انہیں کان، آنکھیں اور دل۔ شے نہیں ان کے کسی کام دے گئی ان کے کان،

اَبْصَارُهُمْ وَلَا اَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ اِذَا كَانُوا يَجْعَدُوْنَ بِاٰيٰتِ

ان کی آنکھیں اور دل کے دل۔ کیونکہ وہ انکار کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی آیتوں

کو وہ بدشاخ ہو گئے اور ان پر ایمان نہ آتا۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو مٹا دیتے۔ ان کے دل سے ہر بات کو

نقشه منطقه سوره الاحقاف
آیت نمبر ۲۹



فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعِزِّ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ

ہم اس کے بعد آپ صبر کی طرح ہر حال میں صبر کریں تاکہ وہ اس کے لیے دعا فرمائیں۔

كَانَ يَوْمَ يَرُونَ مَا يُوْعَدُونَ لَمْ يُلْبِثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّحْنُ

جس وقت وہ اس کو دیکھیں گے وہ اس کے لیے دعا فرمائیں تاکہ وہ اس کے لیے دعا فرمائیں۔

بَلَاءٌ فَهَلْ يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمَ الْفَاسِقُونَ

یہ بے ایمان ہے۔ یہی کہ انہوں نے دعا فرمائی کہ اس کو ہلاک کیا جائے گا تاکہ

دوران کے ساتھ لاکھ لاکھ ہلاک ہوں گے اور ان کے ہلاک ہونے کا یہ دعا فرمائی کہ اس کو ہلاک کیا جائے گا تاکہ

اس وقت انہیں قید کی طرح ہر حال میں صبر کریں تاکہ وہ اس کے لیے دعا فرمائیں۔

تاکہ ان کے ہلاک ہونے کا یہ دعا فرمائی کہ اس کو ہلاک کیا جائے گا تاکہ

لفظ ان کی سازش کی طرف اشارہ ہے۔ یہ دعا فرمائی کہ اس کو ہلاک کیا جائے گا تاکہ

ان کے ساتھ ہلاک ہوں گے اور ان کے ہلاک ہونے کا یہ دعا فرمائی کہ اس کو ہلاک کیا جائے گا تاکہ

کہ انہیں ہلاک ہوں گے اور ان کے ہلاک ہونے کا یہ دعا فرمائی کہ اس کو ہلاک کیا جائے گا تاکہ

دیتے ہیں۔ فریادیں سنیں۔ پھر ان کے ہلاک ہونے کا یہ دعا فرمائی کہ اس کو ہلاک کیا جائے گا تاکہ

نظم کے ساتھ دعا فرمائی کہ اس کو ہلاک کیا جائے گا تاکہ

تاکہ وہی لوگ ہلاک ہوں گے اور ان کے ہلاک ہونے کا یہ دعا فرمائی کہ اس کو ہلاک کیا جائے گا تاکہ

رہتے ہیں۔ ہر لوگ خلافت کا بہت کراہتا ہے۔ یہ دعا فرمائی کہ اس کو ہلاک کیا جائے گا تاکہ

کہ انہیں ہلاک ہوں گے اور ان کے ہلاک ہونے کا یہ دعا فرمائی کہ اس کو ہلاک کیا جائے گا تاکہ



اللهم صل على محمد و آل محمد و لك الشكر

و علی حبیبك المصطفی و صلیک المہجت علی التخصیة و الشہاد

اللہم صل علی محمد و آل محمد و علی سیدنا و مولانا محمد و آل محمد و آل محمد

و علی سیدنا و مولانا محمد و آل محمد و علی سیدنا و مولانا محمد و آل محمد

اسلام کے جانبدار اور غیر سہا پیوں کا آیت ۲۵ میں ایک خصوصی حکم دیا کہ جنگ میں حملات کرتے ہی شروع فرمائیوں نہ
ہوں گزوری صحت کھنڈہ مسلح کی درخماست صحت کرو اگر تم نے کسی کی کا منظر ہو کیا یا مسلح کے لیے اپنی بے تلی کا اعلان کیا تو دشمن جری
ہو جائے گا۔ تمہاری اس پیش کش کو گزندہ اندہ دلی پر عمل کرے گا۔ تم جو جہتے ہو کہ اس کا انجمن کن خطرہ کہ تمہا ہے نہ اس تم ہی
مرشد ہم کے کہ کو حواضر قہری تمہا ہے ساتھ ہے تمہی عنایت اور کشش کو وہ صانع نہیں سمجھتے گا

آخر میں علی صلا کی طرف متوجہ کیا، اگر اسلام کو قتل سے مل کی غرضت پڑے تو قہری دیا امل سے اس کو پیش کرو اگر تم نے مل فری
کرنے میں نکل سے کام لیا تو اس سے اندہ قہری کو تو کوئی نصی نہیں پہنچے گا: ہرگز تمہا استیاس برہمنے گا اور تمہی ہو کہ چرت کسی اند کو
کش دی جانے گی۔ چرتم اپنے حقہ جانو گے اندہ قہری کے دن کا تم تو سنا ہی ہو جیسا کہ اگر کوئی قوم اس کا انما بار مجھے گی تو دوسری قوم شوق
سے یہ خدمت بیا لائے کہ یہ اپنے آپ کو پیش کر شعل۔

ایسی کے علامہ شاہ اس زبانی آیت کو دہرا پڑھیں: **وَابْتَغُوا فَعْلًا بَلِغًا لِّقُوْتِ اَعْيُنِكُمْ قُمْ لَّا تُكْرَهُوْا**
اَشْأَلَكُمْ۔

الوفاق فإمامنا بعدد وإمامنا بعدد حتى تضع الحرب أوزارها

ہر تینوں جگہ بھارتی فوجوں کی کہیں کوئی گروہ ویسا ہی ہے خیر یہاں بھگت کو بھگت پہنچے شیپ ڈال کے وہ

کہا کہ کیا گیا۔ اس سلامت میں ان دو متفقہ قوتوں کا گمراہی بچ رہا ہے اس کے سلسلہ میں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اگر ملک کے غیر جاندار
 و سب سے اوپر کل صدی، اس قدر کہ انہوں نے خود کا یہی سہولت کرنا، بکھری ہوئی راست اور بدھوی سے اہل سکھاتہ گروانا
 اور سرور مریخی بازی لگایا نا۔ اس وقت درجہ و شہرت کا انہوں کو دیکھنا اور نصیب کی حالت ہے جو کہ اس سے کہناں کی گزری آئے
 کہ کہ وہ اہل کاروں سے تفریق ہی غریب سے جان بچا رہا ہے۔ یہی موقع ہے کہ میرٹھ سے شمع کی حالت کو کہیں کہ نہ کہ
 جگہ پر سزا خاندان کے قابل نہ ہے۔ یہی وہاں حضرت مسیح احقر تو انہوں کا کہہ سکتا ہے کہ اپنے عمل کی طرف سے اس سے
 جو وہ اس پر ہوا ہے۔ یہی وہاں حضرت مسیح احقر تو انہوں کا کہہ سکتا ہے کہ اپنے عمل کی طرف سے اس سے

[illegible][illegible]

والصواب من القول عندنا من هذا ان في محكمة اوست مخصوصة كرمح قولیہ کہ یہ آیت حکم ہے
 لروح تیس ہے اس کی وہ بھی ساتھ ہی ہیں کہ وہی کہ جس کی ضرورت تپ پیش آتی ہے جب وہ ان کو بھیج کر انکو وہی میں
 میں صحت میں وہ غیر مستنکر ہی کیوں جعل بقدر فی نفسہ والقد لا یصل الیہ من اولی الامر من اهل فانی علیہ وسلم
 علیہ السلام بعد ہر حق میں ہی کہی کہ جب غیرت میں کہ نہ تعلق اختیار یوں کہ نہ تعلق نہ ہو توں میں یہ نہ کہ نہ
 ان خصوص کریم علیہ السلام خصوص کے خصوص کے ہر ذرا میں ہر کہیں حق کو اس لیے کہ نہیں کیا کیا اس کو اگر چہ
 ہر ایک ہے

سَيَقْدِرُ لَهُمْ وَيُصْلِحُ بِأَلْهِمُ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَفَهَا لَهُمْ ⑤

یہ پناہ گاہیں بندہ دنیا پر اور سوزشے گاہیں کے حالت کو سنبھالنے اور کوسنگ آئیں ششتر میں کہ پہاں اس نے ان کے دلی قی شدہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَصَرُّوْا وَاللّٰهُ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَانَكُمْ ⑥

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمے گا اور تمہاری جگہ میں تمہیں ثابت قدم رکھے گا ⑥

اگر آپ کا پناہ دینا رہے، حضرت نے ارشاد فرمایا ہے فرمہ بن سلام، اس سے کہ تو فرم سے برابری کا دعویٰ کیجے کرکتے ہو۔ ہاں ہے
مقررانہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں اور تمہارے مقتول دوست کا یہ من مشرکین کے کہ ان لسان الہی ولا غری ملک خود ہمارا دعویٰ
ہے درتسے ہمارے کوئی غری نہیں، فقال بنسعود، انہ مؤلاؤنا ولا مؤلاؤنا نعلم مسلموں نے جواب میں کہا اللہ تعالیٰ
ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

فلس یصل، حالہم کا جملہ پناہی غیر ہے میں ہی شہیدان حق کی قربانیاں، یہاں نہیں جائیں گی، کہ ان پر شہیدوں کی شہادت
نمازی مرتب ہوں گے۔ اس قربانی کا صلہ میں تو یہ کہ اگر جنت میں رہیں ان کی عکالت میں وہ کثرت فرما ہوں گے اور ان کی
حسرت کو ان کی ہفتا برس کے حصے خزانہ و سرمدی نصیب ہوں گے اور جس شخص کے لیے انہیں اپنے جہانوں میں تامل تھیں
وہ مقصد حاصل ہو گا جس کی مدد سے کہ وہ دین میں اہل ہوا جائے گا ان پاکیزہ دل سے جان دیکر اتنے عظیم مقاصد حاصل کرے
ان سے بہتر کہ کوئی خوش نصیب ہو سکتا ہے۔

اللہ میں جنت اور رضائے الٰہی کی ذی شان خزانہ میں رسائی حاصل ہو جائے گی۔ راہ کی یاد میں خود کر دی جائیں
گی، فاجلہ سمٹ کر رہ جائیں گے، وہ ان کے حالات سوز جائیں گے یعنی جو لڑشیں ان سے ہوتی تھیں، جن گاہوں کا انہوں نے
از تکلف کیا تھا وہ سب سب کر لیے جائیں گے، مقررین اور شہیدان کے ناموں میں جان کا شہدہ گا۔

اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ان کی برکت سے دوسرے لوگ رہا ہونے پر گھر بن جائیں گے ان کی قوم کی بڑی
ہوئی حالت سوز ہونے کی شکست و نامرادی کے جو دار ان کی قوم کے چہرے کو بدنام بنا رہے تھے وہ فوراً ہائیں گے اور کافران
کا ڈراما پر خرقہ فشان کرنے لگے گا۔

اللہ جب جنت میں قدم بچھو فرمائیں گے تو بے حسرت کی طرف اس طرف جائیں گے یہ وہ وقت ہے یہاں آباد ہیں
وہ صلحہ راستہ ان کے جانے پہچانے ہیں کسی سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں۔

مٹے دیں اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد کو اللہ تعالیٰ کی احاد فرمایا گیا ہے۔ جان کی بانی لکھنے والوں کے
لیجے اس سے بڑھ کر خود کیا ہو سکتا ہے۔ وہ مجاہد ضرورت النہی جس کی پشت پناہی کر رہی ہے، ہر ایک مرحلہ پر تائید پزیر ہیں کے
دونوں کی ڈھکس بھڑکائی کا کوئی طوعا ل عمل ان کے تھوڑے لڑش رہا کہ کہنے قرآن سے مجاہد مجاہدوں کو دنیا کی کوئی طاقتی طاقت

لَا مَوْلَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

مردگار نہیں ۔ جو نیک اللہ تعالیٰ کے پاس داخل ہو جائیں گے ان کے لئے اور نیک عمل کرنے سے

جَعَلَتْ تَجَرَّتِي مِنْ تَحْتِهَا الْآتِثُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَ

وہ بہار امانت میں داخل ہیں جن کے نیچے سے وہ نیک عمل سے اور مومنوں سے نیک کاموں میں اور

يَاكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ

کھانے کے لئے ہے جس میں وہ کھاتے ہیں اور ان کے لئے آگ کی طرح ہو کر اور کتنی ہی ایسی قومیں ہیں

هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجْتَكَ أَفَلَكُمُ فَلَا نَاصِرَ

جو اتنی طاقتور ہے کہ تم سے زیادہ طاقتور ہے اور تم سے زیادہ طاقتور ہے اور تم سے زیادہ طاقتور ہے

مال غریب کے دو ہی پیمانہ ہیں۔ ایک جس کے مال کی قدرتی قیمت سے اور دوسرے اس کی فتنہ منی پر مبنی قیمت پر۔ اس نے ہی سرگشتی کے لئے لوگوں کو تیار کیا ہے۔ پھر کیا وجہ کہ مائے امانت کے لئے نہ دیا ہے؟ بتو کہ اللہ تعالیٰ ہی وہاں کا مالک و مالک ہے اس کو اس کی جگہ کے لئے انمول سے سب کچھ سوا کہ اس نے پہلے خاص بندوں کے لئے اور اس کے لئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان تھا تو اس نے ان کو دستگیری کی۔ جن جن کو اس نے اپنا جہاد کا قیام دیا ان کے لئے ہی کام نہ تھا۔ اس نے اپنی فتنہ منی کا انتظام کیا ہے۔ جس سے اہل ایمان کو طرح پرست اور زمین میں کی برکت سے مشغول کر دیا۔ جس سے اہل کفر کا فتنہ اور فتنہ کا مہلک اثر کشش کے جگہ انہوں نے ہی۔ ان کی فتنہ منی کے جہاد۔ مائے فتنہ منی و حضرت میں گزار دی۔ انہوں کی طرح عہدہ اور مراد سے زیادہ متعارف کیا۔ کیا ہی اس کا جوہر مشعل بنا۔ انہوں نے پہلے اہل کفر کے ہاتھ میں سوچنے کی رحمت۔ گوار کی نہ ہے حلق کو پہچان دیا۔ اس کو دیکھ کر کہنے کا شوق اس کے دل میں پیدا ہوا۔ ان کے طرز عمل کا انجام وہی ہونا چاہیے تھا جس سے وہ اب دوچار ہیں۔

اللہ الہی کو کہتے ہیں کہ ہمارے کرتے پہلے ہی کفر کو کرنی کفر سے پہچان دیا۔ وہن چھٹنے پر مجبور کر دیا۔ سنو! یہ کوئی سولی بدست نہیں کہ اس پر تمہیں کوئی سزا دے گی۔ بلکہ تمہیں پہچان دے گا۔ تمہیں کے ساتھ ایسا سلوک ہوگا کہ وہ اگرچہ تم سے زیادہ طاقتور ہو۔ اور اور اور خوش حال نہیں لیکن تم سے ان کو یہ ایسا کر دیا۔ اور کسی کو جنت نہ پڑی کہ ان کی مدد کرے۔ تمہیں ہی اگر تم بارہ تھے اور قورہ نہ کی تو تم سے ساتھ ہی ایسا سلوک ہی کیا جاسکے گا۔

لَهُمْ أَفْنٌ كَانَ عَلَى بَيْنَةٍ مِنْ رَبِّهِ كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ

پس کوئی ناکام نہ بنے۔ کیا تو بھی یہ کہوں کہ دشمنوں نے اسے پھانسی دے دی تھی۔ یہ جھوٹا کہنا ہے۔ اگر تو کوئی ایسا شخص ہے جس

وَاتَّبِعُوا هُوَاءَهُمْ ۖ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو ایک عوامی مسئلہ ہے، اس لیے اس کو حل کرنے کے لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ اس مسئلہ کو حل کرے۔

مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَالنَّهْرُ مِثْنُ لَيْلٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَالنَّهْرُ مِثْنُ

ہانی کی مہم کی دہائی کے نتیجے میں جوتی کے ساتھ اور سب سے پہلے دودھ کی مہم کا دھڑ بھینک اٹھتا ہے۔

خَيْرُ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ۚ وَانْفِرْ مِنْ عَمَلٍ مُصْقًّى ۖ وَهُمْ فِيهَا

کی جراثیمات، تھکن، سوجھ بچھ، دلوں کے بے اور تھکن میں شہد کی حوصلہ شکنی ہے۔ اور ان کے بے امید

مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ

ہر قسم کے چیلوں کے ساتھ وہ وہاں سے تھکے لے کر واپس آئے۔

وَسُقُوا نَارًا حَيْثُمَا فَقِطْهُ أَمْعَاءُ لَهُمْ. وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ

پیشہ کے بعد اس کے کھوتے اور پڑاٹے کا اور وہ کھانسی کے اس وقت کہ اس کے پاس کوئی اور نہ ہو۔

نظم بنایا کہ جس کے پاس اپنے سبب کی خاطر سے دشمنی والی تیرہ اون کی دشمنی میں رہ گئی کہ اس معاملے کی کس کس کی تفسیر کی طرف توجہ پڑا رہے اس کا اہم اس بہ نسبت کے اہم سے بالکل تقصیر ہو گا جس کے بسے احوال اس کی محاکم میں کوشش ہو کر دے گئے ہیں اور وہ جی نفاذ عوامیت کی یہ وعدہ نہیں کرتے۔

سے ملتی اور پھر سیرنگ اور گڑ کو ساتھ ساتھ ہمگی اس کا ساتھ تفصیل میں پورے حیدرآباد کی نقشہ کے ساتھ

اگرچہ اس کی کہتے ہیں ماما کا دادا ستر یا سو راتوں میں کام لے کر لوگوں کو مل جائے۔

۴۷۰ اس جہت میں نکلےں دھمور کی دھمکی نہ کہ فضا کے غوش جس سے کہ ہاتھ اس پر لگے گا کہ کسی نسبت حضرت خٹک داؤد

لو پو اشیا میں جہم سے بیکروید و گید اس کہ بالی پرے کی سیدھی میٹھ کے لیے شرم ہو گئی، اس میں بیا گزہ نکھوتا ہو پانی کے حوالوں کی تہوں

حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ بَادِئًا أَيْنَمَا

مذکر میں مذکور ہے کہ اس کے لئے کوئی خاص نام نہیں ہے۔ یہ مناسب لفظ ہی کیا کہہ سکتے تھے

أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَالَّذِينَ

یہ وہ بد قسمت آدمی تھا جس نے اپنے دل کی بات کہی اور لوگ راہ

اِهْتَدُوا زَادَهُمْ هُدًى وَاتَّبَعُوا تَقْوَاهُمْ ۖ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا

ماہیت پر چلے گا۔ نکل رہا ہے تاج محل کے درہ پت محمد انیس ٹھوکر کو تزیین کرنے کے لئے یہاں کیا، رنگ اُٹھ رہا ہے یہی

السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَهُمْ

قیامت لا اگر آید پس این دنیا را یک غنچه به شک در کشیدن تو می گویند و بی قیمت این غنچه را از دست

کونستانتینوپل

۱۲۔ محمد کے جنوں پر دیگر جماعتوں میں اہل ایمان کے ساتھ منافقین کو شریک ہوا کرتے تھے جنہوں نے اصولہ و الفیہ کے

برش دست چپ سے، ال ایوان تو میری گزشتہ کہانتوں اور پہلوئیں میں نہیں محفوظ کی جاتے، لیکن منہ خفیہ حضور کے فرشتے تھے، اگر

ہاں کہ طبیعت پروردگار ان گنہگار کے جب فعل برحق سے سبقت لے کر اتمام فرمے کہ ابھی انہوں نے کہہ دیا ہے کہ رشتہ

تھامس نے کہا کہ وہ ہے جس کی توجہ رہا : ہم کہہ نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ جو کتاب ہے کہ جس سے ان کے دلوں پر ضرب لگائی اور وہ صرف

کے عزیز غنیمت حضور کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے در شہادت ہو کہ کلام بلاغت نظام سے جو ایسے حاصل کیے گی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کا کہ جس طرح کی ترقی ہو گئی ہو، یہ ان غریبوں سے کہہ دینا ہوتا ہے جو روزگار میں ملے جیسے کہ جامعہ، ہوتی ہیں، تقوی کے

بروونویں مضمون و دست مرتب

مشرقِ قاضی برگی، دلال و بڑے سے شک و شبہ کا خیز پھٹ گیا، اس کے بعد محمدیہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

کیا وہ اس انتظار میں رہے کہ یہ ایک قیامت برپا ہو جائے تب وہ ایمان لائیں گے۔

تخلہ قیامت کی علامت کے طور پر مذکور ہے۔ اس کی علامتیں ہیں: ۱۔ زمین پر ہلچل مچ جائے گی۔ ۲۔ زمین پر ہلچل مچ جائے گی۔ ۳۔ زمین پر ہلچل مچ جائے گی۔

فرمانیہ (مجلس سرائی)

ذِكْرُهُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرُوا ذُنُوبَكُمْ وَالْمُؤْمِنِينَ

کہ تم ان کی یاد میں آج اپنے رب سے دعا کرو کہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور ان کے گناہوں کو بخشتا ہو۔

شع اول ایمان کی عبادت اور گناہ کی شکایت کا سلسلہ بیان کرنے کے بعد اپنے محبوب پر عمل اللہ تعالیٰ علیہ السلام کو شاد فرود بار اپنے کہ تو میرا دھماکا کال برائے کہ بیکار گئے ہے اسے میری رو کیجے طرد فرماتے ہیں کہ اس امت میں تو دل شام میں کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا علم حضور ان کی آیات سے حاصل میں ہے اور دور است سے حاصل ہے۔ اس لیے یہاں دغسل مسمیٰ لفظ ہے۔ یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت قدم اور پختہ ہے۔ لیکن اصل اکھٹے فرما کر حضور کو اس حقیقت پر ثابت و کمال کی پہچان سے حاصل ہے اس لیے واضح ہوئی تہذیب کے یعنی اس حقیقت کو ہمیشہ یاد رکھیے۔

شع ثانی ظاہر قرصی نے اس کے دو مسمیٰ ذکر کیے ہیں یعنی ① استغفر للہ ان یقع منک وہب میں آپ اس بات سے اللہ کی مغفرت طلب کریں کہ آپ سے کوئی گناہ سرور میں نہ ہے تو تجربہ اسی کے مطابق کیا ہے۔

② استغفر لہ عصمت جس اللہ محبوب میں استغفار کریں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو گناہوں سے پہلے رکھے۔ علامہ آری کہتے ہیں کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجات میں ہر ایک اصوات اور ہر ایک اور دہے دے پائی کہ حسب نیچے اسے دے پر گناہ پڑی تو جو وہ رحمت کے مقابلہ میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استغفار کیا کرتے۔ وکلمہ کرم اللہ وجہہ فیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی کل لحظۃ عروجی حقیقۃ علی ما کون فیہ۔ ہیکوں ماہر جرح مہدی مفسرہ الشریعہ دیا ما لیسۃ فی ما خرج الیہ استغفر منہ نروح المعانی

عارف ابن حضرت مراد انجاء اللہ کہتے ہیں اس میں دو دھمکیاں ہیں ① اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے حکام کی بھائی دہی میں غلطی کی کہ ان کے اعلان پر لازم ہے کہ پہلے حضور کا احترام کرتے اور دیکھتے کہ جیسا کہ چلے کہ چاہیے تھا ہم سے نہیں ہوسکا تو ہم حقیقی ہے جو ہے پائیا عبادت کو پر لڑتے ہیں میں اس کا حق شک و شبہ نہیں کہ اس کا تصور ایمان کا ایک ہے نفس نہیں۔ فہمنا النفس و اظہار لفتنہ میں فی الصباۃ ما لیسۃ الی جلالہ ربنا و حضرت یعنی آپ ارادہ تواضع یہ کہچہ امان اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے پیش نظر کی تفسیر کا مزا حاصل کیجیے

② دوسری دھمکت یہ ہے کہ استغفار رحمت کے لیے مستعد بن جانے امام محمد بن ماری نے اس آیت کے مضمون میں لکھا ہے کہ اس آیت کی دو تفسیریں کی گئی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ خطاب اگر حضور سے ہے یعنی عبادت ہے۔ یہ تو تہذیب و درست ہیں کہ اگر کوئی نہیں کہ یہ استغفار کا ظہور و ظہور ہے۔ دوسری تو یہ ہے کہ یہاں ذمہ سے مراد گنہگار اللہ کی ہیں کہ ترک انھل ہے اور کہتے ہیں وحاشا من خلط کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات و اہمیت اس کے مندرجہ ہے کہ وہ انھل کو جو ترک فرما کر اس لیے امام ماری نے اپنی تفسیر میں لکھی ہے فرماتے ہیں ان اسرار تو یقین العمل الحسن واجتنب العمل الفسین اپنے کہہ کر تو یقین اللہ سے کام لیں سے اجتناب کریں کہ استغفار کا مسمیٰ طلب مغفرت

وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلِّبَكُمْ وَمُؤْمِنَكُمْ وَيَقُولُ الَّذِينَ

مؤرخ مرزا محمد علی صاحب دہلوی نے جو اس بارے میں لکھا ہے وہ ہے: "اس کے کئی گروہوں کو احمد علی، میان کہتے ہیں

یہ لوگ ہمارے کون کی خدمت چھوڑ گئے ہیں جسے ہم اپنی جان بچانے کے لئے کون کی خدمت چھوڑ رہے ہیں۔

میکروس آواز کی گون کی سماعت جھوٹے پرستار کے لیے ایک چیلنج بن گئی۔ آواز کی گون کوئی واضح نوعیت نہیں دے سکتا۔ جہاد کا ذکر

ہم سے آپ نے بھی ان لوگوں کے بارے میں سنا ہے کہ وہ کتنے ہیں آپ کو قرب

[illegible][illegible]

آپ کے لئے غرضتیں کی شدت میں کٹھن گئے۔ وہ ایک حسود، سرور و عزت مند اور ایک

۱۹۰۰ء میں تعلیم نے بہت سارے کاموں کو ممکن بنایا۔

عَدُّ الْاَكْرَامِ مِنَ اَهْلِ الْبَيْتِ "از جمله آن بزرگان که در بیت اهل بیت علی هستند" این استغفار در دو معنی و دو استعمال

انجواب فیہم: یہی اندر مال کی وجہ سے اس وقت کہ "تلا" کی گویا کہ اندر مال نے پہنچ کر حکم "یا کہ است کے

لکنا ہوں گے۔ بچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر کچھ حدیثیں ہیں مگر ان کی شہادت حدود و ماتمہول ہے۔

تھے مسلمان بکرت سب سے پہلے جبر و سبکوں کے ساتھ مخالف کے مخالف و فرشتے گرتے رہے اور یہ تیلان بکرت ہے۔

ہاں جس کے انہیں بھرت کی پہانت دل کوہن کا مہل تھا کہ گستاخوں تین سو میل و صد پڑ چلے میت رہے گا سانس لینا صیہب

ہر گاہیں کتاب کی دکانوں سے یہ چھڑک کر کوئی مسلمان نہ ہو، اس لئے کہ مسیحیوں کے فوج میں جو لوگ ہیں

ان پروردگاروں کے اور کچھ کچھ کہہ کر باک چلائے۔ اس صحتِ عالیہ کے شہساز کے وہ بڑی جگہ پہنچے۔

یہی سبب تھا کہ ان کے لیے ہر لمحہ کیس کی دویا سس کے کرانے کی سبب ہر لمحہ کے سلسلہ کو گناہ کے ساتھ

[illegible]

تاریخ ۱۳۰۲/۱۲/۲۵

الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ

انہوں نے لعنت کی ہے، حق سے ہے، انہیں صم کر دیا اور ان کی نگاہوں کو کور کر دیا۔ سنئے کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے

الْقُرْآنَ أَمَرَ عَلَىٰ قُلُوبِ أَقْفَالِهَا إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم

قرآن میں یا ان کے دلوں پر قفل لگا دیے گئے ہیں۔ یہ جن لوگوں کو پیچھے ہٹ کر دیکھنا ہوتا ہے

مِّنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّ لَهُمُ الْهُدَىٰ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَنَلَىٰ لَهُمْ ۖ

اور جو دیکھ ان پر ہدایت کی راہ ظاہر ہو چکی تھی شیطان نے انہیں غریب و نادان بنائے ہیں۔ ان کی آہستہ دلائی گئی

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَطِيئَةً مِّنْ بَعْضِ

یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا ان لوگوں کو جو انہوں کے پسند نہ آئے کہ جو اللہ کے حکم میں ادا کرتے

الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَسْرَارَهُمْ ۚ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يُضْزَبُونَ

کریں گے، لہذا انہوں نے ان سے شہادتوں کو مانگنا پسند نہ کیا بلکہ سبب بنتے ہیں کہ ان کو گواہی دیں گے اور انہیں

سنئے ہیں وہ نصیب ہیں کہ انہوں نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے ان کی تردید اور ان کے ظلم و ستم کے باعث ان کے کان سے سو جاتے ہیں وہ حق کی صداقت و توازن کی نہیں سمجھتے ان کی نگاہیں مٹی ہو چکی ہیں۔ لہذا یہ انہیں نظر ہی نہیں آتا۔

سنئے حق سبب نکر کر مٹائے رہتا ہے تو اس کی کشش غمگینوں کو اپنی طرف جذب کر لیتی ہے اس کے اور جو لوگ حق کو قبول کرنے سے روک رہے ہیں وہ باطل سے پھرتے ہیں اس کی وجہ یہ کہ شیطان باطل عقائد اور بے اعمالی کے ساتھ تائید و پرستش کر کے پیش کر رہا ہے ان کو قبول کرنے سے گھبراتا ہے۔ ان کے دل میں ڈالتا ہے کہ ایسے خوفناک شہاب ہے موت توڑی دیر کے بعد گرنے لگی ان لوگوں کو صاف ستھرا ہے کہ اگر بیش وقت نہ کرے۔ سو انہیں ہم پر ایمان یعنی ان کے گمراہی کو ان کے سامنے رکھ دیتا ہے کہ انہیں اس کی نصیحت ہو کر ان کی طرف سے انہیں ہم پر ایمان اور اللہ کے رسول العصر میں شیطان انہیں غمگینوں کی امیدیں دلاتا ہے اور ان سے دور کرتا ہے کہ تمہاری عمر مٹی میں ہوگی تو یہ کہنے کی آبی بھری کپڑے جسب بڑھاپا آجینے گا اس وقت توبہ کر لینا

سنئے ساتھیوں اور دین پروردگاروں سے سنا بنا کر کہنے میں مصروف نہ رہتے تھے اور انہیں نصیحتیں دلائیے تھے کہ اگرچہ یہ بظاہر مسلمان

بِسْمِهِمْ وَلَتَعْرِفَهُمْ فِي لَعْنِ الْقَوْلِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ

ان کو ان کے بسم سے لگے اور آپ صریح بیان کر چکے ہیں کہ یہ لفظ خدا کا ہے نہ کہ انسان کا

وَلَتَبْلُوَنَكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجْهِدِينَ مِنْكُمْ وَالضَّيِّقِينَ وَتَبْلُواْ أَخْبَارَكُمْ

اور ہم ضرور تم کو جانیں گے کہ جو کون سے تم سے لڑ رہے ہیں اور جو کسے ہیں اور تم ان کی خبریں جانیں گے کہ کس کی ہمت کم ہے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَصَدُّواْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَثَقُلَ الْقُرْآنُ مِنْ بَعْدِ

بہ شکہ جو لوگ کفر کر گئے اور ان کو روکا گیا کہ وہ اللہ کے راستے پر چلیں۔ پھر ان کے لیے قرآن بھاری ہو گیا

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَنْ يَضُرُّوْا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحِطُّ أَعْمَالُهُمْ

ظاہر ہو گیا کہ ان کے لیے ہدایت نہ ملے گی اور ان کے اعمال ان کے لیے بھاری ہوں گے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول اکرم کی اور دعائیں نہ کرو جو تمہاری باتوں کو بطلان دے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَصَدُّواْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثَمَّ رَأَوْاْ هُمْ كَفَارًا

بہ شکہ جو لوگ کفر کر گئے اور ان کو روکا گیا کہ وہ اللہ کے راستے پر چلیں۔ پھر ان کے لیے قرآن بھاری ہو گیا

فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَلَا تَمْنُنَواْ وَتَدْعُواْ إِلَى السَّلَامِ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ

نہیں بخشے گا۔ پس تم نہ ماننا کرو کہ ان کو اللہ کی رحمت ملے گی اور تم ان کو سلام دعا کرو کہ ان کو اللہ کی رحمت ملے گی

لے اس جملہ کا معنی یہ ہے کہ جو لوگ ایمان نہ لائے ہیں

نہ کہ اسلام کے خلاف ہی کے صحابہ و صحابہ کے خلاف ہیں۔ ان کی پرستش و تکریم نہ کرو کہ ان کی پرستش و تکریم نہ کرو کہ ان کی پرستش و تکریم نہ کرو

نہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو نہ ملے گی اور نہ ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ملے گی۔ ان کی پرستش و تکریم نہ کرو کہ ان کی پرستش و تکریم نہ کرو

وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتْرُكَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۚ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ

اور اللہ تمہاری امت کے ساتھ ہے اور تم کو چھوڑے گا نہ۔ ان کے اعمال ان کے ساتھ ہیں۔ یہ دنیاوی زندگی تو محض ایک کھیل اور تماشا ہے۔

وَاِنْ تُوْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِيْكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْئَلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۚ

اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگار بنو گے تو وہ تم کو تمہاری کماؤں کا بدلہ دے گا اور وہ تم سے کچھ نہ مانگے گا۔

اِنْ يَسْئَلْكُمْوَمَا فَيُخَفِّفْكُمْ يَبْتَخَلُوْا وَيُخْرِجْكُمْ اَضْغَانَكُمْ ۚ هَآنَتُمْ

اگر وہ تم سے کچھ مانگے تو تم سے نرم ہو جائیں گے اور اس پر اس کا بدلہ تو تم کو ملے گا۔ مگر وہ تم کو دھوکا دے گا اور تم کو باہر نکالے گا۔ تم اب کمزور ہو چکے ہو۔

دشمن کی کثرت و آگست سے ذکر مسلح کی فراہم شدہ ہے۔ میں قدرت ساتھ میں دنیا کی کوئی طاقت نہیں منسوب نہیں کر سکتی۔ تم سرحد و ریاست پر جو کچھ اسلام کی سرحد کی کھینچ کر رہے ہو غصہ و کشتیوں کے درجے ہو گئے ہیں تو میری کیا سیاحت کے لیے میں تم پر تم اپنے عمل کے درجہ پر رہا ہے جو وہ طاقت نہیں مانگے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو مسلح کی درجہ سے مستند میں پہل کرنا چاہیے۔ اس طرح دشمن و دشمن پر جاننے کا درجہ ہے۔ لوگ اپنے آپ کو کڑوا کر دے ان کے لیے میں کوشش کر رہا ہوں۔ دشمن کے ہاتھ تو ان کے منہ پر ڈالتا ہوں۔ اس کا یہ عجز سے متاثر ہے۔ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مدد سے ساتھ ہے۔ یہ مانجے طبع سے اس میں نے نصرت کی ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل و کرم اللہ العزیز و الرحیم۔

اللہ عز و جل قویٰ امین اللہ کے ساتھ جنگ بندی شیعہ و مسیحی کے بغیر یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں یہ علم نہیں دے گا کہ تمہارا سپردہ اس کی رہی ہو یا غریب ہو۔ اس کو تمہاری خودیوں اور دیکھو اس کا لڑائی ملے ہے۔ اگر وہ نہیں اپنی مدد کی دوست غریب کے ساتھ ملے تو تم مل کر کھڑے ہو گے اور تمہاری دلدلی میں مل و دوست کی محبت پر غلبہ ہے۔ وہ آفتاب ہو رہا ہے۔

صاحب نامی امور میں ضعیف و قویٰ کہتے ہیں۔ قدرت میں قدرت و علم و مال و شہرت و عقیدہ اس فضل کے لیے ہے جس کو چاہے کہ طرف مال بنی کہیں چاہے کہ طرف دل میں پیدا ہو اور کہیں نہیں۔ اس آیت میں مذکور ہے کہ اگر تمہاری طاقت کی طرف ہو تو اس کا سونے ہو گا کہ تمہاری دلدلی میں اسلام کی جیسے میں جو نہیں دھندلے جسے تمہاری مدد سے چھپانے ہو تو ظاہر ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس سے ملو اہل ایمان میں تو یہ اس سے ملو۔ دولت کی محبت ہو گی کہ تمہارے شخص صدیق کہیں نہیں ہو گا کہ اپنے محبوب کریم کے اشارہ پر اپنے گھر کا سلاخ اٹھا کر اپنے آس پاس کے گھر میں بیٹھ کر اپنے دوستوں کو دیکھ کر محبت ہو جائے۔ وہ کسی حد تک تو قرآن کے ساتھ ملے گا۔ لیکن اگر اس میں سلاخ اٹھا کر غریب کے ساتھ ملے گا۔ اور اس پر اس کا کہنے کو۔ لیکن لوگ دولت سے پہلے وہ لگاؤ نہیں رکھتے۔ ضعیف کے یہ متفقہ معانی ہیں۔ مل اور ملنے کی مناسبت سے اس کی کاسنی

هَؤُلَاءِ تَدْعُونَ لِنُفِيقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبِمَنْ يَخُلُ

وہ لوگ جو نہیں دعوت دہا رہے کہ یہ عمل غلط ہے اور اس کی وجہ سے اللہ کے رسول کے خلاف کلمہ لگے ہیں اور جو

مَنْ يَبْخُلْ فَإِنَّمَا يَبْخُلْ عَنْ نَفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

انھیں غلط کرتے تو ان کی ہمت سے نکل کر رہے ہوتے۔ وہ اپنے تعلق تو غریب سے کسی کو تھا ہی نہیں۔ مگر وہ تو ان کے ہمتی ہیں۔

وَإِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبَدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَلَكُمْ

اور اگر تم نہ کرو گی تو اس سعادت سے کون کون سے ہاتھ بڑھائیں گے اور کون کون سے ہاتھ نہیں بڑھائیں گے۔ اور اگر تم نہ کرو گی تو اس سعادت سے کون کون سے ہاتھ بڑھائیں گے اور کون کون سے ہاتھ نہیں بڑھائیں گے۔

معیاری کیا جانے لگا

۱۔ کہ ماہر تیس ہے۔ اسے جہد و حقوق ہیں۔

انہ تھان میں دعوت و تبلیغ کے تمام اس کی راہ میں پہلے حل فرمائی کہ اس میں ضرورت قرار ہی مضبوط ہو کہ وہ بھولے اور بے ماسک ہو سکے غریب اور بے شوک اہل مال و گول کی ضرورت ہو۔ پھر پھر ان کے ترقی میں معاشی سکون حاصل ہو۔ یہاں تک کہ اگر

جہاں کے نوٹس پر پہنچیں کہ خدیجات کا انتقال کسے کیا گیا اور وہاں جگہ میں دشمنی کو شکست دینے کے لئے تدریجی حیرت میں اضافہ ہوگا۔ تیسری دہائی میں خوش فہم تہذیبی لوگوں اس میں ہرگز تامل نہ کیا۔ وہ سچے سچے قوم پرستوں کے کچھ طلبہ ہیں کہ اس

آپ کا جواب سے محروم کر رہے ہیں۔ یزید ارم کے غصوت مرتبطہ ہی جن کے مصلح حضرت کے جدت پر بدشکس ہیں گے اور

ان کی زندگی بچپن سے بڑھ کر۔ شعلہ لگنے لگی ہے۔ اس کو تھوڑی دیر میں حکومت کی خدمت سے ہم تمام متعلقہ ہو نہیں سکیں گے۔ حکومت کی ہر اقدار و طاقت سے ہم کو کچھ ہو اس لیے وہی امداد ہمیں ملے گی کہ جس کی مدد سے ہم کو یہ منزل مقصود حاصل ہو سکتی ہے۔

حضرت ابی سہرہ روئے ایک دن مسجد میں داخل ہوئے اور گئے پوچھا تم میں سے کون شہر ہے جس کو
 یہ ہے ہاں سے زیادہ اچھے عمارت کا مالک ہو رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو

اچھا وارث کا ہاں بچہ مل سکے تو وہ اس پر ہر قسم کا شوق فرمایا۔ فی حقیقت اس خدمت وصال کو بوشہرہ ماحیر کہ مہمان کا اپنا ہاں دے دیا۔ اس کے لئے خواہش غرضی کہ وہ جو بھی چیز چاہے وہ اس کے ہاں نہیں اس کے وارث کا

کی ہر تدبیر ہم آہنگ تقدیر ثابت ہوتی ہے۔ اس حکمران کو ہر مسئلہ کی طرف منسلک اور ہر قسم کی عزتیں اور سرفرازیوں کا اس پر کھپاؤ ملتی جاتی ہیں لیکن جب کوئی قوم اس حکومت کی قدر نہیں کرتی، اللہ کی راہ میں جان فینے سے کتراتا ہے اور دہل غری کی کہنے میں ہلنے سے کام لیتے گنتی ہے اس کی قربت حاصل میں کافی اور مستحق کی تہذیبیں ہلنے لگتی ہیں تو اس کو سب اذیتوں کا سبب بناتا ہے اس کی کتابوں پر مشفق کیا جاتا ہے اگرچہ وہ دہائی اصلاح میں کرتی تو اسے اس منصب میں سے بنایا جاتا ہے اور کسی دوسری قوم کو وہ منصب بخلائے کی عزت شد بخدا جاتی ہے۔ وہی قوم وہ جان کی ماری نگہنے میں نہیں دیکھتیں کرتی ہے اور دہل غری کہنے میں دلینے کرتی ہے اور دنیا کو وہ ہے کہ سب سے دایا کی بنیاد ہے اور قرآن حکیم کا یہ حصہ ہے کہ ہمیشہ ایمانی ہوتا ہے کہ جو قومیں دیکھ جو افراد اس منصب پر نظر آتے ہیں ان میں سے اس منصب کی نانگ نور و دیوں کا پرور پڑا اس میں جو ناپاکیاں ہیں اور ان میں ہر لکھ چوکنار بننا پسند کیا کہ وہنے عرض میں ان سے کوئی کو کاٹنا سرزد ہمارے ہونے۔



المحمد في ربه الفيلسوف الذي جعلنا من لئله جسيم سيد المرسلين
ومن حديد كتابه القرآن العظيم
اللقم صل عليه وعلى آله وأصحابه وأئمه وسلم
ثلاث التزيين لشمس إلهنا سادتنا الفضل الحسين
الذين بدأوا أروعهم وأمرهم وقصروا على ما يكون من قوة وعلم ونسب هـ
فكرتكون كلمة الله هي الكتاب وكلمة الذين كفروا الضلال
لأهل ولا قوة إلا بالله العلي العظيم

تعارف

سُورَةُ الْفَتْحِ

نام : یہ سورہ مبارک الفتح کے نام سے موسوم ہے جو اس کی پہلی آیت میں مذکور ہے۔ یہ اس کا نام بھی ہے اور اس میں بیان کیے گئے مصائب و مصائب کا عنوان بھی۔ یہ چار سو آیتیں ہیں۔ یہ سورہ کی بات پر مشتمل ہے۔ اس کے کلمات کی تعداد پانچ سو تریسٹھ۔ اور حروف کی تعداد دو سو پانچ صد اسی ہے۔

ترجمہ : نزول : اس بات پر سب ملاحق ہیں کہ یہ سورت اہل ذی القہد مسلمانوں میں اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کے مقام پر مشرکین کو سے صلح کا معاہدہ کرنے کے بعد مدینہ طیبہ واپس تشریف لے جا رہے تھے۔

تاریخی پس منظر : مشرکین کو سے صلح کے بعد مسلمانوں کو چھوڑ کر اڑھائی تین سو میل فوج مدینہ طیبہ میں مارا مار کر رہا۔ یہاں بھی کفار نے انہیں آرام کا سانس نہ لینے دیا۔ ان کا دغا خیزوں کے علاوہ کچے ہڈیوں کے جدا جدا ٹکڑے کی جگہیں ہونے لگیں۔ جنگ و جدال کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ اہل کفر نے مسلمانوں کے سپہ سالاروں کے ہونے کے بعد ان کے ہونے کے خلاف و زیارت کے لیے سرزمین ہب کا برہمن آگے آئے۔ لیکن مسلمانوں پر نہ مل سکی کہ وہ عزم شریف کی زیارت کا قصد میں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس ناروا اقدام کی سخت عقابیت فرمائی کی ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے : وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کو گمراہی میں لے گا۔ ان کے لیے کوئی راہ نہیں ہے۔

مدینہ طیبہ میں مسلمانوں و انصار کو بیت اللہ شریف کی زیارت کا شوق بہت سی جہت رکھتا تھا۔ اس وجہ سے اس کا نظارہ بارگاہ رسالت میں بھی کوئے بہتے تھے۔ حضور انہیں صبر کی تعلیم کے ساتھ ساتھ یقین دلانے کے فقر قرب وہ دن آنے والے ہے۔ جب یہ سب سکاؤں میں فوج ہو جائیں گی اور تم بڑی آزادی سے حج و عمرہ کے ارکان اور کر سکو گے۔

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ فرمایا : انا انسانی کریم کے خواب دیکھا ہے کہ ہم سب امن و سلامتی کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ سن کر صحابہ کرام کی خوشی کی حد نہ رہی۔ انہوں نے اللہ کریم کی حمد و ثناء کے فقر سے بلند کیے اور یہ خبر ان و انہیں سلام کے فقر میں پہنچ گئی۔ صحابہ کرام یہ جانتے تھے کہ نبی کریم کا جواب ہم خواب نہیں ہے بلکہ وحی الہی ہے اور اس میں ہماری دیرینہ تمنا کے برآنے کی بشارت دی گئی ہے۔ انا تو انہیں یقین تھا کہ

یہ مندرجہ بالا کتبیں کس طرح ہو گئیں گے اس کے بارے میں مختلف دھتے ہیں کو یہ سن کر نہ گئے کیا قریش کے ساتھ جنگ ہو گئی تو وہ انہیں شکست دے کر مسجد حرام میں داخل ہو گئے کیا وہ مدینہ سے اٹھ کر شرب بن کر سب پر قبضہ کر دیں گے کیا بلکہ خود کھدوان کے لیے شہر کے دو انیسے کھنڈ دیں گے ہر حال سب کچھ کیا ہوا نہ رخصت سے شروع ہو گئیں۔ یہ یہ طریقہ ہے ہر جو قبائل سب کے تھے انہیں بھی دعوت دی گئی تو وہ بھی اس سب سے شریک ہو گئے۔

یکم و چندہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قیادت میں عشاق کا یہ قہار سونے ہم دوا ہو۔ اس کی تعداد دوا صد اور پندرہ صد کے درمیان بھی حضور ہی کی خصوصی پر سوار تھے۔ ستر و سٹ فوڈی کے لیے ساتھ تھے۔ ان کے گھوڑا میں غلہ لے ڈال دیے گئے تھے تاکہ یہاں ہر کھانے کی بات کے ہمارے ہیں۔ یہ قہار صوبہ یہ جنت سے ہے سات میل دور دو عیسائی کلاب ہیں چہا تر سب کے مرد کا حوام با معد ان کے پاس ایک ایک تو بھی جو میان میں بدلتی اس کے علاوہ کوئی ہتھیار تھا۔ قریشی ملہرت میں سے صحبت ام سلمہ بھی انہیں تھا کہ اس سب سے جنہوں کی مرگانی کا شرف حاصل ہو۔

قریشی کو جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ کی اطلاع ملی تو ان کے دلوں میں دوسوں اور دشمن کے فرمان شنہ اہلوں کے یہ خیال کیا کہ وہ ہمیں مارا ہے۔ اصل مقصد تو یہ تھا کہ اسے سونے سے ملے کر یا کہ وہ کسی قیمت پر غلامان کو شرب بن کر لے کر مارا نہیں دیں گے۔

حضور جب طعان کے مقام پہنچے تو ان سے تعزیرا دوسوں کی مسالمت ہر واقع ہے تو اس سب سے قبل کا ایک آدمی ملا۔ حضور نے اس سے گزارش کی کہ باہر میں دیا منت کیا۔ اس سے جواب دیا کہ انہیں آپ کی راہ کی خبر پہنچی گئی ہے۔ وہ کھڑے مل کر اور قریشی کے مقام پر میراں مل گئے ہیں۔ اسوں نے یہ خبر دیکر کیا ہے کہ آپ کو کتنے ہیں۔ اگر وہ اصل نہیں جیسے وہی گئے ہیں اسوں نے آپ کی پیشانی کو روکنے کے لیے دو صد شہر میں قادیان سے کہہ کر کہہ دیں وہ یہ کہ ان ایمم کی طرف بھاگ دیا ہے یہ سستی مصحاح سے صرف آٹھ میل کے بعد پہنچی۔

یہ سن کر حضور نے دیا صد صحت قریشی کو جنگوں نے کھنڈ کر دیا ہے یہیں جو بھی وہ اپنی صد سے باز نہیں تھے کیا صبح تھا اگر وہ میرے درمیان صد گھر و بقل کے درمیان حال۔ ہوتے اگر وہ بقل ہوا۔ صحت کر دیتے تو ان کا مقصد نہ ہو جاتا اور اگر اذیت تھی لیکن ان پر طرہ کتنے تو وہ اپنی جدی کثرت کے ساتھ سلام میں داخل ہو جاتے۔ اگر اس وقت بھی اسلام قبول کرے کے لیے تیار نہ ہوتے تو پھر کچھ سے جنگ کرتے۔ اس وقت وہاں قہر ہوتے۔ آفریں حضور نے (یا یا) صا نکل قریش (و الله لا ازال اجاهد على الذي يهش الله به حتى يظهره الله وتسرده هده المسافة ترجمہ: قریش کیا سوچ رہے ہیں! انہیں اس وقت تک اس دیں گے لیے جہاد کرنا ہو گا) یہاں تک کہ قہر نالی میں کو قاب کر دے یا میری رنڈ کو ختم ہو جائے۔

حضور نے جنگ قتال سے بچنے کے لیے یہاں سب کچھ کہ اس شہر راستہ کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کر کے بھاگنا چاہتے تھے۔ یہاں سے کوئی ایسا شخص ہے جو کسی میر مہرور راستہ سے ہیں کھلے جائے۔ ایک شخص نے کہا کہ میرا

چنانچہ ایک نہایت ہی کمسن اور شوخ مرثیہ مست پر علیؑ کو حضور صلی علیہ وسلم کے نام پر بھیجے۔ یہ مکتوب مرثیہ کی سرحد پر واقع ہے۔
 اس طرح عالم کے گورنر سولہ سوسے سے مژدوش لیا اور قریش کی یہ تدبیر ناکام ہو گئی کہ مسلمانوں کو رستہ میں ہی اٹھایا جائے۔
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو اس کے مقام پر پہنچے تو حضور کی مائدہ خصوصی منہ مٹنی۔ لوگوں سے حیا کیا اور سلاطین
 کی وجہ سے میزبانی سے بھی کھینکے نہ دیا۔ اسکا صحابہ احباب اصل عن حکمت۔ اسے اس ذات نے آگے بڑھے
 سے مدد دیا ہے جس سے بے یقینیوں کو ختم ہونے سے مدد کاغذ حضور کے حکم دیا کہ میں فوجوں کو ہوا نہ لوگوں سے مدد کی
 یا رسول اللہ۔ یہاں تو پانی کی کیا فائدہ ہیں سائے کوئی خشک پتے ہیں یہاں مٹھا سلام ہے کیا کیا تو پانی کی کیا فائدہ
 کی وجہ سے بڑی تکلیف کا سامنا کرنا ہے گا۔ حسبِ کبریا سے ہے قریش سے ایک تیر لکھا اور ایک صحن کی طرح دیا کہ کسی
 کوئی میں نہ پہنچے اور تیر اس میں گاڑ دے۔ انہوں نے قبول کیا کہ تیر کاٹنے کی دین بھل کر پانی بولیں مگر ہوا میں
 ہو گیا دیکھتے ہی دیکھتے کوئی پانی سے ہو گیا۔

قریش بھڑکتے کہ وہ کسی قیمت پر حضور کو نکلے میں بڑھے دیں گے حضور کی عواش غمی کہ جنگ نہ ہونے چاہئے اور سارے
 معاملات میں دعوتی سب سے پانچویں ماسی اتنا میں نہ ہیں وقت۔ جو یہ خداوند قید کا سراپا تھا اپنے چہرے انہیں کے ساتھ
 حضور کی خدمت میں تا اور حضور سے ملنے نہ کا مقصد نہیں حضور نے اسے بنا دیا کہ تم حج کے اور شے ملے ہیں بہت انتہا
 کی روایت کا شرق میں کٹاں کٹاں یہاں سے آیا ہے جنگ کرے گا پھر انصاف کوئی ارادہ نہیں ہو رہی تم کسی سامنے سے
 تم پر غافل میں ہاتھ ہیں۔ اور تم کو دو ہوا دیں ہاں سے یہاں ہی ہیں قریش کے حامد ہمارے ساتھ ہیں کیا تم بے داور کھتے
 ہو کہ کہیں نہ آئے مگر ہم جس سے ساتھ تھی مسافت طے کر کے آئے کے لڑو سے آئے ہیں۔ یہاں کو جہان ہو گیا۔ چنانچہ
 وہ اہل کتب کے پاس گیا اور میں جا کر کہا کہ مسلمان صرف کہہ کی بات نہ ہو طواف کے لیے آئے ہیں جنگ کرے گا ان
 غافلہ کوئی ارادہ نہیں تم کو کا رشتہ نہ ہو۔ قریش میں سے اسے ڈانٹ دیا اور مصافحہ کیا کہ تم بد لوگ ان ہاں کیسے ہو کہیں کہتے
 ہم کسی قیمت پر مسلمان کو شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

چند قریبی میں عایشہ کی جانتا تھا کہ کے راز میں آدا تھے قریش کے ساتھ ان کا دوستا و ساہوکار مسلمانوں کا
 مقابلہ کرنے کے لیے اہل کتب کو ان کی بڑی ضرورت غمی۔ یہ لوگ بڑے ترہ زائد ہو گئے۔ اہل کتب نے ان کے سوار نہیں بن سار
 کو اپنا حامد بنا کر حضور کی خدمت میں بھیجا کہ وہ مجھ کو کہے کہ حضور جس چلے جائیں۔ ان کا حال تھا کہ اگر حضور کے اس کا ہوا
 رمانی تو وہ برا دھرتی ہو کہ مسلمانوں کے خلاف اپنی بڑی قوت استعمال کرے گا حضور نے حسبِ استطاعت اپنی حکمرانوں کی طرف آئے
 دیکھا تو صبراً کہ رشتہ دیا کہ قریش کے ہاتھوں کی نظائیں اس کے سامنے سے گزرا نہ نہیں نے حسبِ ہمت دیکھا تو صبراً
 ساڑھواں۔ حضور نے مسلمانوں کے ہیر فریش کے پاس واپس آیا اور جو کچھ دیکھا تھا وہ شکر بیان کیا اور انہیں یقین دہا کہ
 مسلمان۔ جنگ کرنے کی اطمینان سے آئے ہیں اور نہ ہو کہ یہ جھگڑے کا کوئی ارادہ ہے اس کی بات سن کر قریش کے سردار
 کی حد نہ رہی۔ اسے کہا اور دو چھ ہزار قیس بن چنوں کا کیا علم ہے جسے جسے ہے کام ہو گیا اور انہیں کا کہہ نہ سکتے

ساتھ کس سے دوستی میں کیا کہ میں کہہ گا رات کے کچھ پہ تیری دور و دراز پر میری طرف سے ہزار سے زائد اپنے
 غیب کے لوگوں کو کہہ کر پہل سے چلا جاؤں گا۔ انہیں اس کی منت مانت کہہ کے کہہ کر واپس سے کام لیاں جو پہلے کا
 اور اس کے بعد پہل کر لے دو وہی صورتی کو کہہ گا کہ وہاں کے ساتھ ہمارے کنگڑے کہہ گا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ کنگڑے
 اپنے اپنے سیور کے ساتھ اسوں سے جو نہ کیا تھا۔ وہ اس سے اپنی انگوٹھوں سے دیکھتا تھا۔ اس سے صحت کہتے تھے
 کیا تو میرے ساتھ بھی وہی شکر کہہ گے اس کے لیے میں یہ خدمت انجام دینے سے قاصر ہوں۔ فریٹ سے اسے تھیں دیا کہ
 اس کی نصیحت مرنگ و طہ سے ملتا ہے اس کی دان اور دست پہ میں لکھی خود ہے چاہی وہاں سے دان
 ہو کر یا گا۔ رسالت میں حاضر ہو اور کئی سیٹھ مسی سے ٹھوٹا کر کیا کہے گا کہ آپ کی قوم کا ذکر ہے اگر آپ نہ پیش
 گوئی کی اور انھی کے کہہ کر کہہ گا اس کو وہ کر دین کے اور یہاں کے باشندوں میں قتل و غارت کا ہزار کر دین کے
 نوید و راج پر کسی میں شہ کا ہوں اگر جنگ کی دست آن تو آپ سے یہ مانگی آپ کو تا جھوڑ کر یہاں جنگ سے مل جائے
 حضرت صدیق اکبر اس کی یہ ٹھوٹھن رہے تھے۔ جب اس سے یہ تو ہی دانت کی تو آپ کہہ رہے تھے۔ یہ اور کر کہہ گا
 اور ان کے ساتھ جینے کے کہہ گئے۔ تم سے کہا گیا کہ جو کہہ گا جھوڑ کر کہہ گا میں گئے اور اسے بہانہ کا ٹھوٹھن کیا
 آپ کے دستور کے مطابق وہ اس کے ٹھوٹھن کی بھی پہل خدمت سے بہانہ دیا۔ اس نے خانی میں دیکھ کر کہہ گا
 مجھ پر حضرت میرا پاس ٹھوٹھن تھا اس کے باغ و خانی سے جھٹک جیتے اگرچہ آپ وہ کے کسوں احسان تھے راج
 اس کی طرف سے یہ کہہ گا کہ اس کا وہ کیا تھا جو اس سے قبل راجہ قتل ہوئے تھے۔

[illegible]

نور و نور سے نرا اور ایسی کامیابیاں حاصل ہوئیں کہ گوشہٴ اسیں ماں کی جدوجہد یکطرفہ اور ضعیف کے بعد وہ ماں کی جدوجہد ایک طرف قہاں کے قہاں قہاں و صلیح مدیر طبع کا نسخہ کر رہے تھے خود خود کے دست حق پرست پر سلام قبول کر رہے تھے اس سفر میں خود کے مراسیمہ کی تعداد چھ سو کے قریب تھی تو یہ سال بعد جب پنج تو کے لیے خود روانہ ہوئے تو دس جز کا لشکر چار ہزار تھا۔

پھر اس قہاں ہو جانے کے بعد خود مدیر صلوٰۃ و انعام کو یہ موقع مل گیا کہ وہ علاقے سلطنت کے سر زمین ہو چکے ہیں انیسویں صدی حکومت کو مستحکم کیا وہیں پر قائم کر دیا ہالے اور اسلامی قانون کے عقائد سے علم معاشرہ کو ایک نئی تہذیب اور تمدن کے سانچے میں ڈھال دیا جانے۔

اس صلیح کا یہ خاندان بھی کچھ کچھ مہینہ کی طرف سے صلیح میں جو نو خود صلیح اندر تہذیبی و مذہبی کے شان و شوہر و سطوح کی خلاف طاعتوں کو سزا دے کے لیے غلامی تو یہ مہندل قانونی ضعیف حد جس کے تین ۱۰ بعد سو برس کے ہم آواز ہو کر دوسری تقریبی تیسہ دور پر یک سو سو کا یہ پیر سب نے گا اور سو سو میں پیچھے ہوئے دین نہیں قہاں ہوئے اللہ کے صلیح تھے ایک ایک کیس کے حلقہ سلطنت میں دہل برنگے یا خود کی اعانت قبول کرنا۔

ضعیح نام کی جو شرط مسلمانوں کے لیے سب سے زیادہ پریشانی کا باعث بنی تھی وہ شرط یہ تھی جس کی زد سے گرا کر مل کر لاکھ آدمی ہمارے گھر میں چلا جاتا تھا اس کو وہاں کرنا خود کی حد اس کے برعکس گھر میں لاکھ آدمی ہمارے گھر کو چلا جاتا تھا سلطان اسے وہاں نہیں لے سکتے تھے لیکن قبل خود کے بعد خود مل کر اس کی درخواست پر یہ شرط معاہدہ سے خارج کر دی گئی۔ یورپ کی ابو بعد جو سلام لا چکا تھا اور جسے مل کر لے کر اس جوہر کی پیدائش میں قہاں کر دیا تھا قہاں سے ہمارے ملک ابو بعد مدیر طبع پہنچ گیا، گھارہ نے اسے واپس لے لے کے لیے آدمی بھیجے تو خود مدیر صلوٰۃ و انعام سے معاہدہ کا احترام کرتے نہ سمجھنے لگے اس لیے چلے جانے کا حکم دیا۔ دست میں وہ ہجران لوگوں کے قہاں سے ہمارے ملک میں کامیاب ہو گئے، ابو بعد جوہر کے ساحل پر اس جگہ ڈیرا لگایا جہاں سے قبیل کے قہاں قہاں کرتے تھے جب قہاں کے ملکوں کو پتہ چلا تو کہیں قہاں ہمارے ملک میں نہیں تھے خود قہاں سے ہمارے ملک پر کرنا چھوڑ کر ابھیر کے پاس میں ہوئے لگے یہاں تک کہ ستر آدمی وہاں میں ہو گئے، قریش کا جو قہاں و غرض گزرتا رہا اسے نوٹ لینے اور خود کا جو کارنامہ اسے موت کے گھاٹ اتار دیتے اس ضرورت حال سے علیحدہ نہ ہوتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا ایک دھمدیر طبع بھیجا اور یہ درخواست کی کہ ابو بعد اور ان کے بھائیوں کو چھ پاس دہلیہ بلالیں اور اس شرط کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس طرح ان اہم معاملات میں خلیفہ کی عملی تصویر پانچوں اور دیگر ملکوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔

اس صورت کے اس تہذیب میں منظر کشی نہ کر سکتے تھے مگر آپ اس کا مطالعہ کر لیں تو اس میں مفید ہو گا۔

اور معلوم رکھتی ہے اس صحافت مافی کے باعث نہ پست ہے کسی کوئی مہاجر نہ ہوا اور نہ آئندہ کسی کوئی شہید
 سرزد ہوگا۔

و محسن ملامت نہ توجہ کی ہے کہ ایت کا مقصد یہ ہے کہ غفلت عام کی بنیاد سے کہ حضور کے قلب مبارک کو ظہن نہ کر دیا جائے۔ جو اپنے سے کوئی صلی سزا دی میں ہوتی یا عرصہ اگر کوئی سزا سزا ہو گئی ہو تو بھی اس سے حضور و اگر کہ مٹا دے سکتا ہوتا ہے۔ تاکہ کسی قسم کی عجز نہ ہو اس کے کا اندیشہ نہ ہے۔

یہ سارے جو بات اپنی ہی بنڈ سہایت احمدیہ لیکن کھلم کے یاق و سہبان کو پیش نظر رکھنا ہے تو میں سے کوئی غصہ یہاں نہیں ہوتا، لیکن میں کہ فہم و عایت اس کا نتیجہ اور اعجاز معجزات بتایا گیا ہے لیکن فقیر درحقیقت میں کوئی سہایت نہیں کر رہا ہے اس بات میں یہ محدود فہم کی ضرورت ہے نہ کہ آیات کا باکی رہ جائے اور غصہ نہ ہو اور محض بات پر مبنی کہی کو ختم مافی کا موعظ سے

ذہب کے صدفی حواری کی ہائے توپ شکل میں جو ہر سال

دب کا معنی ماٹ پر لگا ہوا ہے۔ لگا ہونے میں مدد حاصل کے کسی شے کی مدد کی کو نہیں بلکہ نصرت و اعانت کا معنی ہے۔
 کو اگر ہم کے معنی میں بھی سمجھ لیں کہ جسے یہ مدد دینی نہیں کہ وہ اصل اس شخص سے مدد بھی خواہرے بلکہ
 مدد داتا ہے جو اس شخص کی نسبت اس شخص کی طرف کر دے چاہتا ہے۔ اسی مادہ کے دو اور لفظ میں مدد کا معنی ہے -
 دب کا معنی دوم ہے جو ہمارے معنی کے عین عین ہے۔ اس میں مدد کا معنی ہے کہ اس کے معنی کا معنی ہے بلکہ ہمارے
 اس کے ساتھ چننا ہی نہیں ہے۔ اور اپنی حالت سے دوسروں کو مدد دینے کے معنی میں جو مدد کے ایک معنی سے ہر مدد ہر
 اسی نسبت سے دب کا لفظ استعمال ہے بلکہ جو کہ نسبت ہے جو کہ شخص کی طرف موجب کر دیتا ہے خود اس سے اس کا
 مطلب لگتا ہے۔

[illegible]

وَلَهُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ أَصْحَابٌ أَنْ يَنْقُضُوا لَهُمْ (١٧: ٢٩)

توجہ اس قدر دیا کہ تمام قتل گارھا چھٹی کے دریشہ چہ کہ وہ بے قتل کر دیں گے۔

اس آیت میں ذلت سے مراد گناہ نہیں بلکہ قرآن سے کہہ کر آپ نے اپنے اور اپنے امتی کے بچاؤ کے لیے یہ اقدام کیا تھا کہ آپ کا ارادہ اس کو قتل کرنے کا نہ ہو رہا تھا اور نہ عاصی پر دیکھا گئے سے موت واقع ہوتی ہے۔ ان بات کے سیاق و سباق کو مد نظر رکھا جائے تو یہی معنی الازم یہاں نمودار اور مناسب معلوم ہوتا ہے۔ غرض کہ معنی پیدا دینا، دور کر دینا، حاکمیت نام سے مراد ہجرت سے پہلے اور مباحثہ شخص سے مراد ہجرت کے بعد۔

یعنی اے حبیب! جو الزامات کفار آپ پر ہجرت سے پہلے عائد کیا گئے تھے اور جو الزامات ہجرت کے بعد آپ تک وہ لگاتے رہے ہیں اس شخص میں سے وہ سارے کے سارے ہیبت و نابود ہو جائیں گے اور ان کا نام دشنام بھی باقی نہیں رہے گا۔

پہلے ہم قرآن حکیم اور کتب حدیث سے ان الزامات کی پیمائش کرتے ہیں اور اس کے بعد یہ وضاحت کریں گے کہ وہ الزامات اس شخص میں سے کس طرح دور ہو گئے۔

ہجرت سے پہلے الزامات کفار کی طرف سے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عائد کیے جاتے تھے وہ یہ ہیں: یہ کہ انہی ہے، یہ شاعر ہے، یہ مجنون ہے، یہ ساحر ہے، یہ اوروں سے سن سن کر نکلنے والا ہے، یہ کفر کوئی اور پڑھتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہجرت کے بعد الزامات کی فہرست کچھ یوں ہے: ہجرت کے بعد یہ الزامات اس نے جنگ کی آگ بڑھا کر کہہ کر ابا ذرؓ کے بھائی کو پہنچا دیے، اولاد کو اپنے دل سے باپ سے جدا کرنے کا کہنا، اس نے ہمارے حضورؐ کو تھامتی راستوں کو خطرناک بنا دیا ہے، جامعہ قرآنی انتظامات کو درجہ برجم کر دیا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

اسی بنا سے پہلے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان حالت جنگ تھی، ایک دوسرے کے دل آنا جانا، بل بیٹنا، تہوار خیال کرنا، لکھنا، قصور کے خلاف جو نشان اہل غرض تڑپتے، سادہ لوح حرام انہیں کی تسلیم کر لیتے اور اسلام سے کچھ کہتے رہتے، مسلمان صرف مدینہ طیبہ میں محصور ہو کر رہ گئے تھے، ہجرت کے بعد کو میں ان کی مدد و رفت منور قہر سے دی گئی تھی کہ کہ کے سوار اپنے آؤں گے کہ اگر آپ نہیں قبول فرماتے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو ناچار پکیندہ کرتے اور ان کے دلوں میں مسلمانوں سے نفرت اور عداوت کی آگ بھڑکتے رہتے، یوں حرمہ تک بدو قبائل میں تبلیغ اسلام کے امکانات دھونے کے برہتے۔

مدینہ کے موقع پر جو ضلع ہوئی اس کی مشہور روایات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعامل میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اس معاملہ پر سرسری نظر ڈالنے سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں نے بہت سبب کر ضلع کیسے اور کفار اپنی اپنی شرائط مسلحہ میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اسی وجہ سے شکر اسلام کو ان شرائط کا جب علم ہوا تو انہیں بہت گراں گزرا ہجرت

وَمَا تَأْخُذُكُمْ نِعْمَتُهُ عَلَيْكُمْ وَيَهْدِيكُمْ جِزَارًا مُسْتَقِيمًا ۝

اور جو ان کے بعد لگے ہیں اور محل فرما رہے ہیں انہوں کو مہر سے ان کے پاس پہنچانے کو سیدھی راہ ۱۶ ملے اور

يَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا ۝ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ

تو اللہ تعالیٰ آپ کی اس طرف سے تیار دست ہے وہ ویسے جس نے انار کیسماں کو بنایا ہے

[illegible]

اور وہ اس نے یہ کہہ کر اپنے آپ کو سڑک کے کنارے پر چھوڑ دیا۔

ارسلنا دُرَيْدًا، اَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ لِيُخَالِفَ أَمْرَهُ وَلِيُصَيِّحَ

رہبر، نیکو اخلاق، نیکو معاشرہ، نیکو انسان، نیکو ملک، نیکو دنیا، نیکو اس کے گھر، نیکو مائیت میں کروں گا اور وہ

ہجرت کرنا ضروری نہیں ہے۔

لہذا ایسا ہی جہاں کہ اس شخص کی وجہ سے دیکھ کر مذہب بے جا ہو گیا۔ اسی عالم ہو گیا۔ اللہ عزوجل کی پادشاهوں کے پاس

مسلمانوں کو اس الزام سے کی تردید کا سنہری موقع مل گیا۔ جنگوں و فسادات کی کانگشاہیوں میں ان کی حقیقت پرچہ اُٹھ گیا۔

کے ساتھ، شکناہ ہو کہی، غلط پر پچھننے کے باعث دلوں پر قابو، خیال دور ہو گیا اور لوگ دھڑا دھڑا دین اسلام کو قبول کرے

کئے چاہیے اس واقعے کے صرف دو سال بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج مکہ کی صوم کے لیے مکہ، وادہ پہنچے تو انیس ہزار

ماہنامہ اور سرگودش غلاموں کا تحریک حرورہ ملک تھا۔

آپ ان بات کو اب پھر نیچے صفحہ محل دور روشنی کی طرح واضح کر رہے ہیں۔

تلاوه از تفسیر نهانی که در این کتاب آمده است و در هر یک از این کتابها که در این کتاب آمده است

کتابت مندرجہ ذیل احکامات کے تحت کی گئی ہے۔

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا بَيْنَ أَيْمَانِهِ هَذِهِ وَأَيْمَانِ ذُو الْأُنْثَىٰ هَذِهِ ۚ فَيَقْبِضُوا عَلَىٰ الْأُتْرَاقِ فَكَانَ مِثْقَالِ الذُّبَابِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ لَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَعَلَّهُمْ أَصْبَحُوا عَاذِينَ ۚ

[illegible][illegible]

وہی کہیں انہیں لکھنے سے پہلے کہ وہ ان کے لئے لکھیں گے۔

کتابخانه جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

سچے سچے سنی مائی کا باعث بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دھڑکیں اسے کیسے عجیب بہیم کے آپ کو اس سچی دوست کو دیکھو وہ دوسرا فریڈرک

میں نے یہاں اپنے لیے خودیام درست مسجد بنوائی۔ یہ کون سا مشکل کام میں حال میں ہو سکتی کہ اس کا انکشاف باعث اعتراف میں

بمقتضى هذا الاذن تم بحمد الله تعالى في مطبع دار الكتب والادب في القاهرة في شهر ربيع الثاني سنة ١٣٤٤ هـ

مشہدہ ان اعلائیات خصوصاً کے آخر میں مرید و روح سرگ احاطہ، عیسیٰ اللہ تعالیٰ آپ کی ایسی قدرت طریقت کا کہ حضور ہمیشہ

وَالْأَرْضُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَيْهَا حَكِيمًا لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتُ

اور زمین کے اور انہیں سب کے بعد سے انہیں دے دے تاکہ داخل کر دے ایمان و عین اور ایمان والوں کو مشہد

جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفَّرُ عَنْهُمْ

انہوں میں سے وہ ہیں جن کے نیچے نہریں اور نہریں ہیں جن کے اور انہیں دے دے تاکہ داخل کر دے ایمان و عین اور ایمان والوں کو مشہد

سَيَاتِهِمْ وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ

برہمنوں کو مشہد اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور انہیں دے دے تاکہ داخل کر دے ایمان و عین اور ایمان والوں کو مشہد

نہایت سے پاکیزہ جہنم کی طرف سے انہیں دے دے تاکہ داخل کر دے ایمان و عین اور ایمان والوں کو مشہد

نہایت سے پاکیزہ جہنم کی طرف سے انہیں دے دے تاکہ داخل کر دے ایمان و عین اور ایمان والوں کو مشہد

نہایت سے پاکیزہ جہنم کی طرف سے انہیں دے دے تاکہ داخل کر دے ایمان و عین اور ایمان والوں کو مشہد

نہایت سے پاکیزہ جہنم کی طرف سے انہیں دے دے تاکہ داخل کر دے ایمان و عین اور ایمان والوں کو مشہد

إِلَىٰ أَهْلِهَا أَبَدًا وَزَيْنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنًّا تَوَهُّٰ

اپنے اہل ماہ کی طرف کسی شک نہ ہو۔ ہرگز نہ تھا تا یہ جس خاصیت سے وہوں کو تسلیم نہ کر سکتے تھے یا اللہ تعالیٰ نے

وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ۚ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا

اِس جہ سے ہم نے تم سے مل کر کچھ کے لئے اور جو۔ بیان ہے کہ آجہ اور اس کے حوالہ پر قومہ تک سے اس تمام کھدوں

لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۚ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُعْزِزُ لِمَنْ يَّشَاءُ

کے لیے جو کچھ وہ چاہے۔ اور اسے ملوں کی کچھ ہے۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی طرف سے ہے۔

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ سَيَقُولُ الْخٰلِفُوْنَ

اور وہ دیتا ہے جس کو چاہے۔ اور اسے توبہ مستحق کے لئے دلا ہے۔ کہیں کے پتہ سے ہوتے ہیں

اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلَىٰ مَغٰنِمٍ لِتَاْخُذُوْهَا ذُرُؤًا نَّصِيْحًا لِّرِيْدُوْنَ

وہ سب سے روانہ ہو گئے۔ ال یہ ہے کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی جانب سے ہے۔ کہ اس کی جانب سے ہے۔

اللّٰہ اس سورت میں اس کی صدم شمولیت کی اصل جو بیان کی جاتی ہے

اللّٰہ وہ ہے جس نے اس کی اور طاقت سے اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔

جہاں ماچے آپ کا ان طاقت سے کھیلے ہیں۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔

وہوں ہی دل میں ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔

وہاں جہاں ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔

لیکن یہ تو قرآن ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔

وہی کاش اور اس سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔

اللّٰہ حقیقت ہے کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔

میلان میں جہاں کے لیے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔

یہ ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔ کہ اس کی طرف سے ہے۔

قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سُدُّ عَوْنٍ إِلَى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ

(دعا ہے یہ بچے کو اسے بدلے ملے وہی ان کو کر مکتے یہ کہیں دعوت دی ہے کہ یہ ایک قوم سے ملنا ہی جو بڑی نعت منظم ہے

شَدِيدُ تَقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسَلِّمُونَ فَإِنْ تَطِيعُوا أَوْثِقَكُمْ اللَّهُ أَجْرًا

قہار کے رانی کو دیکھ کر وہ تعجب و دال دیا کہ شہنشاہ نے اس وقت اجماعت کی تو یہ وہاں تک نہیں آئی

حَسَنًا وَإِنْ تَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٥﴾

اجلہ تھا۔ اور اگر قمریہ سال کے ایک ہی مہینہ میں چھ سو پچاس روز تو گیس اور شمال دریا کے قصبہ کے گا۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْمُرُوضِ

۱۰۔ بے پروا کون کیا ہے اور ڈسٹ پر کون کیا ہے اور سیڑھی پر کون کیا ہے اور دروازے پر کون کیا ہے

ہمسے میں ایسی پر عاشق کا شکار ہے۔

۲۵۔ حیدر علیہ کے گرد و فراغ میں بسنے والے قبائل نے انہیں روزیہ میں شریک ہونے کے لیے ترغیب دی۔ تب تک تھے ان کی سیدہ کاوی

اسی طرح اس پچھلے دور کو اپنی گمشدہ کتابوں کے ساتھ ایک نیا چہرہ بخشنے کے لیے ان کا تصدیق شدہ نمونہ پیش کیا گیا۔

تو ہم بچے کے لیے کتابیں لکھیں تاکہ وہ سیکھ سکیں۔

مسلمان اس صوم میں یقیناً حرج واجب ہوتا ہے۔ یہودیوں کے ساتھ، حالتِ نذر میں بھی صوم کر کے پستوں سے بچ کر کیا جاتا ہے۔ اس میں بہت اختلاف ہے۔

ملفوظات امین ان کا شمار بھی حاضریں سلسلہ میں ہوتا ہے۔ گو احمد قبال اپنے حبیب کو نہ مصلحتاً ہی تعلیم اللہ مقرر کی، شوق و تہجد کے ساتھ چاہے الٰہی

ہدی و برون کو دیکھو کہ کراؤ سلسلہ کراہی اٹھ کر کھڑے ہوئے کہ اگر تو اس میں شریک نہ ہو تو چھوٹیں اچھی جاہد، ی اور سڈوٹی کے

جوہر دکن کے کاروباری نہیں بلکہ گھراں کے مستحق ہیں۔ یہ مسئلہ معاشرتی ہے۔ جب کہ ایک خاتون، راجندر سنگھ، ریلوے ڈرامے میں شریک ترقی ہے

والی ہے۔ اس وقت میں یہ محنت خود کی وجہ سے کی، مگر اس وقت میرے اس محنت پر شکوک کو، میں نے سہولیت دے دوں تھا محنت دی، وہ اپنی

جہاں غازی کا سر جھٹکیا گیا تو میں نے نہ ہول متھیں اور مظلوم مسکرا کر اس حرکت کو نہ غیظانی و نہ بدلہ پر مبنی قرار دیا۔

مولانا ابوالحسن علی Nadwi صاحب نے فرمایا کہ مولانا صاحب نے یہ خطبہ شہداء کیلئے جاری کیا۔

کلبہ ریاضیہ کے لیے دعوت پڑھانے والی کلبہ دہلی کی ۱۹۱۹ء میں کلبہ دہلی کے اولیٰ بابہ محمد سعید نے بنائی تھی اور

بہارِ اہلبیابانہ کے بارے میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسا عجیب و غریب مقام ہے جس کی وجہ سے اس کی طرف ہرگز نہیں جاتا۔

انسانی مسئلہ کوئی نہ ہو، انسانی سچائی کے خلاف ہرگز نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو کہ اس وقت تک حل نہیں ہوا ہے جس کا نام انسانیت ہے۔

الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ

مومنوں سے جب وہ بیعت کر رہے تھے آپ کی حالت کے کچھ نہیں رہا۔ بعد ازاں ان کے دل میں کیا حالت

فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَخَابَهُمْ فَتَحَاقَرُوا قُرَيْبًا وَمَعَانِهِ كَثِيرَةٌ

پس اُن پر سکینہ طاری ہوئی۔ اُن کو ڈرا دیا اور قریباً متعاقب کر دیا۔ اور اس کا معنی کثیر ہے۔

اس آیت میں جو الفاظ ہیں ان میں سے پہلے دو الفاظ ہیں جو ایک ہی چیز کی دو حالتیں ہیں۔ پہلے وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان سے بیعت کر لی تو ان کے دل میں کیا حالت تھی۔ اور دوسرا وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان پر سکینہ طاری کیا تو ان کی حالت کیا ہو گئی۔ اور تیسرا وہ الفاظ ہیں جو ایک ہی چیز کی دو حالتیں ہیں۔ پہلے وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان سے بیعت کر لی تو ان کے دل میں کیا حالت تھی۔ اور دوسرا وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان پر سکینہ طاری کیا تو ان کی حالت کیا ہو گئی۔ اور چوتھا وہ الفاظ ہیں جو ایک ہی چیز کی دو حالتیں ہیں۔ پہلے وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان سے بیعت کر لی تو ان کے دل میں کیا حالت تھی۔ اور دوسرا وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان پر سکینہ طاری کیا تو ان کی حالت کیا ہو گئی۔

اس آیت میں جو الفاظ ہیں ان میں سے پہلے دو الفاظ ہیں جو ایک ہی چیز کی دو حالتیں ہیں۔ پہلے وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان سے بیعت کر لی تو ان کے دل میں کیا حالت تھی۔ اور دوسرا وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان پر سکینة طاری کیا تو ان کی حالت کیا ہو گئی۔ اور تیسرا وہ الفاظ ہیں جو ایک ہی چیز کی دو حالتیں ہیں۔ پہلے وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان سے بیعت کر لی تو ان کے دل میں کیا حالت تھی۔ اور دوسرا وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان پر سکینہ طاری کیا تو ان کی حالت کیا ہو گئی۔ اور چوتھا وہ الفاظ ہیں جو ایک ہی چیز کی دو حالتیں ہیں۔ پہلے وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان سے بیعت کر لی تو ان کے دل میں کیا حالت تھی۔ اور دوسرا وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان پر سکینہ طاری کیا تو ان کی حالت کیا ہو گئی۔

اس آیت میں جو الفاظ ہیں ان میں سے پہلے دو الفاظ ہیں جو ایک ہی چیز کی دو حالتیں ہیں۔ پہلے وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان سے بیعت کر لی تو ان کے دل میں کیا حالت تھی۔ اور دوسرا وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان پر سکینہ طاری کیا تو ان کی حالت کیا ہو گئی۔ اور تیسرا وہ الفاظ ہیں جو ایک ہی چیز کی دو حالتیں ہیں۔ پہلے وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان سے بیعت کر لی تو ان کے دل میں کیا حالت تھی۔ اور دوسرا وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان پر سکینہ طاری کیا تو ان کی حالت کیا ہو گئی۔ اور چوتھا وہ الفاظ ہیں جو ایک ہی چیز کی دو حالتیں ہیں۔ پہلے وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان سے بیعت کر لی تو ان کے دل میں کیا حالت تھی۔ اور دوسرا وہ حالت ہے کہ جب آپ نے ان پر سکینہ طاری کیا تو ان کی حالت کیا ہو گئی۔

عَلَيْهَا قَدْ احَاطَ اللَّهُ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝

کہتے ہیں کہ وہ ہر شے پر قدرت رکھتی ہے اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت کا دار ہے

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوْا الْأَدْبَارَ لَوْلَا أَنْ يَحْذُرُوا وَلِيًّا ۝

اور اگر جنگ کرتے تم سے یہ کفار تو بیکھڑ سے کھٹک جاتے ہر نہایت کسی کو دیکھ کر میں اپنا دوست

لَا نَصِيرًا ۝ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَكِنْ تَحْدِثُ سُنَّةَ

اللہ کا دستور ہے جو پہلے سے چلا ہے اللہ کے دستور میں تو ہرگز

کمیلت نہ تھی ہے نہ سنہ پہلے چلے جانے کا حکم صادر ہوا ہوتا ہے۔

۳۷۷ سنہ ایمانیات سے ان فتوحات کا شروع، اور ان احوال نبوت کے حصول کی بشارت ہے میں کا اسلامی ان دنوں سرور کی تائید کرتے تھے مغرب میں شام، حبشہ، مصر، شمال افریقہ، یمن، نجد، مشرق میں عراق، ایران، افغانستان، زیر سر و جود ممالک کی فوجت ہوا میں قال ابن عباس رضی اللہ عنہما: اَللّٰهُ فَتَحَ عَلٰی اَسْمٰعِیْلَ کَفَرَضَ خُلَاسٍ وَالْمَسْرُوحَ وَصَحِیحَ حَاضِیَةِ الْمَسْرُوحِ وَالْقُرْمِیَّ

اس آیت میں فتح کی خبر دی گئی ہے اس وقت میں مشین کوئی نہ تھا کہ نہ تھکا نہ تھکے کہ پر اسلام کا پر ہونے لگے گا کسی کی عقل سے سمجھ سکتی تھی کہ عرب کے یہ بادشاہیں چند سالوں میں مشرق و مغرب کی دو غیر طاقتور کو یکدم دلت اور بجا دیتے کہ پھر وہ بھول گئیں گی اور ایک صدی کے اختتام سے پہلے معلوم دینے کے تھے کہ یہ اصول میں لازماً اللہ اللہ اللہ رسول اللہ کی جتنی دلائل آجائے گئے۔

۳۷۸ سنہ اس کا ایک مضمون تیس جنگیں لڑا کہ تمہارے میں کی بات تو میں لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے ہر شے میں طائر و زمین نے اس کا ایک اور معلوم بیان کیا وہ قبل حفظہا اللہ علیکم لیکن قصہ، لکھ میں اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں اور دلوں کو خود رکھ کر ہر جہے اگر تم کو ایمان نہ آئے کہ ان کے حق اور شر تمہارے مستقبل کے لیے ہے نہ دلائل کے حصول میں قیصر نہ کرتی کہ جو دوسم اور جو ہر بات کے انبار ہیں وہ تمہارے قدموں میں ڈیر کر دیے ہیں۔

۳۷۹ سنہ آیت کو یہ غور و فکر کرنا چاہیے اور جو علم حاصل ہے۔

۳۸۰ سنہ میں اگر کہہ کر تمہارے ساتھ رنگ نہ ہوتے تو ان میں ایسی روک ٹوک نہ ہوتی کہ جانی کر میلان نہ ہوتے ہر چیز پر پورا دست کر رہا کہ جلتے اور اس شکست ملنے میں کوئی جی اس کا ساتھ نہ دیتا

۳۸۱ سنہ اللہ تعالیٰ کا یہ معمول ہے کہ اگر کاپیہ رسول اور اس کے قریب رہا ہتھیوں کو فتح و کامرانی سے بہت کم کتبہ کفر و ہل کر شرک کی شکست ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کا یہ ہمیشہ دستور ہے کہ ہر بادشاہ کی جگہ کو کی طاقت شکست الہی کو پس نہیں نکلتی۔

رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَلِمَةُ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ

رسول کریم پر اور اہل ایمان پر اور انہیں اس بات پر تقویٰ کا لفظ اور اس کی تفسیر تھی

بِهَا وَآهْلِهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَظِيمًا لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ

انسانوں کی تفسیر اور انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

کلمہ حق کے لیے اور انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

جس نے سچ کہا اور انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

کی کہانی کہ انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

لکھنے پر انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

سے انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

لکھنے پر انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

سے انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

لکھنے پر انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

سے انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

لکھنے پر انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

سے انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

لکھنے پر انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

سے انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

لکھنے پر انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

سے انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

لکھنے پر انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

سے انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

لکھنے پر انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

سے انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

لکھنے پر انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

سے انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

لکھنے پر انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

سے انہوں نے سچ کہا اور وہ سب باتیں سچ تھیں یہاں اور انہوں نے سچ کہا

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

وہاں عالم محمد اللہ کے رسول ہیں جن کے ساتھ وہ ساتھیوں کے ساتھ ہیں جو ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔

جس کے ہاں تو ایسا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ اور ان کے ساتھ ہیں جو ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے وہ لوگ بھی جو ان کے ساتھ ہیں ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ اور ان کے ساتھ ہیں جو ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔

وہ لوگ بھی جو ان کے ساتھ ہیں ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ اور ان کے ساتھ ہیں جو ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔

وہ لوگ بھی جو ان کے ساتھ ہیں ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ اور ان کے ساتھ ہیں جو ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔

وہ لوگ بھی جو ان کے ساتھ ہیں ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ اور ان کے ساتھ ہیں جو ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔

وہ لوگ بھی جو ان کے ساتھ ہیں ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ اور ان کے ساتھ ہیں جو ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔

وہ لوگ بھی جو ان کے ساتھ ہیں ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ اور ان کے ساتھ ہیں جو ان کے ساتھ ہیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔

ان کا سوا بالکل دوسرے ہے۔ نہ تو یہ کسی شے کا مادہ ہے نہ اس کی باہی حالت و صورت کی کیفیت کو جس طرح اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے اس سے زیادہ بیان کرنا ممکن نہیں۔

قَالَ الْمُبِينُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ تَوْبَاتٍ تَوَكَّرَ لَكُمْ وَأَمَّا تَوَلَّوْنَهُمْ كَتَلِ الْقَتْلُ الرَّاسِ وَلَوْ أَنَّ شَيْئًا مِمَّنْ تَشْتَرُونَ
ثَمَنًا عَنِ النَّاسِ لَمْ يَكُنْ يَكْفِيهِمْ إِلَّا الْخَنَازِيرُ وَالْكَهَنُ.

ترجمہ: یعنی مسلمانوں کی مثل کو بھی بہت لو ایک دوسرے پر نفرت کہنے میں لیں ہے جیسے لوگ عجمی لگاس کا کوئی حضور یا وہاں ہے تو سارا عجمی لگا دیں جیسا کہ جو تاجو اور شہ کا۔ جو جاتی ہے دوسرا لگا دیا کرتا ہے۔

قَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْنُ يَنْقُصُ مِنَ الْكَلْبَتَيْنِ دَفْعًا بَعْضُهُ لِقِصَا وَشَبَاحًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہیں اہل ایمان

ترجمہ: خون کا تعلق خون کے ساتھ ایسا ہے جیسے دو ایک حصہ دوسرے حصہ کو سارا ہے جو ہے جیسے حصہ دوسرا ہے
یہ فرمایا اور یہ ہے دونوں باتوں کی انھیں کو ایک دوسرے میں طایفہ بخاری
ایک سبب شاعر ہے جس کی شہرت کی گئی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ
کہ اگر خدا اس وقت تکسیر کا حکم دے تو وہ سب کچھ کہ علم یا حشر سے ہو لیکن دشمن کے مقابل میں ہزار اضعاف سے
تو ہماری حیثیت کا ارشاد بھی تھے

اگر ہر روز تیرا ان سب سے بڑا کہ اگر ہر روز تو خدا مسئلہ تھی
دلایا کہ باقی بہت ہے اور کبھی کبھی ہلے کہ سب سے بڑا ہے تو تیرا دل کی طرح پہلے کہ کمال نہیں ہوتا ہے
کہ مسافر کو کہتے ہیں اور ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دیتے ہیں کہ خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا التقی انتداب و
تخصیص عن جہد اللہ و انتداب عن جہد اللہ میں سب دو سلامتیں ہر ایک دوسرے سے مسافر کیلئے چنے ہوئے ہیں کہ تیرا دل کی
اس سے حضرت علیؑ کریں، اگر اللہ تعالیٰ ان دونوں کو بخش دیتا ہے۔

اس موقع پر علامہ سبکیؒ کی اس عبارت کا خلاصہ بھی غامض سے غامض ہے کہ: "وَلَوْ أَنَّ شَيْئًا مِمَّنْ تَشْتَرُونَ ثَمَنًا عَنِ النَّاسِ لَمْ يَكُنْ يَكْفِيهِمْ إِلَّا الْخَنَازِيرُ وَالْكَهَنُ."
وَمَا هِيَ إِلَّا حَالُ النَّاسِ وَدَعَا إِلَى الصَّبْرِ وَالْعَصْرُ فَلَا يَصْلُحُ وَلَكِنْ لَا بَأْسَ بِهِ فَإِنْ أَصْلُ الْمَصَافَةِ مُنْفَعَةٌ
وَكُلُّهُمْ بِمَا عَظَمُوا عَلَيْهِ لَاقِ بَعْضُ لَكَ حَوْلًا وَمَقَرَّ طَبِيعُ لَكَ كَثِيرٌ مِنْهَا لَا يَخْرُجُ دَلِيلُ الْبَعْضِ مِنْ كَوْنِهِ مِنَ الْمَصَافَةِ لِلتَّقِ
وَرَدَ الشَّرِّ بِمَا مَصْلُوحًا وَجَعَلَ دَلِيلُ الْبَعْضِ مِنْ جِهَدِ الْبَعْضِ مِنَ الْبَعْضِ وَالْبَعْضُ مِنَ الْبَعْضِ رَدُّ عَنِ الْمَعَالِ

ترجمہ: یعنی ہم سے ہاں لوگوں کی حالت ہے کہ ہم اور تمہاری حالت کے بعد مسافر کہتے ہیں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے لیکن یہاں
کہنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اصل مسافر نفرت ہے بعض حالت میں اس کی پابندی کچھ اس میں غلو اس کو سمون صالحہ سے بڑھتی نہیں
کہ یہ نہ چاہیے کہ شیخ الاسلام عز بن عبد السلام نے اپنی کتاب الفتاویٰ میں ہے چوتھا مباح شکر کرنا ہے۔

روئیس کیا جس طرح فتنے کیا۔ میں نے کہا امیر المومنین: میں نے عجب اس بات کو تمہیں کہا ہے جس سے شاہین سلامت پر خوف آتا تھا اور حضورؐ کی لائی ہوں شریعت کی تو جہاں ہوتی تھی۔ اگر یہ بات لیا جائے کہ حضورؐ کے صحابہ بھٹ پر وکستے تھے تو شریعت اہل ہدیہ سے لگی۔ نماز، روزہ، ھلالق، شکار اور عہدہ دہکے۔ دین میں جتنے احکام ہیں سب مرد و عورت پر تھیں۔ تمہیں کسی میر کی بات کا کیوں ملامت جہاں ہزاروں کو پوچھا گیا۔ اس کا فتنہ کا اور چوٹی اور نیچے کے لگا۔ اچیت تھی یا عمرو بن حبیب۔ حیالنا اللہ نے عمرو بن حبیب سے فتنے کے اندر روزہ رکھا دیا۔ اللہ تجھے سلامت رکھے۔ ہر مرد و عورت۔ اللہ انہما یکے میں سے کام دیا۔ قرطوبہ

آخر میں حضور ربنا صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ بزرگ نشینہ کہ جس میں حضور و پاک کا اقصا نام لکھا ہے

روى عوف بن سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لما نهى عن هذا احتراق واستألف
اصحابي لجمع دينهم ورواد واهلنا ومنهم من سبهم عليه لمة دينه والشفقة والناس وجمعهم ولا يقبل
اليوم القباحة صبري ولا عذرك فوقي،

حرمین سے پہلے اصحاب کا انتخاب فرمایا۔ ان میں سے سے میرے لیے دو بزرگ علماء اور کچھ سیدہ بنتیں ہیں جن سے انہی کو پرانی جگہ میں اس پروردگار تعالیٰ کی مشقوں کی اور سب لوگوں کی نجات ہو۔ روز قیامت انہی سے کوئی معاملہ نہ ادا ہوگی بلکہ حق نہ کہے گا۔



الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُسْتَجِدِّ عَلَى جَلَالَتِكَ وَكَرَمِ بَلَدِكَ وَلَقَدْ أَشْكُرُكَ عَلَى مَا أَوْفَيْتَنِي مِنْ تَوْفِيقِكَ تِلْكَ
وَمِمَّا نَزَلَ مِنْكَ فَهَذَا وَرِثَتُكَ وَأَنْشَأْتُ بِمَعَانِكَ الْهَيْجَةَ وَالْهَيْجَةُ تَوْفِيقٌ بِمَعَانِكَ الْهَيْجَةُ
أَبْنُ قَتْلَى وَكَلَّمَ قَتْلَى عَلَى سَيْدِ الْأَرْحَامِ وَكَرَّمَ الْوَرَى بِحَبِيبِكَ وَسَيِّدَتِكَ وَصَفِيَّتِكَ سَيِّدَتِي
وَمَرْأَتِي وَقَرَّةَ عَيْنِي وَتَوَرَّقَتِي وَوَسِيَّتِي تَوَقَّيْ حَضْرَتَكَ مُحَمَّدٌ وَعَلَى الْمَوَاصِفِ مِنْهَا وَمِنْ
تَحِيَّهِ وَطَعْنِهِ أَلَمْ يَوْمِ الْيَوْمِ حَاطَرُ الْكُفْرَانِ وَالْزُّوْجِ الْفَتَى وَفِي الْوَدْيَةِ وَالْزُّوْجِ الْفَتَى تَوَقَّيْ
وَالْحَقُّ بِالْعَالَمِينَ رَبِّي بِعَفْوِي مَقْدِيرُ الصَّلَاةِ وَمِنْ غَدِيرَتِي رِيَا وَتَقْبِيلِ عَادِلِيَا وَتَقْبِيلِ
وَأُولَادِي وَالْمَوْتِ يَوْمَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

تعارف

سورة الحجرات

ترجمہ : اس سورہ مہد کہ کا نام الحجرات ہے یہ کمر آیت تک میں مذکور ہے۔ اس میں دو رکوع اور ۱۱ آیتیں ہیں۔ صحت میں کلمت اور ایک ہزار چار سو پچتر حرف ہیں۔
ترجمہ نزول : حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وسلم کا دورہ، مکرر اور دیگر مل کے نزدیک یہ ساری سویت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی، حضرت ابن عباس سے ایک قول یہ بھی مروی ہے کہ باقی آیت مٹی میں صرف بت تک کہ کمرہ میں نازل ہوئی تھیں پہلے قول ہی صحیح ہے۔

آیت تک اس وقت نازل ہوئی جب نبی کریم کا وفد شرف ایبائی مائل کرنے کے لیے مدینہ منورہ میں حاضر ہوا حضور پر صلہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کہ تشریف لے جا چکے تھے، وفد نے حضور کی آمد کا انتظار کیا، جب تک کہ ہر گز نہ ہو کہ آواز میں دینے لگے کہ ہر آواز سے ایسا کہنے کے لیے یہ آیت نازل ہوئی، کتب سیرت کے مطابق یہ دورہ شرف میں آیا تھا، اس سے پہلے کہ یہ سویت نازل ہوئی کے آخری دور میں نازل ہوئی نیز آیت تک میں جس وقت کا ذکر ہے اس کا تعلق ولید بن عقبہ بن ابی معیط سے ہے اور وہ حج کو گئے بعد مسلمان ہوا تھا۔

مضامین : اس سورہ مہد کہ کی آیتوں کی تہہ و اگرچہ صرف اٹھارہ ہے لیکن اس میں نہایت اہم موضوعات بیان کیے گئے ہیں جن پر اعتقاد، اخلاق، سیرت اور کردار کا غل تعمیر کیا جاسکتا ہے اور میں کی برکت سے معاشرے میں انسانیت اور ایمان کی ضابطہ کی جاسکتی ہے۔

سب سے پہلے بارگاہ رسالت کے ادب و احترام کے بارے میں حتیٰ احکام صادر فرماتے صاف صاف بتا دیا کہ کون کھوئی کرشن و اگر تم نے گستاخانہ میرے میرے پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آگاہی اور اس میں اپنی آواز دی، تو مجھ کو عمر جبر کے احوال صاف کھلیں گے، یہاں پر اس میں کہ میرا پیاروں اور فرماؤ کہ ہر گز نہ ہو کہ آواز میں مت دو بلکہ خاموشی سے انتظار کرو۔ جس وقت حضور تشریف فرما اس وقت اپنی معروضات پیش کرو، بعض طریقوں سے ہر گز نہ ہو کہ آواز میں مت دو بلکہ خاموشی سے انتظار کرو۔ جس وقت حضور تشریف فرما اس وقت اپنی معروضات پیش کرو، بعض طریقوں سے ہر گز نہ ہو کہ آواز میں مت دو بلکہ خاموشی سے انتظار کرو۔

اس کے بعد مسلمانوں کو بتا دیا کہ تم نے سادہ لوح بھی نہ ہو کہ جس کسی نے کوئی بات کہی تو اس سے پہلے ہاتھ دیا اور اس پر اپنے رونق کا اظہار کرنا یہ جب بھی کوئی غیر متبر آدمی کوئی بات اگر ہنسے تو پہلے خوب چھان بین کر لیا کرو پھر کوئی قدم اٹھانا

کر دے اور نہ بدامت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

حضرت کے محل کے بارے میں میرا سزا سلطان کر دیا کہ ہم نے ایمان کی ان کا محبوب بنا دیا ہے اور ان کی آنکھوں میں اسے یوں آراستہ کر دیا ہے کہ وہ اسے چھو کر کسی غیر کی حرمت نظر آئے گا کہ کھانا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس کے ساتھ ساتھ کھروصوں کی حرمت اور بغض ان کے دل میں یوں پیدا کر دیا ہے کہ وہ اس کی حرمت مانجھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں انہیں خود یہ کی حالت کلام الہی میں ان کو بنی الفاظ سے بیان کی گئی ہے کہ ان کے بارے میں شک کرنا اور ان کے دامن تل پر کچرنا اچھا سا بختی اور نبرد کی کوشش ہے۔

انسانی معاشرے میں تعلقات کا کلیہ وہ جہاں تقابل پیدا کرنا نہیں اور ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے اور ان ایمان کے دو گروہ ہیں جس دست و گریبان جو ہمیں تو دوسرے مصلحتوں کو سامنے نہ لائی ہے کی اہمیت نہیں دے گا انہیں حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ متوجہ نہ رہیں اور ان کے درمیان صلح کر دی جائے اور اپنا پورا اثر و رسوخ بھی استعمال کریں پھر بھی اگر ایک طرفین صلح پر آمادہ نہ ہو تو اس کی امداد کریں جو حق پر ہے۔

آیت منہ میں تصریح کر دی کہ جو کسی نہیں کے کسی گروہ میں آدھو کر لی ولی و تہو کسی بھی نسل سے متعلق ہو جب وہ اس دین کو قبول کر لیتے ہیں تو وہ اختلاف اسلامی کے رستے میں پہنچ جاتا ہے۔ بیگانگی اور عناد کے سامنے کہا بات نہ نکلتا اٹھ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ، اسلامی معاشرے کو صحت منہ بنیادوں پر استوار کر کے ترقی و خوش حالی کی راہ پر گامزن دیکھنا چاہتا ہے اس لیے ان تمام باتوں سے سختی کے ساتھ روک دیا جو ان میں نفرت، عناد اور جدوجہد کی گمراہی کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کا ہر اقربا ایک دوسرے کی عیب جو لی اور کہتے ہیں کی جھلی کا نا ایک دوسرے کو بڑے القاب سے پکارنا وغیرہ سب باتیں ایسی ہیں جو اسے دل ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگتے ہیں اس لیے اہل ایمان کو حکم دیا کہ وہ ان چیزوں سے دور رہیں۔

آیت منہ میں ان تمام باطل اقیانات کا قلع قمع کر دیا جو انسانی معاشرے کو رنگ و نسل، زبان، دولت و فقر کی بنیادوں پر متحدہ نہ رہیں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ انہیں بتایا کہ تم سب آدم و حوا کی اولاد ہو اور تمہاری قدر و منزلت کا معیار دولت، حکومت وغیرہ نہیں بلکہ تمہارا تقویٰ ہے جو زیادہ تقویٰ ہو گا اللہ تعالیٰ کی جانب میں اسی کا مقام بلند ہو گا۔ یہ آیت اسلام کے معاشرے کی نشست اولیٰ ہے جو باطل اقیانات منہ لگ کر بڑی ترقی یافتہ قوموں کو آپس میں دست و گریبان کیے ہیں اسلام نے اس ایک حکم سے ان تمام کو عیاںیت کے رکھ دیا۔

آخر میں بتایا کہ اہل ایمان، اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے ممالک اور جانوں سے جدا کر کے ہیں جو دین اسلام کو قبول کرتے ہیں وہ اسلام پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کا حق پر احسان ہے کہ اس نے اس دین حق کو قبول کرنے کی انہیں توفیق عطا فرمائی۔

اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَانَكُمْ

اور نہ مال سے ایک دوسرے پر بلند ہونے والا بناؤ۔ اے ایمان والو!۔ جہ کہ کرو پڑی آوازوں کو

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ

ہی کریم، کی آواز سے بلند اور نہ دوسرے آپ کے مابین کی طرح دوسرے ایک دوسرے سے آہیں کرتے ہو

لا ترفعوا صواہیں بھدی اللہ و سولہ کے لئے کہ امت میں سوال و جواب کا یہ بکریں بھرن ہے یہاں ایک سر جو روٹھ رہا ہے۔ لا ترفعوا صواہیں بھدی ہے یعنی اس کا صوں نہ کہ نہیں اس کی محنت یہ ہے کہ اگر کسی پر کو ذکر کر رہا ہوتا تو صرف اس کے سامنے میں حکم کی خلاف ورزی نہ ہوئی کہ وہی کو ذکر کر کے تادیب کو ہی ملے ہو کہی قول ہمارے کے کسی شخص سے اس کا تعلق ہو اس میں اللہ و اس کے رسول کے ساتھ سے افسوس متروک ہے۔ یہ اگر صوں کو کہتا ہوتا تو سات کی توجہ آخر بھی صوں ہو جاتی۔ اس کو ذکر کر کے تادیب کو تادیبی تہ تو منصب لا ترفعوا صواہیں وہاں پر مرکز ہوتی ہے۔

نہ لڑائی گھٹتے ہیں احد ہاں ان کے خلاف ہیں ان کا بیعت فی انفس صواہیں ان لا یقتصد قصد مفعول ولا حذوہ ویشوہ بہا بھی انفس اقتصد منہ کثرت۔

تہ اس آیت فقیر میں ایک اگوار رسالت کے جواب کی تفسیر دی جا رہی ہے سابقہ آیت میں بتایا کہ قول و مسلسل میں ضرور عام مل ان کی تالی علی قائم و ملحہ سے ملے۔ مگر جب گفتگو کو تادیب تادیب کے کہ اگر تمیں وہاں شوبہ یا یہاں نصیب ہوا وہ ہنگامی کی سعادت سے ہوا و تو یہ نہیں سمجھتے کہ تمہاری آواز جیسے محبوب کی آواز سے بلند ہوئے ہے۔ جب حاضر ہو تو ادب و احترام کی تصویر بن کر رہا مری وہ۔ اگر اس صوں میں تفسیر کی عظمت برقی ادب پر والی سے کام لیا تو سولہ احوال مستند ہجرت ہوا۔ سعادت و حیرت و عام کے تمام اہمیت جو تائیں گے پہلی آیت میں کہ۔ صاہبہ اللہ میں استوائ سے خطاب ہو چکا تھا۔ یہاں خطاب کی پندیں ضرورت نہ تھی لیکن سعادت کی نزاکت اور اہمیت کے پیش نظر دوبارہ اہل ایمان کو صاہبہ اللہ میں استوائ سے خطاب کیا۔ اس میں بخیر اور تادیب کوئی معمول امت نہیں ہے۔ بلکہ اس پر۔ علی ہر کی طاقتوں و نیکیوں اور رحمت کے تقسیموں و انجمنوں کے لئے کا اخص ہے۔

جب یہ آیت مازل ہونے تو حضرت خدیجہ مگر سے آہستہ آہستہ کہہ سکتے کہ پتا معلوم نہ پایا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عرس کی یاد میں اللہ! مجھے اس حالت کی قسم جس نے آپ پر قرآن نازل فرمایا میں کلام واپس صوں سے آہستہ آہستہ بتا دے گا جب کوئی قدر صوں سے ملاقت کے لیے حیرت و حیرت چاہتا تو حضرت صدیق اکبر ان کی طرف ایک خاص آواز کی جیسے ہر نہیں ماضی کے آداب بتانا اور طریق ادب و احترام محمد کے لئے تفسیر کرتا۔ ولعل الیہم ادب کر میں یہ صوں ہم کی صوں صوں و تفسیر ہم

لَتَتَّقُوا لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ

تقویٰ کہیلے انہی کے بے گشتی اور اہم غیور سے ہے بے شک جو ان پہنچتے ہیں آپ کو

بلند آواز سے پورا معنیہ حضرت بلالؓ حضورؐ کی وجہ سے ان سے ملنے جیسے جس میں بلند آواز سے صرف لکھتے ہوتے
جنگ میں حضورؐ کے حضرت عباسؓ کو حکم دیا کہ وہ آواز سے صیغہ کو دینے حضرت سنانؓ حضورؐ کی وجہ سے بلند آواز سے
پہنچتا رہتا ہے۔ اہم شہادت یا گواہی ہے۔

اور اس میں بھی کہتے ہیں لیس المراد ما يقع الریح والیس من حروب او مجاہدۃ محاسبہ اور ان کا باب غلبہ و غلبہ
حالات عامہ و عوامی امور میں رہتا ہے۔

اسی پر بلند آواز سے بل کر دینا و شریعت یا قرآن مجید پڑھنے کو تیار کرنا یا کہتے ہیں۔

شعبہ اب ان لوگوں پر اسی صیغہ کا ذکر دیا جا رہا ہے حضورؐ کی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے
ہوئے آج سے آج تک کہتے ہیں۔ اس بیت کا تصور یہاں کہتے ہیں کہ وہ غلبہ کی تشریح کر رہے ہیں۔

یَقْنُصُونَ عَصَا الْيَمِينِ أَلَيْسَ لِي بِرَأْيِ الْعَصَا أَوَارُكُوتٍ وَسَبْعَةٌ كَرَامٍ
مُحْمَدٌ طَائِرُ بَنِي قُلَيْبٍ لَقَدْ قُتِلَ وَتَفْسِيرُكَ تَقْنُصُ قَوْلُ تَقْنُصُ كَيْفَ هِيَ۔

قال الصمدی حصصاً للتقویٰ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان باادب حضرات کے دلوں کو تقویٰ کی سیسہ کی کریمہ
قال الزمخشری احتصاصاً۔ مثلاً کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کے دلوں کو تقویٰ کے پے صیغہ کی کریمہ پر فرماتے

ہیں۔ لامتناہی اعتقاد میں محبت اور ہم جھلکتی اور حسنه بعض امتحان لہ قدر معلوم للتقویٰ وسما و شریعہا
للتقویٰ میں استقامت باب افتخار ہے۔ اس کا تقویٰ میں ہمیشہ کے گناہ کا اس صیغہ کے پیش نہایت کامی ہو گا کہ ہم نے

ان کے دلوں کو تقویٰ اور یہ بڑی گائی کے لیے کھلا دیا ہے اور یہ وہ تقویٰ کی یاد دلاتے ہیں کہ تقویٰ یا اور محسوس نہیں کہتے۔
طائر زقنونی اس لفظ کی تین کہتے ہیں ایک اور تقریباً کہتے ہیں کہ اس قول امتحان علانی لا مرہ کے۔

و جوبہ لہ و دقہب للنفوس بہ فہم حطاط بہ عیون و لب حسہ و کشف بھی جب کوئی شخص کسی چیز کا مراد و عادی
ہی ہوتے اور اس کی حسب مشق کر دی ہوتے تو عرب کہتے ہیں امتحان علانی لا مرہ کہ جب کوئی شخص معلوم یا بصوت اور

مشق سے کسی چیز کا عادی بن جاتا ہے اس وقت وہ اس کے بارگاہ کو تاملی سے انما یقین ہے اور اس میں کسی منصف اور گزندگی کا
محق ہوتا ہے کہ نہ

ان ہی تحقیقات کے بعد اب اس بیت کو خوب سے پیچھے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے محبوب کا ادب
ظہور کرتے ہیں جو ان میں حضورؐ کی صفتیں ہوتی ہیں پس اس میں تو یہ ہے کہ ہم ان کے دلوں کو تقویٰ کا عادی بنا دیتے ہیں اس
پر گراں کے خدشہ میں انہیں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

ان ہی تحقیقات کے بعد اب اس بیت کو خوب سے پیچھے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے محبوب کا ادب
ظہور کرتے ہیں جو ان میں حضورؐ کی صفتیں ہوتی ہیں پس اس میں تو یہ ہے کہ ہم ان کے دلوں کو تقویٰ کا عادی بنا دیتے ہیں اس
پر گراں کے خدشہ میں انہیں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

ان ہی تحقیقات کے بعد اب اس بیت کو خوب سے پیچھے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے محبوب کا ادب
ظہور کرتے ہیں جو ان میں حضورؐ کی صفتیں ہوتی ہیں پس اس میں تو یہ ہے کہ ہم ان کے دلوں کو تقویٰ کا عادی بنا دیتے ہیں اس
پر گراں کے خدشہ میں انہیں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

ان ہی تحقیقات کے بعد اب اس بیت کو خوب سے پیچھے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے محبوب کا ادب
ظہور کرتے ہیں جو ان میں حضورؐ کی صفتیں ہوتی ہیں پس اس میں تو یہ ہے کہ ہم ان کے دلوں کو تقویٰ کا عادی بنا دیتے ہیں اس
پر گراں کے خدشہ میں انہیں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

ان ہی تحقیقات کے بعد اب اس بیت کو خوب سے پیچھے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے محبوب کا ادب
ظہور کرتے ہیں جو ان میں حضورؐ کی صفتیں ہوتی ہیں پس اس میں تو یہ ہے کہ ہم ان کے دلوں کو تقویٰ کا عادی بنا دیتے ہیں اس
پر گراں کے خدشہ میں انہیں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

تَخْرِجُ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آپ! اگر شریعت میں کھانا تو بین کے لیے بہت بڑی شہادت ہے اور وہ کھانا قیوم پر سیم ہے سے ایسا

الذین انہی نے ان پر پناہ دے دی ہے کہ وہ ان کے دلوں کو اسلام کے لیے کھنڈہ کر دے۔ سلامہ کے ساتھ صرف ان میں
جس نے رحمت والین میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر کرم سے نہیں دہا ل کر دے
نظر دینے کی توفیق کرتے ہیں تاکہ وہ اس کی کھنڈہ کر سکیں۔

الذین انہی نے ان پر پناہ دے دی ہے کہ وہ ان کے دلوں کو اسلام کے لیے کھنڈہ کر دے۔ سلامہ کے ساتھ صرف ان میں
جس نے رحمت والین میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر کرم سے نہیں دہا ل کر دے
نظر دینے کی توفیق کرتے ہیں تاکہ وہ اس کی کھنڈہ کر سکیں۔

شہدائے حق کی اس پر پناہ دے دی ہے کہ وہ ان کے دلوں کو اسلام کے لیے کھنڈہ کر دے۔ سلامہ کے ساتھ صرف ان میں
جس نے رحمت والین میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر کرم سے نہیں دہا ل کر دے
نظر دینے کی توفیق کرتے ہیں تاکہ وہ اس کی کھنڈہ کر سکیں۔

شہدائے حق کی اس پر پناہ دے دی ہے کہ وہ ان کے دلوں کو اسلام کے لیے کھنڈہ کر دے۔ سلامہ کے ساتھ صرف ان میں
جس نے رحمت والین میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر کرم سے نہیں دہا ل کر دے
نظر دینے کی توفیق کرتے ہیں تاکہ وہ اس کی کھنڈہ کر سکیں۔

شہدائے حق کی اس پر پناہ دے دی ہے کہ وہ ان کے دلوں کو اسلام کے لیے کھنڈہ کر دے۔ سلامہ کے ساتھ صرف ان میں
جس نے رحمت والین میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر کرم سے نہیں دہا ل کر دے
نظر دینے کی توفیق کرتے ہیں تاکہ وہ اس کی کھنڈہ کر سکیں۔

شہدائے حق کی اس پر پناہ دے دی ہے کہ وہ ان کے دلوں کو اسلام کے لیے کھنڈہ کر دے۔ سلامہ کے ساتھ صرف ان میں
جس نے رحمت والین میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر کرم سے نہیں دہا ل کر دے
نظر دینے کی توفیق کرتے ہیں تاکہ وہ اس کی کھنڈہ کر سکیں۔

شہدائے حق کی اس پر پناہ دے دی ہے کہ وہ ان کے دلوں کو اسلام کے لیے کھنڈہ کر دے۔ سلامہ کے ساتھ صرف ان میں
جس نے رحمت والین میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر کرم سے نہیں دہا ل کر دے
نظر دینے کی توفیق کرتے ہیں تاکہ وہ اس کی کھنڈہ کر سکیں۔

شہدائے حق کی اس پر پناہ دے دی ہے کہ وہ ان کے دلوں کو اسلام کے لیے کھنڈہ کر دے۔ سلامہ کے ساتھ صرف ان میں
جس نے رحمت والین میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر کرم سے نہیں دہا ل کر دے
نظر دینے کی توفیق کرتے ہیں تاکہ وہ اس کی کھنڈہ کر سکیں۔

أَمْوَا انْ جَاءَكُمْ فَاسِقُ بَنِي آفْتَبِينُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ

والہ: اگر ملے تھے تدار سے پاس کرنے والے کوئی میر تو اس کی عیب جھین کر مایا کروا دیا۔ جو کہ تم صبر پہنچاؤ کسی قوم کو جس میں

فَتُصِيبُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ

پھر تم اپنے کیے پہ پچھتا گئے کہ اور سوچ جان تو تمہارے درمیان رسول اللہ کریمؐ تھا

فرمایا تھا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ کا حزام دینے میں آپؐ کی تعلیم و تکریم کا جذبہ ہی دم توڑا جاتا ہے۔ ان کی کل کے ترقی یافتہ لوگوں کا معاشرہ انسانی معاشرے میں وہ عیونی معاشرہ کی تصویر بن کر رہا ہے۔

گستاخ اسلام کے آداب معاشرت کو چاہیں یا اور دیکھ کر اخلاق سے پہلے آپؐ کو مرنے کی راستہ کر رہی ہیں کی تعلیم ہمیں اپنے نبی کریمؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دی ہے۔

مصور کا شکوہ ہے میں نے میرے جسدِ صفتیں سالہ فیروز کرب بنی ہند میں صحت میں جو شخص چھوٹے پر جسم نہیں کرتا اور ہندو کی تو غیر شیعہ کرتا وہ ہماری صحت میں سے سیمہ

شہد اس آیت کی شانِ نزول کے مسئلہ میں اکثر علماء تفسیر نے یہ روایت ذکر کی ہے۔ جو مصطلق کا سردار عاصم ابن بن اظھر بادشاہ رسالت میں حاضر ہوا اور شریف بادشاہ ہوا تھوڑے دنوں کے بعد اس نے اسے ہی قبول کر لیا اور عرض کیا کہ میں واپس اپنے قید کے پاس جاتا ہوں۔ ہمیں سواہ کی رحمت و دل کا بھی لوگوں نے یہ رحمت قبول کی ان سے رکتہ بھی دھون کر دیا گیا آپؐ ظاہر وقت اپنا کوئی دلی بیگ و دل میں شہد و زکوۃ وصول کی گئی

مصور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقت مقررہ پر ولی ابن خنیفہ ابن ابی حنیفہ کی مصطلق کی طرف بھیجا تاکہ وہ زکوۃ وصول کی گئی۔ سلطان ہماست میں ولی کے حراں کو ایک قتل تھا جسے شہدہ ہوا اگر سدا وہ اسے قتل کر دیں۔ وہ ماسکتے وقت آیا ادا کر مر دی کہ انہوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا۔ وہ میرے قتل کے در پہ پہنچنے کے شکل سے بیان کیا کہ یہاں پہنچا میں مصور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس کی یہ بات سنی تو صورتِ خالہ کو ایک کسٹلے کر ان کی طرف روانہ کیا۔ وہ لوگوں کو اپنے مہینت حال سلام کو پہنچ کر کوئی کارروائی کرنا جلد بازی سے کام۔ میں اس وقت یقیناً و لا یصل و لا یفرج

حسب ارشاد حضرت عاصمؓ کے وقت وہاں پہنچے تو ان کے حلقہ سے پہنچ گیا اور اپنے ہاتھوں سے پیچھے ہٹا کہ ان کے حوالہ پر آگاہی حاصل کریں۔ انہوں نے آگاہی دی کہ وہ اسلام پہنچتے ہیں۔ ہم نے ان کی ادنیٰ نئی میں اور ان کو ہماست گزارا اور کہتے دیکھتے ہیں۔ حضرت عاصمؓ کے وقت ان کے ہاں گئے اور پہلے جاسوسی کی قرار کر دیا اطلاع عاصمؓ کو درست پانچ اشتر خالی سے واپس آکر حضور اکرمؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حقیقت حال عرض کر دی۔ اس وقت آیت نازل ہوئی کہ تم اکثر فریاد کہتے ہو کہ میں، اللہ والعجلۃ من الشیطان سنی ہو کر کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری بھائی کی نیت ہے۔

اور جسے خدا کی کشتی میں لایا ہے جیسا کہ ہم جو سبب ان کا کوئی مشورہ نہ پڑے تو سارا ہم پر لایا جیسا کہ ہے اور پورا رہتا ہے۔

⑤ انھوں نے ان کو کہا کہ ان کا ہر ایک ایک کوئی دوسرے کو ان کے لیے دینا کی مانند ہے جس کی جراثیمت دوسری ایٹم کو سداوتی ہے۔

ہاں ہر انسانی مشاوشہ ایسا ٹکڑی کا پید ہونا جیسا کہ ان میں کوئی غرضت و ذاتی طبع و ملائی اور بہا و طاقت قطعاً نہیں ہے بلکہ وہ سب ایک ہی جاتی ہے۔ ان حالت میں کیا کہنا چاہیے جو اہل حق میں کیا ہے چاہے اس آیت میں ان احمد کو جسے علی شین پیرو میں سونپ گیا ہے۔

آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اس کے حکمت میں جو اہل حق اور راکتیں ہیں ان پر طوفان بھیجے گا جس کے بعد تفصیل میں ذکر ہوگا۔

اہم ماری کہتے ہیں ان نشدرا ان منعدا القبال یعنی ان کا خدا ذکر کے اس طرف اشارہ کیا کہ قرآن و سنت نے مسلمانوں کو انسانی و اجتماعی برتری دی ہے اس کے لیے ان کا یہ شلاد کا دوسری ہو سکتا ہے کہ قرآن و اسلام کہیں بلا پیر طاعتاً فرما دیا تھا تو ان میں نہ ہوا کہ خدا سے عرق سے بھی کہ اگر ان کا جو ہو سکتا ہے۔ میں اگر جنگ کی موت آتی تو سداوتی است و ان کی اکثریت جادوئی میں شریک ہیں بلکہ ایک لکھ لکھ دی وادعتہ سے جنگ منجھتا اسلام کے دایم احکامات کو پس پشت نہ لے کر بدعت کر سکتا ہے۔ ان طاعتوں میں موسیٰ و ہارون مستند نہیں دیا۔ ان کے ساتھ اس وقت کی ترمیم ہی ہوتی ہے کہ تم جو مشائخہ تمہارے پیام کے ایک دوسرے پر تو لگے کہ تیاریاں کر کے جو دوا تمہارے کسی تہ کی ہر قوم کو جو ان کے پیام سے دوسرے کے پیام پر جلائے دیا مسند حرکت میں یہ پیہن سکتا ہے ہرگز نہیں۔

نور امام کا حق ہے کہ ان کے ساتھ ذکر جو یہاں ان احساس کے عمل فحشوں کے درمیان طاقت ان میں انھیں سب کا ذکر کیا گیا ہے اس کی شکست ہے کہ باہمی جنگ و قتال سے قطعاً ہونے لگی ہے کہ بیثبات ہو کر گیا۔ اہل حق کا سید و کر کا۔ جنت طہر میں دیا گیا کہ سداوتی میں ترازو کا تصور پیدا ہوتا ہے۔ یہاں نیا ہونا ہے اگر کسی کا جنگ و جدال کی نوبت آجائے تو یہ جلد باری میں رہتا ہے کہ اہل رشد و صلح و اہل عدالت کے کہ اس کے ساتھ کوئی دیتے ہیں۔

اقتدار میں طاقت ان کے لیے کہ کوئی نہ لگایا ہے بلکہ ان کی ضمیر زانی گم ہو۔ جیسا کہ میں اظہار کا لکھتا ہوں کہ تشریح کی ضرورت نہ ہے۔ (تفسیر کی)

یفت و حق ہے اس کا نتیجہ ہے طلب الصلوٰۃ میں حق یعنی کسی کو کہ بغیر رتہ کا حایاں ہونا

ہب و آیت کے معانی و مطالب کی طرف توجہ فرمائیے۔

مسلمانوں میں جنگ نہیں ہونی چاہیے۔ اگرچہ قسمیں جیسا کہ تو یہاں ان کو رحمت و حاجت سے وعدہ فرمایا ہے کہ یہ ہیں اس ارشاد خداوندی کے مطابق عمل کیا جائے۔ اس باہمی جنگ و جدال کی تلف ہوتی ہیں اور ہر صحت کے پہنچنے سے ضروری

حکمرانہ فی من ہی من هذه الزمعة قال الله ورسوله اعلم قال لا یجوز علی جبر یجوز ان یقتل اسیرہ
وہو یطلب عذرہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم نے بن سوہب سے کہا کہ اسے اپنے حبیب کے فرزند اس است میں سے لے کر کوئی
بناوت کہے تو اس کے پاس سے اپنے میں اندھن لایا یہ نگہ سے صوفی سے عرض کیا اے اللہ اور اس کا رسول بستر جلتے ہیں صوفی سے عرض کیا اس
پانی گروہ کے رخی کر مانی سے نہیں ہر ہوتے گا ان سے جو قید ہوا ہے تو اسے نہیں کیا جائے گا اور یہ میں جنگ سے جو ہوا ہے تو اس کا
تغائب نہیں کیا جائے گا باجوں کے احکام کی تفصیل میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے طریقہ کار سے فوج ہے اور قصہ کہ اکثر اس کام کا استنباط
آپ ہی کیا سوہب کیسے کیا ہے۔

جنگ جمل میں جب آپ فقیہ بنے اور مخالف گروہ کو شکست پہنچی تو حضرت نے فوراً اعلان فرمایا لا غنہ لہ
اسیروں کو لا تھروا علی جریح ومن افرا السلیح جہوا آس کی قیدی کو موت قتل کر دے کسی کی موت ہاں سے ہر
جو اختیار چاہے اسے اس گروہ سے۔

اگر حاکم حاشی و قاضی و قاضی اسلام کی کو کھانا ڈھانی کرتے اس کے صوفی صوفی کی کوئی حاجت علم بناوت بلند کے
کی بن کا قصہ حکومت کے علم و حکم کا رتہ درجہ و اضافہ بھل کر نہ ہے تو ان کے پاس سے میں غنہ کی اور مختلف ہیں۔

اگر غنہ کی دلتے ہے کہ جب کوئی شخص ایک بار طبع بن جلتے ہوں اس کی دوسرے ملک میں اس کو دانی تمام ہو جائے تو اس
کے خلاف بناوت کرنا محارہ و ظالم اور حاشی ہی جو جائز ہیں کیونکہ اس بناوت سے صوفی کی ایک عدا کا اندیشہ زیادہ ہے اس
بناوت سے غنہ کی گج جڑک اٹھے گی سارا ملک اس کی بیست میں آجائے گا قتل و غارت گاہاں رگرم ہو گا صوفی کے گاہاں
جائیں گے آلاہ بنیادیں ویران ہو جائیں گی اس لیے ضروری ہے کہ لوگ اس طرح صوفی کے ہوا کریں تاکہ ملک کا وجود ہی تسلیم
میں رہے نہ ہو۔

لیکن بہت سے میل احمد علیہ کا یہ فتویٰ ہے اور حضرت امام عظیمؒ کی نگاہ کے منہل ہیں کہ ظالم صوفی کے خلاف
اگر عین کا کوئی گروہ اندھ کھڑا ہو تو ان کی امداد کی جائے گی تاکہ یہ کا یہاں ہو کر اس ظالم اور حاشی کو مستند اقتدار سے ہٹا سکیں اور
ملک میں پھر از سر نو ظالم شریعہ کا عہدہ کر سکیں۔

باجوں کے پاس سے میں چننا ہم مسائل جن جن میں کر لیں۔

ان کے قیدی اگر نصیب وافر ہو کر وہ آئندہ ایسا نہیں کیا ہے تو انہیں نہ لایا جائے گا۔

اٹھنے جنگ میں یا غول سے جو جانی اور دل نقصان کیا ہوگا جتیار ڈالنے کے بعد ان سے اس کا کوئی قصاص یا تاوان

وصول نہیں کیا جائے گا۔

باجیروں نے اگر کسی مطلقہ پر قبضہ کر لیا اور اس کے باشندوں سے زکوٰۃ، عشا اور دیگر مصروفیات کی رقم وصول کرتے ہے

مگر وہ مطلقہ پھر اسلامی حکومت کے قسط میں آجائے تو وہ اس کے باشندوں سے زکوٰۃ وغیرہ کا دوبارہ مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

بِالْعَدْلِ وَأَقِمْ وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ④ إِنَّا الْبُؤْمُونَ

اصل دعا ایسا ہے کہ اس وقت کہ تم اپنے دل سے دعا کرو کہ میں اللہ سے بے نیاز ہوں تو اللہ تم سے بے نیاز ہو جائے گا۔

لہجے مقبولہ ملاؤں میں، بیوی سے اگر کہ امتیں ختم کر دیں اور وہ اس تقدیر کے فیصلے سے مستعد ہے۔ اگر کہ امتیں حاصل تھا اور اس نے شریعت کے مطابق فیصلہ صادر کیا کہ تو وہ مقرر کر دیں گے اور انکا سہارا حاصل کی ہوگی اور اسکا کام شریعت کی صورت کے مطابق کام تکبیرا ہوگا جو حق سلائی رہا استیسیہ وہ مقصد وہاں وہاں کے کام اور سلائی فیصلہ کا یہ مشورہ ہے گا۔

ماہی بنگلہ دہالہ سے کوئی فرق نہ تھا اور اس طرح سے جاری میں جو جاتا، بنگالی شریف میں موجود ہے کہ ایک اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا بارگاہ فرمایا اس وقت تیسری حضرت مسیحی موجود تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنگال کی طرف دیکھتے اور
کہی تو ان کی طرف توجہ کرتے پھر ان کو ایسی حساسیت حاصل تھی کہ ان کی اطلاع ہوتی تھی کہ یہ ہیں مسیحی ہیں مسیحی ہیں
السلام

میرزا بنیاد سدا سچہ افتخار اس کے درویش مسلمانوں کے دوڑے گرد ہوں میں صلح کا واسطہ کہ مصروف کی پیشین گوئی
پوری ہوئی اور آپ کے خلاف مخالفت میں امیر سادات کے ساتھ جو جنگ کا سلسلہ عرصے سے جاری تھا وہ ختم ہو گیا اور مسلمانوں کے
درویش گرد ہوں میں صلح ہو گئی۔

حضرت امیر معاویہؓ اور ان کی جماعت کی بھی حضورؐ نے مسلمان قرار دیا۔

[illegible]

افسوس کا مالِ طریقیہ نیست تصور نہیں ہوگا۔ جس کے دودھ میں ایک گران کھا اسلمہ وہ گھونڈوں کے استعمال کی ضرورت
بہتر استعمال کہنے کی اجازت ہے۔

یہ چنانچہ حکام میں جنس، استقامت سے یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لیے کتب فقہ کی طرف رجوع فرمائیے۔

مجلس پر جلو ہوا اور طلبہ پر نینر لکھ کر منع کرتے وقت اسلئے مصلحت سے کام نہیں لیا ہوتا کہ انہوں کو پہلے انسانی کی حیثیت پر متوجہ کر لی جائے کہ خود منع ایجاد نہایت بڑے مظلوم فرقہ مصلحت سے لکھ کر ان کی ترقی کے لیے موقع کا منتظر ہو گا جبب حالات اور صورت دیکھ گے تو یہ فرقہ کہ ان کے بڑے گروہ کو اس لیے مظلوم کو ایسی منع سے کوئی دلی چوبی میں نہیں کی نہیں سید انہوں پر ہوا اور جو

اِخْوَةٌ قَاصِحُوْا بَيْنَ اِخْوِيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

ہی شلہ پس صلح کرادو ہے دو جانیوں کے درمیان ۔ اور ڈرتے رہو کہ اللہ سے تاکو تم پر رحمت فرمادے

شلہ نواز بھی باہمی قتل و جرح اور ان کے ہمسے میں ہنگام کا ذکر ہو چکا۔ اب پھر باہمی محبت و پیداوار الفت و ایشاء کے خدات کو بیدار کرنے کے لیے فرمایا جا رہا ہے کہ ابی ایمان تو لگے پہنچیں۔ ان کا نش اور لشکار ان کی خوشامدھی ان کی فتح اور غلبت سب ایک ہیں۔ یہ تو خدای کی بخش جو پیدا ہوئی ہے داخل عاری و محبت کی ہے۔ ان کے ہی خواہش پر عمل ہے کہ رعایت کر کے ان کے درمیان صلح کر دیں تاکہ وہ اپنے کی طرف پرستہ و شکر ہو جائیں۔

اِخْوِيْكُمْ کے نظریں کیا طرف ہے کہ کیا آپس میں لڑتے رہتے ہیں وہ سب کے بھائی ہیں اور تمام کے بھائی ہیں۔ رعایت اس کے لگام و نشان تک نہیں اس لیے تمہارے تعلق نہ ہو رہا اور ان کا نشانہ نہ رکھو۔ غری رعایت کرنا اور ان میں صلح صحابی کر دو۔

جب دو عاقبت و گرد و ہول کے دست و گریباؤ نے کا وقت تھا اس وقت ہی حکم دیا کہ ان میں صلح کر دو۔ یہاں سب دو فرو پر ہیں محبت میں تو ہی حکم دیا کہ ان میں صلح کر دو۔ لگینی پہلے صلح کے بعد واقفوا اللہ میں فرمایا اور یہاں امر صلح کے بعد واقفوا اللہ کا اضافہ کیا گیا کہ جب عقد عام ہو تو پھر صلح کو بیدار کرنا ہے کہ کہیں میں میں ان کے شلوں کی پیٹ میں۔ آماؤں۔ اسی غری کا جذبہ رہا کہ جو قرآنی ہی سلائی کے لیے ہی اس بات کی ٹھٹھ کے لیے ہو رہا ہے لیکن سب معاملہ صرف دو آدمیوں تک محدود ہو کر اس کے پہلے نہیں تھے کہ نہ مشہ نہیں تھا اس لیے ان حالات میں لگہ عام طور پر یہ پر دہی کہتے ہیں اور یہ محبت کے لیے کشش میں کہتے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک جہاں صلح مسلمانوں کا اجتماعی امر ہو سکتا ہے وہاں صلح کے لیے امر ہے اور صلح کی امتداد و مدد ہے اس لیے یہاں صلح صلوٰۃ کے حکم پر واقفوا اللہ کا اضافہ بھی فرمایا یعنی مدد سے دو آدمیوں کے درمیان صلح متعلق کرادو تاکہ ان کو ہی ان دامن نصیب ہوا اور ان کے محبت بدل میں ہی آشوبگی حاصل ہو۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ہم اسی وقت کتنی محبت کے سبب سب مسلمانوں ہی اور جماعتی صلح پر ایک دوسرے سے محبت و پیار کا مظاہرہ کرے۔

ایسی دل نشیں ایسی شیریں ایسی شفا بخش اللہ تعالیٰ کے کام میں ہی پائی جا سکتی ہے قرآن کا یہ وعدہ ہے جس نے فضا نے حرب کوم بخود کر دیتا ہے یہاں صاحب جبار الملک علی اللہ تعالیٰ طیب قلوبہ و سلام اور شہدائ کی سماعت و دہیے،

عن ابی سلمۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاصلح کمر باخلف من وجہ العیام والصلوٰۃ والصدقۃ قال ابی بکر یا رسول اللہ قال اصلح ذات السبین وفسد ذات طلبین المطاقت۔

حضرت ابوہریرہ سے روای ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے عمل پر لگھو کہ وہی جس کا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا

اے ایسے مومن! تم لو کہہ نہ دو کہ ایک قوم کو دوسری قوم کا شایہ دو ان مانتے والوں سے ستر

مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءُ مِّنْ نِّسَاءِ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا

میں اور نہ عورتیں عورتوں کا شایہ دو ان سے سستہ عورتوں مثلاً اور نہ

درجہ و درجہ اعلیٰ اور جلتے سے اصل ہے۔ صلیب کراٹھنے مرض کی تھوڑی سی آفت، مرد و عورتی فرق ہے۔ قریباہ و لاہول کا درجہ
صلح کر دیا۔ ساتویں بتایا کہ وہ دوسروں کے درمیان فتنہ کرنا یہاں کو نہ کر سکا دیکھو۔

شعبہ چھٹا ان حکام کا ذکر ہمارا جن کی خصوصیت اس وقت تک ہے جب سلطان ایک دوسرے کے خلاف میں
رہ سکتا ہے اور جنگ و قتال شروع ہو جائے۔ یہیں اسلام اصطلاحات کی طرف اس صورت کا قائل نہیں کہ پہلے حالات کو
گنتہ دیا جائے۔ مختلف عمل کو کشیدگی پیدا کرنے اور ردائے کشتار کرنے کی کوشش ہوئی جائے جب عداوت کے شعلے ٹھٹھکے
گیس اور خون کی ندیاں بہنے لگیں تو آگے نہ بڑھ کر اس آگ کو ٹھیکے کی کامیاب یا ناکام کوشش کی جائے۔ اسلام اس سے بھی
زیادہ ان فزکات کی پیش گوئی پر قوم و مذہب اور زبان و نسب و نسل کے مختلف ہندوستان ہے جو اس صورت حال کے ذمہ دار
ہوتے ہیں۔

ان آیات میں مسلمانوں کو تمام ایسی باتوں سے منع ہے کہ وہ کہہ دے جس سے کیا مٹ اسلامی مہاشو کا اس کو مٹن بہاد
ہوتا ہے محبت و مہاشو کے شعلے ٹھٹھکتے ہیں اور خون حرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس مسئلہ میں پہلا حکم یہ ہے کہ ایسا بیان والو
ایک دوسرے کا حلاق نہ بنے یا اگر وہ حلاق ہی کا بننا چاہے جس کی عزت اور احترام دل میں رہے۔ جب آپ کسی کا حلاق بناتے ہیں
تو یہ آپ اس پیر کا حلاق کہہ جاتے ہیں اس شخص کی میرے دل میں کوئی عزت نہیں۔ جب آپ اس کی عزت نہیں کرتے
تو کہتے ہیں کہ آپ کا احترام کہہ جب دلوں سے ایک دوسرے کے لیے عزت اور احترام کا جذبہ ختم ہو جائے تو اس
عداوت و دشمنی کی گہری گند کی طرف لاگت پڑتا ہے۔ کوئی نگاہ ایسی نہیں رہتی جو اسے اپنے انجام سے دوچار نہ کرے۔ جسک
نیک استغناء کی کسی شہنشاہ نہیں۔

زمانہ سے مانتے کہ ان تعلیمات کے مآثر کا نتیجہ ۱۹۱۱ء کے لباس و رفتار و فتنہ پرستانہ سبب مندرجہ

نہیں تو شریعت کے بلکے احکام کو مٹا دینا سب کے لیے جہنم میں اور بدو کفیلہ صیغہ نہ کہ کا ہی تسلیم نہیں
بوغالی حروف میں مستانہ پانی پانی ہے اس کو روک کے لیے حروف کی جنگ طلب بنانا ہے۔ یہاں ہی ختم ہو کر دوسروں
کا مانتا ڈالنے اور ان پر چڑھنے سے بڑی تیر بھنگ ہوئی ہیں اس لیے یہاں اس ذمہ وار کرت سے یا نہ شکا لنگ گھیا اوس کی وجہ
بتادی کہ جن کو تم چیرتے ہو اور ان کا مانتا ڈالتے ہو ممکن ہے کہ گھیا لانی میں ان کی شان تم سے کہیں نیا نہ دینا ہو۔

تَلْهَوْاْ اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاَسْمُ الْفُسُوقُ

میب کا ایک دوسرا ورژن اور ریٹن شاپ سے کسی گروپورٹ کے تحت ہی برآمد ہے جس کا جوگرہ ماس

شعبہ سرکاری تعلیم کے لیے لکھنؤ

لفظ مسرور حقیقیت سے ہے علامہ اپنی متکلف کھتے ہیں المسمو، میسر فی الوحید والاصل اشارۃ

مهاجرين والبرص والشرقة مع كلام خفي

[illegible]

مثلاً تیسرا حکم یہ دیا کہ لا تمامہ سرو میاثر اقیاب

لفظ تسمیہ کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابن منظور کہتے ہیں: التسمیہ التسمیۃ

السيد علي هادي القصاب وهو ميكانيكي كان قد جاء من العراق

یعنی کسی کو کسی انقب سے قطب کہے گوشت میں مہر کہتے ہیں لیکن عمود اس کا متوال اس لقب کا یہ ہے ہر کہے ہیں میں کسی کی حرمت جو وہ جیسے وہ شخص ناپسند کرے۔ کسی اقبہ کی معادہ رکھنے کو کانا کہنا بھی جائز نہیں۔ ہر شخص سے بے محابہ اور انقب سے کہہ دو دوسرے کو کڑو جس سے شے خال خوش ہوتا ہو۔

وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ

اور نہ ہاتھوں کی کپاکرد اور ایک مہرے کی پیٹ کی۔ کیا کوئی شے کی پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی شخص کہ

ہے۔ فرمایا: اکثریت غلبہ و گمان کرنے سے احتساب کیا کرو کیونکہ جس غلبہ سے یہ ہو گا، جیتنے ہیں۔ اگر تم غلبہ و گمان کے شہسبہ کی ہی جلا تو جو شکستہ تر، ایسے گمان ہی کہے گھر جو سر نہ لے، یہ۔ ان حکمت کو دیکھنا کہ تو چاہے کہ ملاقات علی سے ہیں، ملاقات سے ہر قسم کے غلبہ کو گمان کہیگا ہے۔ اس سے معلوم ہو جائے کہ کئی غلبہ ہمارے ہیں، اس لیے ملک کے کام نہ صرف ملک متنبہ نہیں، دگر کی ہیں۔

[illegible]

مستحب کی مثال۔ مومن کے ساتھ جس کا خلاصہ ہی حامل، چارہ شبنم نیکو کا مستحب ہے۔ ایسا شخص جس کے احوال مشکوک ہوں اس کے متعلق تو، غلو کرنا صحیح ہے، لیکن جب تک فیضیہ احوال موجود ہوں اس وقت تک محض غلو کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کرنا ہمارے نہیں، اسی کے متعلق مصدق کی حد میں ہے۔

ادہ غلام خدا تحقیقو میں اگر کوئی کہے کہ میں شمس پر ابھرتے قوس کی تحقیق میں مدد لگ ہوں۔ شریعت میں نص میں کے خلاف ظن و قیاس سے کام لیا نہ ہو گا۔

طالعہ ترکیبی محقق ہیں کہ تیرت میں غریب مراد مست ہے حال علمہ ماہ نظر فی الزیچہ هو النعمۃ اور اس قول
کی دلیل ماسوں نے بیڑی کی چکر ہے میں علمہ تجسس و احوال ہے کیونکہ سب گئی نیست گئی ہے تو طبیعت پابقی ہے اس کے
سواران نگاہ علمہ اور صحیح حالات پر گاہی ماحول کی مانند

مسلک کے مسلمان کے حقوق کا سوا کچھ اور اس کے کچھ مشیدہ حالات کو کہہ کر ناگوار ہے۔ اس طرح اس کی پرورداری بھولی، والا لگتے ہیں پرورداری کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد ہوئی ہے جس قدر حضرت سقرہ اللہ یوم القیامہ کے جو اس دین میں کسی مسلمان کی پرورداری کے لئے قائم ہے وہی اللہ تعالیٰ اس کی پرورداری میں ہے۔ (الہدۃ السالکۃ فرشتے پرورداری کریم ص ۱۱۱) علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: محشر میں اس کی یاد ہے۔ اور یہ کہ خلیفہ از زمان علیہ السلام، ولا تنزعوا عورتہم من حق اتبع عورتہم فی اتباع اللہ عورتہ ومن متبع اللہ عورتہ یفرضہ فی بیتہ۔

یہاں سے وہ گھر پر باپ سے تو میں کو چاہیے لیکن باپ اس کے دل میں باپ کا داخل نہیں ہوا۔ مسلمانوں کی نصیحت مت کیا کرو۔ ان کو درشب باتوں کا سرخ مست نکالو کرو۔ جو مسلمانوں کی درشب باتوں کا بچا کر رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی غلطی باتوں کا بچا کر

يَأْكُلُ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ

پچھلے مزدور بھائی کا گوشت کھانے، تم سے تو کہہ چکے ہو کہ اسے نہ کھاؤ۔ یہ شک کا قابل است اور بھائی نے

کرتا ہے اور اس کی نفی قادیانیوں کا مسلک ہے تو وہ اس کو پیشگو میں نہ مانتا کرتا ہے بلکہ اس کی طرح اسلام کی حکومت کو بھی طاہر و جہل کو گھبراہٹ کے غلطی دانوں پر آکھائی حال کہ غفلت کی کوشش میں کرنی پڑے۔ حضرت امیر مصلوچہ عطا بہت کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت کے رسول کو یہ فریاد کرتے ہی سنا۔

أنا أن أتمنى عذرات الناس أذكيتهم أذكيت من نفسي

[illegible]

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمَدْرَسَةِ اَلْمَدِيْنَةِ الْعِلْمِيَّةِ

میت کی تعریف، خود زبانِ رسالت میں فرمائی ہے۔ ایک دن حضورؐ نے دریافت کیا تم جانتے ہو نبیت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ و رسولہ اطہر اللہ اس کا رسل ہی بستر جانتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کث احادیث میں یہ سکرہ ہے۔ نبیؐ کا ایسا ذکر ہے وہ اپنے خدا کے عز و حرمت کی فکر و بہت میں رہائی باقی جو تو بھی اس کا ذکر نبیت ہوگی فرمایا اگر وہ بہت اس میں پائی جائے گا اس کا ذکر کہ وہ تو نبیؐ نہیں بلکہ اس کا ذکر کہ اس میں نہیں پائی ہوں تو اس شخص پرستان باندہ۔

۱۲۰ قرآن کریم نے لوگوں کو نبیت سے متفرق کرنے کی ایک ایسی تشریح دی جس کو کسی کلمہ طبع نبیت کا تلفظ

رَحِيمٌ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ

وہاں ہمیشہ ہم کہتے رہے کہ ہرگز سمجھنے پہا کیا ہے کہیں ایک مرد اور ایک عورت سے اور بنا دیے تھیں جنس

شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَىٰكُمْ إِنَّ

تو ہیں اور جنس مذکر اور نکر ایک دوسرے کو پہچان سکو کہتے تو ہیں سے پیدا ہوئے کہ ان کے بدگوئیوں جسے جوڑ میں سے پیدا کرتے ہیں

میں سادہ منطقی اور عقلائی ہے اور ہم پہنے کہے سے محض اور یہیں کہ یہاں پہنے عقلائی طور سے تھیں کہ وہ عقلائی ہی
 لکھ دوہرہ جاہلیت کے سبب پڑا تو ان کو جو عیوں کے ساتھ ساتھ تان کر یہی میں بڑی طرح مسئلہ تھے وہ اپنے آپ کو
 صہبہ سے پرزور اشرف اور ان کی خیل کی تھے ان سب میں تو شہ کے خود سیاست کی شان کی ایک تھی صہبہ کو ترجیح دیا اور اس
 کی حصول میں اسلام کا پرچم ہرے لکے تو مصروف نے صورت بدل کر دیا دیا اور حکم دیا کہ صہبہ کی پست پر چڑھو اور ان کی دود
 قیبل اور شاہ میں بڑا لے کے کہہ کے ان پر چڑھ کر ان کی دی شوٹ کی تو شہ سے تو شہ پر کوہ طہ کوٹ پڑا ان کے ہاں عزت و شان کا امان نام
 نکالنے سے لگاتار جو ان میں ہوا

عقاب ان اسید ہوا کہ لا شہ سے میرا پ بے بندن کرنا شہ کو کچھ سے پہلے مر گیا حادثہ ایسی ہشام کے لگا لگا کس
 کلمے کے سبب شہ سے جدا ہوا ان کی کہہ کہ کل سون میں طویل ان مونس کے جیسے کہ کہ طہ اور سیدان کے کا یہ تو کچھ
 نہیں کتا ایسا ہو کر ہماری اس لشکر پہ سے قتل ان کہ کہہ کہ لکھ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی ان کے اس جسم مائل
 کو ہاٹل ہاٹل کر کے نکال دیا

تھانہ کا یہ طریقہ عقلائی اور غیر شہبہ میں ایک ہی حدود وہ تھا کہ نہ سے زمین پر جو جن جن اور شہ سے تو ہیں اور تھیں
 وہ سب کی سب کی نہ کسی صورت میں اس یہی میں متواتر تھیں کہیں ان کی مل اور قومیت پر فرق نہ ہوتا تھا کہیں ان کے وطن کی
 سرزمین ان کی بڑائی اور بڑائی کا باعث تھی کہیں زبان و رنگ و ہوا تھا کہ ہنہ جسے تھے اس خاصہ نظر نے شہ کو توں کو شہ
 کہہ ہوا میں تقسیم کر دیا تھا کہ قرآن ہی سہل شہرت اور اپنے حق میں کی محنت کے باعث اپنا حق سمجھتی تھی کہ وہ دوسرے کو ملک
 کو تاح سے قتل کر کے ان کی دولت کو لوٹنے ان کے باشندوں کو اپنا ملام بلانے اور اس میں ہنہ متکبر کے لیے استعمال کو سے
 اس شہر کی طرح کے باعث جنگ و جدال کا لاشہ ہی صہبہ ہادی را اور شہبہ اسی کی قاتل صہبہ و قتل کے ملہ اور ان کے اہل
 کہتا ہوں کہ یہی بیگم ہیں صہبہ اس صہبہ میں ہی موجود تھیں جس اذیت متکبر کا جاتا ہے کہہ آئی بھی ان کی ہلاکت اور صہبہ سے ان کے
 کا یہی شہم کے کہے عرق آوہ جلی تھی وہ بہت تھیں دنیا میں سب سے بڑا مجوری تھ کہہ ہنہ کا لہری ہے وہاں آئی
 بھی جہنم قتل قیامتوں کے قتل ختم ہیں جہنم کے طول و عرض میں اس میں صہبہ میں ہی صہبہ و اہل ذات کے شہبوں
 کے مندوں میں جا کر پناہ پناہ کہتے ہیں حدود ہی ان کے کہوں سے پناہ برکتے ہیں ہر کو میں بہ شہا لکھ ہوئی ہیں ہنہ کے

اللَّهُ عَلَيْهِمْ خَيْرٌ ۖ قَالَتِ الْأَعْرَابُ أَمْ نَأْتِيكُمُ الْبُرْجَانِ ۖ قُلْ لَمْ تَأْتُوا بِلَا شَيْءٍ ۖ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّشْرِكُونَ

جیسے شک اللہ تعالیٰ علیہم اور جیسے شک ہے کہ تم ایمان لائے ہو تو آپ کو پہنچے تم ایمان تو نہیں لائے ہوتے یہ کہو کہ

قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِنْسَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا

ہم نے طاعت اختیار کر لی ہے اور ابھی یہی قسم ہے دوں میں داخل ہیں جو اور اگر تم دیتے دل سے طاعت کر گئے

وہ دلائل پر مبنی دعوت میں کھانا ہو کہ یہ دینہ فیزیکی وہاں کے اہل انحصار کے دلائل میں سے کہتے: سنیہ عام باشندوں کے سکون اور کافی ملک مخصوص ہیں اس میں عام مشن تسلیم حاصل میں کر سکتے۔ اسی قوی برتری کا یہ حوالہ تھا جس نے عربوں کو ہم میں ہلکا نہ رہا اختیار کیا اور گندوں انسانوں کو محنت کے گھاٹ نہ رہا۔

وہ نسبت قوم رنگ اسل اور وہاں کے نبیوں کی برعکس بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ اس لائق آیت میں ان تمام بیادوں کو مسدود کر کے رکھ دیا جس پر مختلف قوموں نے اپنی اپنی برتری اور شرافت کے حق ان تئیر کر رکھے تھے۔

فریاد ہے کہ گو آتم ایک ہی رہا ایک ہی ملک کی دھڑ بڑ تھادی نسل کا سلسلہ اس ایک اصل سے ہا کرتا ہے۔ تمام اساتذہ کی ایک سے تھاداد تھیں کی کیا ہے۔ تھادی پیدائش کا طریقہ بھی ایک جیسا ہے۔ اتنی بڑی کیا تھیں کے بدو و تہذیب ایک دوسرے پر برتری کا دعویٰ کر سکیں کہ اصل ان سے۔ اولاد آدم کا نسب شعیب و قبائل میں نہ تھا اس لیے میں کہ ایک جیسا دوسرے تھادی کہ تھیر کے اصل ہے آپ کا شریف خاندان یہاں سے تھا اس لیے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اور اسکی مساوات میں گزار دیا۔ یہاں

الشعوب رؤس القباہل مثل ربيعة، حضرة الاوس وخطير

شعوب کا دوسرا شعبہ ہے وہی ہے اصل کہ تھیر میں سے کسی تھیرے نکلے ہوں۔ ان کی ترتیب یہ ہے: ۱

شعب قبیلہ عقیلہ، حمیلہ، عجلہ، عجلہ اور عجلہ۔

شعبہ کسی خاندان میں پیدا ہوا ہے۔ اس کی زیر کا باطن ہے۔ یہاں سے کہ کوئی خاص رنگت اس میں انسان کی اپنی کوشش اور اس کا کوئی دخل نہ تھا اس لیے قرآن کریم نے اس کو جو اختلاف قرار دیا ہے ایک چیز ہے جس سے انسان تہذیب دوسرے لوگوں سے بڑا بلا اصل ہو جاتا ہے اور اس میں انسان کی فعال کوشش کا بھی دخل ہے اور وہ ہے تھادی۔

تھادی کی پہلی جو سوز و محرم ہوگا وہ خود غصہ ہے کیسے کہ ہر گاہ اور یہی شمس کا وجود نہ صرف ہے ملک اور قوم کے لیے باعث نیوہرکت ہے کہ بجز تمام رواج انسان اس کے بغیر نہ رکھتے کہ تھیں ہی تھیں۔ سب کے جنس و صفت عالم عقلی اندر طبع و علم نے مختلف مواقع پر ہر ایک انسانی حالت میں اس حقیقت کو بیان دیا ہے۔ چہا شہادت بری صحت دہانی ہے۔

یہ کہ کسی صفت پر اپنی دھنسی کھڑی پر سوار ہو کر طواف کیا سہر لوگوں سے کچا کی بڑی بولتی تھی۔ انسانی کے ہنسنے کے لیے ہر گز نہ تھی۔ حضور لوگوں کے ہانڈوں کا سلسلہ کہ انہی سے انہی کے صفت نے خطیر اور شہر دیا۔

رَحِيمٌ إِلَٰهَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ لَمْ يَلْمِزُوا

رسیم کے راقم یہاں کوئی میر جو یوں ہے تنہا ہے جس کے دل پہ چڑھائی کسی شہ کی

وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ

اور جہاد کرتے ہوئے ہوں وہ اپنی جانوں کے ساتھ خدا کی راہ میں جی لوگ

الْصَّادِقُونَ قُلْ اتَّعْلَمُونَ اللَّهُ يَدِينُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ

ماستھار ہیں۔ ایک دہائیہ کپڑے کاہ کرتے ہو اور ایک کپڑے سے جھانک رہے ہیں اور مانتے ہیں کہ یہ کپڑے کونساں ہیں

کے دل نور بیان سے محروم تھے انہوں نے یہ دیکھ کر استغفر کو ملاحظہ سے ہو دیا۔ وہ حضورؐ کی خدمت میں آکر عرض کرتے کہ ہم اپنے بال بچے لے کر آپ کے پاس آتے تھے ہیں۔ وہ اس پر تعالٰیٰ کی قسم سے ہم نے آپ کے ساتھ جنگ میں کی باتیں سنا ہے۔ یہی ہمارا مشورہ تھا۔ میرا ہر بچہ اس طریقہ سے حضورؐ پر پناہ مانگتا تھا۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی قبائل تھے جنہیں حضورؐ اور اسلم سے ملے تھے۔ جو اعلان جنگ لے کر آپ کے پاس آ رہے تھے۔ ان سے تعالٰیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ ان میں فراموشی سے نہ سے دوں۔ یہ ایمان قبول نہیں کیا۔ تم کو خوف دہی سے متاثر نہ ہو کہ یہ خداوند تعالٰیٰ ہی سے پہلے کے بچے مسلمانوں کے گروہ میں شامل ہو گئے۔ جو اگر تم سے قبائل اور اس کے رسول کی اطاعت کا پابند نہ ہو گے تو تمہیں تم سے متاثر نہ ہو گا۔ یہ پڑھو اور دیکھو کہ

لا اوتہ فتنہ۔ لیکن چیزیں کی کن۔

لاشہ، فقیرانہ گنجینہ کی کن.

مجلس اعلیٰ اسلامیہ جسے آپ کو راجی لکھا کے بعد سلطان خیال کرتے تھے اس آیت میں پچھلے موصی کو خالصتہ کرادی کہ جو شخص جو چاہے آپ کو تسلیم کرے وہ اس کا شایع کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کا دل پر ملک اور شیعہ پاک جہاد و صیباہ اسلام کی سرانجام دہی کے لیے ملال اور جان و مال کے قربان کرنے کا مشق کہے تو وہ جاتا ہی ہر چیز کو شیعہ دین کے لئے۔ اس آیت سے ہمیں ملک اس مصلحتی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ تو ان کی مصلحت میں ایمان لے لیا مصلحت و انگ انگ چیزیں ہیں۔ موصی وہ کہنے ہے اس کا دل تو ایمان سے ستر ہوا ہے مصلحت سے کہتے ہیں جو مصلحت پیش اور بدعنوان ہر اگرچہ اس میں مصلحت دینی سے محروم ہو یا یہ سمجھا کہ ملک کی دلیل ہے تو ان کی ایمان کی بیشتر تہہ میں جو اس کی تردید کرتی ہیں۔

امیدوار ہے

ان الدین حضرت عبدالاسلامؐ جیسا کہ تمنا کے نزدیک شہلِ دین ہو، مستقیم ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ہے، اہل مکان بھر اھیر مہو جیہ والا نصرتیہ لوگن کائن حیدر حسنہ حضرت
ابراہیم زیودی تھے۔ عیسائی بزرگسراف کی طرف مال بھرنے والے مسرتھے۔

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ يُمْنُونَ عَلَيْكَ أَنْ

اور جو زمین میں ہے اور اہل ایمان سرحد کو پہلی طرح جانتے و اسے وہ ایمان منگاتے ہیں آپ پر کہ وہ اسلام

اسْلَمُوا قُلْ لَا تَمْنُوا عَلَيَّ إِلَّا سَلَامُكُمْ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ

مے آئے وہ یہ کہ پرست ایمان تمہارے پر سلام کا کہہ دے لے ایمان منگے یا اس پر کہ

هَذَا كُمْ بِالْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ

کھیں ایمان کی حدیث کوئی شے اگر تم سچے ایمان کے دعویٰ میں آئے ہو یہ قسم ہے اللہ تعالیٰ اس سب باتوں اور

مفسر سنی، ائمہ مدبر و ملوک ذات پاک کے مشفق و رشا ہے،

قل فی انصرت ان کموں اولیٰ اسلم

آپ فرمادیجئے کہ تم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام نے آؤں۔

نصف عرب کے سب باپ بھتیجیوں قابل اسلام قبول کئے تھے اور یہ آرا سان منگاتے کہ دیکھو ہم سے پناہ دہائی دین ترک کر دیا ہے اور آپ کا یمن قبول کر لیا ہے جس نے خیر مسلم قبول سے پہلے عربینہ تعلقات آپ کی فضا کو نیسے ہیں، ان کی ضرورت سے دو دو، چار چار ہاں ہماری کے لیے ہاؤر میں وہ دنیا کو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی اس طلبی کو دور کر دیا کہ یہ تمہارا ایمان میں کہ تم نے اسلام قبول کیا بلکہ یہ تو قرآن ہی ہے اللہ تعالیٰ نے ایمان دہا کر نہیں اسلام قبول کئے کہ تو یمن مرصحت فرمائی اگر وہ تمہیں قبول حق کی توفیق۔ کشتہ ترقی اس قسمت تھنے سے مسند ہم کا بچتے تھے پر میرے اور مجھ سے یہ ہوتے ایمان نہ متلاؤ بلکہ پہلے رب کے بس فضل و کرم پر سجدہ ہائے شکر کیا اور کہ آیت تمہارا شمار ظالمین مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں جو رہا ہے

واللہ شہید اذ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیہ وسلم فی قولہ

فقد علمت انکم توفیق شدی سجدہ

بشت مذکر مذمت مطلق ہی کنی

یعنی اللہ کرم کا کشتہ کر دیا کہ اس نے جسے نیکی کی توفیق دی ہے

اور اس سے نیچے ہے افام و امین سے مسند ہم میں دیکھ

یہ ایمان مست جتنا کہ تو خدا شاہ کی خدمت کر رہا ہے

بلکہ اس کا ایمان سجدہ کہ اس نے جسے اپنی خدمت کا موقع دیا ہے

الْشَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِصِيرٍ مَّا تَعْمَلُونَ^۴

ہیں کے سب کچھ پیدا کرنے والے ہیں۔ انہوں نے خوب دیکھ لیا ہے کہ تم کسے ہو۔

اللہ نے جسے تیرا ہمارا اس کا ہے میں کا علم کائنات کے ذوق کریم ہے۔ آسمان اور زمین کی برکتیں
دستی میں کوئی چیز تو ایسی نہیں جس سے کئی حد فراز خوشی کے لئے کریم زمین تک چپ سر نیز اس کے ساتھ میں رہے تیرے
دل کی لاشری ویا کا کوئی گوشہ اس سے پرستیدہ نہ نکلتا ہے جیسے علم و جیسے کے ساتھ ساتھ دنیا و کون فاق پر جو رہتا ہے وہ پر ہے
درہ کا اٹھتا ہے۔ مایا اور خوش قسمت وہ ہے جس کا غلام و بانی کیل ہے جس کی زبان بھی اس کے ذکر میں شوق اور اس کا دل بھی
اس کی یاد سے محروم رہتا ہے جس کا بدن بھی اس کا فرمانبردور جس کی نیت بھی اس کی رضا پر ملازم اور شادمان رہتی ہے۔



اللهم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک ما حسب حق عبدک ما فی حکمتک و
عدلک فی قضائک استسألتک کل اسم هو لک معیت بہ فطرتک وانزلتہ فی کتابک
لو علمتہ بعد من حقیقتک اولئذا شرت بہ فی علم عندک ان تجعلن القرآن المظیم ریح
قلوبی وفور صدوری وجمال حروفی وفضا بلی ورحمی۔

اللهم منعت علی عبدک الباقی المسکین لوفقتہ لخدمۃ کتبتک العیون وقلوبہ
ان شاءت السمع العظیم۔

اللهم صل وسلم وبارک علی حبیبک وصغیرک ویدیک وسیدی ومولای محمد
وعنی الہ واصحابہ من الصلوٰۃ لکنا ومن التسلیمات استجنا ومن البرکات اوفنا
وارقنا حبہ واتباعہ وشفاحتہ واحشرہ تحت قدحیہ الطوبیٰ بی یا رب
المشریقین والمغربین۔



تعارف سُورَةُ ق

نام : اس کا نام سورۃ ق سے جو پہلی آیت کا پہلا حرف ہے اس کے تین حروف اور تین تالیفیات آیات ہیں۔
تین سو شان گنت اور ایک ہزار چار سو چار حصے کے مجموعہ شکل ہے۔

زبانہ نزول : اگرچہ کسی مستند روایت سے اس کا سابق نزول حقیقی نہیں ہوتا، لیکن اس کے مضامین میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اس سورۃ میں سے ہے جو کی حد کے درمیان زمین میں نازل ہوئی ہے جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کے اسلام کی تبلیغ شروع کی تھی۔ معاویہ نے میں وہ کسی اس دعوت کو قبول کرنے کی نہیں کہہ کے کاوانہ معاشرہ میں ایک پہل پہنچی تھی اور انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کام ہانپنے کے لیے طس و تشیع کے تیرہ سالے سخت شروع کر دیے تھے۔

مضامین : اہل عرب کے یہ طعنہ بازی کہ وہ ملی امتہ تعالیٰ مدعوہ کی ساری دعوت الہی تھی جس نے انہیں درجہ حریت میں ڈال دیا تھا، لیکن اس بات کو قورہ منہ کے لیے قضا تیار کرتے کرہ منہ کے بعد انہیں پرہیز کر دیا جانے لگا۔ ان کے پرانہ اور منتشر ذہن کو چھوڑ دیا جانے لگا۔ یہ پیرایہ کے نزدیک ناگہانی تھی اور غافل غفل میں اس سے وہ پرہیز کرتے تھے کہ ہم آپ کی آیات ماننے کے لیے کسی قیمت پر تیار نہیں ہوتے۔ بتایا جا رہا ہے کہ جبے شک یہ کام از حد تھا اور انہیں مشکل سے سمجھتے تھے۔ دوسرے نہیں جانتے تھے کہ ان کے چھوٹے بچے کہاں نہ کر چکے تھے ان کو انہیں کرنا تھا۔ میں کی بات نہیں کہ وہ کہہ رہے تھے کہ ہم با علم و تمام اور بہت محنت سے انہیں نہیں دانت کے لیے میں ذرا بھی دشواری نہیں جس کا علم کائنات کے دوسرے دوسرے کو اور یہاں نہ پذیر ہونے والی معوی تہذیبوں کو بھی ہانتا ہے جس نے ان کا عقل بیکار و تیار کر دیا تھا۔ ہے اگر تم اللہ تعالیٰ کی ہے پاؤں تخت کو جانتا پڑتے ہو تو عالم بلا کی ہے پایاں اور میں پناہوں کو دیکھو اور ان کی کمال حکمت کا اندازہ لگا چیتے ہو اس وسیع و عظیم عالم میں جسے نظیر و نظیر نہیں ہوتا۔ ہم انہیں پائی جاتی ہے اس میں غور کرو تمہیں یقین آجائے گا کہ ایسی کتنی کھلیے انسان کو موت کی یہ حد خدا اور چرائی کو حیرت و تار کے بعد وقت غمزہ پر نہ کر دینا قطعاً مشکل نہیں۔

جی چاہتا ہے کہ انہیں کے ساتھ عالم بلا کی ہے کہ ان دوسروں کا نہ کر دوں تاکہ حسبِ معاہدہ کی حکمتوں کا قازمی کو کچھ قصور ہو جائے۔

فِي أَمْرِ قَرِينِهِ ۖ أَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَيْنَهُمَا وَ

وہاں جس سے بڑی الجھن تھی کہ میں نے کیا اس کے لیے کیا نہیں کہ وہ جہان کے اوپر ہے کہ اس سے کس طرح ناپید ہے

زَيْتُهَا وَمَالُهَا مِنْ فُرُوجٍ ۚ وَالْأَرْضُ مَدَدُهَا وَالْقَيْنَا فِيهَا

اور اس کے گیسے گیسے پھول اس میں کئی شکاف ہیں مثلاً اور زمین کو صسم نے پھیلا دیا اور جانید اس پر ہے

یعنی یہ ایک سفر ہست ہے کہ مرید اویا اور شمس کے مہموں کو میں نہیں کہتا، اور تامل سے زمین پر ہمارے کہ وہ اپنے کہ ان کے
مہموں کو کہنے کے لئے جو صفت کہتے ہیں کہ ہم نے اس سے کہہ کر پتی کتاب اللہ کو نہیں بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا ہے

مثلاً وہ ہی کرم کی مشیت پر میرت اور آپ کی قیامت کو خط بیہ از قیاس کہیں کہ ان کا نہیں کہ ہے خدا نہیں ہے کہ

اس میں کہ مراد محوٹ کا پندہ کہے کہ منت لگا۔ کہ ہے کہتے ہیں، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی لائی ہوئی کتاب ہوئی ہے،

اس کے کہ شمس کے تحت مقام مظہر، لیکن کہ یہ حق کے کہ یہ کیا ان کے دہن کو تسلسل و نصیب ہے کیا ان کے

ذہنوں نے ان کی اس بات کو درست تسلیم کر لیا ہے نہیں، ہرگز نہیں، اس کی تفسیر کی وجہ سے تو ان کا وہی سکون برباد

ہو گیا ہے، ان کے دلی مضطرب اور بے چینی ہیں، اس میں کسی پتور نہیں، کسی ایک بات پر ان کے قدم نہیں ہتے کہیں کہتے

ہیں یہ بادل کہ ہے، کہیں کہ شمس کہتے ہیں، کہیں کہ دیا دیتے ہیں، اور کہیں کہ اس پر دیا، ہونے کا اور ام لگاتے ہیں، اور حق

حق کا انکار کر کہ ہے اس سے سکون و قرار، لیکن یہاں حق پر حق و اضطراب کی وجہ سے کہوں کی طرف انکار دایں مایں

وہی کہتی رہتی ہیں، آیت کے آخر میں صریح کا خط جو مطلب ہے، اور قرین اس کی تفسیر کہتے ہیں کہتے ہیں، اصل للرج

الاضطراب والفسق

مثلاً گفتار کہ مرید کے کہ یہی تھے کہ شمس اور اس کا کار پر نہیں شدید اور خدا ان چہ بات میں ان کے اس انکار

کی وجہ کہی کہ چارویں ہے خروید کو وہ درہ کہے کہ وہی اگر کسی ایسی سنی سے کیا ہو، جو کہ وہ ہے جس اور اتفاق ہے تو اس

دعویٰ کے انکار کا نہیں حق نہیں تھا لیکن وہ دعویٰ میں حق سے کیا ہے، لیکن وہاں اور پہنچتی سب اس کے برسر سبب ہیں،

اور ان کا انکار اور دیکھو میں کیا نظر آتا ہے، نہیں کہوں کہ کلام حق ہے، جس میں عروہ اور ان گنت مستندے لگا

ہوئے ہیں، اس میں ہے ہونے والوں میں گرہ لگے ہیں، کیا حق میں وہ جس جگہ کہ کہیں کہی، اور تیس نظر سے ہیں ان

کے سولات میں کہی ایک لڑکا کہ ہم دیا مشر بہا ہے، جہ کہ مائیں بات کے کہ یہ سے خفا میں جو تھا کائنات جس نے

ہیں ان کے معاملہ سے عالم باقی و ستم کو تشدد کر کے ہی ان کے لئے قاتل کی کیر دانی کے ساتھ تصویر میرت پر کر رہا ہے۔

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۖ إِذِ تَلَقَى الْمُتَلَقِينَ عَنِ

اور ہم اس سے سب سے نزدیک ہیں جسے وہ اس کے حال کی خبر پہنچانے کے لیے بھیجے گا

الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۖ مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ

دائیں بائیں اور درمیان میں ہر طرف سے وہ سب سے زیادہ قریب ہے جسے وہ اس کے کلام کی تکمیل کے لیے بھیجتا ہے

یہ بات ہے کہ حق کے سامنے سرسبز کر دیں اور قیمت پر ایمان میں کہ کو اس لڑنے کی ساری ساری مشیت و مخالفت کر رہے ہیں
کی ورنہ وہ نہت کی مس رمل کے وہ تو گرہ پکے ہیں اس سے دست کش ہونے سے گوارا تے جسے انقلب کے لیے وہ تیار
ہیں اس لیے یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ یہی رہتی ہے اسے فانی و لا محاسبہ
ایس کی تحقیق کرتے ہوئے ظاہر تو یہی سمجھتے ہیں جس علیہ الاصر یہ کام اس پر ملتے ہو گیا اس کے اسے یہ
آوی شک و شبہ میں مبتلا ہو گیا

مطلب ارشاد ہے کہ انسان کو سمجھنے پڑا یہ ہے اس کی جڑیں اور گزریاں ہم پر چیل ہیں اس کا کوئی قول اور عمل ہم
سے نفی میں حتیٰ کہ وہ سمجھے جس کے ناسخ و فساد میں بیجا ہوتے ہیں ہم اس کی گہ ہاں سے کی زیادہ
اس کے قریب ہیں نہ عواطف میں اعمال سے بے بہرہ محقق اس کے نفس کے گشتے اس کی اپنی محاسبہ اور جملہ جتنے
ہیں لیکن ہمارے علم اس کے ظاہر و باطن پر محیط ہے صدیق کو جسے فرشتے باوجود وہ ہم سے بے خبر ہے شیخ سعدی رحمة اللہ علیہ
نے کیا خوب فرمایا ہے

دست نزدیک تر از من نیست / در محبت تو کوئی روی دور
چو کم آن کوں گشت گرد / در گشت روی و گشت جور

یعنی دوست مجھ سے زیادہ میرے نزدیک سے محبت اس پر ہے کہ میں اس سے دور ہوں میں کیا کروں اور کس سے
یہ بات کہوں کہ محبوب تو میرے قریب سے ہے اور میں جو کی تنہا برواشت کر رہا ہوں
مطلب ظاہر ہے تو اس سے قریب علی ہوا یہ ہے لیکن اوپر دیکھنے کے لیے اس قریب کی معنیت کو میں لاریان لریا ہے
وہ انہیں کا حصہ ہے

ظاہر پالہ کرتی سمجھتے ہیں مہدات فقط القرب بنو القربانہ لہذا ہر والا ستم لای میں نور فراست کی تلاش
قریب کا دارگاہ کو ہر طرف سے خاص ظاہری اور قوت عقائد اس کے دارگاہ کے ظاہر میں
مزید تحقیق کے لیے اس مقام پر تصویر نظری کا سامنا فرمائیے
لے اللہ تعالیٰ ہر انسان کے لیے اس حال سے غور کرنی چاہیے لیکن اس نے اپنی حکمت کے پیش نظر اس انسان کے لیے وہ

لِخَيْرٍ مُّعْتَدٍ مُّرِيبٍ ۚ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَأَلْقِيْهُ فِي

نیکی سے بدعتی کے علاوہ ایک کہ خود کو خدا مانگتا جس نے بنا سکے تھے اللہ کے ساتھ کی اور وہ پس جو تک دوسرا بتا دیتا ہے

الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۚ قَالَ قَرِيْنُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُ وَلٰكِنْ كَانُ فِي

عذاب شدید میں ۔ اس کا ساتھی شیطان، جو نے مجھے ہنسنا دیا اور گمان میں ہے تو تو سرکش میں بنایا تھا کہ وہ میری

کے لیے تجھ میں بنی کی جانتے تھے شیطان و تمہیں، مہم زدہ ہے، اور انہیں پہلی ایک رقی مسکرا کر طلب کے کہتے ہیں

فَقَدْ جِئْتُ مِنْ ذِكْرِي حَبِيبٌ وَمَنْزِلٌ

مجھے میرے دوست، درخشاں رنگ ہم پہلے محبوب اور اس کی منزل کی یاد کے کہہ انوسا نہیں تھا کہ بھائے خدا تعالیٰ کا
میں نے اشتہار جو ہے جس نے کہتے کہ انہیں تشبیہ کا میرے نہیں کہہ اس میں ہر دامن آگے غیبت تھا العی، اب یہ دونوں ہل
کر اٹھ چوگاہ ایک تو میرے بھائی بن کی گھبراہٹ کہ قرین سے مولا ایک نہیں بلکہ دوستی ہیں، میں کہہ کر اسی ابی گزشتہ اور قرین کا
مکملہ اور کی طریق تشبیہ اور جمع کے لیے بھی بولا جاتا ہے

۲۳ کفار اٹھتے ہنسنے کو زار پاپ لے کر دکان تک

عذیب، المعرض من الحق وهو یسرہ جو حق کو پہنچانے اور اس کے بعد اسے مستور کر دے کفار و حبیب
کی خیر نظر بنی کی ہدیہ ہے

منساج، اٹھ کا بیان ہے کثرت دیکھنا والا اور حق سے دور رکھنا وغیرہ کا معنی آگاہی ہو تو مطلب یہ ہو گا بڑا گھبرائے۔
خلک کے لیے جو نے علی سے اس کی ہمت کے لیے ایک نئے رنگ غریب میں کہہ دیکھی غریب پہلے سے تھی آج ہے اور دیکھی مائت کش
کے لیے اس کا دل پسینہ ہے اور اگر یہ کہ معنی نیک اور چلے کام ہوں تو پھر غریب یہ ہو گا کہ خود بھی نیک کام نہیں کرتا اور دوسروں
کو بھی نیک کام کہنے لگے لگے لگے اور بار بار دہرے

منساج، جسے تھوڑے دیر کے بعد دیکھنا یعنی اس نے بھی حق و انصاف کے سرور کا لہذا نہیں بلکہ بلکہ اس کی گفتگو اس کے کردار
اور اس کے احکام سے سرگرمی اور سرکاری کی جھلک صاف نمایاں ہے

مربوب، جو خود کو شک میں بیٹھ کر اس کو بھی مرہب کہتے ہیں اور جو شخص دوسروں کی مناجات نہیں کر سکتا کہ لے
کے ذریعہ ہمارے دوسرے غازی سے اس کے غریب ایسا ہی آگ لگے کے لیے گوشاں ہے اسے بھی مرہب کہتے ہیں یہاں
یہ نشان دو فوں معنوں میں استعمال ہو سکتا ہے

بزرگ اور تمام عمر با محکم کی کیا آوری میں کرنا کہ جس سے قیامت کے دن ان کی رحمت افزائی کا محاسب ہی نظر ہوگا انہیں
بسی رحمت میں داخل ہونے کا وہ دن ہے کہ تو جنت تک کو طویل حاصل کرے گی انہیں رحمت میں دی جائے گی بلکہ جنت ہی
کے قیام میں داخل کر دی جائے گی۔ یہ نہیں فرما کر انہیں جنت کے نزدیک کر دیا جائے گا بلکہ فرمایا جنت ان کے قریب کر دی
جائے گی۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ راحت و آسائش کی بنا پر گھڑی پہنچنے والے جنت کے طالب نہیں کہ اس کے
پہچے پہنچے جائے بلکہ وہ مطلوب جہ جنت کی ساری رحمت کر ان کے قدموں میں حاضر ہو جائیں گی

جس ہادی وہاں ہم آج آ رہے ہیں اس میں مذکور ملکات غریب و خداداد رحمت و توفیق کے جو موصوم ہیں ان میں اس
پہچنے میں قیامت کے دن یہ سب سے نعمات مل جائیں گے۔ وہاں ان سے دعا کا کہنے موصوم پہنچے جائیں گے اس کا اذانہ
اس دنیا میں رہتے ہوئے کرنا جائز ہے۔ یہ سب مشکل ہے۔ وہاں زمین و آسمان سے بڑی بیشم چشم لندن میں ملے ہو جائیں گی۔ آواز شن
دوں سے بگائے کے واسطے ہر گاہ باطل مذاکرات سے رہی ہے۔ میں کچھ کیچھ کہ جو لوگ اس دنیا میں رہتے ہوئے خواہشات اعلیٰ
کے نہاں سے دستگیری حاصل کر چکے ہیں وہ ان کی روح ذکر الہی سے سرشار ہو جاتی ہے وہ ان کی آنکھوں سے نورانی صحنہاں
ہے تو ان کے لیے بھی اسی ملکات کی یہ قیود ذاتی ہیں انہیں وہ مزید طبع میں ہوتے ہوئے ہی خواہد کہیں ہزاروں میں لے لے والے
سارے کہ بہائی کر سکتے ہیں۔

یہ نعمت بھی کہ ہے خصوصاً کہ ان کی دو صفات اقبال اور حسیط بیان کی جاری ہیں۔ اقبال کہتے ہیں بکثرت
و جود کہنے والا۔ ایسی سب ہی اس کے کوئی نقلی سرزد ہوئی ہے تو فنا رحمت و غفلت سے بالکل ہٹا ہوا ہے اور ان کو بہتے ہوئے
کوہ کن ہے۔ جتنی ہی اس کا قدر و قدرتی ہے جیسے وہ عذوق کا اور دانہ کھنگھنے لگتا ہے۔ تو سرگشتی کی روح اختیار کر کے وہ گناہ پر
مصر بوتل ہے اور وہ اس پر کریشہ ہانت ہے کہ میں نے ہر قدر تم کو تزی ہے سب میری تو۔ کیسے قبول ہوگی بلکہ حسیط سے اپنی غرض پر
خاصیت ہے وہاں سے اپنے رب کریم کی رحمت ہے یہاں پر گنہگار نہیں ہے کہ سب ہی کوئی شہساز ہو کہ عالی انکس ہے کہ عالی
نہے دی جاتی ہے۔

شبلی اور جہان نے۔ اقبال کی حقیقت کرتے ہوئے کہہ ہے عوامی ہی مذکور و صوبہ فی السلوۃ غیب استغفار اللہ لہما
یعنی جو شخص تنہا میں رہے گناہوں کو بدو کہے اور اسے مستغفر کہے۔
جیسا ہی عمر فرماتے ہیں کہ ہم قاتل اور حیوانات کا کہتے ہیں اپنی نفس سے جب دئے تو یہ کہے صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ ہم فی استغفارے صاحبیت میں مجلسی علیہ السلام اس شہادت میں جو علی ہر سے ہوئی ہے اس کے لیے کہیں
مغفرت طلب کہ ہوں۔

اور اگر اللہ فی فرستے ہیں عوامی کل علی اللہ فی القراء والقصائد۔ اقبال دوم ہے جو خوشحال اور تکلیف دہوں حالت
میں اللہ تعالیٰ پر ہر سہرے کے تمام کا قول ہے عوامی ویشتمل الالبانہ عروہ جیل۔ جو اللہ تعالیٰ کے رکے سے
کسی اور دست میں مشعل نہ ہو۔

مَزِيدٌ ۞ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا

ان کے لیے اس سے بھی زیادہ تہلے اور قہر کس سے ہے جسے براؤں پرست ہی قہر کو جو شوکتِ حق میں ان سے کس میں نہیں

فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّجِيصٍ ۞ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی

پس وہ گھس گھس کر شہروں میں کیا وہاں سے انہیں کوئی پناہ گاہ ملی و ست ہے شک اس میں نیست ہے اس

ہر پہچ وصال ہو رہی ہے اب جو کج رات میں آئے گی اب ایسا نہیں ہوگا کہ تو پر یہ کیفیت طاری ہو۔
کنا گھسے عیس کا کہ کو دم وصال غروبِ منہاس سے تلخ ہے بیش بہا ہی
انہیں بتایا جا رہے کہ اب ایسا نہ ہوگا۔

۱۲۷ ابرو دست کی دم بھر ملاحظہ ہو اپنی کمر ہوا۔ یوں کہ ذکرِ جاری ہے میں سے وہ اپنے ہونے کو سزاوار ہوا ہے گا میں میری
منشئشِ خلیل اور مسعد میں ہوئی کہ جو کہ وہ چاہیں گے ہم اس میں اتنا ہی دیں گے کیونکہ ان کا کہ ابی اللہؑ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے فضل
کے ساتھ نہ ہیں تنگ ہے۔ ان کا غروبِ دل بڑی کشادگیوں سے ہو جو کرم کے ملنے سے اس کی کیا حقیقت ہے۔ فرمایا ہم صرف
آشنائی نہیں دیں گے۔ جتنا وہ مانگیں ملے اور جتنا وہ چاہیں گے وہ بھی دیں گے اور اس کے ملائے جانے سے اس ان کے لیے اور بھی
بہت کچھ موجود ہے۔ اب اس لہجہ صریح کا کیا کوئی سزاوار کا کہتا ہے۔ حضرت اس دو بار صمدی ہے اس پر
المنظر ای عجیبہ اللہ سلا کف یعنی اس صریح ملاو اور تھان کی ذات کا اور ہے حضرت صریح اکثر سے مروی ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالیٰ بیعت یوم القیامۃ ملاو یا صمدی یستغفرہ فی کل
واحد منہم یا اہل بیعتہ ان اللہ وعد حکم الحسوی وریلہ الحسوی بختۃ وللریلۃ النظرۃ وجہ
الرحمۃ منظری اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک ملاو کی کہ وہ ملاو بھیجے گا جسے سب میں گے۔ اسے شہید اللہ
نے تم سے الحسوی اور مینا کا اور ملاو ہے۔ الحسوی ملاو بیعت ہے اور الریلہ ملاو ہے اور ان کے چہرہ کی
طرف نظر کرنا ہے۔

۱۲۸ اہل کو کتابا ملاو بیعت تم سے پہلے کئی قومیں گزر چکی ہیں انہیں ہر صفا پر توت و منکر طاقت کے دل بہتہ پر دوسرے
ممالک پر نظر کشی کی اور ان کو پیرائیں بنائیں۔ وہاں بھی ان کا ذکر تھا اور ان کا تذکرہ ہوا تھا۔ وہ اپنی سرزمین کے معاشی و مالی کے ملاو
منظر و ممالک کے مالی میشت سے بھی بھر پور فائدہ اٹھا کر تھے۔ ان کی ان اور شہر باڑ دیکھنے والوں کو حیرت زدہ کر دیا
کئی قیامی لکھنؤ و سدی قومی اور عرشِ عالیہ میں ہادی گرفت سے نہ چا سکیں۔ اسے اہل کو تمام کچھ کے پر غور سے کہہ رہے ہیں۔
فَنَقَّبُوا اِکْ تَحِیْنَ کہتے ہیں وہ ملاو اس کی کہتے ہیں وہ ملاو التخصیص البیاد بقتصر وہ ملاو لکھنؤ و منظر ہا۔
یعنی کسی ملک کا ملک و بادشاہی کی اس میں ہر طرف کا تقصیف کہنے کو عربی میں تنقیب فی ہند کہتے ہیں الحسوی فی البلاد

لَمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۖ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

کے لیے جو ان سمیٹا رکھا ہو یا کلام تو کو کان دگا کر نہ سمجھ کر کہتے اور سمجھنے پر فرمایا

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَبَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكُنَّا مِنْ غُيُوبٍ

آسمانوں اور زمین کو اور جو کہ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں ششہ اور میں گھس گئے چھوٹے گھس گئے

فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ

ہم آپ صبر فرمیں ان کی باتوں کو کہنے سے مل جائے اور ہر گز بے جا نہ کہے کہ آپ کی حمد کے ساتھ ظہر کا مناسب سے پہلے اور

کامیابی سے۔ یہ وہی ہے کہ جس کی باتوں کو اور نہایت کہنے کی بات میں جو کہ نہایت گہری رہا
یہ ایک سبب لفظ کا کہنا ہو کہ

دولت مند لوگ جب کسی بھاری میں مبتلا ہوتے ہیں اس لیے ملک کے معاملے میں غلطی سے جانے نہیں پتہ آتا کہ موت
سے پرکار حاصل کرنے کے لیے زور دراز ملک میں ملنے ہیں سفر کی صورتیں برواشت کہتے ہیں لاکھوں روپے خرچ کر تھکنا
لیکن جب موت کا فقرہ وقت آتا ہے تو کوئی ذکر اور گہرا نہیں پتا نہیں پتا کہ جس کا وہ قلب تھپ تھپ سے مرد دل بند ہے
جو حقیقت کو دیکھتا اور کہتا ہے جو وہ دیکھتا اور کہتا ہے کہ وہ ہر گز اس کا جہاد نہ کرے اور اس کو دل کٹا کر بھیج نہیں
کہتے ہیں جو وہی اسے سنا ہی ہے اس کو وہ نہ سمجھتا کہ اس کا شہید ہے

روحان کہتے ہیں کہ جب وہ نہیں پتا کہ اس کا دل مضر ہوتا ہے۔ فقال النرجاج ای دقلیبہ حاضر بجاہ اسمع
سفیان کہتے ہیں کہ یہاں سے ہر گز نہایت اہل کی کفایت کی جا رہی ہے اس وقت اس کا جسم تو جو وہ دیکھ سکتا
دل غائب ہے۔

ششہ چھ دنوں سے ہر روز یہ ششہ ہر روز کہتے کہ وہ نہیں پتا کہ اس سے چھ تھپ اور روز میں اس کی تحصیل ہے گز رہا ہے
ششہ اس میں یہ وہی ہے کہ اس میں اہل کی تردید ہے کہ اس کا دل مضر ہوتا ہے۔ فقال النرجاج ای دقلیبہ حاضر بجاہ اسمع
دی نام کیا گویا کائنات کی تخلیق سے اس کا دل مضر ہوتا ہے کہ اس کی ضرورت کمزور ہوئی۔ موجودہ کائنات میں ہے
خداوند نے جو دن میں کائنات کو پیدا کیا اور سب کچھ جو ان میں ہے بنایا اور ساتویں دن آرم کیا۔ (حدیث ۱۰۲۰) اسی سبب میں
دوسری جگہ ہے۔ چھ دن میں خداوند نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ساتویں دن آرم کیا اور تادم ہوا۔ (حدیث ۱۰۲۱) اہل
میں ہے۔ خداوند نے جس کے کائنات کو پیدا کیا اور ساتویں دن آرم کیا۔ (حدیث ۱۰۲۲)

الْأَرْضُ عَنْهُمْ سَرَاءً ذَلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ۝ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ

ان کے اور سے جلدی سے گلہ نہیں لگے گی حشر سے یہ ہمارے لیے آسان ہے لیکن تم کو پہنچاتے ہیں یہ کہتے ہیں

وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِمَجْبَارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدَ ۝

اور آپ ان پر مجبور کرنے والے نہیں لیکن آپ نصیحت کرتے ہیں اس قرآن سے جس کو ہراس کھاتا ہو کہ اس پر سے ڈرنا ہے لیکن

لیکن یہ ہے مشرک کی کیفیت۔ یہ نہیں کہہ کر یا سنا سے بھر لڑا یہ کہتا ہے یہ بالکل آسان ہے کیونکہ عاقل علم اور ہدایت قدرت ہر چیز کو خاطر میں لیے رکھتے ہیں۔

لیکن سالہا سال سے اسے کالہ یوں نہیں خواب غفلت سے بیدار کر رہا ہے۔ اس میں ان کی باتیں نہ کہ سننا رہا ہے لیکن ان کی ہنٹ دھڑکیں اور دین و دنیا فوجی ہوتا ہوا ہے جس سے حضور کو زیادہ دکھ ہوتا ہے تو دل کھلی شے ہے جس میں کلمے جیب اس میں ان کی کھڑتاہیں سے خوب واقف ہیں۔ ان کی باتوں کو خوب سن رہے ہیں۔ آپ یہ دیکھ لیں جو جیتے ہیں۔ آپ کو اس سے کہیں کہیں نہ رہیں۔

لیکن اسے میرے پاس سے دوسروں، آپ قرآن کریم کی بات سے ان کو یہ دہن کرتے رہتے ہیں کہ اسے غائب سے رازاں و ترساں رہتے ہیں۔ وہی اس کو کان لگا کر سنیں گے وہی اس کو گھیس گے اور اسی خوش نصیبوں کو اس سے پر عمل کرنے کی توفیق نصیب ہوگی



سَيَبْقَىٰ لِلَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

لِللَّهِ وَلِلْمَلَائِكَةِ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

لِللَّهِ وَلِلْمَلَائِكَةِ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

لِللَّهِ وَلِلْمَلَائِكَةِ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

وَلِلَّهِ وَلِلْمَلَائِكَةِ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

تعارف سورة الذاریات

نام : اس کا نام الذاریات ہے جو اس کا چوکھٹا ہے۔ اس میں تین مکہ، سات آیتیں، تین سو سات کلمے ایک بار۔
دوسرا سب سے عارف ہیں

تذکرہ : باعق حلا، اس کا مدنی تذکرہ میں ہے

مفسرین : عقیدہ قیامت اسلام کے مبنی قیامت میں سے ہے زندگی کا جو پروگرام اسلام اپنی کرتا ہے اس پر مبنی
طریقہ میں اسی وقت ہر کتا ہے اس کے عروج و زوال سے انسان اسی وقت شخص سوکتا ہے جب قیامت پر اس کا
تیسرا حکم ہو اس سے متعدد چیزوں کی لکیریں کھڑی ہوتی ہیں۔ کیا کیا رقی صفت کی آمد کا وعدہ ہے اور وہی وعدہ سنے کا سبب ہے کہ
کو خدا و ملائکہ کی کفار جو قیامت کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے پاس اس انکار کی کوئی مضرت و عسر نہیں ہے صرف قیامت میں
جہنم میں کی کوئی حیثیت نہیں اور وہ ان قیامت آرزو سے اس لیے مطمئن ہیں کہ وہ عیش و عشرت کے شہ میں رہ رہتے ہیں۔
جب موت کا شاخ گھوٹ نہیں گئے اس وقت خونخوار حقائق سے ان کی آنکھیں کھلیں گی۔ مگر اس وقت ہر صوفی ہستی
کچھ حاصل نہ ہوگا۔

بہرہ و ان کے برعکس کچھ اور لوگ بھی ہیں جو وقت اپنے رب کریم سے لڑنا تو مانتے ہیں۔ اس کے ہوا کردار کی
تعلیم کتے ہیں۔ ان کی رہش میں کے ذکر میں گرتی ہیں اور بھری کے وقت ہی کرتا میں اور اعلیٰ پر معرفت طلب کرتے
ہوتے ہیں اور جہاں نہیں امد تھی نے یہ ہے اس میں سے فوجوں اور گروہوں کو دیتے رہتے ہیں۔

دوسرے رکوع میں تقیوں کے مزاج اور مقبولین کے اہم حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات بیان
کئے اور پھر رسالی میں میں فرما رہے ہیں کہ ولادت کا تڑپنا۔

اس کے بعد چھ میں فرمیں کہ ان کے کیا جو فتنے و فحش کی صف میں سرشار ہیں اپنے نبیوں کی دعوت کو ٹھکراتی رہیں۔
اس سرکش کی بار کش میں اس کا جو انجام ہو دوسرے کے لیے باعث عبرت ہے۔

تیسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت بیان کرنے کے بعد بتایا کہ اسی کے واسطے میں پناہ اور اس کے ساتھ
کسی کو شریک نہ ملے۔ پھر پچھلے میں لوگوں سے ہے میں کہ ماحول اور جنوں کہ اور کرکشی ہے رعب سے مجبور۔ اگر یہ گفتار آپ
کے بارے میں ایسی نازیبا باتیں کرتے ہیں تو آپ ان سے شرع ہو نہیں اور نصیحت کرتے رہیں۔ بلکہ ایمان اس نصیحت سے

صع حاصل کریں گے، پھر جس دانش کی تعلیم کی مایت تباہی کو وہ اتنے تعاقب کی عبادت کریں اور اس کے احکام کی پابندی کریں۔
 قدر تعالیٰ کمان کی ضرورت ہیں نہ وہ ہیں سے مدق مانگنا ہے نہ جو رک کا طبع کا ہے بکھر ساری کائنات اُس کے دستِ توانا کرم
 کی پرہیز ہیں ہے اور جو لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے اُن کے لیے ہلاکت اور غرق ہے

یہ دُعا سن کر میں سرگرم ہوا

۲۰۴۰۶

يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ۚ يَوْمَهُمْ عَلَى النَّارِ يُقْتَلُونَ ۝

وہ پوچھتے ہیں کہ کب اس کا دن آئے گا۔ اے وہ جس دن کو سب سے سزا پانے والے ہیں تمہیں

ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُونَ ۚ إِنَّ الْمُتَّقِينَ

اپنی سزا کا درد چکھو۔ اے یہی ہے وہ جس کے لیے تم جلدی کر رہے تھے۔ البتہ اللہ سے ڈرنے والے

فِي جَنَّتٍ وَآيُونَ ۚ أَخَذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا

نار میں رہنے والے اور آیتوں میں سے اے اللہ (جس سے تمہاری سزا ہے) میں نے تم کو جو کچھ چاہا تھا تمہیں دے دیا۔ اے اللہ جسے تمہاری سزا ہے وہ

قَبْلَ ذَلِكَ مُجْسِمِينَ ۚ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ النَّارِ مَا يَجْعَلُونَ ۚ وَ

اس سے پہلے ہی بیکار تھے۔ اے اللہ وہ لوگ راستہ کو بہت کم سوچا کرتے تھے۔ اے اللہ اور

کو گنہگار تھے۔ کیونکہ وہ جانتے ہی تھے کہ وہ اہل نفاق ہیں۔ یہ لوگ اس کی قسم کھاتے تھے کہ وہ جہنم میں سے ہیں۔ اے اللہ

اللہ ان کا یہ سواں طلب تم کے لیے نہ تھا بلکہ تمہارا مستحق تھا۔

اللہ اسی قسم کا ہی نہیں جو اب بھی دیکھ رہا ہے۔ یہی فتنہ اللہ ہی کا ہے۔ یہی فتنہ اللہ ہی کا ہے۔ یہی فتنہ اللہ ہی کا ہے۔ یہی فتنہ اللہ ہی کا ہے۔

جلائے گا۔ اے اللہ جسے تمہاری فتنہ میں لگے ہو۔ یہی فتنہ اللہ ہی کا ہے۔ یہی فتنہ اللہ ہی کا ہے۔ یہی فتنہ اللہ ہی کا ہے۔ یہی فتنہ اللہ ہی کا ہے۔

اللہ اس میں کیا جانے گا۔ کہ تمہاری فتنہ کا فتنہ ہے۔

اللہ وہی ہے کہ اب اس کا ذکر ہے۔ اس کا ذکر ہے۔ اس کا ذکر ہے۔ اس کا ذکر ہے۔ اس کا ذکر ہے۔ اس کا ذکر ہے۔ اس کا ذکر ہے۔

نہیں ہے۔ یہ لوگ وہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔

پال کے چلے۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔

اللہ بڑا پر غلبہ ہے۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔

وہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔

اللہ ان کو فتنہ کرے۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔

یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔

یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔

یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔

یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔

یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔

یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَغْفِرُوا لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَإِنَّ آفَافَكُمْ إِلَيْنَا وَمَا نَكُنْ لَكُم مِّنْ فَتْنَةٍ أَنتُمْ بِالْمَعْلُومِ ۝

سہری کے وقت انہی غلاموں کی بخشش طلب کرتے تھے۔ اہل حق کے احوال میں قن تھا سائل کے لیے اور اگر وہ کسی سے شہ

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ ۖ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٦١﴾

اور یہی جس بھاری قہقہہ کی شاید بال میں اٹھتے ہیں کہ میرے ساتھ تیرے دو آدمی بھی جا رہے ہیں کہ انہیں انہیں

کچھ ہیں اور میری وہ مہمانیں ہیں کچھ ہیں جن کے کچھ بستر باندھے۔ تو یہ سب ہے پھر ہے تو یہ سب ہے بعد کی ہے تیرے
سوا کوئی خدا نہیں تیرے سوا کوئی مہبود نہیں۔

شعبہ سگری کا وقت کس قدر دیر گزرتا ہے اور عروک افندگی مناسب میں اس وقت حاضر ہو کر داس غلبہ پہیلاتے ہیں ان پر کسی کیس نواز شامت کی بجائی ہیں اس کا اعلاہ وہی لوگ کر سکتے ہیں نہیں یہ تو حق نصیب ہوئی ہو۔ عارضہ شیرازی کہتے ہیں۔

اور معززت علامہ اقبال علیہ رحمۃ کا ارشاد بھی سنئے۔
 اور بھی دیکھئے شہداء و شہداء کے بیٹے۔

طریقہ نوری جو مطلقاً جو کہ بقدر نہیں ہے اور کمالی

[illegible]

شعے پہلے ترصوبہ کیا گیا کہ جسے کھنڈ، ہم تسلیم نہیں کرتے ہیں کہ قیامت ضرور رہا ہوگی۔ اس لیے ان کی توجہ بحیرہ اور آفاقی دلائل کی طرف مبذول کر دی جاتی ہے جو برہان عقل کے شواہد کے ساتھ ہیں کہ اگر عقل کا یہ پتہ نہ ہو اور اس زمین "اس کی ساخت اور اس میں دفن ہونے والے عجیب و غریب حیوانات میں غور کرنا" تو ہم پر تمسک لینے کے آثار و نشانات میں گم ہونے کے لگنے کے غم سے دیکھا تو حقیقت عیاں ہو رہے گی۔

لئے انہیں کہا جا رہا ہے کہ اگر ان کی غلطی نہ رہیں کہ وہ اپنے ارد گرد جو چاہیں جو ان کا نعت کے پیمانہ نظام کی ہر کیچیداد و زنا کوئی کہ
کچھ نہیں تو وہ اپنی حالت میں ہی خود فکر کریں کہ کس طرح ایک حقیر مخلوق سے اس کی فحش کا آغاز کیا ہے کس طرح اپنے دوسرے ناک تر
تغییر کی سرزمین بن گئے اور یہ جان لیں کہ ایک مذہب و مافقین کی شکل میں اس طرح ہوتا ہے۔ چہرہ نشاہ و لہو کی کس طرح آہستہ آہستہ پڑاؤ پر آتا
ہے۔ یہاں تک کہ اس کی عربیوں پر دشمنی کا دور ہو جی کمال تک پہنچی۔ یہیں مصلحتی علم کے لیے جو ظاہری اور باطنی وسائل ایسے بخشے گئے ہیں

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُعَدُّونَ ۚ فَوَرِّتْ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ ۖ

اور آسمان میں ہے تمہارا رزق اور جو تم عد کرتے ہو۔ اور زمین کو ہٹا دے۔

لَحَقُّ مِثْلَ مَا أَنْتُمْ تَبْخِثُونَ ۚ هَلْ لَكَ حَدِيثٌ خِيفَ إِبْرَاهِيمَ

حق جیسے تم ہنس رہے ہو۔ کیا تم کو یہ خبر ہے کہ جب اس نے کہا کہ تم تمہارے رب سے ڈرو۔

الْمُكْرِبِينَ ۚ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ۚ

مکروں کی حالت میں جب وہ اس پر داخل ہوئے تو انہوں نے سلام کیا تو انہوں نے سلام کیا۔

عَلَمَ الْغُيُوبِ ۚ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَمْ يُصْلِحْ وَهَيْبَتُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ

مکروں کی حالت میں جب وہ اس پر داخل ہوئے تو انہوں نے سلام کیا تو انہوں نے سلام کیا۔

يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ

یوم لا یغنی عنک کباؤک ولا ذکرك۔

یَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ

یوم لا یغنی عنک کباؤک ولا ذکرك۔

یَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ

یوم لا یغنی عنک کباؤک ولا ذکرك۔

یَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ

یوم لا یغنی عنک کباؤک ولا ذکرك۔

یَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ

یوم لا یغنی عنک کباؤک ولا ذکرك۔

یَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَا ذِكْرُكَ ۚ

یوم لا یغنی عنک کباؤک ولا ذکرك۔

تُجْرَيْنَ لِنُزِيلٍ عَلَيْهِمْ حَجَّارَةً مِّنْ طِينٍ ۖ فَسَوَّمَهُ عِنْدَ

عزیز پریشہ سے مل کر میری دلچسپی اس کی کامیابیوں پر تھی کہ وہ کس قدر کامیاب ہو گیا ہے۔

رَبِّكَ الْمُسْرِفِينَ ۖ فَخَرَجْنَاهُمْ مِّنْهَا ۖ وَفِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

کہ اسی سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ رول ہر جگہ سے ملے گا۔

فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَرَكْنَاهَا آيَةً

پس خدا کا اسم نہ اس باری حق میں کس طرح مسطر کرے ۔ یہ محمد نے ہادی سے روایاں کہیں

لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۖ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ

مطلبی ان لوگوں کی صحبت چوری کی ہے وہ دیکھ کر حاسد بنے ہوئے ہیں اور اداستوں اور دشمنوں کی شایہ سے سب کے دل پر گرا رہا ہے۔

[illegible]

میں نے فرشتوں سے کہا کہ وہ تو مردوں کی کھنڈیں ہیں۔ یہ کہہ کر میں ان کے پیچھے چلے گیا۔
 میں نے ان کے پیچھے چلنا شروع کیا۔ میں نے ان کے پیچھے چلنا شروع کیا۔ میں نے ان کے پیچھے چلنا شروع کیا۔

ساتھ حضرت عیسیٰؑ کو پھانسی دیا۔ انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مسیح تھے۔ کریں حضرت عیسیٰؑ کو امان کے اہل مہرہ کو ان کے
 شیش تہہ لگے۔ اس سادہ کی بنیاد پر ایک ہی عاملین سے جس سے حق کا پرچم بلند ہو گا۔ باطل کو توں کیا اور اس سے مصالحت کی فکر
 میں کوئی کام نہ کرے۔ اپنے مقصد پر خود مدد کرتا۔ سوچنے والی کو اس سے کہنے کی ضرورت نہ تھی۔

آپ یہ سنتیں کہ حضرت آدم، حضرت نوح علیہ السلام کی تھیں۔

ماتہ کو مرادار (DEAD SEA) کا کھنڈ وقت تک رہے کہ یہاں پہلے نہ سے نہ شہر آباد تھے جو بعد میں کسی زمانہ تک جو سہری میں دس لکھے مولانا زودوی لکھتے ہیں ۱۹۵۵ء میں آثار قدیمہ کی تلاش کرتے ہوئے ایک سہری کی باہمت کو اٹھایا اس کیو کا جنہں حضرت پرستہ راقیہ لیکن طے جس میں میں میں سے ۱۵۰۰ قریں میں اس سے آواز نہ ہو کہ یہ میں کو ان آثار

كَذَلِكَ مَا آتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ
 مَجْنُونٌ

ای طرح نہیں آیا ان سے پہلے ان کے پاس کوئی رسول مگر انہوں نے یہی کہا کہ یہ ساحر ہے یا

مَجْنُونٌ أَوْ أَصْحَابُ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَافُونَ فَبُتِلَ عَنْهُمْ قَالَتْ

وہی ۔ شک نہ کیا پہلے ان کے پاس کوئی حقیقت تھی یہیں شک نہ کیا کہ یہ لوگ سرکش ہیں بلکہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ

مَكْلُومٌ وَذَكَرَ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ وَبَاخَلَقْتُ الْجِنَّ

الزام نہیں۔ اور کہ جب کلمہ پڑھا تو ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ

حقیقت یہی ہے کہ وہ دوسرا شریک ہے۔ اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 ہے۔ یہاں اس کا کوئی حقیقت ہے کہ یہ دوسرا شریک ہے۔ اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 کے ساتھ کہ یہ کوئی دوسرا شریک ہے۔ اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ

شک نہ کیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 ہے۔ یہاں اس کا کوئی حقیقت ہے کہ یہ دوسرا شریک ہے۔ اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ

شک نہ کیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 ہے۔ یہاں اس کا کوئی حقیقت ہے کہ یہ دوسرا شریک ہے۔ اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 کے ساتھ کہ یہ کوئی دوسرا شریک ہے۔ اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ

شک نہ کیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 ہے۔ یہاں اس کا کوئی حقیقت ہے کہ یہ دوسرا شریک ہے۔ اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 کے ساتھ کہ یہ کوئی دوسرا شریک ہے۔ اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ

شک نہ کیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 ہے۔ یہاں اس کا کوئی حقیقت ہے کہ یہ دوسرا شریک ہے۔ اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 کے ساتھ کہ یہ کوئی دوسرا شریک ہے۔ اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ
 اس لیے ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے لیے یہ ثابت ہو گیا کہ

وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مَزْزَقٌ وَمَا أُرِيدُ أَنْ

دائیں کر گزاس ہے کہ وہ میری عبادت کریں بلکہ وہ طلب کرتے ہیں کہ میں سے بھٹک اور نہ یہ طلب کرتا ہوں کہ وہ

يُطِيعُونِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ فَإِنَّ لِلَّذِينَ

بچے کلامیں بلکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ دیتی ہے اور قوت والا اور بڑا قوی ہے بلکہ پس ان ظالموں کے لیے

ظَلَمُوا وَذُنُوبُهُمْ قَبْلُ أَضْحِكُهُمْ فَلَا يَسْتَعْمِلُونَ قَوْلِي

ماسب کا ویسا ہی حشر ہے یہاں ان کے ہم نغزوں کو حشر ہے تا پس یہ جملہ باری کر کے بلکہ پس یہی ہے

اس کی روشنی سے مستفیض نہیں ہو سکتے ہیں بلکہ ان کے لیے تو فیض و اب بھلا ہے یہی انہوں کو جسے نوری چمکا پھر دے

بلکہ جو سکتا ہے بلکہ حقوت علی کرم اللہ وجہہ نے اس نیت کی تشریح فرمادیاں فرمائی ہے وہاں حقیقت ایسی والانس الا تو صرہم

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جن لوگوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ انہیں علم دے کہ وہ میری عبادت کریں انہوں کو قتل نہ فرماؤ انہیں

کی برکتیں دینا ان کی نجات دینا ان کا کھانا دینا کہ وہ اپنی جہت پر یا اس دنیا کے لیے بلکہ ان کے لیے کہ انہیں عبادت

کے لیے ان کا مال فراہم کیا ہے کہ ان کی عبادت کر کے ان کے جہت کا نفع ہے اور ان کا پروردگار ہے یہ ان کا پروردگار ہے کہ

ہم انہیں کہہ رہے ہیں کہ وہ اپنی عظمت سے بے شک تہذیب اور اپنی عظیمی کو کہہ رہے ہیں بلکہ ان کے لیے کہ انہیں عبادت

بلکہ میں ان سے بھٹک کر طلب کرتا ہوں کہ ان سے میری عبادت کا علم لے دو ان کو کہ ان کے بعد وہ ان کی

ظالموں کی عبادت ہے نہیں بلکہ میں اس میں غلطی کا فائدہ ہے میرے حضور میں عجب وہ سب بڑا بھلا ہے کہ تو ان کی عبادت کرتا

یہاں جو باتیں کہ جہاں اور یہاں کے ان کو چھوڑ دال جائے گا ان کا صاحب جنت کی عبادت میں پرچک ہوگا یہاں کہ ان کی

کی رہائی میں نہیں بلکہ ان کی عبادت سے مستفید ہونے میں یہاں کہ ان کی عبادت میں ان کے مال کے مال میں اس میں

حلال انہیں انہیں مقرر ہے اس کی عبادت میں ان کی عبادت میں ان کی عبادت میں ان کی عبادت میں ان کی عبادت میں

اصلاح کے ذریعہ اس کو اصلاح کر دیتے ہیں

بلکہ رزق دینے والا اور اللہ تعالیٰ ہے وہی قوت والا اور مضبوط ہے وہ کسی کا دست نگر نہیں بلکہ میرے اپنے اور خدا اپنی

بنائیں اس کے بعد وہ کہہ دے کہ میں نے اس کو

بلکہ وہ صاحب جنت کے لیے ہے کہ ان کی عبادت میں ان کی عبادت میں ان کی عبادت میں ان کی عبادت میں ان کی عبادت میں

اکابر حشر میں سے ہیں وہ ان کے لیے عبادت میں ان کی عبادت میں ان کی عبادت میں ان کی عبادت میں ان کی عبادت میں

۴۴۲

جلد چہارم

کا جواب فی میں ہے تو چہ اپنے خالق مالک کی دعا میں سر نیز تم کہنے میں نہیں سرگز تا کی میں ہونا چاہیے
 آخر میں اپنے حبیب پاک کو بتا دیکر وہ طبع مین ہی ہیں۔ اس کے دل کی کھنڈی میں ہی ہے۔ اپنی صداقت کا کما ہی ہوا ہے وہ آپ
 ان کو کما ہی یا بیان نہیں ہو سکتا۔ آپ فکر کریں ہم آپ سے یہ غیر میں ہی ہے کہ آپ کو دشمنوں کے حوالے کر کے آپ سے لافعلی نہیں
 ہو سکتے۔ و انٹ با غیبنا۔ آپ ہماری آنکھوں میں یہ ہے کہ جس کی ہلاکت ہے کہ آپ کو کوئی گناہ پہنچا ہے۔ اہل و عیال یہ آپ
 اپنے اہل و عیال کریں ① اس راہ میں ہمیں ہے وہی شکست اور مصائب کا مقابلہ صبر سے کریں ② ہمارے تسبیح و تحید کو اپنا دھند بنا
 میں۔ اس سے آپ کے دل کو تقویت ملے گی اور کئی قسم کا خوف و ہراس آپ کو پریشان نہ کر سکے گا۔
 ہے اور حق علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اتباع میں دعوت و ارشاد کی۔ وہ پر پلنے والے راہرو کا فرض ہے کہ وہ ان راہرو
 کا خوب نیکل سکے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَمْعُوْا رِقًا وَفِيْكُمْ رِقٌ

سقا طور کی ہے اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں جو اس کی رحمت ہی میں رہیں ہمیشہ رحمہ سے والا ہے۔ انہیں اس آیت میں اللہ کی رحمت

وَالطُّوْرُ وَكِتَبَ مَسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍ مَّنْشُوْرٍ وَابْيَتِ الْمَعْمُوْرُ

گرم چمکا ہوا طور کی کتاب کی جو علی گئی ہے لکھے ورق پر۔ اور گرم سے بیت معمر کی۔

وَالسَّقْفُ الْمَرْفُوْعُ وَالْبَحْرُ الْمَسْجُوْرُ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ

اور ہمسفہ چھت کی۔ اور مندر کی جو ماسبہ ہوا ہے یقیناً آپ کے رب کا عذاب واقعی ہو کر ہے گا لمحہ

محہ ابتدائی قاتلوں میں جو مشرقی طلب الفلاح ہیں پچھلی کی تشریح کی جیسے کہ اس کے بعد ان آیات کے عذاب اور معافی بیان کیے جائیں گے جیسے واللہ اعلم بالصواب

طوْر سرزانی تحت کا لفظ ہے اس پر کہہ گئے ہیں جو سرینہ شاداب جو خشک پہاڑ کو پور نہیں کتے بعض نے اسے عربی تحت کا لفظ ہے لیکن اب طوْر اس پر کہہ گئے ہیں کہ اس کا معنی ہے عورت مری علیہ السلام کو اپنی سکائی کے شرف سے مانا۔ ایسی جو عورت سے سوزا فرمایا یہ عید اور عید کے کلمات سے نوید دہر اس وقت کی دنیا کے سب سے طاقتور اور طاقتوران کو دعوت حق لینے کے لیے بھیجا جو عدلی کا دعوہ تھا جس نے نبی مصلیٰ کو اپنی غلامی کی زنجیروں میں بجزر کا تاج کی سلطنت کی اس کے سامنے کوئی شخص دم نہ دے کہ عزت نہ کر سکتا تھا۔

مسطور بھی پہلا عربی کتاب

الرق اس کا معنی ہے کمال، چمکا قید نماز میں جبکہ کافہ سازی کی صنعت میں پہلے ابتدائی دور میں تھی۔ حسب ضرورت پانچ کافہ ایات تھا اس لیے دستور تھا کہ کمال کو بزرگ کر خوب با یک اور مصلیٰ بالیا ہاتھ اس میں چمک میں پیدا ہو جایا کرتی اور میں تیر شہد کمال پر آسمان ممالک قیمتی مستعینت اور شاہی فری کے جلتے

مستور کمال ہوتی جس کو پہلے گئے اور ممالک کے۔

البيت الممشور اس کا معنی بھی ہے کہ جس میں خوب چل پل ہو حضرت مہی بھی کہہ دیکھ میں اس سے مراد کہہ شریف ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں سے بڑی وقت بظہر تھا کہ کوئی خواب کہہ دے کوئی قاری نہ رہے کالی دعا مانگہ دے کوئی اگر اللہ میں مشغول ہے۔ رت و حق میں کمال میں گوی نہیں آں بیکہ وہ عبادت کہ لے دلوں سے جان جو معنی عذاب کا ہے کہ جس میں زمین میں کہہ شریف ہے اس طرح ہر آسمان میں وہاں کے کیوں کے لیے ایک قہر گاہ جو عذاب کے عذاب میں اور عذاب میں کام کو قہر ہے لیکن مسیح یہ ہے کہ ساتویں آسمان پر جو قہر ہے وہ کہہ شریف کے میں اور یہ ہے یہاں اس کی قسم کائی ہدی ہے کہ کہہ شریف

میں اس کو اہیت المعزورہ دیا گیا ہے۔

قال علیہ الصلوۃ والسلام فی السجۃ السابعة ان ابی ابراہیم اسجد فظہرہ اعلیٰ لیت المعزورہ
 ہو بسجد کل یوم سبعین الف لا یعود الیہ می جب میں ستر گویا آسمان پر بیٹھا وہاں میری عظمت معززت اور اہمیت سے ہوا
 جو بیت المعزورہ کے ساتھ پشت لگاتے بیٹھتے اس میں ہر روز شتر چڑھتے ڈال دیتے ہیں۔ وہاں انہیں رقع نہیں ملتا جب تک کہ
 علیہ الصلوۃ والسلام نے آسمان شتر کے قعر کا ہم بیت المعزورہ فرادہ تو اس کے بعد کبھی اور قریب کی ضرورت نہیں رہتی۔
 السقف مرفوع اونچی بلند چھت اس سے ملتا رہا ہے۔

والیہو مسجود عربی زبان میں مسجد کے کنی معنی ہیں۔

① السجود الی مصعب جلد ۲۰ و چشمہ تعجب میں کہ پانی خشک ہو غویا زمین میں جب وہاں سے ہو گئے ہیں۔

② وہ تہ ہے اندر میں سے جروا گیا جوار و غلب بڑا۔ ہا ہر لکھ ہی التور السجود گئے ہیں۔

③ مسجد عربی زبان سے ہر نماز اور شکر کا۔ ہر جگہ سکن ہے۔

④ حضرت ابی عباس نے مسجد کا کسی جوس منقول ہے معنی میں کو پانی ایک جگہ کا ہے وہاں سے ستر گریں پانی نہ گئے۔

جہ خشک و قریب قیامت کے وقت مسندوں کا پانی خشک ہو جانے کا اور قیامت کے بعد وہ لہو لہو گا۔ لیکن یہاں ہم خداوند

کی موجودہ حالت کی افہام ہار ہے۔ اس لیے یہاں اس کا تیسرا منہ مودہ کا مینا ہے اس مسند کی جو پانی سے ہر نہ سے یا اس کے
 پانی کا مقبرہ صمد میں بند کر دیا گیا ہے۔

فاح ضرور کہنے والا نالائق و نا۔

پچھلے کی تفسیر میں میں صعب محاسب قسم ہے کہ مجھے اپنی عظیم الشان چیزوں کی علم و فہم و فہم پر صواب
 اگر وہ کہ کسی کی بھل میں کس صاحب کمال کے ذمہ لگے۔

کہا کہ کو اپنی بددلتی اپنی قوت اور کثرت تعداد پر ناگزیر تھا کہ شریعت کے اسفہ مذاہرہ عرب میں کاشیت مند
 تھلا انسان کا دل سے احترام کہ اس حدت لہاں کثرت پذیر کو مزید کرنا تھا۔ وہ دل میں یہ کہے بیٹھتے کہ پچھلے تو مذہب آئے
 کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ سنے کے بعد کوئی دوا و دوا و دوا ہو گا لیکن گھڑیا جو بھی گھڑیا و ذاب ابھی گیا تو ہم اپنی قوت و کثرت
 اور اپنے عیلت قبائل کی اعانت سے لے آسمان تک میں گئے اندر تو ان نشان کی اس غام غیاں کا تعلق نہیں کہ وہاں کہ وہاں طوطہ پہنچ
 ایک ہنسے کہ کجا کر عزت جیسے حکمران و انکا سر کوئی کر سکتے ہیں جس خطبہ دے انیہ صول پر جو کہ میں غفل کی ہیں اس صوب میں
 یہ کہ ہے کہ ہر شخص کو اس کے اعلیٰ ہر کی منزل کی کر رہے گی جس کا کی عظمت و کبر و ان کا احترام کہ کہ ہے اس کے صورت میں نہ
 جھکے کے یہ بیت المعزورہ میں شتر کا آستانہ مل رہا ہے۔ میں نے آسمان کی اونچی اندھا چھت پائی ہے اور وہ خدا جس کے
 ہر کائنات سے شائیں ملے جیسے سند مرسل جو میں نے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہم یہی جہاد و قتال کے صاب کو رنگ دیں گے۔
 واصل کے ان دنوں کہ کوئی کہ ہے جب میں نے تفسیر یہ کہ کہ ہے کہ فرادہ تو اس کی اس صعب سے کوئی چیز نہیں پائی گئی۔

مَالَهُ مِنْ دَافِعٍ ۚ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ۚ وَسِيرُ الْجِبَالِ سِيرًا ۚ

اسے کوئی نفع نہ دلا نہیں۔ جس دن آسمان پھولن توڑ کر رہا ہوگا شہ سوہا، پڑھ کر پھولن توڑ دے گا۔

قَوْلٌ يُومِيزُ لِلْمُكَذِّبِينَ ۚ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ۚ

پس ہر آدمی کی اس حد معلوم ہے جس کے لئے جہنم توڑ دیا جائے گا۔ یہ لوگ ان میں سے ہوتے ہیں جن کے لئے

يَوْمَ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعْوًا ۚ هَٰذَا النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ مَعَهَا

اس دن انہیں جہنم سے نوازا جائے گا۔ یہ جہنم ہے جس کے لئے تم اس کے ساتھ تھے۔

یہ دو قریب قیامت کے وقت کی باتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔

قَالَ اَعْلَىٰ الْعِلْمِ سَدُ الشَّيْنِ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ۚ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سِيرًا ۚ

اولیٰ علم کے کہتے ہیں کہ جب تک کہ زمین اور آسمان کے درمیان میں نہ ہوگا تو یہ جہنم ہی ہوگی جس کے لئے اس حالت کو بیان کیا ہے۔

یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔

یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔

یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔

یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔

یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیان کیا ہے۔

تَعْمَلُونَ مُتَكِبِينَ عَلَىٰ لُزْزِمَصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِمَحْوِرَافٍ ۝

کی کرتے تھے متکبرانہ ہمت پر کھڑے ہو کر اور ہم ان کے گوری گوری بنو چشموں سے لگے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی پیروی کی ان کی اولاد سے یہی کے ساتھ ہم ملا دیں گے ان کے ساتھ ان کی اولاد کے ساتھ

کہ وہ سب اولاد کے ساتھ ہی تھے ان کے فضل و کرم پر توفیق ہے وہ ان کے اعمال کو اس قدر بڑھاتا ہے کہ ان کے اولاد سے پہلے کی ضمانت ہی
لیکن ہم جو ایک عمل کرتے ہیں ان میں سے کچھ ایسا ہے جو ان کے اولاد کو بھی ملے گا۔ یہ کہ اگر خدا تعالیٰ ان سے اپنی رحمت سے ان کے اولاد
تو ان کی بیعت لکھنے کے بعد ان سے ملے گی۔ یہ تو صرف اس کی مثال ہے کہ وہ ہماری آغوش جہنم کا شرف قبولیت پائے اور
یہیں منہ سے کہے

مگر پھر ان بات کو در تفصیل سے بیان کیا جا رہا ہے۔ ان دورے میں کہ یہ کلمات کے معانی ظاہر فرمائیے۔ ہنفت
کلمہ لازماً باحق ہے مشتقہ ولا رتبہ و صاف ہے۔ لغوت العرب کے معنی میں تکلیف و مشقت و ہمارے اس کلمہ کے بعد
بہمیں خبر و شکوت ہے۔ یہی ہے کہ وہ ان کے پر نفس متکبروں کی پر تکبر لگا کر کہہ دے اس قدر ان کی شہادت الہیہ و دعویٰ کے
وقت ہوتے ہیں۔ یہی ہے کہ اس کا معنی ہے کہ ان کی توفیق و حفظہ انھوں کی رحمت میں ہے کہ ان کے خوف خود
کہ یہ ہے جو ان کے تائید سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے
محب و یار ہے۔ یہ ان کے کہنے کے ساتھ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے
یہ کہہ کے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے

مگر ایک اور بات کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے
سے نصرت ہوتی ہے تو جنت میں وہ اپنے وطن کی ساتھ ملے گی۔ اگرچہ ان کے اعمال زیادہ پہنچے ہوں۔ یہ مطلق اس سے
پہلے صرف اللہ عز و جل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ یہ کہہ دے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے
اولاد کو ان کے فضل و شہادت رفیع پر جا کر دیا جائے گا۔ لیکن وہاں میں اس کے ایک اور معنی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے
ایمان کی شہادت کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے
ساتھ ملے گی۔ وہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے
یہی خوش خرم و کج کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے کہ ان کے کہنے میں اس کا بھی ہے

عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یٰ ابا عبد اللہ عز و جل یٰ ابا عبد اللہ عز و جل یٰ ابا عبد اللہ عز و جل
وہ جنت فی الجنت و ان کاں لم یستطاعوا ان یصلوا لہم فی جنتہم حیثہ شہرہ و انہم یستطاعون ان یصلوا لہم فی جنتہم

وَمَا آتَيْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢٠﴾

۱۲۔ جو کہیں کہیں گانے کے غلوں کو کہہ رہے ہوں وہ جو شے بہ قصہ ہے، اپنے اہل میں کسی پر گمانے

وَأَمْدَدْنَهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۚ يَتَتَابَعُونَ فِيهَا كَأْسًا

اور پھر کھل جیتے رہیں گے انہیں پہلے پہلے نہ تخت و سوار ہو سکیں گے شہنشاہ وہ پھرنا نہیں کریں گے وہاں جہاں شراب ہو

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ہر مومن کی اولاد کو بھی جنت میں ہی کا درجہ عطا فرمائے گا اگرچہ وہ اپنے عمل کے درجہ و درجے کے مستحق نہ رہے۔ اس لیے تم کہ انہیں اس قسم پر غارزدگیہ کس ایک جگہ کہ انہیں خود کی ہر ہر خصوصیت پر دست نکاستہ فرمائے۔ (ترمذی)

طاہرہ نظر نہ کرتے ہیں مہجوع اللہ ہمارے اسرار و اسرار ہمارے انھیں دیکھو اور اللہ کی طرف سے
 الیہم انھیں دیکھو اور اللہ کی طرف سے الیہم انھیں دیکھو اور اللہ کی طرف سے الیہم انھیں دیکھو اور اللہ کی طرف سے
 جنت کی نعمتوں سے مسرت آئیں اور اللہ کی طرف سے الیہم انھیں دیکھو اور اللہ کی طرف سے الیہم انھیں دیکھو اور اللہ کی طرف سے
 اور ان کی سب کو بھی ان کے ساتھ لے جا رہے ہوں گا۔

[illegible][illegible]

اس عہد سے یہ بات سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے ایک رسول کی جہاد امت میں اس سے محروم ہر فرد پر اس کی تہمت گھردو شکر ہے جو علی بن ابی طالبؑ کے خلاف لڑا۔ لہذا اگر انداز میں غصے کی مشق کرتے ہو تو اپنے پاک و برگزیدہ کے ساتھ اطلاق کی شرط اٹھالو۔ یہ بیک وقت حق پرست اور محکم دلائل پر مبنی ہے۔ شہادت ہوگی شہادت ہوگی اور اس کے نزدیک ادا تیسرا دس کے کسی کا آئینہ کی۔

مکملہ اہل رشتہ کی خوشیوں اور غمت اہل دل کی کیفیت زبان کی جلد ہی پتے چلے گی۔ ان کے سرخ زبان پر ان کے

الْمُنُونُ ۚ قُلْ تَرَبُّصُوا فَإِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَرِبِينَ ۚ أَمْ تَأْمُرُهُمْ

گردش رہا کہ سب فریادیں ایں حضور انتہا کر دی تھیں کہ تم سے ساتھ انتظار کرتے ہوں گے کیا تجویزی میں نہیں ہے

شخص ہے جو پختہ اندر رافق منظریت بصیرت اور فراست کا حامل تھا ہے وہ لوگوں کو غیب کی باتیں بتا دیتا ہے اور ان کے مزاج سے دلوں کا انکشاف کرتا ہے۔ اس کا کام حقیقی اور کھلی جتنا ہے۔ اس کا اسلوب اور اس کا مجاہدہ عام لوگوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے اس کے ہر کلمے میں اس شخص کو کہتے ہیں جس کی عقل میں فتور و قی ہو جائے۔ جو غور و فکر کی صلاحیت سے محروم ہو جائے۔ اس کی باتیں جہے ربط اور اس کے کلام جہے فہم ہوتے ہیں۔ تمنا ہے کہ اس کے ابطال کے لیے کسی خارجی دلیل کی ضرورت نہیں بلکہ وہ زخم اپنے ابطال کے لیے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسے محبوب اللہ تعالیٰ کے محسن و کرم سے آپ نہ کاہن ہیں اور نہ غزنوی۔ یہ اہل باطن سے کہتے ہیں تو جنت ہے۔

جنت کدہ حب ہے سوچتے کہ جو یکے سے سروا لکھتے لکھتے ہیں کہ جنت کے گاہک کے گاہک پر پہنچتے ہیں۔ دیکھتے ہیں یہ شاعر ہے۔ حالانکہ اسی سے بندہ کہ اس حقیقت سے اور کہیں واقف ہے کہ جو کلام طاعت نظام پر پیش کرتے ہیں اس کا شاعر ہی کے ساتھ غور کا سامنا نہیں ہے۔ ہر جہل وہ اپنے دل کو تسلیم دینے کے لیے یہ کہا کرتے ہیں شاعر ہے۔ بدست جہاں کی زندگی بھر یاد رہنے پر بدست گاہ اور اس کے بعد دنیا سے اور اس کے بقول کو واپس کر دے گی جس طرح دوسرے بھی گراں شہر کا مال ہے اس لیے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ تمہارا زمانہ چلتے آپ کو ہلکا مت کر دے میں انتظار کی چہ گزراں ہیں۔ انہیں گزراں۔ صاف خود ہی۔ صاف وہی ہے کہ اس آیت میں وہی طلب ہے صوفیوں نے دیکھتے ہیں کہ اس کے شب و روز وہی کو کہتے رہتے ہیں۔ وہی محسوس ہے۔ یہ کسی کو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے سوا اس امکان ہوتا ہے۔ اسی سے مراد حوالات ہیں۔

والربیب محسوس درابہ: اندا اقلقہ اربہ: یہ حوالہ دے لے ہر صبر و حوصلہ لا مہا اقلقہ النحوس: یہی وہی وہاں کا محسوس ہے معنی ہے قلق و اضطراب میں مبتلا کر دینا۔ اس سے اوڑھان کے حادثات اور اہل دنیا کی گردش ہے جو انسان کو پریشان کرتی رہتی ہے۔

سکنت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسے بیسے ہی۔ ان کے سروا میں ہیں ہائے دالوں سے کہو ہی اہل ہائے ہائے تم ہی انتظار کرو میں ہی تم سے ساتھ انتظار کروں گا۔ وقت خود ہی فیصلہ کرے گا کہ کن قہر تار کی گراؤ تھا کہ یہاں کس کے ہوتے تھے ایں بعد طلبہ بھی کس پر نقل کرتا ہے۔



أَمْرٌ يُدُونُ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ۝ أَمْرٌ لَهُمُ

کہا وہ رسول خدا سے کوئی فریب نہ تھا کہ کفر خودی اپنے فریب کا شکار ہو جائیں گے۔ عتہ کیا ان کا کوئی اور خدا

إِلَهُ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ

سبحہ اللہ کے سوا۔ پاک ہے اللہ تعالیٰ اس شرک سے جو وہ کہتے ہیں۔ عتہ اور اگر وہ دیکھ لیں آسمان کے کس

السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ۚ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ

گھونٹنے کو کرتا ہوا آتش (یعنی آگ) کہیں گے یہ تو بادل ہے تو بادل۔ عتہ پس انہیں دیر نہ دیں اور جبکہ یہاں تک کہ وہ اپنے اس

عتہ ان کی ایک سطر غلطی کو دور کیا ہوا ہے۔ وہ دارالندہ میں بیٹھے اور باہمی مشورہ کرتے کہ کوئی یہ منصوبہ تیار کرے جس سے دین کی روز افزائی مقبولیت کو پس کیا ہو سکے۔ ان کی یہ غرضیں بکثرت نشتہ ہو آگتیں اور دلت گئے۔ عتہ سوچا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لے گا ان کو کھل کر دشمن کو کہ میرے دین کو میرے رسول کے نفع تمہاری کوئی سکرش کا یہاں نہ ہوگی کہ تو میری سادشیاں تمام کار تہ سے بے ہی تباہی اور برائی کا کیشیں خیر ثابت ہوں گی۔

جس چراغ کا اللہ تعالیٰ روشنی کہہ لے گا کوئی آگ نہیں بجھائیں سکتی ہیں وہی کو ناپ کہنے کا اور اس نے لیا ہوا دنیا کی کوئی طاقت اسے غلبہ نہیں کر سکتی اس لیے یہ جہت کوششیں جو مذہب کو کھلیاں سے بچا رہیں گے۔ طار قہیں ہم الکلبہوں کی تشریح کہتے ہوئے لگتے ہیں ای اللہ سبحانہ و تعالیٰ یعنی خیریت کے خلاف کو فریب کے جو ہالہ ہیں سچہ ہیں اس میں وہ خود بکے نہیں گے۔ جو گزرا وہ مسلمانوں کے لیے کھود ہے ہیں اس میں وہ خود گریں گے اور پاکہ ہوا ہو جائیں گے۔

عتہ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بڑا لڑکائی میں رہتی ہے تاکہ یہ تک اس کی ہدایت کہتے ہیں اس کے بڑا لڑکائی ہوئے ہے ہی نہیں قباب اس کے بغیر کسی کی ہدایت کہنا کتنی بڑی طاقت ہے۔ جن چیزوں کو وہ خدا کا شریک کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام سے پاک ہے کہ کوئی اس کا شریک نہیں کوئی اس کا جسر نہیں۔

یہ بیان جو مسئلہ کو آیات پر مشتمل ہے اس میں کثرت کے تمام شہادت اور اتہات کو قائل و شاہد سے مستور کر دیا گیا ہے اور ہر جگہ بتایا گیا ہے کہ باطل سے ان کے چنے بھٹک دیر ہی ہے کہ سرگئی کا اصول نہایت شمار بنالیا ہے۔ ان میں ایمان اور ایمان کا فقدان ہے۔ اپنے وقت کو صحیح ثابت کرنے کے لیے ان کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس سے حق تسلیم قبول کر سکے۔

عتہ آخر میں ان کی ہمت دھڑکی کیفیت دیا ان کی جا رہی ہے کہ گناہوں کا گناہ ان کی ہدایت کے لیے نیچے ہدایت دیا جائے تو وہ نہیں مانیں گے کہ یہ باطل کی ایک گناہ ہے جو ان کی طرف آ رہی ہے جو کوم و دم تکم و تکم سے ماخوذ ہے۔ دم کا نکتہ ہے کہ چیز کی ایک دوسرے کے نو پر نہ کہ گزیر لکھو یہاں میں طرف بیت کا نکتہ جو کما ہے۔ دم جمعہ و جمعہ ہندہ

الَّذِي فِيهِ يَصْعَقُونَ ۚ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

دن کا پلہ جس میں وہ جلیں گا کر کہیں گے شے جس روز ان کی فریب کاری ان کے کسی کام نہ آئے گی اور نہ ان کی مدد

کے ہائے گی۔ اور پہلے شک ظالموں کے لیے ہوگا، ظالم جن میں اس سے پہلے ہی ہے لگہ لیکن ان میں سے اکثر

اس سے پہلے ہی۔ اور آپ صبر فرمائیے اپنے حکم سے شک کی یہی شرطیں ہیں شک اور پاک رہنا کیلئے سب کی حرکت

فوق بعض حتی یصبر کلاماً مکرماً الرعل زبیر بادل جب منت گنہگار ایک ہو تواسے سب پر کم کہتے ہیں

شک کے سبب، یہ غضب لگ جی کو کہہ کر بڑی نہیں کریں گے آپ ان کو نظر انداز کر دیجیو سب موت کی کیا کسکے گی پر ان

کی تکلیفیں لیں گی، اس وقت انہیں پہلے کا کہ ان کی تمام عید سزاؤں ان کے کسی کام نہ آئیں اور ان کے دوست اس شکل میں نہ رہیں

پہلے بار و مدد کا چھوڑ دیے گئے۔

یَصْعَقُونَ، اصعق کہہ دیتی ہیں، غشی طبعی غضب عقلہ من صوت یسمعه کالہدۃ الشدیدۃ، پریش

ہو جانا، کسو زور آواز کہ ان کی عقل کا عقل ہو جائے اس کا دوسرا معنی حالت، یعنی مرنا، اکثر ظالم کی خیال ہے یَصْعَقُونَ، یُنصَرُونَ۔

لگہ بیکار جلد ہے کہ غضب قیامت سے پہلے مگر یہ کو طعن طعن کے کام و حساب میں گرفتار کیا جائے گا کیوں اس

سبب ہی انہیں تیسرے نہیں ہو گی بلکہ اپنی اپنی دوش پر وہ گاڑ دیں گے ایسے سبب کی شکل ایک حریف میں بیان کی گئی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المنافق افاصر من شرا حق کان کالبعیر عقلہ اہلہ وشر

لہ وشرہ فلم یدر لہ عقلہ وشرہ وشرہ لہ وشرہ (امام احمد، کتاب الجنائز)

کہ منافق جب بڑا ہوتا ہے اور پھر موت طاب ہو جائے تو اس کی شکل ایک اونٹ کی ہے جسے گروالوں نے پہلے

آدمی اور پھر آناد چھوڑ دیا ہے اس کی خبر نہیں تھی کہ اسے جہنم میں لے گیا تھا اور اسے گھول کیوں دیا ہے۔

لگہ جس قوم کو دعوت حق تفسیر کے لیے اسے جمید آپ کو بیوٹ فرمایا گیا ہے ان کے حالات سے آپ

باخبر ہیں۔ وہ اکثر فریاد ہیں، عقل و دانش کے چراغ انہوں نے گل کر دیے ہیں، غور و تدبیر سے کام لینا ان کا معمول ہی نہیں، ہر وقت

آپ کا اذیت پہنچانے اور دین حق کی شمع کو کھنکھانے کے لیے وہ آپ سے دشمنی کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے آپ کو پہلے ہی تاکہ

ان کے پہلے نہ پہنچوں کہ آپ دوش کر رہیں، ان دنوں صفت لگائی کہ فرشتہ سیوت بنائیں، ان کی بہت دھرم کی تو کر کیہ جلد دیر لہ

تعلیم و مذاکرات کر لیا اور کس دیکھ کر حق قول کہہ دیں انہیں کچھ نکل نہ ہو۔ آتینا انقلاب، بپا کی آسماں نہیں، اس کے لیے آپ کو

بڑی محنت کر فرمائی، جسے دیکھ سنے پڑیں گے بڑی مصیبتیں برداشت کرنا ہوں گی۔ اس لیے آپ میرا دستِ محنت کھانا منقبول سے کھائیں اور اپنا فرض پوری دل سنی سے انجام دیتے رہیں۔ ان کلمات میں آپ پر غور کیجئے۔ یہ نہیں فرمایا کہ ان کی ازیت و رسالت میرے کیجئے، بلکہ فرمایا کہ میرے کیجئے کہ تو میرا آپ کے رب کا علم ہے۔ اپنے ملک کے علم کے باعث میرے کرنے میں جو نقص ہے اسے الٹی محنت ہی کھینکتے ہیں۔

تک کہ آپ پہلی نگاہوں میں ہیں۔ ہم خود آپ کے محافظ و نگہبان ہیں۔ کوئی دشمن آپ کو ناکام نہیں بنا سکتا۔
 اہل معرفت ملا سکتے ہیں کہ اسی حکم کا جملہ کوئی علیہ السلام کے پاس سے ہی فرمایا گیا۔ **فَاَنْشُخْ عَلٰی عَيْنَيْهِ** (آیت ۳۹)
 تاکہ آپ میری نگاہ کے سامنے تیار ہوں لیکن اس آیت میں حسین، فاطمہ اور محبت جابر علی استعمل ہوا ہے جس کا اصل معنی ہے کہ ایک
 آنکھ کے سامنے، لیکن یہاں فرمایا **يَا عَيْنِيْنَا**۔ محبت جابر اور اعرین جمع۔ یعنی ایک آنکھ نہیں بلکہ چاروں ساری آنکھوں میں بکرا
 اسامیل تق کہتے ہیں۔

لاٹ۔ یعنی ہم آپ کو دیکھتے ہیں اپنی ذات اور اپنی صفات کی تمام انکسند سے بڑے محبت جبروتِ اقدس سے ہم شوق سے آپ کی طرف دیکھتے ہیں اور آپ کی گہائی کو سمجھتے ہیں۔

علامہ آلوسی اس جملہ کی تشریح کے بعد کہتے ہیں،

ومن نظرنا بين بصورتهم علم من الوقتين الفرق بين الحبيب والكليم عليهما افضل الصلوة
واحسن التسليم (رُدِّعُ الْمَالِ)

[illegible]

أَلَمْ تَحْمِلْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ الْإِنِّ لَاشْفَاءُ وَأَحْفَظْتَ بَيْنَ يَدَيْكَ الذِّبْقَ لَوْ يَرَانِمْ وَالْغَيْثُ إِشْقَدَ رَيْتَكَ عَلَيْهِمْ أَهْلًا
تَهْنِئَتِكَ وَأَنْتَ تَقْتَضِيهِمْ بِهَا الْمَقْدَرُ (مَرْوَعُ الْبَيَانِ)

ترجمہ: اے اللہ! ہدی اس آنکھ سے عجیبان فرما جو سستی نہیں ہے اور اس گوشہ میں پہلاری سفاکت فرما جس کا کوئی ہار قصد نہیں کر سکتا اور اپنی اس قدر سے ہم پر رحم فرما جسے ہم پہنچے بندوں پر حاصل ہے۔ جب تک تو کارا جیو رسا اور جاری رہا ہے ہم ہلک نہیں چل سگے۔



حِينَ تَقُومُ^٥ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ^٦

جسے جبکہ آپ اٹھتے ہیں اور رات کے کسی حصہ میں بھی اس کی ٹیبلٹ کیے احساس وقت ہی جب تک کہ وہ سب سے پہلے ہو جائے گا۔

۳۲۴ راہ حق میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ جسے جسے پہلے ہی میں بدواریہ میں اسے پہلے جانتے ہیں۔ جب آفت برآفت اور مصیبت پر مصیبت آتی ہے تو جسے جسے جو افرادوں کے قدم اکٹھا ہوتے ہیں اس لیے صبر کا حکم دینے کے بعد ہدایت فرمائی کہ اپنے پروردگار کی حمد و ثناء میں ہر وقت مشغول رہا کریں اور کہانی سے یہ ایسی قوت پیدا ہوتی ہے کہ اس پر مصائب کے ہمارے ہونے میں اور وہ آفت تک نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق ان صحت مندوں کو بخشتا ہے جو ہر رات اس کے ذکر میں مصروف رہتے ہیں۔ قرآن مجید بھی آپ کے ہونے پر قرآن مجید کی یاد دہانی بیان کریں۔ حضور علی الصلوٰۃ والسلام اپنے نکاحوں کو کھینچ کر لائیں فرمایا کرتے۔ اہم تر دینے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ ا قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جلس فی مجلس وکشفہ لخطہ فقال قبل ان یقوم من مجلس سبحانک اللہم وحمده انشد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو مجلس میں بیٹھتا ہے اور غیب گوئی یا کھتا ہے یا کسی مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کہتا ہے سبحانک اللہم اللہ اللہ تعالیٰ اس مجلس میں جو گناہ اس سے معنے ہیں بخش دیتا ہے۔

[illegible]

وهداؤنا عن اننا اشكرتكم على التواضع على وعلى والدي وانا عمل صلواتك واشهد ان لا
 خديتني اني ثبتت اليك واني من المسلمين
 سبحانك اللهم وبحمدك يلا وتعالى، سرا وجهدا
 والصلوة والسلام على نوره وشك وعروس ملكك كشيءا كشيءا